بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

امیرالکونین

تصنیف لطیف

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو

مترجم

ڈاکٹر کے بی نسیم

حضرت سلطان باھو اکیڈمی

هُوَ

اللّٰهُ

مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط

بعدۂ میگوید۔ مصنف تصنیف غالب اولیاء عارف خدا دوام بحضور مصطفیٰ ﷺ ارشاد و دست بیعت کردہ تعلیم تلقین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ و دست گرفتہ مرید حضرت شاہ محی الدین ولی اللہ قدس اللہ سرہٗ العزیز غلام قادری سروری خاکپای قادری سروری طبیب القلوب با معالجہ شفا بخشندہ چہرۂ وجود را با مطلوب بندہ باھو فنافی ھو ولد حضرت بازید عرف اعوان ساکن قلعہ شور ور زمانہ محی الدین غلام محمد رسول اللہ ﷺ باخلاص بالیقین اورنگ زیب بادشاہ عبید اللہ برحق نگاہ چند کلمات مفتاح المھمات واثر گردانندہ قفل کل کشائیندہ ہر مشکل۔

این کتاب را امیر الکونین نام نہاد و خوانندہ را حاکم اولی اولامر فنافی اللہ بی حجاب اللہ عینہ بعین خطاب دادہ شدہ۔ تصنیف این کتاب تصوف از قرآن تفسیر است با تفسیر۔ از مطالعہ صاحب مطالعہ میشود روشن ضمیر و ظاہر تصرف گنج دنیا عنایت و باطن تصرف گنج معرفت اللہ ہدایت۔

ہر کہ ازین کتاب نکتہ حاصل نکند و در مجلس محمدی ﷺ نشود واصل۔ ہلاکت احوال بر گردن او وبال۔

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت ہی مہربان رحم کرنے والا ہے۔

اللہ رب العالمین کی حمد ہے اور پرہیز لوگوں کے لئے عاقبت ہے اور اپنے حبیب سیّد المرسلین پر درود ہو اور سلام ہو اور ان کی آل پر اور تمام صحابہ کرام پر۔

بعد ازاں اس تصنیف کا مصنف غالب الاولیاء عارف خدا اور ہمیشہ حضور نبی کریم ﷺ کی حضوری میں رہنے والا' جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست رحمت پر بیعت تھا اور تعلیم و تلقین بھی بارگاہ نبوی ﷺ سے حاصل تھی اور حضور غوث اعظم شاہ محی الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز کے دست اقدس کا مرید' غلام قادری سروری' دلوں کے بھیدوں کا جاننے والا با معالجہ شفا اور چہرۂ وجود کو مطلوب کا بخشنے والا باھو فنافی ھو ولد بازید عرف اعوان ساکن قلعہ شور کوٹ عرض پرداز ہے کہ محی الدین غلام با اخلاص محمد رسول اللہ ﷺ اورنگ زیب بادشاہ عبید اللہ کے زمانہ میں جس کی نگاہ ہر وقت حق پر ہے' چند کلمات جو مہمات کی چابی اور ہر مشکل کے قفل کشا ہیں' جمع کر کے ان کا نام ''امیر الکونین'' رکھا ہے اور پڑھنے والے کو یعنی قاری کو اولی الامر فنافی اللہ' بے حجاب اللہ اور عینہ بعین کا خطاب دیا ہے۔

کتاب ہذا ''امیر الکونین'' تصوف پر مشتمل قرآن مجید فرقان حمید کی باتاثیر تفسیر ہے' جس کے پڑھنے سے آدمی روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ ظاہر میں دنیاوی خزانوں کا تصرف اور پوری پوری عنایت الٰہی اور باطن میں معرفت و ہدایت الٰہی کا تصرف حاصل ہوتا ہے۔

جو شخص اس کتاب سے کوئی کام کی بات نہ نکال سکے یا مجلس محمدی ﷺ کا واصل نہ ہو سکے' اس کے احوال بدحالی کا شکار ہیں اور وبال اسی کی گردن پر ہے۔

قولہ تعالیٰ:۔

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَاتَنْهَرْ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (۱) ط

ابیات

در یک تصرّف ہر تصریف یافت گنج　　باعطاء مُرشد در روز پنج

ہر ورق گنج است اکسیر و کرم　　ہر کہ خواند بالیقین آنرا چہ غم

از مطالعہ با خدا با مصطفیٰؐ　　واقفی اسرار گردد از اِلٰہ

ذکر رابگذار مذکورش مکن　　غرق فی التّوحید شو از راز کن

ہر کہ یابد کنہ کن عامل بود　　در حقیقت معرفت کامل شود

این مراتب کاملان از حق عطاء　　روز اوّل سبق علم از شد خدا

این مراتب غرق است لایحتاج فقیر است۔ برکونین امیر است۔ کیمیا ایست کہ گنج صحبت درویشان است۔ ہر کہ خزائن اللہ از صحبت درویشان نیافت، خراب حال دوام پریشان است۔ واولی الامر فقیر است۔ اگر بادشاہ ظلّ اللہ تمام عمر تصرّف کند، در طلب فقیر اولیاء اللہ رانیابد واگر فقیر اولیاء اللہ میخواہد ملاقات ببادشاہ، از توجّہ قُرب الٰہ فقیر چنان جذب کند وبادشاہ راچنان باتوجّہ بکشد کہ بادشاہ پای برھنہ باعجز تمام مثل حلقہ بگوش غلام دویدہ حاضر بیاید۔ پس معلوم شُد کہ ظلّ اللہ در حکم قید فقیر ولی است۔

پس فقیر باید کہ در حکم فقیر ہر دو جہان در قید قبض تصرّف درآید۔

سورۃ الضحیٰ، ۹۳:۱۰۔۱۱

ارشاد خداوندی ہے:۔

''اور سائل کو مت جھڑکو اور اپنے رب کی نعمت کو بیان کرو''۔

ابیات

ایک تصرّف میں تمام تصرّفات کا خزانہ پالیتا ہے۔ مُرشد کامل کی عطا سے یہ وصف پانچ دن میں حاصل کرلیتا ہے۔ اس کا ہر ورق خزانہ ہے اور کرم کی اکسیر سونا بنانے والی ہے۔ جو یقین کے ساتھ (اس کو) پڑھتا ہے، اس کو کچھ غم نہیں ہے۔ خدا کی تعلیم مصطفیٰ ﷺ سے حاصل کر (اور) اللہ تعالیٰ کے مخفی رازوں کا جاننے والا بن۔ ذکر کو چھوڑ۔ اُس کا مذکور مت ہو۔ توحید میں غرق ہو جا۔ اس کے راز کو ظاہر کر۔

جو کوئی کُن کی حقیقت کو پالیتا ہے، وہ عامل ہو جاتا ہے۔ اور وہ حقیقت و معرفت میں کامل ہو جاتا ہے۔ کاملوں کو یہ مرتبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ پہلے دن اس کو معرفت خداوندی کا سبق دیا جاتا ہے۔

یہ مراتب اس شخص کے ہیں، جو لایحتاج فقیر اور کونین کا حاکم ہے۔ درویشوں کی مصاحبت ایک خزانہ ہے، جو شخص صُحبت درویشوں سے اللہ تعالیٰ کے خزانے حاصل نہیں کرتا، وہ دائمی طور پر خراب حال اور پریشان رہتا ہے۔ فقیر صاحب امر ہے۔ اگر بادشاہ ظلّ اللہ بھی ساری عمر طلب میں صرف کرے، تو بھی ولی اللہ فقیر کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اگر فقیر چاہے، تو قرب الٰہی کی توجہ سے بادشاہ کے ساتھ ملاقات کرسکتا ہے۔ اور بادشاہ کو اس طرح اپنی طرف کھینچ سکتا ہے کہ بادشاہ ننگے پاؤں پوری عاجزی کے ساتھ حلقہ بگوش غلام کی طرح حاضر ہو جائے۔

پس معلوم ہوا کہ ظلّ اللہ (بادشاہ) فقیر ولی اللہ کے حکم میں ہے۔ لیکن فقیر کامل ہونا چاہئے۔

فقیر فیض بخش تمام است۔ این گدانہ فقیر اند کہ بہ نفسی اسیر۔ فقیر حاکم امیر۔ اگر مفلس گدارا خواهد۔ ربع مسکون صفت اقلیم بادشاہ سازد واگر ہفت اقلیم بادشاہ را معزول سازد از قائم مقام بیندازد۔ این خدمات بر فقیر کونین امیر اہل ذات است۔

عجب مدار۔ ہر کہ عزت وشرف یافت۔ از فقیر یافت۔ ہر کہ منکر از درویشان فی الدنیا و لآخرۃ خراب احوال دوام پریشان۔

شرح دعوت

کہ فقیر بحضور دوام و در علم دعوت عامل کامل تمام۔ اولی الامر آنرا گویند کہ امر اُو باز گشت نخورد و لسان الفقیر سیف الرحمٰن۔ سخن اُو کن۔ ہر چیزی را کہ بگوید شو۔ بامر اللہ تعالیٰ بشود خواہ زُود خواہ دیر۔ فقیر را اول بحضور دوام۔ دوم دعوت پیغام حصول الہام و اولی الامر نیز آنرا گویند کہ امر اُو بر ہمہ کس غالب۔ ہیچ کس بروی غالب نگردد خواہ تنہا باشد خواہ بالشکر۔ پس معلوم شد کہ فقیر از امر ھای خدا۔ امر خدا را است وغالب۔

قولہ تعالیٰ:۔

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ (۱) ط

این امر دعوت غالب است کہ مخالف شیطان است و موافق رحمان است۔ خوانندۂ دعوت فقیر روشن ضمیر عین العیان چہ حاجت بیان است۔

۱۔ سورۃ یوسف ۱۲:۲۱

اگر کامل ہے تو کونین اس کے تصرف میں ہیں۔ فقیر پُورا پُورا فیض بخش ہوتا ہے۔ یہ ٹکڑا گدا فقیر کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ جو نفس کے قیدی اور غلام بنے ہوئے ہیں۔ فقیر ذاتی طور پر حاکم اور امیر ہوتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو مفلس گداگر کو ساتوں ولائتیں بخش سکتا ہے۔

اور اگر چاہے تو ساتوں ولائتوں کے بادشاہ کو معزول کر کے اس طرح پھینک دے کہ اس کا نام ونشان تک گُم کر دے۔ یہ خدمات فقیر کونین امیر اہل ذات کے ذمے ہیں۔

یہ کوئی تعجب کی بات نہیں' کیونکہ جس نے عزت وشرف حاصل کیا' فقیر سے حاصل کیا۔ جو کوئی درویشوں کا منکر ہے' وہ دُنیا اور آخرت میں خراب اور خستہ حال رہتا ہے۔ اور ہمیشہ پریشان خاطر رہتا ہے۔

شرح دعوت

یاد رہے کہ فقیر وہ ہے' جسے دائمی حضوری حاصل ہو۔ اور علم دعوت میں عامل اور پُورا کامل ہو۔ صاحب امر اُسے کہتے ہیں' جس کا امر رد کانہ جائے' کیونکہ فقیر کی زبان رحمانی تلوار ہوتی ہے۔ جس چیز کے لئے وہ کُن کہتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جلدی یا دیر سے ضرور ہوتی ہے۔ فقیر کے دل کو دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے اور دوسرے بذریعہ دعوت اسے الہام پیغام باصواب ہوتا ہے۔ اور صاحب امر اسے بھی کہتے ہیں کہ جس کا امر سب پر غالب ہو اور اس پر کوئی غالب نہ آ سکے۔ خواہ وہ اکیلا ہو اور خواہ لشکر کے ساتھ۔ پس معلوم ہُوا کہ فقیر امر الٰہی سے امر پر غالب ہے۔

ارشاد خُداوندی ہے:۔

''اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے''۔

اس امر سے مُراد یہی دعوت ہے' جو شیطان پر غالب اور اس کے مخالف ہے۔ اور رحمان کے موافق ہے۔ دعوت پڑھنے والا فقیر روشن ضمیر ہوتا ہے۔ اور عین العیان بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

مُرشد ناقص رنج کش و مرشد کامل گنج بخش واز ین دوام باقصیب می دعد از معرفت شرح فقر۔

آخر انتہای فقر چیست۔ چنانچہ این قال من بر حال من کفی علمہ بحال۔

پس معلوم شد این مدعیان لاف زن کہ دعویٰ فقر میکنند، بعضی بقال فقر رسیدہ و بعضی بحال فقر وبعضی احوال فقر و بعضی اعمال فقر و بعضی اقوال فقر و بعضی افعال فقر از ھزار کسی باشد کہ بمعرفت لازوال سُلطان الفقر۔ بوصال عین جمال فقر رسیدہ مشاھدہ فقر دیدہ۔

پس معلوم شد کہ بسیار اند خود را پوشیدہ اند بزیر فقر نام از ھزار کسی باشد کہ رسیدہ با فقر تمام۔ آخر فقر کرا گویند و فقر چیست؟ فقر یک نُور است کہ نام آن سُلطان الفقر۔ دوام بمد نظر اللہ منظور۔ طرفۃ دحاضر شود۔ از خُدا نہ جُدا، نہ از خُدا فقر انیست نُور صفا۔ فقر یک مُلک عظیم است از قُرب اللہ باجمیعت قدیم است۔ در آن مُلک فقر ہرگز داخل نشود نفس امارہ و دُنیا لیئم و شیطان رجیم۔ ہر کہ در ملک فقر درآید داخل شود۔

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ط (۱)

پس معلوم شد کہ از مُلک فقر چہار معلقہ، چنانچہ معلقہ ازل و معلقہ ابد و معلقہ دُنیا و معلقہ عقبیٰ۔ ہر کہ مُلک فقر رسد بر ین ہر چہار معلقہ حاکم بحکم تمام کونین مثل غُلام۔ فقر غنی است و اہل معلقہ در نظر فقیر مُفلس و گدا۔ اینست مراتب فقرا ای احمق بی حیاء۔

۱۔ سورۃ آل عمران ۳: ۹۷

ناقص مُرشد تکلیف اُٹھاتا ہے، لیکن کامل مُرشد خزانہ بخشتا ہے اور ہمیشہ کے لئے معرفت شرح فقر سے بانصیب کرتا ہے۔ آخر انتہائی فقر کیا ہے؟ چنانچہ میری یہ گفتگو میرے حال پر دلالت کرتی ہے۔ جیسے علم اس کے حال کے لئے کافی ہو۔

پس معلوم ہوا کہ یہ لاف زن مدعی جو فقر کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بعض صرف باتوں ہی میں فقر کو پہنچتے ہیں اور بعض حال سے اور بعض احوال سے اور بعض اعمال سے اور بعض اقوال سے اور بعض افعال سے۔ ہزاروں میں سے کوئی شخص ہوتا ہے، جو سُلطان الفقر کی لازوال معرفت کو حاصل کرتا ہے اور جسے عین جمال کا وصال حاصل ہوتا ہے اور جس نے فقر کا مشاہدہ کیا ہو۔

پس معلوم ہوا کہ بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے صرف فقر کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایسا ہوگا، جو فقر کا انتہائی مقام حاصل کرتا ہو۔ آخر فقر کس کو کہتے ہیں؟ اور فقر کیا ہے؟ فقر ایک نُور ہے، جس کا نام سُلطان الفقر ہے۔ جسے یہ حاصل ہو جائے، اسے اللہ تعالیٰ دائمی طور پر مدنظر رہتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہوتا ہے۔ ایک لحظہ میں وہ حضوری میں جا پہنچتا ہے۔ وہ خُدا تو نہیں ہوتا، لیکن خُدا سے جُدا بھی نہیں ہوتا۔ فقر ایک نُور صفا ہے اور قُرب حق سے ایک مُلک عظیم ہے اور فقر کو ہمیشہ کی جمیعت حاصل ہے۔ اس مُلک فقر میں نفس امارہ، دنیائے لیئم اور مردود شیطان کبھی داخل نہیں ہوتے۔ جو کوئی مُلک فقر میں آتا ہے اور داخل ہوتا ہے وہ امن حاصل کرتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ فقر کے لئے چار چیزیں معلقہ ہیں:۔ (۱) ازل (۲) ابد (۳) دُنیا (۴) آخرت۔

جسے فقر کا مُلک مل جاتا ہے، وہ ان چار پر حکمران ہوتا ہے اور دونوں عالم اس کے غُلام ہو جاتے ہیں۔ فقر غنی ہے اور ان چاروں کے رہنے والے فقیر کی نگاہوں میں مُفلس دکھائی دیتے ہیں۔ اے بیوقوف، بے حیا! یہ فقراء کے مراتب ہیں۔

بیت

فقر را من دیدہ ام پرسیدہ ام — ہر حقیقت فقر را خوش دیدہ ام

دانکہ جملہ پیغمبران بمرتبہ فقر التجا آوردہ و نیافتہ آن تمامی فقر را حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بردہ و فقر با امت خود سپردہ۔ این فقر محمدی ﷺ بہ فخر محمدی علیہ السلام فقر فیض است۔

فقر را سہ مراتب است۔ خزانہ گنج غیب الغیب بسیار بیشمار۔

ابتدای اوّل قدم طریق است دوم قدم توجہ ہر مقام و منزل کہ میداند ہر وقت کہ خواہد خود را با توجہ برساند۔ این توجہ توفیق است۔

سیوم باطن فقر غرق فنافی اللہ نور دور مجلس محمدی علیہ السلام حضور تحقیق است۔ فقر را قلب نور و قالب مثل کوہ طور و خود کلیم اللہ یا جواب صواب مثل موسیٰ صلوٰۃ اللہ یاد کر مذکور پیر مرشد کہ این چنین مراتب قوت ندارد و نداند۔ ہر آنکس احمق است کہ نام خود را پیر مرشد خواند۔ پیر زن مرید بسیار است۔ پیر مثل حجام موئی بُر بمقراض بیشمار است۔

پیر باید بی نیاز۔ علم دعوت تیغ برہنہ مرقوم یافت با تصور علم قرب معرفت فی اللہ حضور و علم تصرف بقا باللہ نور نو اور بر کل مخلوقات کہ غرق لی مع اللہ ہدایت است۔ دیگر صورت ہر یک را میشود آن صورت کہ محبت دنیا دل سیاہ کہ سر بدعت است۔ از مجلس پیغمبر ﷺ بیندہ را دو مراتب خاص شود۔

یکی قرب۔ دوم در آن قرب توفیق از نظر پیغمبر علیہ السلام تحقیق بعضی را مقام جمالیت و بعضی را مقام جلالیت۔

بیت

فقر کو میں نے دیکھا ہے اور اس کے بارے میں پوچھا ہے۔
فقر کی ہر حقیقت کو میں نے بہت اچھی طرح دیکھا ہے۔

(اے طالب حقیقی!) جان لے کہ سب انبیاء علیہم السلام نے فقر کے مرتبے کی التجا کی ہے۔ لیکن انہیں نہیں ملا۔ صرف جناب سرور کائنات ﷺ کو پوری طرح حاصل ہوا۔ جو آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کے سپرد کیا۔ یہ فقر محمدی ﷺ فخر محمدی ﷺ محض فیض ہے۔

فقر کے تین مراتب ہیں۔ جن میں بیشمار غیبی خزانے حاصل ہوتے ہیں (اس میں مندرجہ ذیل طریق ہیں):۔

پہلا اور ابتدائی قدم طریق ہے۔

دوسرا قدم توجہ ہے جس سے جس منزل یا مقام کو کہ وہ جانتا ہو جس وقت چاہے اپنے آپ کو وہاں توجہ کے ساتھ پہنچا سکتا ہے۔ یہ توجہ (محض) توفیق ہے۔

تیسرا قدم فقر میں باطنی طور پر غرق فنافی نور اللہ ہونا اور مجلس محمدی ﷺ کی صحیح حضوری حاصل ہونا ہے۔ جس فقیر کا قلب اور قالب کوہ طور کی مانند ہے۔ اور خود بمنزلہ کلام اللہ ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح جواب باصواب سنتا ہے۔ ایسا پیر مرشد جو ان مراتب کی قوت نہیں رکھتا اور نہ ہی ان کو جانتا ہے ایسا شخص احمق ہے کہ اپنے آپ کو پیر مرشد کہلوائے۔ ورنہ عورتوں کے پیر تو بہت ہیں جو بمنزلہ حجام ہیں جو قینچی سے لوگوں کے بال کاٹتے ہیں۔

پیر ایسا ہونا چاہئے جو بے نیاز اور صاحب دعوت اور ننگی تلوار ہو اور جسے قرب فی اللہ اور بقا باللہ کا تصرف حاصل ہو اور جسے نور نو اور حاصل ہو۔ اور جسے کلی مخلوقات پر غلبہ حاصل ہو اور لی مع اللہ میں غرق ہو (اور لایحتاج ہو) لیکن ایک اور صورت سب کو حاصل ہے جس میں دنیاوی محبت سے دل سیاہ ہو جاتا ہے جو بدعت کی جڑ ہے۔ مجلس محمدی ﷺ سے دیکھنے والے کو دو خاص مراتب حاصل ہوتے ہیں:۔

۱۔ قرب خداوندی (۲) اس قرب میں نظر پیغمبر ﷺ سے توفیق با تحقیق ملتی ہے۔ بعض کو مقام جمالیت اور بعض کو مقام جلالیت حاصل ہوتا ہے۔

از جمالیت جمعیت محمود واز جلالیت جذب مجذوب مرذود۔ پس مجلس و دیدن پیغمبر ﷺ مثل محک است تحقیق شود وجود کاذب و صادق۔ مراتب مشرف حضوری پیغمبر علیہ السلام حاصل کردن از حاضرات اسم اللہ ذات است۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس

بدانکہ اگر جمیع ثواب حج میشود توی قادر۔ این دعوت راکل الکلید گنج معرفت توحید حاضر است۔ از قرب اللہ ذات فقیر خزانچی خزائن اللہ ولی اللہ غالب بر ظل اللہ لا یحتاج التجا بہ ہیچ کس نیارد۔ از مرشد کامل طالب صادق را مراتبہا نصیب شود۔ ظاہر گنج غنایت و در باطن تصرف ہدایت روز اول سبق میدھد۔

طالب ازین کتاب مطالعہ روشن ضمیر لوح میکشاید و از مطالعہ ضمیر مطالعہ لوح محفوظ میدر آید و از مطالعہ لوح محفوظ طالع مردم از نیک بد میمایند۔ مصنف رحمتہ اللہ علیہ میفرماید کہ این مراتب منجم درویش است کہ از غلبات گاو ریش است نہ صداقت کیش۔

بدانکہ پیر مرشد کہ اول سلک سلوک راہ قرب اللہ مشاہدہ بی مجاہدہ گنج بی رنج محبت و معرفت بی محنت راز بی ریاضت، طلب بی طاعت توفیق تحقیق نور حضور این جملہ مراتب در حاضرات ناظرات۔ جملہ آیات قرآن تفسیر بیان یکبارگی علم علوم عیان تماشا بر پشت ناخن بہ بیند۔ ہر دو جہان حاضرات ناظرات کہ مردہ قلب قالب از حاضرات شود حیات۔

مرشدی و پیری و فقیری و درویشی و اولیائی و عارف خدا و اہل علم دعوت علماء باللہ و اصل ولی اللہ حاضرات نداند۔ ہر آنکس احمق است کہ نام خود را صاحب باطن پیر مرشد خواند۔

(بعض کو) جمالیت سے جمعیت محمود نصیب ہوتا ہے۔ اور بعض جلالیت سے جذب مجذوب مرذود بھی ہو جاتے ہیں۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس پاک کی زیارت کسوٹی ہے، جس سے صادق اور جھوٹے کی تمیز ہو جاتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری سے مشرف ہونے کے مراتب صرف اسم اللہ ذات کے حاضرات سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

اللہ بس باقی ہوس

(اے طالب صادق!) اچھی طرح جان لے کہ اگر حج کے تمام ثواب توی وقادر ہو جائیں تو اس قسم کی دعوت کلی الکلید اور معرفت توحید کا مغز حاضرات کی وجہ سے ہوگا۔ قرب خداوندی سے فقیر اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا مالک ہوتا ہے۔ ولی اللہ ظل اللہ (بادشاہ) پر غالب اور لا یحتاج ہوتا ہے۔ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگتا۔ مرشد کامل سے طالب صادق کو یہ سب مراتب نصیب ہوتے ہیں۔ اس لئے ظاہر میں ظاہری خزانے اور باطن میں ہدایت کا تصرف پہلے دن کے سبق سے حاصل ہوتا ہے۔

طالب اس کتاب کے مطالعہ سے روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے۔ جس سے لوگوں کے نیک و بد کے احوال معلوم کر لیتا ہے۔ مصنف فرماتے ہیں کہ یہ مراتب منجم درویش کے ہیں، جو حقیقت سے بعید ہیں اور ان میں مذہب کی کچھ صداقت نہیں پائی جاتی۔

واضح رہے کہ پیر و مرشد وہی ہے جو کہ طالب بے طاعت کو سلوک کے ابتداء میں ہی اللہ تعالیٰ کے قرب کا بغیر کسی مجاہدہ کے مشاہدہ اور گنج بے رنج، بغیر محنت کے محبت و معرفت اور بغیر ریاضت کے اور بغیر طلب بے طاعت کے نور حضور کی تحقیق کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ سب مراتب ناظرات اور حاضرات سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان سے تمام آیات قرآنی و بیان تفسیر کے علوم یکبارگی ظاہر ہو جاتے ہیں اور وہ پشت ناخن پر دونوں جہاں کا تماشا دیکھتا ہے۔ حاضرات و ناظرات سے مردہ جسم و دل بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ جو پیر و مرشد، فقیر، درویش، ولی، عارف باللہ، اہل علم دعوت، عالم باللہ، واصل ولی اللہ حاضرات کا علم نہیں رکھتا، وہ بیوقوف ہے، جو خود کو برائے نام صاحب باطن اور پیر و مرشد کہلواتا ہے۔

حاضرات ناظرات چند قسم است و بیچه اسم است و چند رسم و چند مرسوم است۔ اصل حاضرات وصل قُرب اللہ و جمعیت' توحید مطلق محض از حی و قیوم کہ کل و جُزو واضح گردد معلوم آنچہ در قید لوح محفوظ است رقم مرقوم۔

حاضرات پنج قسم است

اوّل حاضرات وجود' دوئم حاضرات موجود' سیوم حاضرات مطلوب جمیع مطالب مقصود۔ چہارم حاضرات حاضر آوردن کل مخلوقات هژده هزار عالم آنچہ کُن فیکون و معبود۔ پنجم حاضرات دُنیا' نفس شیطان مُردود۔

این را پنج گنج دینی و دُنیوی میگویند۔ مُرشد یکہ از حاضرات طالب اللہ را ہر مراتب نکند نصیبات و از حاضرات با توفیق ہر مراتب نکند تحقیقات عز و جاه درجات حیات و ممات۔ معلوم شُد کہ مُرشد ناقص ناتمام تلقین گرفتن ازان بر طالب حرام است کہ طالب را بجز حضوری حاضرات ناظرات با ذکر فکر' مراقبہ' مکاشفہ' ورد وظایف ہیچ مطلب نرسد' اگر چہ تمام عمر ریاضت سالہا سال بکشد۔ درین مراتب طالب ناقص خام است۔ پس درین خام شرف کدام است۔ در طالبی و مریدی و مُرشدی و پیری نہ شمار ایام است۔ مُرشد کامل دست بُرده بحضور کشد از جمیع حوادث بگرداند' طالب اللہ را نظر نه زد بحضور رساند و ناقص مُرشد امروز فردا وعده کند و مُرشد کامل بتوجہ یکبارگی بحضور بُرده راه دیگر ہمہ سالہا سال ریاضت طلب' اگر چہ ذکر رُوحی باشد و یا یہ ذکر قلب راه حاضرات تصور اسم اللہ ذات توفیق کلید است۔ کُل و جز را کشاینده تحقیق و نصیب نماینده مُرشد بحق رفیق۔

دانیکہ جمیع بلاو آفات و حوادث نفسانی شیطانی در یک خانہ جمع کنند' کلید آن دُنیا است۔

واضح رہے کہ حاضرات و ناظرات کی چند اقسام ہیں اور چند نام ہیں اور چند رسم و رسوم ہیں۔ حاضرات کی اصل یہ ہے کہ وصل اور قرب خداوندی جمعیت توحید مطلق محض حی و قیوم سے حاصل ہو جس سے تمام کل و جز واضح اور معلوم ہو جائیں اور جو کچھ لوح محفوظ میں مرقوم ہے' منکشف ہو جائے۔

حاضرات کی پانچ اقسام ہیں:-

پہلی قسم: حاضرات وجود۔ دوسری قسم: حاضرات موجود۔ تیسری قسم: حاضرات مطلوب جمیع مطالب مقصود۔ چوتھی قسم: اٹھارہ ہزار جہاں کی کُل مخلوقات کو حاضر کرنا۔ جو کچھ کُن فیکون و معبود ہے۔ پانچویں قسم: دُنیا۔ نفس اور شیطان مردود کے حاضرات۔

یاد رہے کہ انہیں ہی دینی اور دنیاوی پانچ خزانے کہتے ہیں۔ جو مُرشد حاضرات سے طالب اللہ کو ہر ایک مرتبہ عنایت نہیں کرتا اور حاضرات با توفیق سے ہر مرتبہ کی تحقیق نہیں کرتا اور زندگی اور موت کے درجات عزت و جاہ سے نہیں دکھلا دیتا۔ معلوم ہوا کہ وہ ناقص اور نامکمل ہے۔ اس سے تلقین کا حاصل کرنا مُرید کے لئے حرام ہے' کیونکہ طالب کو حاضرات و ناظرات کی تلقین حضوری کے سوا ذکر' فکر' مراقبہ' مکاشفہ اور ورد و وظائف کچھ نہیں بتانا چاہئے' کیونکہ طالب اگر تمام عُمر ان باتوں میں کوشش کرتا رہے تو پھر بھی کسی مطلب کو نہیں پہنچتا۔ ان مراتب میں طالب ناقص اور خام رہتا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اس ادھورا پن سے کیا بزرگی حاصل ہوگی۔ طالبی' مریدی' مُرشدی اور پیری میں دنوں کا شمار نہیں ہوتا۔ مُرشد کامل ہاتھ پکڑ کر حضوری میں پہنچا دیتا ہے اور تمام حوادث سے اس کا رُخ پھیر کر ایک لحظہ میں حضوری میں پہنچا دیتا ہے' لیکن ناقص مُرشد ٹال مٹول کرتا ہے اور آج کل کرتا رہتا ہے۔ اس کے برعکس کامل مُرشد بذریعہ توجہ کسی اور ہی راستے سے یکبارگی حضوری میں لے جاتا ہے' جو سالہا سال کی ریاضت سے بھی ہاتھ نہیں آتا' اگر چہ وہ ذکر رُوحی یا قلبی ہی کیوں نہ ہو۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات کی راہ توفیق کی چابی ہے' جس سے تمام چھوٹی بڑی مشکلات حل ہو سکتی ہیں' جو یہ سب کچھ دکھلا دے' وہ مُرشد بحق رفیق ہے۔

جاننا چاہئے کہ اگر نفسانی اور شیطانی تمام آفات و حوادث کو ایک گھر میں بند کر دیا جائے تو اس کی چابی دُنیا ہے۔

پس ہمچنان خزانہ معرفت و گنج توحید و گنج نور و گنج قرب حضور در ہر یک وجود انسان موجود است۔ کلید خزانہ گنج وجود حاضرات اسم اللہ۔ ہر کہ حاضرات اسم اللہ ذات میداند از کنہ اسم اللہ ذات میخواند فی الدنیا والآخرۃ بی نیاز و لا یحتاج ماند۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اَلْفَقِیْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ (۱)

بیت

ہر کہ این راہ نداند لاف زن — ہر کہ داند حاضرات آن جان من

حاضرات نفس با نفس ہمسخن شود و حاضرات قلب با قلب ہمسخن شود و حاضرات روح با روح ہم سخن شود و حاضرات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم با اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سخن شود و حاضرات اللہ مع اللہ الہام ہم سخن شود و حاضرات انتہاء فقر کل مقامات درجات۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

حاضرات در مراتب نعم البدل است و نعم البدل مراتب معتا در اسم قادری کیمیا گنج وجود طلسمات۔ صاحب طلسمات حاضرات بکشاید بعین بعین بیناید۔ این حاضرات تصور حضور شہسوار قبور۔

بدانکہ فقر را سہ مراتب است:۔

ساکن مکان لاہوت۔ مشرف معرفت انوار دیدار قوت حی دارین لایموت۔ لب بلب بستہ دوام سکوت۔ غرق فی التوحید نہ احتیاج طالب دارد نہ مرید۔ ہر کہ طالب مرید طلب اللہ کند بحضور میرساند و سائل را محروم نگرداند۔

بدانکہ حاضرات از کلمہ طیبات لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ روز اول سبق میدہد۔ فقیر از مراتب فقیر بر نفس امیر روشن ضمیر را از مراتب فنا بقا۔ مرد آنست کہ اول نفس را راست گرداند۔ در معرفت حضوری مشاہدہ کہ احتیاج نماندہ تمام عمر مجاہدہ۔

(۱) الحدیث

پس اسی طرح انسان کے وجود میں معرفت اور توحید، نور اور قرب حضور کے خزانے موجود ہیں، جن کی کلید اسم اللہ ذات کے حاضرات ہیں، جو ان سے واقف ہے اور اسم اللہ ذات کی کنہ سے پڑھتا ہے، وہ دنیا اور آخرت سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور لا یحتاج رہتا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"فقیر ماسوا اللہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا"

بیت

جو اس راستہ کو نہیں جانتا، وہ بیہودہ اور شیخیاں بگھارنے والا ہے۔ جو کوئی جانتا ہے۔ اے میری جان! وہ بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے۔

نفس کے حاضرات نفس سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ قلب کے حاضرات قلب سے کلام کرتے ہیں اور روح کے حاضرات روح سے محو گفتگو ہوتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حاضرات اسم محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام کرتے ہیں اور حاضرات اللہ مع اللہ سے ہمکلامی کا الہام ہوتا ہے۔ اور انتہائے فقر کے حاضرات سے تمام مقامات اور درجات حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

حاضرات مراتب کے نعم البدل ہیں۔ اور نعم البدل کے مراتب اسم قادری میں کیمیائے گنج اور وجود طلسمات میں معتا ہیں، جسے حاضرات ہی کھول سکتے ہیں اور عین بعین دکھا سکتے ہیں۔ ان حاضرات کا صاحب تصور صاحب حضوری اور شہسوار قبور ہوتا ہے۔ جان لے کہ فقیر کے مراتب کو تین اقسام میں منقسم کیا گیا ہے:۔

پہلی قسم یہ کہ مکان لاہوت میں رہ کر انوار معرفت کا دیدار کرے اور دونوں جہان کی زندگی کی قوت اس میں ہو۔ دوسری قسم یہ کہ ہمیشہ خاموش ہو کر غرق فی التوحید ہو۔ نہ اسے طالب کی حاجت ہو، نہ مرید کی۔ تیسری قسم یہ کہ جو مرید اللہ کی طلب کرے مرشد کامل اس کو حضور میں پہنچائے۔ اور سائل کو محروم نہ رکھے۔

جاننا چاہئے کہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات سے پہلے دن ہی سبق حاصل ہوتا ہے۔ اس سے انسان فقر کے مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ نفس پر حاکم اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور اسے فنا اور بقاء کے مراتب حاصل ہو جاتے ہیں۔ مرد وہ ہے جو پہلے نفس کو ٹھیک بنائے۔ پھر معرفت حضوری کے مشاہدہ میں مستغرق رہے۔ پھر اسے تمام عمر مجاہدہ وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ (۱)۔

شناختن نفس با تصور اسم اللہ ذات فنا و شناختن رب با روح بقاء از بقاء۔ اینست ابتدا عارفان ای مُردہ دل بی حیا! و فقر اہل رُوح راچہ نشان است بجان تن‘ چنانچہ با ملاقات روحانیت احوال من۔ ہر کہ اہل نفس در باطن اہل روحانیت ہم صحبت شوذ در حدیث ذکر مذکور بعیان حضور باشعور یعنی در باطن غرق فی التوحید نُور در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم یکدم جُدا نشوذ ہمیشہ حضور بر دوام و بظاہر ہمسخن با مردم عوام۔ اینست مراتب عارفان۔ ای احمق خام!

فقیر صاحب شریعت مثل شیر کہ آن را شرف از شریعت محمدی ﷺ با قُرب رحمٰن است و فقیر اہل بدعت مقرب مصاحب شیطان است۔

فقیر صاحب شریعت بخدا یگانہ است و فقیر اہل بدعت ہمچون سگ دیوانہ۔ این اکثر دعوی فقیر می کنند۔ این فقیر نیست۔ تمام ایشان گدا و با نفس ھوا۔ محروم از باطن معرفت خدا۔ بہرہ در سائل‘ بی حیا ریش تراشیدہ۔ تمام عُمر از طریقت معرفت راہ ندیدہ کہ بی دیدہ عقب لقمہ دویدہ۔ این چنین اہل بدعت سواد الوجہ رُوسیاہ روز و شب در شرب گناہ‘ بی خبر از احوال روحانیت ارواح۔

محروم از معرفت وحدانیت لقاء و بی خبر اہل باطن از مجلس محمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرف دیدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینندہ و زیارت کنندہ یکبارگی بمراتب ولی اللہ عارف عیان محمود۔

---

(۱) الحدیث

حدیث

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

”جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا‘ پس اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا اُس نے اپنے رب کو باقی سمجھا۔

نفس کو اسم اللہ ذات کے تصور سمیت پہچاننا فنا در فنا ہے۔ اور اپنے رب کو رُوح کے ساتھ پہچاننا بقا در بقا ہے۔ اے مردہ دل بے حیا! یہ عارفوں کی ابتداء ہے۔ اور اہل رُوح فقر کی کیا پہچان ہے؟ اس کی یہ پہچان ہے کہ وہ جسم میں جان کی مانند ہوتا ہے‘ جس طرح کہ روحانیت سے میرے احوال ہیں۔ جو کہ اہل نفس باطن میں اہل روحانیت کا ہم صحبت ہو‘ وہ حدیث‘ ذکر مذکور اور عین حضور میں باشعور ہوتا ہے۔ یعنی باطن میں نور توحید میں مستغرق ہوتا ہے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک لحظہ کے لئے بھی جُدا نہیں ہوتا۔ اسے ہمیشہ کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس نصیب ہوتی ہے۔ گو ظاہر میں وہ تمام لوگوں سے گفتگو ہی میں کیوں نہ مشغول ہو۔ اے بے وقوف ادھورے! یہ عارفوں کے مراتب ہیں۔

صاحب شریعت فقیر شیر کی مانند ہے کہ جسے شریعت محمدی ﷺ کا شرف حاصل ہو اور قرب خداوندی حاصل ہو۔ (اس کے برعکس) اہل بدعت فقیر شیطان کا مقرب اور مصاحب ہوتا ہے۔

اور صاحب شریعت فقیر اللہ تعالیٰ سے یگانہ ہے۔ اور بدعتی فقیر دیوانے کُتے کی مانند ہے۔ ایسے اکثر لوگ گو فقر کا دعویٰ کرتے ہیں‘ مگر وہ فقیر نہیں ہیں۔ بلکہ اُن کا نام گداگر اور نفسانی خواہشات کا بندہ ہوتا ہے۔ باطن میں معرفت خداوندی سے محروم اور روزی کے لئے سائل بنے بیٹھے ہیں۔ بے حیاء داڑھی مُنڈواتے ہیں۔ ایسے لوگ تمام عمر معرفت و طریقت کے راستے سے بے خبر رہتے ہیں‘ کیونکہ یہ اندھوں کی طرح روٹی کے لقمہ کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ ایسے بدعتی فقیر سیاہ چہرے والے شب و روز معصیت میں مشغول اور ارواح کی روحانیت کے احوال سے بے خبر رہتے ہیں۔

وحدانیت لقاء کی معرفت سے محروم اور مجلس محمدی ﷺ کے باطن سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں۔ جو لوگ مجلس نبوی ﷺ کی زیارت کرتے ہیں‘ وہ بیک وقت ولی اللہ اور عارف عیاں محمود کے مرتبے پر پہنچ جاتے ہیں۔ یا فوری طور پر انہیں مجذوب کے قابل تعریف مراتب حاصل ہوتے ہیں۔

ویا یکبارگی بمراتب محمود مجذوب ویا یکبارگی بمراتب محمود و یکبارگی بمراتب مجوب مردود۔

حکمت انیست کہ دردیدن مجلس نبوی ﷺ ہیچ شک نیارد کہ آنچہ مجلس بہشت سرشت درمجلس حضور نص وحدیث بذکر مذکور و در مجلس نبوی ﷺ اینکہ دو مراتب شُد محمود مرؤود کہ مجلس نبوی ﷺ محک است پوشیدہ کذب میگردد از وجود ظہور و پوشیدہ صدق صادق را بدیدن مجلس محمد رسول ﷺ وجود صادق را وجود نُور و طالب صادق دوام در مجلس محمدی ﷺ حضور لازوال۔

پس معلوم شُد کہ مجلس محمدی ﷺ بہشت سرشت است و در بہشت اہل پاک باشند۔ پلید نجس وجیفہ مُردار گندہ دُنیا و شیطان کافر را قوت نیست کہ در مجلس محمدی ﷺ و در بہشت و در کعبہ و در مدینہ منوّرہ روضہ مبارک مدخل شود و شیطان را قُدرت نیست کہ صُورت حضرت محمد رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم وصُورت قرآن با حروف وصُورت شمس وصُورت قمر وصُورت کعبہ وصُورت مدینہ و صورت اصحاب کبار وصُورت شاہ محی الدّین پیر دستگیر قُدس سرہٗ العزیز ہرگز تتوان شُد۔ از غلبات ہدایت آنصورت کہ غرق لی مع اللہ ہدایت است و دیگر صُورت ہر یک را میشود آنصورت کہ بہ حُبّ دُنیا دل سیاہ سر بدعت است۔

از مجلس پیغمبر محمد رسول ﷺ بیندہ را دو مراتب خاص شود۔ یکی قُرب دوم در آن قُرب توفیق از نظر پیغمبر علیہ السّلام تحقیق۔ بعضی را مقام جمالیت وبعضی را مقام جلالیت۔ از جمالیت جمعیت۔

اور یا فوری طور پر انہیں مجذوب کے قابل تعریف مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ اور یا یکبارگی قابل تعریف مراتب پالیتے ہیں اور یا فوراً مجوب مرؤود کے مراتب حاصل کر لیتے ہیں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مجلس نبوی ﷺ کے دیکھنے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ رہے کیونکہ یہ مجلس بہشت سرشت ہے۔ مجلس حضور میں قرآن وحدیث اور ذکر مذکور کا تذکرہ رہتا ہے۔ مجلس نبوی ﷺ میں دو مراتب حاصل ہوتے ہیں ایک محمود دوسرا مرؤود کیونکہ مجلس نبوی ﷺ ایک کسوٹی ہے۔ اس کے دیکھنے سے وجود کے اندر کا پوشیدہ جھوٹ ظاہر ہو جاتا ہے اور صدق صادق جب اس مجلس کو دیکھتا ہے تو اس کا صادق وجود سراسر نُور ہو جاتا ہے۔ اور طالب صادق ہمیشہ مجلس نبوی ﷺ میں لازوال حضوری کے ساتھ رہتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی مجلس بہشت سرشت ہے۔ کیونکہ جس طرح بہشت میں صرف پاک لوگوں کا گزر ہے۔ اور گندے نجس مُردار گندی بُو والی دُنیا شیطان اور کافر کو جرأت نہیں کہ اس میں داخل ہوں۔ اسی طرح حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی مجلس میں صرف پاک لوگوں کا گزر ہے۔ گندے لوگ ہرگز نہیں گزر سکتے اور نہ ہی یہ لوگ بہشت، کعبہ، مدینہ منورہ اور روضہ پاک میں داخل ہو سکتے ہیں اور نہ ہی شیطان میں یہ طاقت ہے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی صُورت بنے یا قرآن حکیم کے حروف کے ساتھ یا آفتاب یا چاند یا کعبہ یا مدینہ منورہ یا صحابہ کرام یا غوث صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی پیر دستگیر قُدس سرہٗ العزیز کی صُورت اختیار کرے۔ ہدایت کے غلبات سے جو صُورت بنتی ہے وہ غرق لی مع اللہ ہوتی ہے۔ اور وہ صُورت جو دُنیاوی مُحبت کے دل میں ہونے سے بنتی ہے۔ وہ سراسر بدعتی اور سیاہ ہوتی ہے۔

یاد رہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس پاک کے دیدار کرنے والے کے لئے دو مخصوص مراتب ہیں:۔

ا۔ قُرب حضور۔ ۲۔ اسی قرب پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی نظر سے صحیح توفیق۔ بعض کو مقام جمالیت اور بعض کو مقام جلالیت۔ بعض کو جمالیت سے جمعیت محمود نصیب ہوتی ہے اور بعض جلالیت سے جذب مجذوب مردود بھی ہو جاتے ہیں۔

محمود واز جلالیت جذب مجذوب مردود۔ پس مجلس دیدن پیغمبر علیہ السلام مثل محک است تحقق شود وجود کاذب وصادق۔ مراتب مشرف حضوری پیغمبر علیہ السلام حاصل کردن از حاضرات اسم اللہ ذات است۔ اللہ بس ماسوای اللہ ہوس۔

بدانکہ اگر ثواب جمیع انبیاء اصفیاء نبی مرسل جملہ پیغمبران از حضرت آدم علیہ السلام تا خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ جمع شود وثواب جملہ اولیاء اللہ غوث قطب آنچہ صاحب منصب مراتب ولایت ہدایت جمع میشود وثواب جمیع فرشتگان وثواب جمیع مومنان مسلمانان وثواب جن وانس دفاتر مجمل مجموعہ یک جمع کنند آنرا ثواب حسنات عظیم گویند وبرگزیدہ سر ثواب وبرگزیدہ سر حسنات وبرگزیدہ عظیم تصور اسم اللہ ذات مراتب حضور است وسر جملہ گناہان آنچہ فاسقان وگناہ گاران وکافران ومشرکان وکاذبان وظالمان آنچہ اہل گناہ گمراہ ہمہ زمین است۔ جملہ گناہ یکی مجمل کنند آن را گناہ کبیرہ گویند۔ پس غفلت از خدا دوری سر گناہ کبیرہ است فوق الکبیر۔ پس مجلس اہل دور واہل حضور است نیاید۔ پس معلوم شد کہ قصہ خوانی وافسانہ دانی راہ دیگر است ویگانہ شدن فی اللہ ربانی راہ دیگر است۔ مجلس اہل یگانہ واہل بیگانہ راست نیاید۔ این ہمہ مراتب برکت از علم نور است وآنست علم نور کہ عالم را مشرف کند حضور۔

بدانکہ حضوری نیز دو قسم است: حضوری کہ بہ تصور اسم اللہ ذات لازوال است با قرب وصال است۔

کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس پاک کی زیارت کسوٹی ہے جس سے صادق اور کاذب کی تمیز ہو جاتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری کے مراتب صرف اسم اللہ ذات کے حاضرات سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اللہ بس ماسوای اللہ ہوس۔

جاننا چاہئے کہ اگر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تک سب کے سب انبیاء اصفیاء نبی مرسل اور جمیع علیہم السلام کے تمام ثواب کو جمع کیا جائے اور سب کے سب اولیاء اللہ غوث قطب ولی اوتاد ابدال وغیرہ سے تمام ثواب جمع کئے جائیں پھر تمام ملائکہ تمام مومنین اہل اسلام اور جن وانس کے ثوابات کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان تمام کے مجموعہ کو عظیم ثواب حسنات کہیں گے اور برگزیدہ سر ثواب و برگزیدہ سر حسنات یہ تمام کے تمام مراتب حضور اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہو سکتے ہیں اور تمام معصیت خواہ فاسق گناہ گار کفار مشرکین جھوٹے اور ظالم اور خطا کار گمراہ کے سب کے سب قصور اور خطائیں اور گناہوں کو اکٹھا کیا جائے۔ تو اس تمام معصیت کو معصیت کبیرہ کہا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ سے دوری اور غافل ہونا گناہ کبیرہ کی جڑ ہے۔ اس لئے اہل دور اور اہل حضور کبھی مل کر نہیں بیٹھ سکتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ قصہ پڑھنا اور افسانہ دانی کا راستہ اور ہے اور اللہ تعالیٰ سے لگاؤ ہونا دوسرا راستہ ہے۔ پس اہل یگانہ اور اہل بیگانہ کی مجلس باہم راس نہیں آتی۔ یہ تمام کے تمام مراتب علم کے نور کی برکت سے ہیں۔ علم کا نور وہ چیز ہے جو عالم کو حضوری سے مشرف کر دیتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ حضوری بھی دو اقسام میں منقسم ہے:۔

پہلی قسم: یہ کہ جو اسم اللہ ذات کے لازوال تصور سے حاصل ہو جس سے قرب وصال ہاتھ آتا ہے۔

وبی تصور اسم اللہ ذات آنچہ حضوری از ذکر فکر مراقبہ باعمال جوارح میشود ناقص را این ہمہ او وہم خیال است از شامت مرشد ناقص کہ مبتدی را از سکر گرمی احوال است۔

تصور سری نیز دو قسم است:۔

تصور با مشاہدہ حضوری تحقیق است کہ قرب با توفیق است واز تصور بی حضوری از تاثیر شیطان دھوای نفس زندیق است۔ بدانکہ لذّت ازل باحقیقت متعلق لذت ابد است۔ ولذت دُنیا متعلق حُور قصور نعمت بہشت متعلق عقبیٰ است۔ چون لذّت پنجم معرفت نُور خُدا در وجود طلوع زند ہر چہار لذّت را از وجود بیرون کشد۔

ابیات

لذّت دیدار بہ دیدار دہ ۔۔۔ لذّت دیدار بر دل من بنہ
ہر کرا لذّت نشُد وحدت لقاء ۔۔۔ لعنت بر زندگی آن بی حیاء

قولہ تعالیٰ:۔

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ط(۱)

قطعہ

ہر کہ این جای نہ بیند بی نصیب
بی خبر از معرفت اہل از رقیب
رُوئی سیاہ بہ بود از دل سیاہ
دل سیاہ شُد ز دُنیا عزّ و جاہ

اگر بیائی بہ بین واگر نیائی در قید شیطان لعین۔

۱۔ سورہ بنی اسرائیل ۱۷:۷۲

دوسری قسم: یہ کہ بلا تصور اسم اللہ ذات جو حضوری کہ ذکر فکر مراقبہ اور اعضاء کے اعمال سے ہاتھ آئے۔ ناقص کے لئے یہ سب کچھ وہمی اور خیالی باتیں ہیں۔ مبتدی میں سُکر کی وجہ سے گرمی احوال ہوتی ہے وہ ناقص پیر کی شامت کے سبب ہوتی ہے۔

تصور سری کی بھی دو قسمیں ہیں:۔

تصور سری کی پہلی قسم: یہ کہ با مشاہدہ حضوری جس سے قرب با توفیق حاصل ہوتا ہے۔

تصور کی دوسری قسم: یہ کہ بے حضوری۔ یہ سراسر شیطانی و نفسانی حرص وہوا کی تاثیر سے ہوتا ہے۔ (اے طالب صادق!) جان لے کہ ازلی لذّت اور ابدی لذّت متعلق ہیں اور دُنیاوی لذّات آخرت کی حُور و قصور اور بہشتی نعمتوں کی لذّت سے متعلق ہیں‘ لیکن جب معرفت نُور خدا کی پانچویں لذّت وجود میں آتی ہے تو پہلی چاروں لذّات وجود سے نکل جاتی ہیں۔

ابیات

دیدار کی لذّت دیدار کو عنایت کردے ۔۔۔ دیدار کی لذّت میرے دل میں رکھ دے
جس کو وحدت کی بقاء سے لذّت حاصل نہ ہوئی تو اس بے حیا اور بے غیرت کی زندگی پر لعنت ہو۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

”اور جو شخص اس جہان میں اندھا رہا پس وہ قیامت کے روز بھی اندھا ہی رہے گا“۔

قطعہ

جو کوئی اس عالم میں اس کا دیدار نہیں کرتا تو وہ بے نصیب ہے۔ اس کو معرفت کی خبر نہیں‘ وہ اہل رقیب سے ہے۔

سیاہ رُو سیاہ دل والے سے بہتر ہے۔ دُنیا کی محبت اور عزّ و جاہ کے حصول سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اگر تُو آ جائے تو مشاہدہ کر لے اور اگر تُو نہیں آتا ہے تو تُو شیطان لعین کی قید میں ہے۔

بیت

بہ بین قدرت بہ بین وحدت حضورش   بہ بین بہ از ہم ذات نورش

اللہ بس ماسوای اللہ ہوس

مثنوی

اگر حجاب کنی از خدا فرشتہ شوی   چنانچہ میکنی از مردمان حجاب اینجا
بہ بین امروز چون گویند فردا   ببین از عین بینم نیست پردہ
بہ بینم با چشم عین العیانی   چو زندہ قلب روح و نفس فانی
مثل بستہ بصورت کی تواند   مشرف شد حضوری راز داند
زنحن اقرب شود پیغام دایم   وجود واصلان زان گشت قائم
فقر آنکس کہ اینجا من رسیدہ   زغیری حق ہمہ و از خود بریدہ
نماندہ احتیاج ذکر مذکور   حضوری با حضور است نور با نور
نماندہ ہیچ پردہ چشم باز است   حقیقت حق رسیدہ عین راز است
زہی دولت بدیدہ حق لقاء خدا   قلب قالب ز وحدت حق بقا شد
نہ آنجا علم نہ غوغای قال است   لاہوت و لامکان نہایت با جمال است

بیت

اس کی قدرت کو ملاحظہ کر۔ اور اس کے حضور میں حاضر ہو کر وحدت کا مشاہدہ کر۔ تو اس کی رحمت کو بہتر طور پر دیکھے گا' کیونکہ اُس کی ذات نُور' علیٰ نُور ہے۔

اللہ بس باقی ہوس

مثنوی

اگر تو اللہ تعالیٰ سے پردہ کرے گا تو فرشتہ صفت ہو گا۔ اسی لئے تو لوگوں سے اس جگہ پردہ کرتا ہے۔ تو آج اس کا دیدار کر۔ جس دیدار کو لوگ کل (قیامت) کہتے ہیں۔ میں تو اسے عین سے بعین دیکھتا ہوں۔ میرے لئے کوئی پردہ نہیں ہے۔ میں اپنی اس آنکھ کو بالکل ظاہر دیکھتا ہوں۔ جب نفس مر چکا ہے اور دل و رُوح زندہ ہیں۔

تو اس کو کسی مثالی صورت میں کب مقید کر سکتا ہے؟ تو حضوری میں اس کے دیدار سے مشرف ہوا۔ یہ ایک راز ہے جو تو جانتا ہے۔ ہم تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں' کا پیغام ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ واصلوں کا وجود اسی وصل سے قائم و دائم ہے۔ فقیر وہ شخص ہے کہ جس جگہ میں پہنچا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا سب سے کٹ جائے اور جدا ہو جائے۔ ذکر اور مذکور کی حاجت نہیں رہتی کہ حضوری حضور کے ساتھ ہے۔ اس کو نُور علیٰ نُور کر دیتی ہے۔ چشم باز دیدار کرنے والوں سے کچھ پردہ نہیں رہتا۔ وہ حق کی حقیقت کو پا لیتے ہیں۔ یہ ایک عین راز ہے۔ یہ دولت بہت مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار آنکھ سے کر لیا اور جسم و دل نے اللہ تعالیٰ کی وحدت سے بقاء حاصل کر لی۔ اس کا مقام علم نہیں ہے۔ نہ قال اللہ و قال الرسول کا شور و غل ہے۔ عالم لاہوت و لامکان کی انتہا دیدار جمال پر ہے۔

نماندہ بر دلم افسوس ما را — بہ بینم سر پنہان آشکارا
دو دل را نیست راہ یکدل طلب کن — کہ غیری لاسوی ازدل سلب کن
بیا ای طالبا بی سربیائی — سری از تن جدا کن راہنمائی
باھُوؒ باھو فنا باھو بقا شد — کہ اوّل آخر و از ھُو لقاء شد
کہ ھو عینک شدہ بہ چشم باھُوؒ — میان از ھُو بہ بیند یافت باھُوؒ
کسی منکر زھُو مردود گردد — بجز یا ھُو باھُوؒ نیست گردد
مثل بستہ بمثل بی مثال است — زخود رفتہ شود باحق وصال است

ہرکرا لِیْ مَعَ اللّٰہ فنافی اللہ باقُرب اللہ است باعمل جوارح ذکر فکر وردوظائف رُوی آوردن آنرا گناہ است۔ غوث قطب مثل امراست وفقیر مقراب الحق مثل بادشاہ است۔ بادشاہ رابعدل تجسس درکار۔ آنرا محنت ومشقت چہ درکار است۔ این راہ بگفتگوی تعلق ندارد۔ مشرف حضوری رُوبرو۔

قولہ تعالیٰ:۔

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط (۱)

بیت

ہرطرف بینم بیابم ذات نُور — ہرکہ از خود بگذرد یابد حضور

۱۔ سورۃ البقرۃ ۲:۱۱۵

میرے دل میں کسی قسم کا افسوس باقی نہیں رہا' کیونکہ میں مخفی راز کو ظاہر دیکھتا ہو۔ ڈانواں ڈول دل کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ ایک دل یعنی دلِ مستقیم طلب کر کے اللہ تعالیٰ کے سوا دل سے ہر چیز کی نفی کر دے۔ اے طالب صادق! بغیر سر (اور عقل) کے تُو اس کے پاس آ (تُو اس کو پالے گا) سر کو جسم سے جُدا کر کے آ' تو اس کی راہ مل جائے گی۔ باھُوؒ ھُو میں فنا ہو گیا' تو ھُو کے ساتھ بقاء حاصل ہو گئی' کہ اوّل و آخر لقائے الٰہی ہی مقصود ہے۔

کہ ھُو باھُوؒ کی آنکھ پر عینک کا چشمہ ہو گیا ہے۔ اس کے اندر جب تُو ھو سے دیکھے گا تو باھُوؒ کو پالے گا۔

جو کوئی ھُو کا منکر ہوا وہ مردود ہو گیا۔ اے باھُوؒ یا ھُو کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

مثل مشہور ہے کہ جو بے مثال کے ساتھ وابستہ ہو گیا۔ اس نے اپنے آپ کو فنا کر لیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ واصل ہو گیا۔

یاد رہے کہ جس کسی کو "لِی مَعَ اللّٰہ" فنافی اللہ قربِ خُداوندی کے ساتھ حاصل ہے' اس کے لئے ورد وظائف' ذکر و فکر اور اعضائی عمل کی طرف متوجہ ہونا گناہ ہے۔ غوث' قطب بمنزلہ امراء اور فقیر مقرّبُ الحق بمنزلہ بادشاہ کے ہیں۔ بادشاہ کو عدل کی طرف جستجو کرنا درکار ہے۔ نہ کہ محنت و مشقت کرنا مقصود ہے۔ یہ راستہ گفتگو سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ تو رُوبرو مشرف بہ حضور ہونا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"سو جس طرف تُم منہ کرو' وہاں ہی اللہ متوجہ ہے"

بیت

میں جس طرف (بھی) دیکھتا ہوں' اس کی ذات کا نُور پاتا ہوں۔ جو کوئی اپنے آپ سے گزر کر فنا ہو جائے' وہ لازماً حضوری کو پالیتا ہے۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس

بیت

روشن ضمیر را چہ غم از اختلاط خلق — دریا بہ مشت خاک مکدر نمی شود

این مرتبہ وحی القلوب است۔

بیت

تا گلو پر مشو کہ دیگ نہ ای — آب چندان مخور کہ ریگ نہ ای

مگر کامل کہ خوردن او مجاہدہ و خواب او مشاہدہ۔ این مرتبہ وحی الرّوح است۔

بیت

چو معدہ بود خالی از طعام — در آن وقت معراج باشد تمام

مگر مکمل کہ خوردہ ناخوردہ برابر، سیری و گرسنگی برابر، مستی و ہوشیاری برابر، خواب و بیداری برابر۔

این مراتب وحی السّر است۔

بیت

خام را مستی بود وہم از خیال — مست را ہوشیار گرداند خیال

مگر اکمل علم معرفت عامل، نہ مرکب حامل۔ این مرتبہ وحی الزمان است، آورد برد پیغام از قرب اللہ حضور لاالٰہ الا اللہ از مجلس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ۔ اولیاء اللہ علماء باللہ پیغام ہر مدام نہ مرتبہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ پس لائق دعوت خواندن ہر آنکس باشد کہ پیغام از پیغمبر حضور وجود نُور مغفور بہ نظر اللہ منظور۔ یا جواب سوال التماس عرض در مجلس محمدی ﷺ یا ذکر مذکور انیست دعوت خواندن۔

اللہ بس باقی ہوس

بیت

روشن ضمیر زندہ دل کو مخلوق کے ساتھ میل ملاپ رکھنے سے کچھ نقصان نہیں پہنچتا۔ اس کا اس کو کوئی غم نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ ایک مٹھی بھر خاک دریا میں ڈالنے سے دریا گدلا نہیں ہوتا۔

یہ مرتبہ اس شخص کا ہے' جو وحی القلوب ہو یعنی جس کا قلب ہی بمنزلہ وحی ہو۔

بیت

گلے تک پیٹ بھر کر مت کھا' کیونکہ تو دیگ نہیں ہے۔ پانی (بھی) بہت زیادہ مت پی' کیونکہ پیٹ ریت نہیں ہے' جو پانی کو جذب کر لے گا۔

ہاں کامل فقیر کا کھانا اس کا مجاہدہ اور اس کی نیند مشاہدہ ہوتی ہے۔ یہ مرتبہ اس شخص کا ہے کہ جس کی رُوح بمنزلہ وحی ہو۔

بیت

جب معدہ خوراک سے خالی ہوگا' تو اس وقت تجھ کو مکمل معراج حاصل ہوگی۔

مگر مکمل (فقیر) وہ شخص ہے' جس کے لئے کھانا یا نہ کھانا' بھوکے رہنا یا پیٹ بھر کر کھانا' مستی اور ہوشیاری' جاگنا یا سونا برابر ہو۔ یہ مراتب وحی الاسرار کے ہیں۔

بیت

ناقص آدمی صرف وہم اور خیال سے ہی بدمست ہو جاتا ہے۔ اور خیال ہی مست کو ہوشیار بنا دیتا ہے۔

مگر اکمل شخص علم معرفت کا عامل ہوتا ہے' نہ کہ بوجھ اُٹھانے والی سواری۔ یہ مرتبہ وحی الزمان کا ہے۔ جسے قُرب الٰہی سے پیغام آتے جاتے ہیں۔ صرف اسے پیغمبر علیہ السلام کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا۔ نہیں تو وہ دائمی طور پر مجلس نبوی ﷺ' اولیاء اللہ اور علماء باللہ سے پیغام لیتا دیتا رہتا ہے۔

پس دعوت پڑھنے کے لائق وہ شخص ہے' جو حضور پیغمبرؐ سے پیغام لے دے سکے۔ اس کا وجُود نُور اور مغفور ہو اور اللہ تعالیٰ ہر وقت اس کے مدِ نظر رہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر رہے۔ مجلس محمدی ﷺ میں داخل ہونا' سوال و جواب کا حاصل کرنا اور التماس کا ذکر مذکور کے ساتھ عرض کرنا' اس کو دعوت پڑھنا کہتے ہیں۔

بدانکه در مجلس محمدی ﷺ مدخل بُخدن و مجلس حاصل کردن و در باطن هم صحبت و هم سخن و برد قت خواهد آورد بُرد و التماس جواب و سوال بحضور مشرف قُرب محمدی ﷺ با وصال لازوال واقف احوال از حاضرات اسم اللہ ذات و تصرف آوردن مشرف محمدی علیه السّلام باشرف آسان کار است، لیکن خُوی بُوی خُلق، مُلک، علم، حلم۔ ترک۔ توکّل، ارادت، سعادت، حکم، اجازت، ہدایت، فقر، عنایت۔ فناء بقاء، رضا، صبر، حیای محمدی علیه السّلام و تصرف آوردن خیلی مشکل و دشوار است مگر بخشش عطا پروردگار مُرشد رفیق با توفیق تحقیق غالب الامر سابقہ سالار۔ المطلب آنکه گنج دین دُنیا تصرف و تصور معرفت الا اللہ غرق فنا فی اللہ و ذکر و فکر مراقبہ، مکاشفہ تجلّیات سیر مقامات هژده هزار عالم مسخرات کل و جُز در قبض قید خود آوردن است آسان کار است، لیکن حوصلہ وسیع در وجود نگاہ داشتن مُشکل خیلی و دُشوار است۔ از رنج و ملامت و غیبت آزار از خلق آزرده مشو۔ از خلق بار بردار و خلق را نیازار کہ رستگاری در کم آزاری است۔

وانکه از غایت شکایت کافران و کاذبان و منافقان و حاسدان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

میفرمود:

یَالَیْتَ رَبِّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا ط (۱)

پس دیگری چه باشد که دم زند۔ هر که تمامی معرفت فقر ہدایت ملک ولایت برسد مردمان آنرا خطاب دیوانه خبطی میگویند و اہل خانہ آنرا احمق خوانند که کور چشم معرفت آن راندانند۔ بی عقل حیوان اند۔

۱۔ الحدیث

(اے طالبِ صادق!) (اچھی طرح) جان لے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی مجلس میں داخل ہونا اور مجلس حاصل کرنا اور باطن میں ہم صحبت اور ہمکلام ہونا، سوالات اور جوابات کا حاصل کرنا اور جب دل چاہے لے جانا یا لانا، التماس کرنا، حضوری اور قُربِ محمدی ﷺ سے وصالِ لازوال کے ساتھ مشرّف ہونا اور احوال سے واقف ہونا اسم اللہ ذات کے حاضرات کے تصرّف کے ذریعے آسان کام ہے لیکن خوئے، بوئے، خُلق، مُلک، علم، حلم۔ ترک، توکّل، ارادت، سعادت، اجازت کا حکم، ہدایت، فقر، عنایت، فنا، بقا، رضا۔ صبر اور حیائے محمدی علیہ السّلام پر قابض ہونا ازبس مُشکل ہے۔

ہاں اگر کسی کو اللہ تعالیٰ عنایت کر دے تو اور بات ہے۔ با توفیق مُرشد بیشک غالب الامر اور قافلہ کا سالار ہوتا ہے۔ غرض یہ کہ دینی اور دُنیاوی خزائن کا تصرّف اور معرفتِ خُداوندی کا تصرّف اور تصورِ معرفتِ اِلاّ اللہ، غرق فنافی اللہ ہونا، ذکر و فکر، مراقبہ و مکاشفہ، تجلّیات، اٹھارہ ہزار عالم کے مقامات کی سیر، کُل و جُز کا مسخر کرنا، اور انہیں اپنی قید میں لانا آسان کام نہیں ہے۔ لیکن وجود میں حوصلہ وسیع رکھنا بہت مُشکل اور دُشوار ہے۔

مخلوق کی تکلیف، ملامت، غیبت اور دُکھ سے رنجیدہ خاطر مت ہو، بلکہ ان کے بوجھ کو اپنے سر پر اُٹھا اور انہیں نہ ستا، کیونکہ نجات کم ستانے میں ہے۔

کیا تُو جانتا ہے کہ جب حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو کفار، جھوٹے، منافقین اور حاسدین نے حد درجہ ستایا، تو کیا فرمایا؟ اے محمد کے رب! کاش کہ محمد کو پیدا نہ کرتا۔ جبکہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی یہ حالت ہے، تو دوسرے کی کیا مجال کہ وہ دم مارے۔

جو کوئی فقر کی ہدایت، مُلک و ولایت اور معرفت کی انتہا پر پہنچتا ہے، تو لوگ اسے خبطی اور دیوانہ کہہ کر پکارتے ہیں اور اہلِ خانہ اُسے احمق اور بیوقوف کہتے ہیں، کیونکہ حقیقت و معرفت کے اندھے اُسے نہیں جانتے، وہ بے عقل حیوان ہیں۔

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:۔

اَلْعَقْلُ یِنَامُ فِی الْاِنْسَانِ الْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ الْاِنْسَانِ الْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ الرَّبِّ ط (۱)

چشم از دل باید معرفت عارف باللہ را صاحب نظر را گرنہ چشم ظاہر ہم حیوان میدارند مثل سگ، خوک، خرس، گاؤ، خر۔

عقل دو قسم است:۔

یکی عقل کل کہ لازوال دوم عقل جز موجب احوال است۔

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:۔

لَا فَرْقَ بَیْنَ الْحَیْوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ ط (۲)

ابیات

آنچہ مطلب بود کلی یافتم — کس نمی یابد کہ پنہان ساختم
این خزانہ شد نصیب باشعور — میشناسد عارفان اہل حضور
کی شناسد عارفان را کورتر — میشناسد آنکہ می باشد خضر
باھوؒ درھو گم شدہ فی اللہ فناء — نام باھوؒ متصل شد با خدا

قولہ تعالیٰ:

وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ ط (۳)

(۱) الحدیث (۲) ایضاً (۳) سورۃ الحدید ۵۷:۴

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:۔

"عقل انسان میں ہوتی ہے اور انسان انسان کا شیشہ ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کا شیشہ ہے"۔

عارف باللہ اور صاحبِ نظر کے لئے معرفتِ خداوندی کیلئے دل کی آنکھیں چاہئیں، ورنہ ظاہری آنکھیں تو حیوان مثلاً کتے، سؤر، ریچھ، گائے اور گدھے بھی رکھتے ہیں۔

عقل دو اقسام میں منقسم ہے۔

۱۔ عقلِ کل، جو لازوال ہے۔ ۲۔ عقلِ جز، جو احوال کا سبب ہے۔

حدیث

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:۔

"انسان اور حیوان کے درمیان صرف علم ہی میں امتیاز ہے"۔

ابیات

جو مطلب تھا، اس کو میں نے کلی طور پر پالیا۔ ہر شخص اس کو نہیں پاسکتا۔ کہ جس کو میں نے پوشیدہ کر دیا ہے۔ یہ خزانہ باشعور لوگوں کے حصہ میں آتا ہے۔ عارفوں کو اہلِ حضور (حضوری والے) ہی پہچانتے ہیں۔

جو اندھا ہے، وہ عارفوں کو کب پہچان سکتا ہے؟

وہی عارفوں کو پہچان سکتا ہے، جو چشم بینا رکھتا ہو۔ باھوؒ ھُو میں گم ہو کر فنا فی اللہ ہو گیا ہے۔

باھوؒ کا نام خدا کے ساتھ متصل ہو گیا ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:۔

"اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے ساتھ ہے، تم جہاں کہیں بھی ہو"۔

مُرشد مثل محک است۔ بحکمت حضوری حکیم۔ صفت کریم طالب اللہ را مُرشد کامل بطعام و آب شکم پُر کناند و از ہر نعمت میوۂ گونا گون میخوراند۔ توجہ توفیق باطنی تحقیق حضور رساند۔

پس معلوم شُد مُرشد ناقص درذکر فکر طالبان خود عاجز ماند۔ نیز معلوم شُد کہ از مُرشد کامل روز اوّل طالب کامل واز مُرشد مکمّل روز اوّل طالب مکمّل واز مُرشد اکمل روز اوّل طالب اکمل واز جامع روز اوّل طالب جامع واز مُرشد نُور روز اوّل طالب فنافی النور واز مُرشد حضور روز اوّل طالب حضور واین جُملہ مراتب مجموعہ مجمل بابتدای مراتب فقیر نمی رسد کہ از مُرشد فقیر روز اوّل طالب فقیر کہ فقیر نہ مرتبہ دارد ونہ منزل مقام فناء بقاء در نظر اُو۔

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ (۱)

تمام۔ اینست مراتب فقیر! ای احمق خام! فقیر آنرا گویند بقاء باللہ ذات در ذات اُو خود را کند حیات و بر خود اللہ را کند اثبات۔ از غیر ماسوی اللہ نجات و یکی گردد آنرا ممات وحیات۔ اینست فقیر صاحب نظر۔ بر ظلّ اللہ بادشاہ بر ہر مُلک فقیر حاکم غالب تر کہ بانظر تمام زمین را میکند سیم وزر۔

از فقر حق است ای احمق گاؤ خر! پس فقر نظر از خدا نہ بردار وای حماقت حمار! در طلب دُنیا خوار و دعویٰ میکنی در طلب ومحبت ومعرفت ودیدار۔ ھنوز در قید نفس ومُردہ دل رُوی خجل۔ روح از تو بیزار۔ باطن کہ بی باطل از حق باطن اُو بر حق تحقیق است۔ ظاہر در تصرف آنرا قوت توفیق است۔

۱۔ نقل از مرغوب القلوب ص ۱۸۔۱۷ انیس الطالبین از حضرت خواجہ بہاءالحق والدین نقشبندیؒ۔

(یاد رہے) کہ مُرشد کسوٹی کی طرح ہوتا ہے۔ اور حضوری حکمت سے حکیم ہوتی ہے۔ مُرشد کامل کریم صفت طالب اللہ کو کھانے پینے کی چیزوں سے شکم پُر کرواتا ہے۔ اور قسم قسم کی نعمتیں اور میوے کھلاتا ہے اور توجۂ باطنی کی توفیق سے حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ ناقص مُرشد اپنے طالبوں کو ذکر و فکر میں عاجز کر دیتا ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ مُرشدِ کامل مُرید کو پہلے ہی دن کامل بنا دیتا ہے اور مکمل مُرشِد سے پہلے ہی دن طالب مکمل ہو جاتا ہے اور مکمل مُرشد سے طالب اللہ پہلے ہی دن اکمل ہو جاتا ہے۔ اور جامع مُرشد پہلے ہی دن طالب کو جامع بنا دیتا ہے۔ اور مُرشدِ نُور سے پہلے ہی دن طالب نُور میں فنا ہو جاتا ہے اور مُرشدِ حضور سے پہلے ہی دن طالب صاحبِ حضور بن جاتا ہے۔ لیکن یہ تمام مراتب مجموعہ مجملِ فقر کے ابتدائی مراتب کے مساوی بھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ طالب اللہ فقیر مُرشد سے پہلے ہی دن فقر کے مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے کہ فقیر مرتبہ و منزل اور مقام نہیں رکھتا' بلکہ مقام فنا و بقاء پُوری طرح اس کے مدِ نظر رہتا ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:۔

اور جب فقر انتہاء کو پہنچتا ہے تو وہی اللہ ہوتا ہے۔ (یعنی ذات سے ذات مل جاتی ہے)۔

اے احمقِ خام! یہ ہیں فقیر کے مراتب۔ فقیر اس کو کہتے ہیں کہ جو اللہ ذات سے باقی ہو' کیونکہ وہ اس کی ذات سے خود کو زندہ رکھتا ہے۔ اور خود پر اثباتِ الٰہی کرتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا اور اس کے لئے مرنا اور جینا برابر ہو جاتا ہے۔

یہ مراتب صاحبِ نظر فقیر کے ہیں۔ ہر مُلک کے ظلّ اللہ بادشاہ پر فقیر غالب تر حاکم ہوتا ہے۔ جو صرف ایک نظر سے ہی تمام زمین کو سونا بنا دیتا ہے۔

اے بیوقوف ڈھور ڈنگر! فقیر فقر سے ہی زندہ ہوتا ہے۔ پس فقیر اللہ تعالیٰ سے نگاہ نہیں اُٹھاتا۔ اے بیوقوف گدھے! تو طلب دُنیا میں ذلیل و خوار ہو رہا ہے اور پھر طلب معرفت و محبت اور دیدار کا دعویٰ کرتا ہے۔ ابھی تک نفس کی قید میں ہے اور مُردہ دل (ہمیشہ) شرمسار ہوتا ہے اور رُوح تجھ سے بیزار ہوتی ہے۔ جو باطن باطل سے خالی ہے۔ حق کی جانب سے اس کا باطن یقیناً حق پر ہے۔ ظاہر میں اس کے تصرف میں اس کو قوتِ توفیق ہوتی ہے۔

فقر بہ سلوک تعلق ندارد کہ صاحب سلطنت سلطان الفقر بادشاہ است کہ ہر سلوک و ہر مقام در نظر او نگاہ است۔ آنرا از ہر طالب مُرید آگاہ است۔ ہر محمود ہم مقصود وہم مردُود ہم مرتد ہم لا یرتد۔

پس دانی چنانچہ ظاہر علم بسیار است ہمچنان سلک سلوک باطنی بیشمار است۔

اگر مرقوم گنم شرح دفاتر باید از اندک معلوم کردہ شود سلک کامل و سلک ناقص در سلک کامل قبض، بسط، سُکر، صحو، ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ بعیان نظر نگاہ است آنچہ سلک ابتداء وانتہاء یکی حضور مشاہدہ قُرب اللہ است۔ این سلک اساس معرفت وصال وسالکی کہ بدین صفت موصوف نباشد ناقص تمام عمر تصرّف کند سالہا سال برخود ناشل احمق جہال چون بنی کہ شخص ظاہر بینید درنج وریاضت از برای امرای بادشاہ مسخرات محنت زیادہ تر و در باطن از معرفت اللہ بی خبر تحقیق باید کرد این مرد عوام ناقص در بادیہ ضلالت افتادہ است بی نصیب از خاصگان لاھوت لامکان۔

بیت

اللہ ہر کرا خواہد دھد قُرب ولقاء ۔۔۔ ہر کرا راندہ کند دُوری جفاء

(پس) مجلس اہل لقاء واہل جفاء راست نیاید۔

بیت

چند گویم ناقص و شرمندہ را ۔۔۔ از ھوا باز آو آ جانب خُدا

فقر سلوک سے تعلق نہیں رکھتا۔ کیونکہ سلطانُ الفقر صاحب سلطنت بادشاہ ہے جو اپنی نگاہ میں ہر سلوک و مقام رکھتا ہے۔ اسے ہر طالب و مُرید کی خبر ہوتی ہے کہ آیا یہ محمود ہے یا مقصود ہے یا کہ مرذود یا مرتد یا لا یرتد ہے۔

پس جس طرح ظاہری علوم بہت زیادہ ہیں اسی طرح سُلک سلوک باطنی بھی شمار سے باہر ہیں۔ اگر میں اُنہیں تحریر کروں تو بہت سی جلدیں بن جائیں۔ صرف چند تھوڑی بیان کرتا ہوں۔ سلک کی اقسام: سلک مندرجہ ذیل دو اقسام میں منقسم ہے:-

۱۔ سلکِ کامل ۔۔۔ ۲۔ سلکِ ناقص

سلکِ کامل کیا ہے؟ یاد رہے کہ سلکِ کامل میں قبض، بسط، سُکر، صحو، ذکر، فکر، مراقبہ اور مکاشفہ عین بعین ہوتا ہے۔ سلوک وہی ہے جس کی ابتداء اور انتہاء دونوں میں قُرب خداوندی کے مشاہدے کا حضور حاصل ہو۔ اس سُلک کی بنیاد معرفتِ وصال ہے۔ اگر سالک ان صفات سے متصف نہ ہو تو وہ ناقص ہے۔ تمام عمر اور سالہا سال اپنے اوپر تصرف کرتا ہے اور احمق جاہل کی طرح تکبر کرتا ہے (تو اس کی یہ جدوجہد بے فائدہ ہے) اگر کوئی شخص ظاہر میں بڑی محنت و ریاضت کرتا ہے اور بادشاہ اور امراء کو مسخر کرنے کے لئے سخت محنت کرتا ہو تو جان لو کہ وہ باطن میں معرفتِ خداوندی سے بے خبر ہے۔ تحقیق کرنی چاہئے کہ یہ شخص عموی طور پر ناقص ہے اور گمراہی کے جنگل میں پڑا ہے اور لاھوت ولامکان کے خواص سے بے نصیب ہے۔

بیت

جس کسی کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس کو قُرب اور لقاء سے مشرّف کر دیتا ہے۔ جس کو دھتکار دیتا ہے اس کو سختی سے دُور کر دیتا ہے۔

پس اہل لقاء اور اہل جفاء کی مصاحبت (کبھی) راس نہیں آتی۔

بیت

میں نے شرمندہ ناقص آدمی کو کتنی بار سمجھایا ہے کہ وہ نفسانی خواہشات کو چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔

اگر بیائی در باز است واگر نیائی اللہ بی نیاز است۔ ہر کہ دعوی معرفت صدق صادق غرق فناء بقاء لقاء کند آنرا دو لام گواہ است۔ یکی لام در مقام:۔

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (۱) گشت فناء

چنانچہ مُردہ از نفسانیت از دُنیا ہوا دوم لام لاھوت ہر دو مشرّف لامکان کند۔ این چنین دیدن و دیدار رواست بحکم این آیت قرآن شریف فرمودہ خدای تعالیٰ:۔

قولہ تعالیٰ:۔

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ط (۲)

بیت

اگر بگویم کور چشمی را ببین — کہ بیند کور چشمی بی یقین

مجلس نابینا و چشم بینا راست نیاید۔ ای نابینا! از برای کوری و تاریکی و ظلمات کہ بر چشم پردۂ شیطانی و بر دل تو پردۂ نفسانی طلب کن طلبِ بینائی کہ تکمیل دار و نُور و یقین معرفت اللہ مید ھد آنچہ حجاب پردہ چشم خراب برخیزد و بینا شوی عین بعین۔

ابیات

نقطہ از غین غضبی دُور کن — تا بیابی عین را از عین کن

کُن ز کُن حاصل شود کنش ز کن — عاقلان را بس بود این یک سخن

پس شخصیکہ صاحب لفظ کُن باشد و ابتدای سلک سلوک بر زبان اوست یک سخن۔

---

(۱) نقل از عین العلم شرح برزخ (۲) سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۷۲

اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے اور اگر تو نہ آئے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ وہ معرفتِ صدق میں سچا ہے اور اسے فنا و بقاء میں لقاء حاصل ہے' تو اس امر کے لئے دو لام گواہ ہیں:۔

۱۔ لا اِلٰہ کا لام یعنی وہ شخص "جو مرنے سے پہلے مرجاؤ" کے مقام میں ہونا چاہئے اور پھر فنا ہو گیا' یعنی اس کی دُنیاوی اور نفسانی خواہشات بالکل زائل ہونی چاہئیں۔

دوسرے لامِ لاھوت جو ہر دو لامکان سے مشرّف کرتا ہے۔ اس قسم کے دیدار کو دیکھنا قرآن شریف کی اس آیت کے حُکم کے مطابق جائز ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"اور جو شخص اس جہان میں اندھا رہا۔ پس وہ قیامت کے روز بھی اندھا ہی رہے گا"۔

بیت

"اگر میں اندھے سے کہوں دیکھ' تو اندھا بے یقین کب دیکھے گا"۔

اندھے اور آنکھیں رکھنے والے کی مصاحبت راس نہیں آتی۔ اے اندھے! اس اندھے پن اور تاریکی اور ظلمات کے لئے جو تیری آنکھ پر شیطانی پردے اور تیرے دل پر نفسانی پردے کے پڑنے سے پیدا ہوئی ہے۔ ایسی بینائی کی طلب کر جس سے معرفتِ خداوندی کا کامل یقینی نُور تجھے حاصل ہو۔ جب وہ خراب پردے تیری آنکھوں اور دل پر سے اُٹھ جائیں گے' تو عین بعین بینا ہو جائے گا۔

ابیات

غین سے غضب کے نقطہ کو دور کردے تا کہ عین ذات کو پالے اور عین سے ہو جائے۔

کُن (ہو جا) کُن کہنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے کُن کہنے سے تُو بھی ایک کُن ہے۔

عاقلوں کے لئے بس یہی ایک بات کافی ہے۔ پس جو شخص صاحب لفظ کُن ہے' تو اس کی زبان پر سلکِ سلوک کی ابتداء (وانتہاء) ایک ہی بات (لفظ) ہے۔ پس صاحب کُن اور صاحب سُخن کو

پس بصاحبِ کن وصاحبِ سخن راسلک سلوک چہ درکار است کہ بیک سخن رار سانیدہ بحضوری معرفت پروردگار است از آنکس الست مع اللہ پیوست پس صاحب سلک سلوک از سخن کن بیخبر محروم است اگرچہ در نظر خلق بعظمت مخدوم است۔

ابیات

هر که شد مخدوم از خدمت فقر ۔ نظر فقرش به بود از سیم و زر

خرس را آدم کند بایک نظر ۔ بس بود تعلیم علم سر بسر

گردن بزن این ناقصان طالب طلب ۔ طلب کن ای طالبا کامل برب

مجلس روحانی عیسیٰ علیہ السلام صفت اہل معرفت قم باذن اللہ ملاقات رُوحانی ولی اللہ برقبر اہل قبور بایکدگر قوت ہم سخن حقیقت ذکر فکر مذکور این توفیق از تصور اسم اللہ ذات تحقیق است باتفکر از تصور اسم اللہ ذات در مقام ازلی خواند۔

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:۔

تَفَکُّرُ السَّاعَةِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَیْنِ ط (۱)

این تفکر تعلق بسیر طبقات ندارد در مشاہدہ فنا فی اللہ ذات بموجب این آیت کریمہ:۔

۱۔ رجوع بفرمائیدبہ زین الحکم شرح عین العلم از حضرت ملا علی قاریؒ

سلک سلوک کی کیا حاجت ہے کیونکہ وہ تو ایک ہی بات سے معرفتِ خداوندی کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ اس کے واسطے سے وہ عہدِ الست سے اللہ تعالیٰ سے مل جاتا ہے۔ اس لئے صاحب سلک سلوک کن کی بات سے بے خبر اور محروم ہے گو وہ مخلوق کی نظروں میں مخدوم و بزرگ ہی کیوں نہ ہو۔

ابیات

جو کوئی فقر کی خدمت کرنے سے مخدوم بن گیا۔

اس لئے کہ فقر کی نظر اس کو سونے چاندی سے بہتر ہے۔

وہ ریچھ کو ایک نظر میں آدمی بنا دیتا ہے۔ بس علم کی تعلیم مکمل ہونی چاہئے۔

ان ناقص طلب کرنے والے طالبوں کی گردن مار دے۔ اے طالب! اللہ تعالیٰ سے مرد کامل کی طلب کر۔

اہلِ معرفت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رُوحانی مجلس کی طرح قُم باذنِ اللہ کہہ کر ولی اللہ اہل قبور سے ایک دوسرے کے ساتھ رُوحانی قوت کے سبب ہمکلام ہوتے ہیں۔ حقیقت ذکر و فکر و مذکور کی یہ توفیق اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ جو وہ مقام ازلی میں پڑھتے ہیں۔

حدیث

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:۔

"ایک گھڑی کی فکر دونوں جہانوں کی عبادت سے بہتر ہے۔"

یہ فکر طبقات کی سیر سے کچھ تعلق نہیں رکھتی۔ وہ اس آیت کریمہ کے بموجب فنا فی اللہ ذات ہو کر مشاہدہ میں غرق ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ:۔

وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ط (۱)

ای محمد (ﷺ) رغبت بکن بسوی پروردگار خود۔ فقیر بر نفس امیر فنا فی اللہ روشن ضمیر عارف باللہ صاحب کیمیا نظر باطن صفا و دوام حاضر در مجلس حضرت محمد مصطفی ﷺ با تاثیر عالم در علم ظاہر باطن تفسیر با توفیق اسم اللہ ذات تصور تصرف توجہ تفکر تحقیق با حاضرات اسم اللہ ذات ہر دو جہان را طی کند بمقدار دانہ اسپند در دست یک مشت وجود حی تماشا ہر دو جہان را بہ بیند بر ناخن پشت۔ آنرا چہ حاجت خواندن و نوشتن و قلم گرفتن در قبضہ قید بسہ انگشت۔ ہر کہ منکر از تصور اسم اللہ ذات توفیق و تصرف اسم اللہ ذات تحقیق کاذب زندیق است۔ پس معلوم شد کہ عارف باللہ باعیان قوت وا رواز لاھوت لامکان باقُرب بقا باللہ سبحان صاحب نظارہ۔ آنرا چہ حاجت است نماز نوافل استخارہ۔ عارف ولی اللہ علماء باللہ کہ غرق در معرفت توحید وصال آنرا چہ حاجت است فال رمل آنچہ کل و جز علم علوم در قید قبض لوح محفوظ رقم مرقوم عارف باللہ را ہم روشن واضح معلوم مکشوف۔ ہر کہ گوید نداند و ہر کہ نگوید داند و فقیر مالک الملکی

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ ط (۲)

فقیر صلح کل یعنی کلید کل بدست اوست بست کشادہ تمام عالم پاکی ازل بعنایت تصرف ازل پاکی عقبیٰ بعنایت تصرف عقبیٰ پاکی دُنیا۔

بعنایت تصرف دُنیا پاکی ابد تصرف عنایت۔ اینست تمامی فقیر صلح کل ہدایت۔

بیت

ہر تصرف در عمل آوردہ ایم ہر تصرف ترک کردہ بردہ ایم

---

(۱) سورۃ الم نشرح ۸:۹۴ (۲) مرغوب القلوب۔ ص ۱۸ انیس الطالبین۔

ارشاد باری تعالیٰ جَلَّ مَجْدُہٗ الکریم ہے:۔

"اور اپنے رب کی جانب رغبت کر"۔

جو فقیر اسم اللہ ذات کی توفیق سے اپنے نفس پر حکمران فنا فی اللہ روشن ضمیر عارف باللہ صاحب کیمیا نظر باطن صفا دائمی طور پر بارگاہ نبوی ﷺ کی مجلس پاک میں حاضر عالم باتاثیر علم ظاہری اور باطنی کی تفسیر میں باتوفیق ہو اور جسے اسم اللہ ذات کے حاضرات سے تصور تصرف توجہ تفکر کی تحقیق حاصل ہو وہ دونوں عالم کو اس طرح طے کرتا ہے جس طرح کہ زندہ وجود کے ہاتھ کی مُٹھی میں ہرمل کا دانہ ہو وہ دونوں عالم کا تماشا پشت ناخن پر دیکھتا ہے۔ ایسے شخص کو لکھنے پڑھنے اور تین انگلیوں کی قید و قبضہ میں قلم پکڑنے کی کیا حاجت ہے؟ جو شخص اسم اللہ ذات کے تصور کی توفیق اور اسم اللہ ذات کے تصرف کا منکر ہے وہ حقیقت میں جھوٹا اور بے دین ہے۔ پس معلوم ہوا کہ عارف باللہ باعیان کو لاھوت ولامکان سے قوت کا حصول ہوتا ہے قُرب بقاء باللہ سُبحان سے نصیب ہوتا ہے اور وہ خود صاحب نظارہ ہوتا ہے۔ اُسے نفلی نمازوں اور استخارہ کی کیا ضرورت ہے۔ جو عارف ولی اللہ عالم باللہ معرفت توحید اور وصال میں مستغرق ہوا اسے فال و رمل کی کیا حاجت ہے؟ جو علم علوم لوح محفوظ پر لکھے ہیں وہ تمام عارف باللہ پر منکشف اور واضح ہوتے ہیں۔ جو کوئی شخص کہتا ہے وہ نہیں جانتا اور جو نہیں کہتا وہ جانتا ہے۔ اور فقیر مَالِکُ الْمُلْکِی "جب فقر انتہاء کو پہنچتا ہے تو وہی اللہ ہوتا ہے" کے مصداق صُلح کُل ہوتا ہے۔ یعنی سب کی چابی اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ یا تمام عالم کی پاکیزگی کا بندوبست ازل پاکیزگی ازل کا تصرف عقبیٰ کا عقبیٰ پاکیزگی کے تصرف اور دُنیا کی پاکیزگی کا تصرف اور اَبد کی پاکیزگی کا تصور و تصرف دین کے تصرف سے اُسے حاصل ہوتا ہے۔ یہ مراتب ہدایت صُلح کُل فقیر کے ہیں۔

بیت

میں ہر تصرف کو اپنے عمل میں لایا ہوں۔ اور حاصل کر کے ہر تصرف کو ترک کر دیا ہے۔

این راه فقر بقال نیست مشاہدہ بچشم خویش و دیدن احوال ۔ فقیر کہ در فقر فی اللہ تمام است ۔ ذکر، فکر، مراقبہ بر دل حرام است۔

قطعہ

مُردہ دل عالم بود بی معرفت — زندہ دل عالم بود عیسیٰ صفت
مُردہ دل را زندہ کند بایک نظر — موسیٰ را تعلیم شد علم از خضرؑ

پس معلوم شد کہ کل لا یحتاج است از جملہ جزو کل محتاج است کل پس فقیر کل است و دیگر ہر مراتب اہل طبقات مثل غوث و قطب جز یا فقر محی الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز ۔ وکل الکلید، عارف توحید قادری فارغ از تکلیف تقلید۔ قادری آنرا گویند کہ جملہ مقام بانظر طی کند و باہر یک مراتب طالب اُو بانتہاء رسد۔ قادری توفیق است ۔ باطن اُو از قرب اللہ تحقیق است ۔ ہر کہ با قادری دم زند۔ معلوم شد کہ از قوم اہل زندیق است۔ دشمن قادری از سہ حکمت خالی نباشد یا ناقص یا نارسیدہ یا کور چشم از معرفت ربانی ندیدہ باشد۔ قادری باربردار است ۔ اسم ربانی زندہ قلب و نفس فانی۔

اللہ بس ماسوی اللہ ھوس

صاحب اختیار لازوال، خواہ گوید خواہ نگوید۔

بیت

باھو نحس را سعد گرداند نظر — نظر ناظر را بود روح الامر

این مراتب روز اوّل فقیر را ابتداء است۔ ای عارف، عالم علما و باللہ و ای عاقل اہل حضور ولی اللہ و ای صاحب شعور خلق اللہ ہر یک۔

فقر کی یہ راہ گفتگو سے تعلق نہیں رکھتی ۔ بلکہ اپنی آنکھ سے مشاہدہ کرنے اور احوال کے دیکھنے پر منحصر ہے۔ جو فقیر فقر فی اللہ میں کامل ہے اس کے لئے ذکر، فکر، مراقبہ اور مقام حرام ہے۔

قطعہ

مُردہ دل عالم بے معرفت ہوتا ہے۔ زندہ دل عالم عیسیٰ علیہ السلام کی صفات کا حامل ہوتا ہے۔ مُردہ دل کو ایک نظر میں زندہ کر دیتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو معرفت کی تعلیم خضر علیہ السلام سے حاصل ہوتی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ کُل اپنے جُز کا لا یحتاج ہے اور جُز اپنے کُل کا محتاج ہے۔ پس فقیر کُل ہے اور باقی اہل طبقات کے ہر مراتب مثلاً غوث، قطب وغیرہ سیدی محی الدین عبد القادر گیلانیؒ کے فقر کے جُز ہیں۔ کل الکلید، عارف توحید، قادری تکلیف اور تقلید سے فارغ ہے۔ قادری اس کو کہتے ہیں، جو تمام مقامات صرف نظر سے ہی طے کر ڈالے اور جس کا طالب ایک ہی نظر میں انتہاء پر جا پہنچے۔ قادری کو یہ توفیق حاصل ہوتی ہے کہ اس کا باطن قربِ الٰہی کی وجہ سے محقق ہوتا ہے، جو قادری کے سامنے دم مارتا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ بے دین قوم سے ہے۔ قادری سے دشمنی رکھنے والا تین حکمتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ یا وہ ناقص ہے یا نارسیدہ ہے یا معرفتِ خداوندی سے اندھا ہے۔ قادری متحمل، اسمِ اللہ ذات کا عامل، زندہ قلب اور نفس کو فنا کرنے والا ہوتا ہے۔

اللہ بس باقی ہوس

وہ صاحب اختیار لازوال ہوتا ہے، خواہ کہے یا نہ کہے۔

بیت

باہوؒ کی نظر منحوس کو نیک بخت کر دیتی ہے ۔ نظر کرنے والے کی نظر میں روحانیت کا حکم ہوتا ہے۔

ہر ایک یہ مراتب فقیر کو پہلے دن ابتداء ہی میں حاصل ہو جاتے ہیں۔ اے عارف و عالم علماء باللہ، اے عاقل، اہل حضور ولی اللہ، اے صاحب شعور اور خلق اللہ!

باید دانست کہ علمِ توریت و علمِ انجیل و علم زبور و علم قرآن و اسم اعظم و علم کیمیا و آنچہ در چہار کتاب است و علم احادیث نبوی ﷺ قدسی و علم صحیفہ و خواب و الہام جملہ پیغمبران و علم ظاہر و باطنی حکمت حکیم اللہ کل و جز از حضرت آدم صفی اللہ تا خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ مخلوقات کن فیکون خداوندی هژده هزار عالم همگی و تمامی دفتر مرقوم لوح محفوظ و عرش اکبر و کرسی عظمیٰ ازل و علم ابد و علم دنیا و علم عقبیٰ و علم دیدار مشرف ربّ العالمین توحید سرّ اسرار پروردگار همہ شرح اسم اللہ ذات و در طی اسم اللہ ذات است۔ ہیچ چیز از طی اسم اللہ ذات بعید و بیرون نیست۔

باید دانست ہر آنکس در فقر قدم زندہ کہ اوّل خود را در علم ظاہر باطن امتحان کند کہ جاہل در فقر قدم زند عاقبت مجنون پریشان رجعت خوردہ قلب سلب دیوانہ۔

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

وَمَنْ تَزَھَّدَ بِغَیْرِ عِلْمِہٖ فَھُوَ جِنٌّ فِیْ اٰخِرِ عُمْرِہٖ اَوْ مَاتَ کَافِرًا ط (۱)

اما علم دو قسم است: علم ظاہر و علم باطن۔

علماء ظاہر علم عالم انسان و علم باطن علم القلب۔ ہر کہ باطن معرفت توحید الٰہی تمام تحصیل ربوبیت میخوانند۔ آنرا احتیاج علم ظاہر نماند۔ المطلب آنکہ علم ظاہر دلالت و راستی را گواہ ہمراہ از برای نگاہداشتن رفیق با توفیق تحقیق رفیق طریق علم باطن است؛

چنانچہ علم ظاہر است ہمچنان علم باطن است۔ علم ظاہر مثل نمک و علم باطن مثل طعام و در طعام نمک گم شود۔ علم ظاہر مثل چراغ و علم باطن مثل آفتاب۔

۱۔ نقل از تفسیر مزمل نور منکل۔

جاننا چاہیئے کہ علمِ توریت، علمِ انجیل، علمِ زبور، علمِ قرآن، اسمِ اعظم، علمِ کیمیا اور جو کچھ چار کتابوں میں ہے اور علمِ احادیث نبوی قدسی صلّی اللہ علیہ وسلّم علمِ صحیفہ و خواب والہام جملہ انبیاءِ کرام علیہم السلام اور علم ظاہر و باطن اور حکمتِ حکیم اللہ کل و جز حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تک اور تمام مخلوقات کن فیکون خداوندی اور اٹھارہ ہزار عالم، لوح محفوظ، عرشِ اکبر، کرسی عظمیٰ، علم اِزل و ابد، علمِ دُنیا و علمِ آخرت، علم دیدار مشرف ربّ العالمین، توحید سرِّ اسرار پروردگار سب کچھ اسمِ اللہ ذات کی تشریح ہے۔ اور اسمِ اللہ ذات کے طے کرنے میں ہے۔ ان میں سے کوئی چیز بھی اسمِ اللہ ذات کے طے کرنے سے بعید اور باہر نہیں ہے۔

جاننا چاہیئے کہ جو شخص فقر میں قدم رکھتا ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے آپ کو علمِ ظاہری اور علمِ باطنی میں آزمالے کیونکہ اگر جاہل آدمی فقر میں قدم رکھے گا، تو بالآخر وہ دیوانہ اور پریشان ہو کر رجعت کھا کر دیوانہ اور کافر بن جائے گا اور اس کا دل سلب کر لیا جائے گا۔

حدیث

رسول مقبول ﷺ نے فرمایا:۔

"بغیر علم کے زاہد کو شیطان آخری عمر میں پاگل بنا دیتا ہے یا اُس کی موت کفر پر کر دیتا ہے۔"

البتہ علم دو اقسام میں منقسم ہے:۔

۱۔ علمِ ظاہر ۲۔ علمِ باطن

(یاد رہے کہ) ظاہری عالم علماء زبانی علوم کے عالم ہوتے ہیں اور یہ وجود کا علم رکھتے ہیں۔

(۲) باطنی عالم قلب کے عالم ہوتے ہیں۔ جس شخص کو علمِ باطن اور معرفت و توحید باری تعالیٰ پوری طرح حاصل ہوتے ہیں۔ اُسے ظاہری علوم کی کیا ضرورت رہتی ہے۔ حاصل کلام یہ کہ علمِ ظاہر دلالت اور راستی کا گواہ اور راحت کا نگہبان ہے۔ رفیقِ طریق اور باتوفیق علمِ باطنی ہے۔ جس طرح علمِ ظاہر ہے، اسی طرح علمِ باطن ہے۔ علمِ ظاہر نمک کی طرح ہے اور علمِ باطن طعام کی مانند ہے۔ جس طرح طعام میں نمک جذب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح علمِ باطن میں علمِ ظاہر گم ہو جاتا ہے۔ علمِ ظاہر چراغ کی مانند ہے۔

علم ظاہر مثل شیر علم باطن مثل مسکہ و روغن۔ علم ظاہر مثل تن و علم باطن مثل رُوح۔ علم ظاہر مثل زراعت و علم باطن مثل غلہ۔ علم ظاہر طلب محنت در مطالعہ تصرف عمری سال باید۔ بعد ازان علم فضیلت فاضل را علم در قید در آرد و باطن۔ اگر مرشد کامل است از حاضرات اسم اللہ طرفۃ زد تحصیل وصال۔ علم لازوال ہمچون علم باطن بر عالم ظاہر غالب گردد کہ بہ نظر از عالم ظاہر تمامی از علم سینہ بستاند کہ عالم ظاہر را از الف تا ب حرف یاد نماند۔

و علم ظاہر چہاردہ علم است بہ نطق زبان منطق معانی و علم باطن ہفتاد کروڑ سی لکھ و پنجاہ و پنج و سہ و یک علم اسم است۔ چنانچہ ھزاران ھزار علم ذکر فکر۔ ھزاران ھزار علم ملک علمہا باطن دفاتر باید رقوم کہ علم بیشمار۔ و استاد باطن علم بیشمار را سبق می دھد یکبار کہ طالب در علم کلی وجودی میگردد و روشن ضمیر صاحب عیان عارف لاھوت لامکان۔ اینست ابتداء سبق شروع عالم فقیر بر نفس امیر۔ تماشا کونین بر پشت ناخن بینندہ۔ صاحب نظر تحصیل تمام توحید معرفت تفسیر با تاثیر۔

الطلب آنکہ طالب علم دو قسم است یکی مردک دوم مرد غازی مردک چیست؟ و مرد غازی کرا گویند؟ مردک آنست کہ شب و روز محاربہ میکند با اعدای اللہ تعالیٰ کہ نفس و شیطان است و مرد غازی آنست کہ بہ تیغ تصور اسم اللہ ذات سر اغیار را از گردن بردارد۔ از محاربہ او ایمن باید یعنی استقامت فوق الکرامت و مقامت۔ این را عالم علماء باللہ عارف ولی اللہ گویند کہ اصل علم از اللہ وصل است کہ علم بقاء است و اصل بقا از لقاء است۔ عالمیکہ معرفت اللہ بقاء لقاء صحبت حضرت محمد ﷺ طلب نکند۔ آن عالم چطور باشد کہ طالب دُنیائی حیاء و طالب جیفہ بی وفا بدتر از ستور باشند۔ عارف کہ با نظر علم روان گرداند با توجہ طالبان را با حضور رساند۔

اور علمِ باطن آفتاب کی مانند ہے۔ علمِ ظاہر دُودھ ہے اور علمِ باطن مکھن اور گھی ہے۔ علمِ ظاہر بدن ہے تو علمِ باطن رُوح ہے۔ علمِ ظاہر زراعت ہے تو علمِ باطن غلہ ہے۔ علمِ ظاہر تیس سالہ مشقت و محنت کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بعد علمِ فضیلت فاضل کو علمِ ظاہر و باطن کی قید میں لاتا ہے۔ اگر مرشد کامل ہے تو علمِ باطن اسم اللہ ذات کے حاضرات سے ایک لحظہ میں حاصل ہو سکتا ہے۔ اسمِ ذات کے حاضرات سے لازوال علم حاصل ہوتا ہے۔ باطنی علم ظاہری عالم پر اس طرح غالب ہوتا ہے اگر وہ چاہے تو اس کے سینے سے سارا علم سلب کر لے حتیٰ کہ ظاہری عالم کو حروف تہجی بھی یاد نہ رہیں۔

جاننا چاہئے کہ ظاہری علم چودہ ہیں اور زبانی طور پر منطق، معانی اور علم باطن ستر کروڑ، تیس لاکھ اور پچاس ہزار پانچ سو کتیس ہیں۔ چنانچہ ذکر و فکر کے کئی ہزار علوم ہیں اور عالم ملکوت کے بھی ہزار ہا ہزار علوم ہیں۔ باطنی علوم کو رقم کرنے کے لئے دفاتر درکار ہیں۔ کیونکہ یہ شمار سے باہر ہیں۔ اور مُرشدِ باطن ایک ہی بار یہ تمام علوم سکھا دیتا ہے جس سے طالب تمام کُلی وجُودی علوم میں روشن ضمیر صاحبِ عیاں اور مکانِ لاھوت کا عارف بن جاتا ہے۔ یہ عالم فقیر نفس پر حکمران کا پہلا سبق ہوتا ہے۔ ایسا شخص پُشت ناخن پر دونوں جہاں کا تماشا دیکھ سکتا ہے۔ اور خود صاحبِ نظر ہوتا ہے اور اسے توحید و معرفتِ خداوندی کی پُوری تحصیل اور تفسیر با تاثیر حاصل ہوتی ہے۔

غرض یہ کہ طالب علم دو اقسام میں منقسم ہے:-

(۱) مردک (۲) مرد غازی۔

مردک کیا ہے؟ اور مرد غازی کس کو کہتے ہیں؟ مردک وہ ہے جو شب و روز اللہ تعالیٰ کے دشمنوں یعنی نفس و شیطان سے لڑتا ہے اور مرد غازی وہ ہے جو اسم اللہ ذات کے تصور کی تلوار سے دُشمنوں کے سرتن سے جُدا کر دے اور لڑائی سے بے کھٹکے ہو جائے یعنی مطلب یہ کہ استقامت کرامت و مقامت سے بڑھ کر ہے۔ اس استقامت والے کو عالمِ باللہ اور عارف ولی اللہ کہتے ہیں۔ کیونکہ علم کی اصل وصلِ الٰہی ہے جو علم بقاء ہے اور بقاء کی اصل لقا ہے۔ جو عالم معرفتِ الٰہی، بقا لقا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت طلب نہیں کرتا، وہ عالم کس طرح ہو سکتا ہے؟ اس لئے کہ طالبِ دُنیا بے حیا، مُردار خور، بیوفا اور چوپایوں سے بدتر ہوتا ہے۔ جو عارف صرف نظر ہی سے علم کو رواں کر سکتا ہے اور طالبوں کو توجہ سے حضوری میں پہنچا سکتا ہے۔

آخر احتیاج علم ظاہر خواندن نماند۔

بیت

علم بہر از معرفت وحدت لقاء — ہر کہ خواند بہر دُنیا فی حیاء

قولہ تعالیٰ:۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ط (۱)

علم از برای نصیحت واز برای معرفت اللہ راز است۔

بیت

ہر کہ خواند الفت عالم شد تمام — در قید اُو عالم شود ہم خاص و عام

قولہ تعالیٰ:۔

وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ ط (۲)

چون رُوح اعظم در وجود معظّم حضرت آدم صلوٰۃ اللہ در آمد گفت یا اللہ تا قیامت برخیزد و ہنوز بکُنہ انتہاء اسم اللہ ذات نرسیدہ باشد۔

پس عامل اہل دعوت آنست کہ از قرب اسم اللہ ذات با ترتیب کُنہ از مقام کُن فیکون بخواند ہیچ چیز حقیقت ماضی حال مستقبل مخفی و پوشیدہ نماند۔ ہر انبیاء و اصفیاء و نبی مُرسل و غوث قُطب اولیاء اللہ را مرتبہ و عزت از برکت اسم اللہ یافت و اسم اللہ ذات را وسیلہ پیشوای رفیق با توفیق از طریق تحقیق خود ساخت با تصور از کُنہ اسم اللہ ذات و با تصرف از کُنہ اسم اللہ ذات و با توجہ از کُنہ اسم اللہ ذات و با نظر از کُنہ۔

.....

(۱) سورۃ المائدہ ۵:۴۴ (۲) سورۃ الحجر ۱۵:۲۹

اسے علم ظاہری حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔

بیت

علم حاصل کرنا (اصل میں) وحدت کی معرفت اور بقاء کے لئے ہے۔ جو کوئی علمِ دنیا حاصل کرنے کے لئے پڑھے (وہ بہت بڑا) بے حیاء ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:۔

"تھوڑی پونجی کے بدلے میں میری آیات کو مت فروخت کرو"۔

علم نصیحت اور اللہ تعالیٰ کے رازوں کو پہچاننے کے لئے ہوتا ہے۔

بیت

جو کوئی الفت و محبت کا سبق پڑھے وہ تمام اشیاء کا عالم ہوتا ہے۔ اس کی قید میں دُنیا ہوتی ہے اور خاص و عام بھی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

"میں نے اس میں اپنی طرف سے رُوح پھونک دی"۔

جب رُوحِ اعظم حضرت آدم علیہ السلام کے وجودِ معظّم میں داخل ہوئی تو اس نے کہا: اے اللہ! اگر قیامت تک بھی میں ہوں تو میں اسمِ اللہ کی انتہاء کی کُنہ معلوم نہیں کر سکوں گی۔

پس اہلِ دعوت عامل وہ ہے جو اسمِ اللہ ذات کے قرب سے با ترتیب کُنہ مقام کُن فیکون سے پڑھے تو ماضی، حال اور مستقبل کی کسی چیز کی حقیقت اس سے مخفی اور پوشیدہ نہ رہے۔ تمام انبیاء اصفیاء نبی مُرسل، غوث قُطب اور اولیاء اللہ کو عزت اور مرتبہ اسمِ اللہ ذات کی برکت سے ملا۔ ان شخصیات نے اسمِ اللہ ذات کو از طریقِ تحقیق خود وسیلہ اور رفیق با توفیق پیشوا بنایا۔ اسمِ اللہ ذات کی کُنہ کے تصور، تصرف، توجہ، نظر، تفکر، مشاہدہ، تجلیہ، نور، غرق، حضور، فنا و بقاء، جمعیت جمالی

اسم اللہ ذات و با تفکر از کنہ اسم اللہ ذات و با مشاہدہ از کنہ اسم اللہ ذات و با تجلّہ از نور راز کنہ ۔ اسم اللہ ذات و با قرب از کنہ اسم اللہ ذات و با غرق حضور از کنہ اسم اللہ ذات و با فنا و بقا از کنہ اسم اللہ ذات و با حقیقت جمال معرفت وصال از کنہ اسم اللہ ذات و با محبت طلب توفیق احوال تحقیق از کنہ اسم اللہ ذات و با شوق شفقت قلب سلیم از کنہ اسم اللہ ذات و با ارواح رحمت را از کنہ اسم اللہ ذات ۔ در مقام کن فیکون مشق وجودیہ ہفت روز باعث حکم حکمت حکم اللہ ہفت اندام قلب قالب از سر تا قدم چنان پختہ پاک گرداند کہ تمام عمر تا قیامت احتیاج چلہ خلوت مجاہدہ ریاضت نماند۔

بیت

ہر علم را در علم اللہ بخوان | اسم اللہ با تو ماند جاودان

بیت

آنچہ خوانی غیر اللہ ما سوٰی | آن علم باشد ذکبر و ہوا

پس معلوم شد کہ وقت شروع علم و بوقت تلقین ذکر و فکر دست بیعت مرشد کامل آنچہ در دل صاحب علم و صاحب ذکر خطرات واہمات دلیل وہم وخیال در دل بگذرد عاقبت نصیب او ہمان شود۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ط (۱)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اَلنِّهَایَۃُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ ط (۲)

---

(۱) الحدیث (۲) الحدیث

معرفتِ وصال محبت طلب توفیقِ احوال تحقیق شوق شفقت قلب سلیم اوزارواح رحمت سے کن فیکون میں جب سات دن وجودیہ مشق کی جائے تو حکم اللہ کی ساتوں حکمتیں حاصل ہوتی ہیں اور قلب قالب اور سر سے قدم تک اور سارا وجود اس طرح پختہ اور پاک ہو جاتا ہے کہ تمام عمر حتیٰ کہ قیامت تک چلہ تنہائی مجاہدہ اور ریاضت کی حاجت نہیں رہتی۔

بیت

اللہ تعالیٰ کے علم سے تمام علوم کو پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کا نام تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

بیت

اللہ تعالیٰ کے علم کے سوا تو نے جو کچھ بھی پڑھا۔ وہ علم تجھے تکبر اور نفسانی خواہشات کی طرف لے گیا۔

پس معلوم ہوا کہ جب مرشد تلقین اور دست بیعت کرے اور ذکر و فکر اور علم کی تعلیم کرے اس وقت صاحب علم اور صاحب ذکر کے دل میں جس قسم کے خطرات وساوس توہمات دلیل وہم وخیال ہوں گے۔ عاقبت میں بھی وہی اسے نصیب ہوں گے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"۔

نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"انتہا ابتداء کی طرف لوٹ کر رجوع کرنا ہے"۔

صاحب نہایت در طلب مرتبۂ ہدایت است و صاحب ہدایت در طلب مرتبۂ نہایت۔ ہر کہ مرتبۂ نہایت و ہدایت طی کند مرتبۂ جمعیت حاصل شود و مرتبۂ جمعیت در اشتغال اللہ است۔ پس معلوم شد ہر کہ عالم کہ بہ تحصیل تمام کند و ہر ذاکر کہ بذکر اللہ تمام شود علم عالم را ہر ذکر اسم اللہ ذاکر را در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم باطن بُردہ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان مبارک میفرمایند: ای عالم آنچہ از علم میخواہی بخواہ کہ بر تو علم عطا کنم۔ اگر عالم در آن وقت از علم معرفت اللہ بخواہد، خطا ہرگز نخورد۔ بی خطا عالم باللہ عارف ولی اللہ شود و ذاکر را نیز ہمین طور نصیب قُرب اللہ بفرمودہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ۔

اگر در آن وقت علماء طلب دُنیا عزّ و جاہ کند در دُنیا عزّ و جاہ یک قُرب ظل اللہ بادشاہ نفس خراب شود۔

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

طَلَبُ الْخَیرِ طَلَبُ اللّٰہِ وَذِکْرُ الْخَیْرِ ذِکْرُ اللّٰہِ ط (۱)

وطالب طلب کند از تصور اسم اللہ ذات۔

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اَلدُّنْیَا قَوسٌ وَحَوَادِثُہَا سِہَامٌ فَفِرُّوْا وَاِلَی اللّٰہِ حَتّٰی نِجَاتَ النَّاسِ ط (۲)

....

(۱) الحدیث (۲) الحدیث

صاحب نہایت مرتبۂ ہدایت کی طلب میں ہے۔ اور صاحب ہدایت مرتبۂ نہایت کی طلب میں ہے۔ جو کوئی شخص ہدایت و نہایت کا مرتبہ طے کر لیتا ہے اُسے جمعیت کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور جمعیت کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے شغل سے ہاتھ آتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ جو عالم علم کو پوری طرح حاصل کرتا ہے اور جو ذاکر ذکر کو پوری طرح کرتا ہے علم عالم کو اور اسمِ اللہ کا ہر ذکر ذاکر کو باطن میں مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے جاتا ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مبارک زبان سے فرماتے ہیں: اے عالم! جو کچھ تو علم چاہتا ہے، مانگ، تا کہ میں تجھے علم عطا کروں۔ اگر اس وقت عالم علمِ معرفتِ خداوندی طلب کرتا ہے، تو وہ غلطی نہیں کرتا اور وہ یقیناً عالم باللہ اور عارف ولی اللہ بن جاتا ہے اور اسی طرح ذاکر کو بھی قُربِ الٰہی نصیب فرماتے ہیں:

اگر اس وقت عالم دنیاوی عزّ و جاہ طلب کرے، تو دُنیاوی عزّ و جاہ یا قُرب بادشاہ ظل اللہ میں نفس کا قیدی بن جاتا ہے۔

حدیث

حضور اکرم ﷺ ارشاد گرامی ہے:۔

"ذکر الخیر ذکرِ اللہ ہے۔ جسے بھلائی کی طلب ہے (گویا اُسے اللہ تعالیٰ کی طلب ہے)"۔ (ماسوائے اس کے گمراہی ہے)۔

اور طالب اللہ اسم اللہ ذات کے تصور کی طلب کرتا ہے۔ (جس سے سب کے سب مطالب حاصل ہو سکتے ہیں)۔

حدیث

پھر ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"دُنیا کمان جیسے اور اس کے حوادث تیر ہیں۔ پھر اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو حتیٰ کہ تم نجات حاصل کر لو"۔

شرح اشتغال اللہ

اشتغال اللہ یکدم واثبات قدم احوال یکدم کرا گویند واثبات قدم چیست واشتغال اللہ راچہ راہ است واحوال راکدام گواہ است؟

بایددانست چون اللہ تعالیٰ خواست وندا کُن فیکون نعرہ زد۔ از قدرت اللہ تعالیٰ کل مخلوقات شد ظہور۔ از نور محمدی علیہ السلام گشت مشہور۔ بعد ازان اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ آواز قدرت قادر علیٰ کُلِّ شَیءٍ قَدِیْرٌ بہر ارواح گوش زد شد قَالُوْا بَلٰی بعض ارواح بگفتن آن قال راو را آمدن درستی حال چنانچہ درآن وقت حضور ودیدار غرق انوار در شکم درآمدند۔ ھمون اشتغال اللہ از شکم مادر بیرون برآمدند۔ مادرزاد ولی اللہ بمد نظر نبوی علیہ السلام۔

ھمون اشتغال بوقت جان کندن۔ ھمون حضوری اشتغال اللہ دور قبر درآمدن ھمون حضوری اشتغال اللہ وصور اسرافیل بدمد وقیامت قائم شود۔ برآمدن از قبر بیرون تحشرگاہ حساب عرصات ھمون حضوری اشتغال اللہ وگذشتن وگزر کردن از پلصراط ھمون حضوری اشتغال اللہ۔ ودرآمدن در بہشت و نظرنگاہ داشتن از حور وقصور ھمون حضوری اشتغال اللہ وساغر شراباً طہوراً از دست حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوشیدن و پانصد سال برکوع و پانصد سال بسجدہ افتادہ ماندن ھمون حضوری اشتغال اللہ وباز آمدن از رکوع وسجود ومشرف شدن بدیدار اللہ معبود۔ اینست طالب را جملہ مطالب مطلوب ھمون حضوری اشتغال اللہ۔ اینست مراتب لازوال معرفت وقرب حضوری ووصال حاصل کردن از ابتدا یا انتہا کُل وجز حقیقت احوال۔ پس مرشد کامل آنست جامع نور رسیدہ بمشرف کنندہ حضور باطن معمور وجود مغفور۔ پیر مرشد فرض عین است لازم ضرور کہ یکدم وبریکقدم از حاضرات اسم اللہ وحاضرات کلید کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ طالب را تماشا ابتدا از تجلّٰی کُن انوار وانتہاء۔ مشرف دیدار دریک ساعت بی ریاضت وبی طاعت۔

اشتغال اللہ کی شرح

اشتغال اللہ ایک دم اور اثباتِ قدم احوال ایک دم کسے کہتے ہیں؟ اور اثباتِ قدم کیا ہے؟ اور اشتغال اللہ کی راہ کیا ہے؟ اور احوال کا گواہ کون ہے؟

جاننا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا اور کُن فیکون کی ندا دی' تو اللہ تعالیٰ کی قُدرت سے تمام مخلوقات ظاہر ہوگئی اور نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مشہور ہوگیا۔ اس کے بعد جسے ہر چیز پر قدرت حاصل ہے' کی قدرت سے "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں'' ۔ کی آواز ہر ایک رُوح کے کان میں گونجی تو انہوں نے کہا: قَالُوْا بَلٰی۔ بعض ارواح اس کہنے سے حال کی مستی میں آگئیں۔ چنانچہ اس وقت اسی دیدار کے انوار کی حضوری میں ڈوب کر ماں کے پیٹ میں آگئیں اور اسی شغل میں شکم مادر سے باہر نکلیں اور مادرزاد ولی اللہ نبی علیہ السلام کے مدِنظر ہے۔

یاد رہے کہ جان نکلنے کے وقت' اور قبر میں داخل ہونے کے وقت اور اسرافیل کے کرنا پھونکنے کے وقت اور قیامت میں آنے اور قائم ہونے تک وہ اسی شغل میں رہتی ہیں۔ پھر میدانِ قیامت میں آنے پر بھی اشتغال اللہ میں مشغول رہتا ہے۔ پُل صراط سے گزرنے اور بہشت میں حُور وقصور کے مشاہدہ کے وقت بھی وُہی شغل رہتا ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شراب طہور کا پیالہ لے کر پیتے وقت اور پانچ سو سال رکوع اور پھر پانچ سو سال سجدوں میں پڑے رہنے اور پھر اسی رکوع وسجود میں نکلتے وقت اور معبود اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرّف ہوتے وقت بھی اسی شغل میں رہتا ہے۔ طالب کے لئے یہ تمام مطالب اور مطلوب وہی اشتغال اللہ کی حضوری کی وجہ سے ہاتھ آتے ہیں۔ یہ معرفت کے لازوال مراتب ہیں۔ ان سے قُربِ حضوری وصال اور ابتداء سے انتہاء تک تمام کُلی وجُزوی احوال حقیقت معلوم ہوسکتے ہیں۔ پس کامل مُرشد وہ ہے جو جامع نُور تک پہنچانے والا' حضوری سے مشرّف کرنے والا۔ باطن معمور اور بخشا ہوا وجود ہو۔ پیر ومُرشد کے لئے لازم اور فرضِ عین ہے کہ اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے حاضرات طالب اللہ کو کُنہ کُن کے انوار کے ذریعے ابتداء سے انتہاء تک کا تماشا دکھا دے۔ اور دیدار سے مشرّف کردے۔ اور ہر ساعت ریاضت وطاعت کے بغیر حضوری میں پہنچا کر منصب دلائے اور اللہ تعالیٰ کے شغل میں مشغول کردے۔

طالب اللہ رانصیب گرداند و منصب بدھاند۔ بحضور رساند بہر اشتغال اللہ چنانچہ بالا مرقوم شد۔ قدر و مرتبہ قرب حضوری معرفت وصال شد تمام است والا نہ مرشد خام است۔ تلقین از وگرفتن مطلق حرام است۔ اگر در باطن چنین مراتب اشتغال اللہ معرفت اللہ قرب وصال نعمت اللہ لذات دیدار نبودی روندگان راہ باطن ہمہ گمراہ شدندی۔ ہر کہ برین راہ راستی آگاہ دیدار حضوری قرب اللہ با توفیق رفیق طریق تحقیق۔ ہر کہ شک آرد۔ ہر آنکس منافق باشد از قوم زندیق۔

این راہِ باطنی اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ط (۱)

فارغ از شرک کفر نفس امارہ دنیا بے دین شیطان

وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا ط (۲)

اینست مرتبہ باطن صفا

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ط (۳) مراتب اولیاءاللہ۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس

بیت

کُل وجود یک حرف عارف شناس میشناسد عارفان را در ہر لباس

جسم را در اسم پنہان می نمود معرفت معراج وحدت می ربود

اینست مراتب فنا فی اللہ۔

بیت

پنہان کن جسم را در اسم پنہان کہ میگردد الف در بسم پنہان

این بارگرانی برداشتن کار مردان است اہل لاھوت ولامکان کامل انسان شرف البشر چنانچہ انبیاء۔

---

(۱) خطبات احمد جان (۲) سورۃ آل عمران ۳:۹۷ (۳) نقل از عین العلم شرح برزخ

جس مرشد کو مذکور بالا مراتب اور قرب حضوری کا اور معرفتِ وصال حاصل ہے وہ کامل ہے ورنہ مرشد خام ہے۔ اس سے تلقین حاصل کرنا مطلقاً حرام ہے۔ اگر باطن میں اشتغالِ خداوندی معرفتِ الٰہی اور قرب و وصال نعمتِ خداوندی اور لذاتِ دیدارِ خداوندی نہ ہوتیں تو تمام سالک گمراہ ہو جاتے۔ جو شخص اس راہِ مستقیم کا علم رکھتا ہے اُسے دیدارِ حضوری اور قربِ خداوندی با توفیق حاصل ہے اور صحیح راستے کا ساتھی بھی با توفیق ہے۔ جو شخص اس میں شک و شبہ کرے وہ منافق اور بے دین ہے۔

یہ باطنی راہ "اللہ تعالیٰ اپنی شان میں ویسا ہی ہے۔ جیسا پہلے تھا"۔ (آج تک)

شرک، کفر، نفس امارہ، دنیا اور شیطان بے دین سے فارغ ہے۔

اور جو اس (خانہ کعبہ) میں داخل ہوا وہ امن میں ہو گیا۔

یہ مراتب اس شخص کے ہیں جن کا باطن صفا ہے۔ "مرنے سے پہلے مر جاؤ"۔ اہل اللہ کے مراتب ہیں۔

اللہ بس باقی ہوس

بیت

عارف شناس کُل وجو ایک حرف میں عارفوں کو ہر لباس میں پہچان لیتا ہے۔

جسم کو اسمِ اللہ میں فنا کر دے تو وہ معرفتِ توحید کی معراج تک لے جائے گا۔ یہ مراتب فنا فی اللہ اشخاص کے ہیں۔

بیت

جسم کو اسمِ اللہ میں اس طرح فنا کر دے جیسا کہ بسم اللہ میں اسم کا الف فنا ہو گیا۔ اصل باسم اللہ تھا۔

اس کا بوجھ اُٹھانا مردوں کا کام ہے۔ اہل لاھوت ولامکان کامل انسان شرف العبد مثلاً انبیاء واولیاء اللہ ہی اسمِ عظمت، وجودِ معظم کے بارِ عظیم کو اٹھا سکتے ہیں۔

واولیاء اللہ اسم عظمت بار عظیم راو جود معظم بردارد۔

قولہ تعالیٰ:۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (۱)

قال المعرفت الوجود عنھم ثلاثۃ اشیاء البکاء علی الجفاء والدعاء علی العطاء والرضا بالقضا فمن ادعی المعرفت ولم یکن فیہ ھذہ الثلاثۃ فلیس بصادق فیہ ط

مصنف میگوید!

معرفت مراتب ہست روئی تمامثل آئینہ صفا مراتب ہست کہ ہر مراتب و ہر مقام از مراتب معرفت بہ بیند لیکن اصل معرفت نور است کہ عارف دوام حضور است۔ بعض بوہم آن وھم کہ از وحدانیت است۔ بعض بخیال کہ از قرب اللہ حضوری وصال است۔ بعض بتوجہ آن توجہ کہ توفیق از توحید تحقیق است۔ بعضی بفکر آن فکر کہ فناء النفس فیض بخش فرحت روح۔ بعضی بہ تصور آن تصور کہ ترک توکل سعید راکل یوم سعید واہل شقی راکل یوم شقی واہل کافر راکل یوم بتر۔ بعضی بہ تصرف تصرف نظر عارف بہ ہر دو جہان وبعضی بہ حال وبعضی بہ قال کہ از ہر مراتب واز ہر ولایت عارف باللہ عالم و عارف عالم باللہ۔ انیست مراتب عارف ولی اللہ۔

ابیات

انتظار شہپر توفیق بردن کاہلیست ‌ ‌ خویش را افتادن وخیزان برسر منزل بیار

شمع پشت برنمی آید ز کار پیش او ‌ ‌ ہرچہ داری بیش تر از مرگ کن برخود نثار

۱۔ سورۃ الاحزاب ۷۲:۳۳

ارشاد خداوندی ہے:

"ہم نے جب امانت ارض وسماوات اور پہاڑوں کے پیش کی تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا۔ لیکن ظالم اور جاہل انسان نے اسے اٹھالیا"۔

معرفت میں تین باتوں کا حصول

معرفت میں تین مندرجہ ذیل باتیں ہوتی ہیں:۔

۱۔ مصیبت کے وقت صبر کرنا۔ (۲) عطا کے وقت شکر کرنا (۳) قضا پر راضی رہنا۔

جو شخص معرفت کا دعویٰ کرے اور اس میں یہ باتیں نہ پائی جائیں تو سمجھ لیجئے وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

مصنف سلطان العارفین حضرت سلطان باھوؒ فرماتے ہیں:۔

معرفت سے صفاء شیشہ کی طرح تمام مراتب نظر آتے ہیں اور صاحب معرفت کو ہر مقام اور ہر مرتبہ سے نہ صرف واقفیت ہوتی ہے بلکہ انہیں دیکھتا بھی ہے۔ لیکن معرفت کی اصل نور ہے۔ جس سے عارف کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حضوری حاصل ہوتی ہے۔ یہ دائمی حضوری بعض کو وہم سے جو وحدانیت سے حاصل ہوتی ہے۔ بعض کو خیال سے جو قرب و حضوری وصال اللہ سے ہو بعض کو توجہ سے جو توحید تحقیق کی توفیق سے ہو بعض کو فکر سے جو فنائے نفس اور روح کی فرحت ہے بعض کو تصور سے جو ترک و توکل سے کہ نیک بخت کے لئے ہر روز سعادت کا روز ہے اور بد بخت کے لئے ہر دور بدبختی کا روز ہے اور کفار کے لئے ہر روز ابتری کا روز ہے۔ بعض کو تصرف سے کہ عارف کی نگاہ دونوں جہان پر ہوتی ہے۔ بعض کو حال سے بعض کو قال سے کہ اسے ہر مرتبہ اور ہر ولایت کی واقفیت ہوتی ہے۔ یہ مراتب عارف باللہ عالم عارف اور عالم باللہ اور ولی اللہ کے ہیں۔

ابیات

اللہ تعالیٰ کی توفیق کے انتظار پر لے جانا کاہلی و سستی ہے۔ اپنے آپ کو گرتے پڑتے بہر صورت منزل پر پہنچا۔ شمع کی معمولی روشنی سے کوئی کام پورا کرنا مشکل ہے جو کچھ تو رکھتا ہے۔ مرنے سے پہلے تو اپنے آپ پر خرچ کر ڈال۔

ہر چہ برخود ی پسندی برکسان آنرا پسند — آنچہ برخود چشم داری و آن زمردم چشم دار
خانہ در بستہ فانوس حضوری حاضر است — هم زبان را بستہ هم چشم را پوشیدہ دار
ہر کہ این دست زد در سینہ سائل نہاد — حاجت جنت گزار و چوں شش زد بیار

لیکن خام را وهم از وسوسۂ شیطان است وخام را آنچہ پیش مشاہدہ نماید خام خیال است وذکر فکر مراقبۂ ناقص رابی تحقیق است۔ غرق اومراقبہ باتوفیق است۔ غرق غیب است۔

شرح غرق

وغیب راچہ طور تحقیق باید کرد؟ مراقبۂ حضوری باتوفیق است وتوفیق کرا گویند؟ توفیق نور است۔ ہر کہ باتوفیق رسید بہ توحید نُور غرق۔ غیب جواب سوال از اللہ میگرد دحضور۔

پس معلوم شد کہ غرق خاص در باطن حضور است۔ صاحب باطن درآن وقت باشعور است۔ این جملہ جمعیت درغرق است۔ ولی اللہ غرق است۔ راہ غرق برحق است ودر غرق حق کہ حق حاصل نکند باطن اُو بر باطل است کہ خاص رادلیل از قُرب رب جلیل است۔

بدانکہ راہ دل روشن ضمیر د غرق حی وقیوم است۔ ہر کہ این مطالعہ غرق علم حی وقیوم۔ آنرا احتیاج نماید مطالعۂ لوح محفوظ رقم رقوم ومحب محرم راز است کہ محرم راز انیست وطلب رسانندہ باخدا راست وکاذب راطلب رسانندہ بہ نفس ھوا است۔ این ہر برکت وعظمت از اسم اللہ است کہ باللہ است۔

قاضی الحق از ذکر دو گواہ طلب کند۔ یکی ذکر دوام۔ دوم مشاہدۂ حضوری مدام۔ قاضی الحق از فکر دو گواہ طلب کند۔ یکی فنای نفس۔ دوم گواہ نہ در وجود ھوا اندرونہ ہوس۔ قاضی الحق از مراقبہ دو گواہ طلب کند۔ یکی معرفت۔ دوم گواہ مجلس محمد رسول اللہ ﷺ۔

جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کیلئے بھی وہی پسند کر۔ جس چیز کی اپنے لئے امید رکھتا ہے دوسروں کے لئے بھی ایسی ہی امید رکھ۔ گھر کا دروازہ بند ہے حضوری کا چراغ روشن کرنے کے لئے چراغ داں حاضر ہے۔ زبان کو بھی بند کر دے اور آنکھ کو بھی چُھپا لے۔ جس کسی نے سائل کے سینہ پر اس طرح ہاتھ رکھ دیا (کہ اس کے سامنے محبوب کا چہرہ کر دیا) تو وہ دیدار میں مست ہو کر) جنت کی طلب نہیں کرے گا۔

لیکن خام کو شیطانی وسوسے لاحق ہوتے ہیں اور اسے جس چیز کا مشاہدہ ہوتا ہے وہ بھی خام خیال ہوتا ہے۔ ناقص کا ذکر' فکر اور مراقبہ بھی بے تحقیق ہوتا ہے۔ جسے غرق باتحقیق حاصل ہوا اُسے مراقبہ باتوفیق حاصل ہوتا ہے۔ غرق ایک قسم کا غیب ہے۔

غرق کی تفصیل

غرق کو ہم کس طرح تحقیق کر سکتے ہیں؟ مراقبہ حضوری باتوفیق ہے۔ اور توفیق کس کو کہتے ہیں؟ توفیق ایک نُور ہے۔ جسے توفیق حاصل ہے وہ توحید کے نُور میں غرق ہے۔ اور غیب اللہ تعالیٰ کے حضور سے سوال کا جواب لے سکتا ہے۔

پس معلوم ہُوا کہ خاص غرقِ باطن میں صاحب حضوری ہے۔ اور صاحب باطن اس وقت باشعور ہوتا ہے۔ یہ تمام جمعیت مستغرق ہونے میں ہے۔ ولی اللہ غرق ہُوا کرتا ہے۔ غرق ہونے کا راستہ برحق ہوتا ہے۔ اور غرقِ حق میں جو حق حاصل نہ کرے اس کا باطن باطل ہے۔ کیونکہ جو خاص ہیں انہیں قُرب خداوندی حاصل ہوتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ اس راہ سے دل روشن ضمیر اور خود حیّ وقیّوم میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ جو کوئی حی وقیوم کے علم کے اس مطالعہ میں مستغرق ہے اس کو لوح محفوظ کے مطالعہ کی ضرورت نہیں اور محبّ محرم راز طالب کو خُدا تک پہنچا دیتا ہے۔ اور جھوٹا طالب نفسانی خواہشات کا طالب ہوتا ہے۔ یہ سب کی سب عظمت و برکت اسمِ اللہ کی ہے جو کہ باللہ ہے۔ قاضی الحق اس امر کے لئے ذکر سے دو گواہ طلب کرتا ہے۔ ایک ذکرِ دوام۔ دوسرا مشاہدۂ حضوریِ مدام۔

قاضی الحق فکر سے دو گواہ طلب کرتا ہے۔ ایک فنائے نفس' دوسرے وجود میں حرص و ہوا کی نفی۔ قاضی الحق مراقبہ سے دو گواہ طلب کرتا ہے۔ ایک معرفتِ خداوندی۔ دوسرے حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کی مجلس کی حاضری ہے۔

قاضی الحق ز اہل تحیت دو گواہ طلب کند۔ یکی مشاہدہ۔ دوم گواہ در مشاہدہ مجاہدہ۔ قاضی الحق از طلب دو گواہ طلب کند۔ یکی طلب دیدار۔ دوم گواہ بیزار از مُردار۔ قاضی الحق از مُرشد دو گواہ طلب کند۔ یکی بہ نظر کند دیدہ دل بیدار۔ دوم طالب را غرق مشرّف کند نی الُنور دیدار۔ قاضی الحق از صاحب مذکور دو گواہ طلب کند۔ یکی مجلس حضور۔ دوم گواہ از قُرب اللہ الہام نُور۔ قاضی الحق از فقر دو گواہ طلب کند۔ یکی فیض۔ دوم فضل چنانچہ باران رحمت۔ قاضی الحق دو گواہ طلب کند از درویش۔ یکی ورد دوام۔ دوم مطالعہ شب و روز علم لوح محفوظ مدام۔ قاضی الحق از عالم دو گواہ طلب کند۔ یکی قال اللہ قال الرسول۔ دوم گواہ نیک اعمال در طلب معرفت اللہ اہل الوصول۔ قاضی الحق از قاضی دو گواہ طلب کند۔ یکی خدای تعالیٰ را حاضر داند بقدرت قدیم۔ دوم رشوت نگیرد از مفلس یتیم۔ اہل حق را بحق رساند و باطل را باطل گرداند۔ من عجب دارم از ان قوم کہ بر نفس خود قاضی محقق نمی شوند۔ شب و روز بر نفس خود تفحص محاسبہ نکنند۔ آنہا انسان چطور باشند کہ بدتر از ستور باشند۔ ای عزیز!

انسان آنست کہ قدم بر ازل وارد و نظر بر ابد۔ حسابگاہ قیامت دُنیا را ایک شب داند۔ چنانچہ راہ مسافران۔ بلکہ دُنیا جنت است و جمعیت است بمردم کافران۔ دُنیا بجای آرایش است از برای امتحان آزمائش است۔ ترا دُنیا پسند است و یا خدای و ترا دُنیا پسند است و یا حضرت فقر محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ دُنیا پسندیدہ فرعون است۔ پسندیدہ فریب و فتنہ و فریب۔ نفس و دُنیا متاع شیطان و طالب دُنیا ہمیشہ پریشان است۔ درم دُنیا را ہر آنکس جمع کند کہ بقول شیطان دست دہد و مراتب بخل حاصل کند مگر سہ کس۔ صاحب تصرّف شینہ و صاحب تصرّف روزینہ و صاحب تصرّف عارف باللہ بی نفاق بی کینہ۔

اَلـدُّنْيَـا مَـزْرَعَةُ الْاٰخِـرَةِ حَـضْـرَتْ مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ﷺ صَاحِبْ مَدِيْنَة

مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ﷺ ط

---

(۱) احیاء العلوم از امام غزالیؒ۔

(۱) قاضی الحق محبت سے دو گواہ طلب کرتا ہے: ایک مشاہدہ دوسرا مشاہدہ میں مجاہدہ۔ قاضی الحق طلب سے دو گواہ طلب کرتا ہے ایک دیدار کی طلبی۔ دوسرے مردود سے بیزاری۔ قاضی الحق مُرشد سے دو گواہ طلب کرتا ہے۔ ایک نظر سے دل کی آنکھوں کا کھولنا۔ دوسرے طلب کو دیدار الٰہی کے نُور میں غرقِ مشرّف کرنا۔ قاضی الحق مذکور سے دو گواہ طلب کرتا ہے۔ ایک حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی مجلس کی حاضری دوسرے قُربِ خداوندی سے الہام کا نُور۔ قاضی الحق فقر سے دو گواہ طلب کرتا ہے۔ ایک فیضِ خُدا۔ دوسرے فضلِ خداوندی مثلاً بارانِ رحمت۔ قاضی الحق درویش سے دو گواہ طلب کرتا ہے۔ ایک ہمیشہ کے لئے ورد۔ دوسرے شب و روز دائمی طور پر لوحِ محفوظ کے علم کا مطالعہ۔ قاضی الحق عالم سے دو گواہ طلب کرتا ہے۔ ایک اللہ و رسول ﷺ کا فرمان۔ دوسرے معرفتِ خداوندی اور اہل الوصول کی طلب میں نیک اعمال کا کرنا۔ قاضی الحق قاضی سے دو گواہ طلب کرتا ہے۔ پہلے ربّ العزت کو قُدرتِ قدیم سے حاضر سمجھے۔ دوسرے مُفلس و یتیم سے رشوت نہ لے۔ اہلِ حق کو حق تک پہنچائے اور باطل کو باطل کہے۔ میں ان لوگوں پر سخت متعجب ہوں جو اپنے نفس کے قاضی بن کر شب و روز اس کا محاسبہ نہیں کرتے۔ ایسے لوگ انسان کہلانے کے کس طرح مستحق ہو سکتے ہیں؟ اے جانِ عزیز! یہ تو ڈھور ڈنگروں سے بھی بدتر ہیں:۔

انسان وہ ہے جو ازل پر قدم رکھے اور اس کی نظر ابد پر ہو۔ حساب گاہ و قیامت و دُنیا کو ایک رات تصور کرے۔ جب کہ مسافروں کا راستہ (برعکس اس کے) کافروں کے لئے دُنیا جنت اور جمعیت ہے۔ دُنیا آرائش کا مقام نہیں بلکہ امتحان اور آزمائش کا مقام ہے۔ کیا تُم دُنیا کو پسند کرتے ہو یا اللہ تعالیٰ کو پسند کرتے ہو۔ کیا تم دنیا کو پسند کرتے ہو یا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو پسند کرتے ہو؟ دُنیا فرعون کی پسندیدہ ہے۔ یہ صرف فتنہ و فریب ہے۔ نفس و دُنیا شیطان کی پُونجی ہے اور اس کا طلبگار ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ جو شخص دُنیا کا مال جمع کر کے شیطانی امور پر خرچ کرتا ہے وہ بخل کے مراتب حاصل کرتا ہے۔ اس سے تین قسم کے لوگ ہی محفوظ رہ سکتے ہیں۔ (۱) صاحب تصرّف شینہ (۲) صاحب تصرّف روزینہ (۳) صاحب تصرّف عارف باللہ جو بے نفاق اور بے کینہ ہو۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ''دُنیا آخرت کی کھیتی ہے''۔

بیت

ہر کہ این راہ نداند کورتر کی شناسد عاقلان را بی بصر
اسم اللہ بس گرانقدر کن نگاہ این حقیقت را بداند مصطفیٰ

دانکہ بعضی فقیر لایحتاج کہ احتیاج ہیچ کس ندارد و بجہان صاحب گنج عنایت دارند کہ تصرف تمام عالم را بردارند۔ و بعضی فقیر بی جمعیت از برای نان پارچہ خراب و ہلاک در بدر میگردند۔ پس اسم اللہ فقیر مفلس ہم اسم اللہ بگوید و فقیر غنی ہم اسم اللہ بگوید۔ در اسم اللہ ہیچ تفاوت نیست۔ بلکہ این اسم اللہ این چون غنی شد و آن چون مفلس ماند۔ حکمت این است ہر کہ نام اللہ تعالیٰ را عزت عظمت قدر داند۔ اسم اللہ آنرا عزت و عظمت بمرتبہ اعلیٰ عنایت قدر رساند۔ ہر کہ اسم اللہ را عزت ندہد و قدر نداند اسم اللہ آنرا در فقر فاقہ خراب گرداند و علماء را نیز از علم ہمین طریق است کہ عالم را ہمہ توفیق است۔ بدانکہ فقیر کامل درویش مکمل و علماء عامل و عارف اکمل و ولی اللہ غوث قطب آنست کہ در مقام کنہ کن فنا فی اللہ میدر آید۔ با تصور تصرف توجہ تفکر طی اسم اللہ ذات حاضرات قرآن آیات میکشاید و عظمت اسم اللہ تماشای کونین بر کف و پشت ناخن مینماید از تصور اسم اللہ ذات با توفیق و با تصرف اسم اللہ ذات با توفیق و با تصرف اسم اللہ ذات با تحقیق این مراتب بشروع دعوت روز اول قاعدہ سبق میدہد مرشد کامل طالب صادق را عطاء بخش کند۔ دعوت خواندن نہ آسان کار است۔ در دعوت علم عظیم گنج سر اسرار پروردگار است۔

قولہ تعالیٰ:۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط (۱)

ای جان عزیز و صاحب دانش با عقل و تمیز!

---

(۱) سورۃ المؤمن ۶۰:۴۰

جو کوئی اس راہ کو نہیں جانتا۔ وہ بہت بڑا اندھا ہے۔ بصیرت نہ رکھنے والا عقلمندوں کو کب پہچان سکتا ہے؟ نگاہ کر کے دیکھ۔ اللہ تعالیٰ کا نام بہت عظیم ہے۔ (اصل میں) اس حقیقت کو مصطفیٰ ﷺ ہی جانتے ہیں۔ (اے طالب صادق!) (اچھی طرح) جان لے کہ بعض فقیر تو کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور اسی طرح انہیں گنج عنایت اور تمام جہاں کا تصرف حاصل ہوتا ہے۔ لیکن بعض فقیر بے جمعیت ہوتے ہیں۔ جو روٹی اور کپڑے کے ٹکڑے کے لئے در بدر پھرتے ہیں۔ اور خراب و ہلاک ہوتے ہیں۔ پس اسم اللہ ذات کو مفلس فقیر بھی پڑھتے ہیں اور غنی فقیر بھی۔ اسم اللہ میں کوئی فرق نہیں' تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایک تو مفلس ہی رہ جاتا ہے اور دوسرا اسم اللہ کے پڑھنے سے صاحب ثروت ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ جو شخص اسم اللہ ذات کی عزت' عظمت اور قدر سے واقف ہے تو اُسے اسم اللہ عزت و عظمت اور قدر کے اعلیٰ مراتب پر پہنچا دیتا ہے۔ اور جو کوئی اسم اللہ کی عزت نہیں کرتا اور اس کی قدر نہیں جانتا' تو اسم اللہ اس کو فقر و فاقہ میں مبتلا کر کے اس کو خراب کرتا ہے اور علماء کا بھی علم کی وجہ سے یہی حال ہوتا ہے۔ جو حقیقی عالم ہے۔ اسے ہر قسم کی توفیق حاصل ہے۔ جاننا چاہئے کہ فقیر کامل' مکمل درویش' عامل عالم اور اکمل عارف ولی اللہ اور غوث و قطب کی نشانی ہے کہ وہ فنا فی اللہ کی کنہ کے مقام میں ہو کر تصرف' توجہ۔ تصور اور تفکر کے ساتھ اسم اللہ ذات کے حاضرات کے ملنے سے قرآنی آیات منکشف کرتا ہے اور اسم اعظم کی برکت و عظمت سے دونوں جہان کا نظارہ ہتھیلی اور پشت ناخن پر کرتا ہے۔ یاد رہے کہ مرشد کامل طالب صادق کو پہلے ہی دن سبق کے آغاز ہی میں تحقیق کے ساتھ یہ مراتب اسم اللہ ذات کے تصور و تصرف با توفیق سے عنایت اور عطا کر سکتا ہے۔ دعوت کا پڑھنا کوئی آسان کام نہیں ہے' کیونکہ اس میں سرّ اسرار الٰہی کے عظیم خزانے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

''اور تم مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا''۔ اے جان عزیز و صاحب دانش با عقل و تمیز!

نیز باید دانست کہ اسم اللہ ذات نُورِ ایمان عطاء فیض فضل درطی قلب مرقوم است۔

قولہ تعالیٰ:۔

اُولٰئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط (۱)

این چنین قلوب تعلق با قُرب قلب سلیم گویند۔

باید دانست قلب سلیم بحق تسلیم نفس مُردہ قلب زندہ روشن ضمیر بینندہ قلب صراط المستقیم بحق تسلیم مجموعہ کل۔

قولہ تعالیٰ:۔

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ط (۲)

قلب خلاص از خطرات وسوسہ و اھتمات خناس خرطوم نفس شیطان حوادث دنیا د قلب سلیم بحق تسلیم را بر نُور اللہ شفقت رحمت ربانی موافق ربانی قرآن رحمانی مخالف نفس و شیطان لعین را مگوید دعوت خواندن سہ قسم است:۔

دعوت بزبان باھم علم قال ضروری صدق القال واکل الحلال۔ دوم دعوت با تصور اسم اللہ ذات بزبان تصدیق القلب حضوری۔

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ ط (۳)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

نِیَّتُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ ط (۴)

"این مراتب عاشق محمد رسول اللہ ﷺ مقرب الحق معشوق اللہ بہ نظر منظور و در مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حضور غرق فی التوحید نُور مطلق سعادت ترک العبادۃ آن عبادت کہ با انا باز دارد از معرفت خدا۔

---

(۱) سورۃ المجادلہ ۵۸:۲۲ (۲) سورۃ الشعراء ۲۶: ۸۸۔۸۹ (۳) مسلم مسند احمد (۴) الحدیث

یہ بھی جاننا چاہئے کہ اسم اللہ ذات اور نُورِ ایمان جو عطائے فیض فضلِ خداوندی ہے تمام کا تمام طئ قلب میں تحریر ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب میں ایمان لکھ دیا گیا ہے۔ اور جنہیں اپنی رُوح سے مدد دی گئی ہے"۔

اس قسم کے قلوب کو جنہیں اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہے اُسے قلب سلیم کہا جاتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ اس طرح کے قلب سلیم رکھنے والے لوگ خود کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتے ہیں ان کے نفس مُردہ قلب زندہ روشن ضمیر اور رُوح بیدار ہوتی ہے۔ قلب ہی صراطِ مستقیم ہے۔ شرط یہ ہے کہ بحق تسلیم ہو اور یہی تمام کا مجموعہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"بروز قیامت نہ مال نفع دے گا اور نہ اولاد۔ صرف قلب سلیم سُودمند ہوگا"۔

قلب سلیم کیا ہے؟

قلب سلیم بحق تسلیم وہ ہے جو وساوس اوہام خطرات خناس خرطوم نفس و شیطان اور دنیاوی حوادث سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہو۔ نُورِ الٰہی سے پُر ہو ایسے دل پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و شفقت ہوتی ہے۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے قرآن کے مطابق نفس اور شیطان لعین کا مخالف ہوتا ہے۔ دعوت خوانی تین طریق پر منقسم ہے:۔

پہلی قسم یہ کہ دعوتِ زبان باہم علم قال ضروری جس میں سچ بولنا اور حلال روزی شامل ہے۔

دوسری قسم یہ کہ اسم اللہ ذات کے تصور کی زبان سے تصدیق کی جائے۔ تیسری قسم یہ کہ قلب کی حضوری ہو۔

حدیث

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اعمال کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ وہ تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے"۔

پھر ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے"۔

یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق، مقرب حق، معشوق الٰہی اللہ تعالیٰ کا منظور نظر اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس پاک میں حاضر ہو اور نُورِ مطلق کی توحید میں ہمیشہ مستغرق ہو۔ اس وقت عبادت کا ترک کرنا ہی سعادت ہے کیونکہ اس وقت عبادت جو تکبر کیساتھ ہو معرفتِ خداوندی سے باز رکھتی ہے۔

قول شاہ محی الدین قدس سرہٗ العزیز

وَمَنْ اَرَادَ الْعِبَادَۃَ بَعْدَ الْحُصُوْلِ الْوُصُوْلِ فَقَدْ کَفَرَ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ تَعَالیٰ ط (۱)

ازانکہ مراتب حصول الوصول حق الیقین است کہ ہمیشہ حضور مشاہدہ حضوری است کسی کہ از حضور روی بگرداند واز حضور عبادت بہتر داند۔ ہر آنکس حق پوشید وحق بیند چرا کافر نشود۔

بیت

شد وجودی نور از سر تا قدم   ہر کہ فی اللہ نور شد آزا چہ غم
این رہیست کہ از قرب آ گاہیست   سر را قدم ساختن بلکہ سر پای خود را شناختن

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

مَشْیٌ عَنِ الرَّاسِ بِطُوْنِ الْاَقْدَامِ ط (۲)

این مراتب مراقبہ چشم پوشیدہ وباطن با چشم عیان روشن شود۔ از دیدن دیدہ این مراتب را ہر آن کس داند کہ بہ تمامیت فقر رسیدہ۔

قولہ تعالیٰ:۔

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ ط (۳)

پس معلوم شد کہ از فکر بر آید فنا فی اللہ در مقام نور حضور در آید۔ وحدانیت را بستاند۔ ذکر فکر و مراقبہ وجود را نسیان گرداند۔

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ ط (۴)

---

(۱) قول شاہ محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (۲) الحدیث (۳) سورۃ کہف ۱۸:۲۴

(۴) شرح شیخ فرید الدین عطارؒ

شاہ محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کا قول:۔

"جس نے اللہ تعالیٰ کو حاصل کر لینے اور اُسے مل جانے کے بعد عبادت کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ سے کفر و شرک کیا"۔

اس لئے کہ حصول و وصول کے مراتب حق الیقین ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیشہ مشاہدہ حضوری میں ہوتا ہے۔ جو شخص حضور سے رُو گردانی کرتا ہے اور حضور سے عبادت کو بہتر جانتا ہے۔ ایسا شخص چونکہ حق کو چھپاتا ہے اور حق کو دیکھتا ہے اس لئے وہ کافر کیوں نہیں ہو جاتا؟ (یعنی وہ کافر ہو جاتا ہے)۔

بیت

جس شخص کا وجود سر سے پاؤں تک نُورانی ہو گیا۔ جو فنا فی اللہ ہو کر نُورانی ہو گیا تو اس کو کس بات کا غم ہے۔

یہ راہ قُرب و آگاہی ہے۔ اس میں سر کو قدم بنانا ہوتا ہے۔ بلکہ اپنے سر اور پاؤں کو نہ پہچاننا ہوتا ہے۔

حدیث

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:۔

"قدموں کے بغیر سر کے بل چلنا چاہیے"۔

یہ مراتب ایسے مراقبے سے حاصل ہوتے ہیں جس میں ظاہری آنکھیں بند ہو جائیں اور باطنی آنکھیں روشن ہو جائیں۔ مشاہدہ سے ان مراتب کو وہی شخص جانتا ہے جو فقر کی تمامیت اور ختمی تک پہنچ گیا ہو۔

ارشادِ خداوندی ہے:۔

"اور اپنے رب کو یاد کرو جب تم بھول جاؤ"۔

پس معلوم ہوا کہ وہ فکر سے فنا فی اللہ ہو کر مقام نُورِ حضور میں داخل ہوتا ہے۔ وحدانیت حاصل ہو جاتی ہے۔ ذکر، فکر اور مراقبہ وجود کو بھلا دیتے ہیں۔

حدیث

ارشادِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے:۔

"جس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ پس اس کی زبان گونگی ہو گئی"۔

این مراتب عظیم الشان لاھوت لامکان۔

باید دانست سلک سلوک راہ حضوری معبود است کہ حضوری تیغ قاتل قتل کنندہ بر نفس لتارہ یہود است و در حضوری اہل حضور را جملہ مطلوب مقصود است۔ طالب کہ از مرشد طلب حضوری نکند آن طالب مردود است یعنی در دل حب آں بہ سلک دنیا جیفہ مردار باز دادہ از معرفت اللہ دیدار۔ راہ حضوری غرق مشرف کنندہ وحدت لقاء است۔ طالب کہ از مرشد طلب نکند وحدت لقاء۔ آن طالب فی ادب باشد فی حیا۔ راہ حضوری و راہ معرفت در راہ لاھوت لامکان در زندگی قلب آن قلب کہ بہ لقاء دوام بیدار است۔ از و جذب وکشش از قرب اللہ نور حضور دیدار است۔

این کل و جز سلک سلوک مبتدی و منتہای نظر نگاہ معرفت اللہ مشاہدہ جمعیت جمال کہ آن وصال است۔ جملگی و تمامی یکبارگی علم علوم توحید حی و قیوم آنچہ بر لوح محفوظ در قید رقم رقوم از تصور اسم اللہ ذات حاضرات بکشاید با توفیق دمی نماید بعین بعین از باطن تحقیق۔ ہر کہ شک آرد کافر زندیق۔ این ہر یک مراتب مقام از مشق وجودیہ از سر تا ناف مخالف نفس بر روح انصاف۔ ہر کہ باین مراتب نرسد لاف ازلاف است۔ مراتب مشق وجودیہ اینست کہ در نظم آوردہ۔

نظم

مشق سر با سر رساند خوش بین — این بود اسرار وحدت بالیقین
این تصور برزخ از ھُو یافتن — ھُو تصور راز بان خود ساختن
میبرد با تو تصور کبریا — این مراتب عارفان واصل خدا
از تصور سینہ سر اللہ — با تصور دل شود ناظر نگاہ

یہ عظیم الشان مراتب لاہوت ولامکان کے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ مسلکِ سلوک اللہ تعالیٰ کی حضوری کا راستہ ہے۔ کیونکہ حضوری نفس امّارہ یہود کو قتل کرنے والی قاتل کی تلوار ہے۔ اور حضوری میں اہلِ حضور کو مطلوب و مقصود کے تمام مراتب حاصل ہوتے ہیں' جو طالب مُرشد سے حضوری طلب نہیں کرتا۔ وہ طالب مردود ہے' کیونکہ اس کے دل میں دُنیا مُردار کی محبت باقی ہے' جو اُسے معرفتِ خداوندی اور راہِ حضوری کے دیدار سے باز رکھتی ہے۔ حضوری کی راہ وحدت ولقاء سے غرقِ مشرّف کر دیتی ہے۔ جو طالب مُرشد سے وحدت ولقاء طلب نہیں کرتا' وہ طالب بے ادب اور بے حیاء ہے۔

(یاد رہے کہ) راہِ معرفت اور راہِ حضوری اور راہِ لاھوت و لامکان قلب کے زندہ ہونے سے ہاتھ آتی ہے۔ وہ قلب جو لقائے دوام سے بیدار ہوتا ہے۔ اسے جذب وکشش کے ذریعے قُرب خداوندی سے نُورِ حضور کا دیدار حاصل ہے۔

مبتدی و منتہی کا یہ تمام چھوٹا بڑا مسلک سلوک' معرفتِ خداوندی' مشاہدۂ جمعیتِ جمال کہ جسے وصال کا نام دیا جاتا ہے' مدِّ نظر رہتا ہے۔ تمام علوم توحید زندہ اور قائم اور لوحِ محفوظ کا تحریر شدہ سب کچھ اسم اللہ ذات کے حاضرات کے تصور سے یکبارگی با توفیق صاف صاف نمودار ہوتا ہے۔ اور باطنی آنکھوں سے پوری طرح دیکھا جاتا ہے۔ جو شخص اس کے متعلق شک کرتا ہے۔ وہ کافر اور بے دین ہے۔ یہ تمام مراتب و مقام سر سے ناف تک کی مشق وجودیہ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ نفس کا مخالف انصاف کی رُوح کا تقاضا کرتا ہے۔ جو شخص ان مراتب تک نہیں پہنچتا' وہ محض ڈینگیں مارتا اور شیخیاں بگھارتا ہے۔ مشق وجودیہ کے مراتب مندرجہ ذیل نظم میں تحریر ہیں۔

نظم

مشق (وجودیہ) سر بسر مقام فنا میں پہنچا دیتی ہے۔ تُو اسے خوش خوش دیکھ۔ یہ یقیناً وحدت کے اسرار میں سے ایک سرِ راز ہے۔ عالمِ برزخ کا یہ تصور ھُو کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے۔ ھُو کے تصور کا اپنی زبان کو عادی کرتا ہے۔ تصور تُجھ کو اللہ تعالیٰ تک لے جاتا ہے۔ ان مراتب سے عارف واصلِ باللہ ہو جاتے ہیں۔ تصور سے دل اسرارِ الٰہی کا گنجینہ بن جاتا ہے۔ تصور سے دل ناظر نگاہ بن جاتا ہے۔

از تصور ناف بانفس و خلاف ۔۔۔ ہر کہ این راہ نداند لاف لاف

مشق پنجاہ پنج ناف تا بسر ۔۔۔ از تصور مشق شد صاحب نظر

مشق محرم میکند همراز رب ۔۔۔ باحیاء و با وفا و با ادب

ابتدای مشق باشد معرفت ۔۔۔ وز مشق زندہ دم شود عیسیٰ صفت

مشق معراج است ہر دم باحضور ۔۔۔ و ز حضوری مشق شد در غرق نور

کی شناسد مشق را محرم تر ۔۔۔ بی خبر از معرفت آن گاؤ خر

مجو با تصور مشق اللہ ہیچ ہیچ ۔۔۔ ہر کہ این راہ نداند ہیچ ہیچ

طی بگرداند ترا این مشق حق ۔۔۔ زیر پای مشق شد جملہ طبق

مشق توفیق است با تحقیق دان ۔۔۔ عارفان را مشق دایم باعیان

مشق راہبر راہ رحمت حق نما ۔۔۔ مشق معشوق است دایم دل صفا

مشق تصدیق است راہ صادقان ۔۔۔ ابتدای مشق باشد لامکان

قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ط (۱)

---

(۱) قول حضرت ابوسعید بینات شرح مکتوبات از علامہ سعید احمد مجددی ۲۷۸

ناف کے تصور سے نفس کی مخالفت ہوتی ہے۔ جو کوئی یہ راستہ نہیں جانتا وہ سراسر شیخیاں بگھارتا ہے۔ ناف سے سر تک تصور کی پچپن مشقیں ہیں۔ ان مشقوں کے تصور سے آدمی صاحب نظر (روشن ضمیر) ہو جاتا ہے۔

ان رازوں کی مشق اللہ تعالیٰ کا ہمراز کر دیتی ہے۔ حیادار، وفادار اور باادب بنا دیتی ہے۔

مشق کی ابتداء میں ہی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور مشق سے حیات جاودانی حاصل کر لیتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف سے متصف ہو جاتا ہے۔

مشق ہر لحظہ حضوری کی معراج ہے۔ اور حضوری سے نور میں فنا ہونے کی مشق ہوتی ہے۔

محروم آدمی مشق کی کیسے پہچان کر سکتا ہے؟ وہ معرفت خداوندی سے بے خبر ہے۔ وہ گدھا اور گائے ہے۔

اسم اللہ ذات کے تصور کے بغیر مشق بہت پیچیدہ ہے۔ جو کوئی اس راہ کو نہیں جانتا وہ کچھ بھی نہیں۔

اللہ تعالیٰ تیری رہبری کر کے یہ مشق کراتا ہے۔ یہ مشق کرنے والے کے پاؤں کے نیچے زمین و آسمان کے تمام طبق ہوتے ہیں۔

تُو اس بات کو تحقیق سے جان لے کہ یہ مشق توفیق خداوندی سے ملتی ہے۔ عارفوں کی مشق ہمیشہ دیدارِ خداوندی ہے۔

مشق رہبر، راہ رحمت اور حق نما ہے۔ مشق معشوق ہے۔ جس کا مقصد ہمیشہ دل کو صاف رکھنا ہے۔

مشق صادقوں کے راستے کیلئے تصدیق کا کام کرتی ہے۔ مشق کی ابتداء ہی صادقوں کو لامکان میں پہنچا دیتی ہے۔

علامہ سعید احمد مجددی کا قول ہے:۔

"نیک آدمیوں کی نیکیاں مقربین کے لئے بھول برائیں ہیں"۔

دعوت قلب حضور اسم اللہ ذات قبولیت است ۔ بہر حال کہ با توجہ خواندُ از برکت خواندن باتصور اسماء الحسنٰی بادعوت قُرب قلوب الحق ہر دو جہان را با توجہ طی کند ۔ در تصرف قید درآ ورد ۔ در یکدست مُشت تماشای ہر دو جہان راببیند بر ناخن پُشت ۔ آنراچہ حاجت نقش دائرہ پُر کردن وآنراچہ احتیاج مؤکل فرشتہ وآنراچہ احتیاج حصار از جنونیت وآنراچہ احتیاج وقت نحس وسعد وآنراچہ احتیاج ترک از خوردن حیوانات جلالی و جمالی وآنراچہ احتیاج زکوٰۃ وآنراچہ احتیاج نصاب دور مدور بذل قفل وآنراچہ احتیاج خواندن ونوشتن قلم گرفتن در قبضہ سہ انگشت ۔ این ہم وہمہ ناقص راہ وسوسہ و خطرات است ۔ این جملہ عمل ناقص را کامل می اندازد پس پُشت ۔

سوئم دعوت نُوری است کہ بزبان رُوح میخواند ۔ آنچہ گنج خزائن اللہ فی الدنیا والاخرۃ فی السمٰوات والارض خزانہ غیبی لاریبی است ۔ از اہل دعوت روحانی مخفی و پوشیدہ نماند ۔

عاقل عاقل آنست کہ تصرف بحکم درآرد و تمام و برنفس خود لذت روا ندارد یکدم ۔

قولہ تعالیٰ :۔

لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ''(۱)

بدانکہ فقیر بچہار صفت موصوف است کہ دُنیا و آخرت در نظر مکشوف است ۔

بیت

بانظر عالم کند عارف فقیر ۔ در قید اُو عالم شود ہر ملک گیر

بیت

ناظر غرق آورد مرد حضور ۔ باشعور احتیاج ندارد قیل وقال ذکر مذکور

(۱) سورۃ القصص ۲۸:۲۴

(یاد رہے کہ) اسم اللہ ذات کی حضوری سے دعوت قلب (سراسر) قبولیت ہے۔ جس کیفیت میں بھی توجہ کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ اسماء الحسنٰی کو تصور کے ساتھ پڑھنے کی برکت سے اور قُرب قلوب الحق کی دعوت کے ساتھ صرف توجہ ہی سے دونوں جہان طے ہو سکتے ہیں اور تصرف وقید میں آسکتے ہیں ۔ اور دونوں جہاں کا تماشا ہاتھ کی ایک مٹھی میں پشت ناخن پر دیکھ سکتے ہیں۔

جس شخص کی یہ حالت ہو اُسے نقش اور دائرہ پُر کرنے' مؤکل فرشتہ کرنے' جنونیت سے حصار کرنے' وقت نحس وسعد معلوم کرنے' جلالی اور جمالی حیوانات کے کھانے کو ترک کرنے' زکوٰۃ' نصاب' دور مدور' بذل' قفل اور لکھنے پڑھنے کے لئے تین انگلیوں کے قبضہ میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ تمام ناقص کے وہم اور وسوسے اور خطرات ہیں۔ کامل شخص ان تمام ناقص عوامل کو پس پشت ڈال دیتا ہے یعنی چھوڑ دیتا ہے۔ اور ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

تیسرے دعوت نُوری' جو رُوح کی زبان سے پڑھی جاتی ہے۔ اس کے پڑھنے والے رُوحانی سے دُنیا اور آخرت کے گنج و خزائن الٰہی اور تمام آسمان و زمین کے لاریبی اور غیبی خزانے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتے۔

عقل مند عامل وہ ہے جو ان تمام کو اپنے حکم و تصرف میں لائے اور ایک لحظہ کے لئے بھی اپنے نفس پر لذات کو جائز قرار نہ دے۔

ارشاد خداوندی ہے :۔

''جو بھلائی تو نے نازل کی میں اس کا محتاج ہوں۔''

جاننا چاہئے کہ فقیر چار صفات سے متصف ہونا چاہئے۔ کیونکہ دُنیا اور آخرت اس کی نگاہ میں ظاہر مکشوف ہوتی ہیں۔

بیت

فقیر ایک نظر میں تمام جہاں کو عارف باللہ بنا دیتا ہے۔ جہاں کے تمام بادشاہ فقیر کی قید میں یعنی پابند فرمانبردار ہوتے ہیں۔

بیت

مرد کو (فقیر) ایک نظر میں غرق فنائیت سے نکال کر حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ باشعور کو قیل وقال اور ذکر مذکور کی ضرورت وحاجت نہیں رہتی ہے۔

ابیات۔

با نظر عالم کند مُفلس غنی | با نظر ناظر کند حاضر نبیٔ
ہر کہ منکر از خُدا وحدت کرم | کافری مُشرک شود اہل از صنم
راہ اسلامی بہ تصدیق زبان | دل زبان چُون یک شود بیند عیان
غرق فی در ذات آن باشد حضور | غرق شُد اثبات وحدت ذات نُور

غرق چند قسم است:۔

غرق چند رُوحانی نُور اسم است۔ چنانچہ غرق از خود نسیانی غرق رُوحانی غرق قلبی فی امان اللہ امان لا امانی غرق سلطانی غرق قُربانی غرق فی اللہ ربانی غرق لاھُوت لامکانی غرق عین العیانی غرق نُور سبحانی غرق نُور ایمانی غرق کہ بہ ہیچ حجاب پردہ ظلمات نمانی۔

این چنین غرق از تصور اسم اللہ ذات حاضرات کہ بدین طریق باتوفیق غلط صحیح تحقیق کہ اصل بر وصل مشاہدہ نُور حضور است۔ طالب را این مراتب روز اوّل فرض عین ضروراست۔ این نیز مراتب برکت از تصور اسم اللہ ذات۔ مشق وجودیہ با تفکر مرقوم علم حق القیوم ہر یک واضح گردد۔ ماضی حال مستقبل حقیقت بیگرو معلوم۔ دیگر شرح غرق خام خیال بی معرفت وصال در معرض زوال غرق نفسانی و غرق خطرات وسوسہ شیطانی غرق واھمات جنونیت حیرانی غرق دُنیا پریشانی۔ اصل این غرق استدراج محروم از معرفت معراج۔

بیت

غرق وحدت راہبری راپیشوا | باغرق حاضر شود عارف خُدا

اصل صاحب غرق در بحر غواص دُرکش با کشتن کش مکش۔ این مراتب راچہ داند احمق اہل ہوس۔

(فقیر) ایک نظر میں (جاہل کو) عالم اور مفلس کو غنی (مالدار) کر دیتا ہے۔ ایک نظر میں دربارِ نبوی ﷺ میں حاضر کر کے ناظر کر دیتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے کرم اور وحدت کا منکر ہے۔ وہ کافر و مشرک ہو جاتا ہے اور بت پرست ہے۔

اسلامی طریق میں زبانی تصدیق کافی ہے۔ اگر دل اور زبان ایک ہو جائیں تو وہ ظاہراً دیدار کرتا ہے۔ اس کی ذات میں غرق اور فنا ہو جانے سے حضوری حاصل ہوتی ہے۔ وحدت کے اثبات سے نُورِ ذات میں فنائیت حاصل ہوتی ہے۔

غرق کی چند اقسام ہیں:۔ چنانچہ جسم اسم کے نُور میں غرق ہو جائے اور خود کو بھول جائے۔

غرق کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:۔

(۱) غرقِ رُوحانی (۲) غرقِ قلبی (۳) فی امانِ اللہ (۴) غرقِ سلطانی (۵) غرقِ قُربانی (۶) غرقِ فی اللہ ربانی (۷) غرقِ لاھُوت لامکانی (۸) غرقِ عین العیانی (۹) غرقِ نُور سبحانی (۱۰) غرقِ نُور ایمانی (۱۱) وہ غرق جو تمام حجابات اور ظلمات سے پاک ہو۔

یہ تمام قسم کے غرق اسمِ اللہ ذات کے حاضرات کے تصور سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان باتوفیق طریق سے غلط اور صحیح میں تمیز ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اصل بر وصل مشاہدہ نُور حضور ہے۔ طالب کے لئے یہ مراتب پہلے دن سے ہی فرضِ عین اور ضروری ہیں۔ یہ مراتب بھی اسمِ اللہ ذات کے تصور کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اگر علم حق القیوم (اسم اللہ ذات) کی مشق وجودیہ مع تفکر کی جائے تو ماضی حال اور مستقبل تینوں زمانوں کی حقیقت منکشف ہو جاتی ہے۔ مذکورہ بالا غرق کے علاوہ جو اور غرق ہیں وہ سراسر خام خیالی اور بے معرفتی و وصال پر دلیل ہیں اور معرضِ زوال میں ہیں مثلاً غرقِ نفسانی غرقِ خطرات وسوسۂ شیطانی غرقِ واہمات جنونیت اور حیرانی اور غرق دنیا پریشانی۔ ان غرق کی اصل استدراج ہے جس کی وجہ سے وہ معراجِ معرفت سے محروم رہ جاتا ہے۔

بیت

توحید میں غرق ہونا اس کی رہبری کے لئے پیشوا ہے۔ (توحید میں) غرق ہونے سے عارفِ خُدا کے حضور حاضر ہوتا ہے۔

اصل صاحبِ غرق بحرِ وجود میں غوطہ لگاتا ہے اور (ذہنی اور جسمانی) کشمکش کے خاتمہ پر معرفت کے موتی نکالتا ہے۔ ان مراتب کو احمق اور اہلِ ہوس کیا جانیں؟ عالم کس کو کہتے ہیں؟

عالم کرا گویند کہ خود را در علم چنان بہ حد طی کند بجز عمل چیزی دیگر نماند۔

بیت

حی و قیوم پیش تو قائم — تو گرفتار دیگری دائم

ہر کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ میخواند و تفسیر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط
میداند و التجا بمخلوق آورد گوئی کہ آن ظاہر ابلیس است۔

بیت

صبر شکر کردم بمنت صد ہزار — نیست ما را جز خدا کس اعتبار

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:۔

طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِہٖ ط (۱)

قولہ تعالیٰ:۔

وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا ط (۲)

مصرعہ: ای نفس! چون بسوزی کم نشود آنچہ روزی ما۔

وبعضی در طلب رزق از او میگریزد و بعضی در طلب ایمان اند و ایمان از وی بیزار میشود۔ ہر کہ در طلب اللہ رزق در طلب اوست و ایمان در وجود او ہمہ جا در رگ و پوست۔ اینست مراتب ہمہ اوست کل شیء محیط یعنی ہمہ در حکم ہر ذرہ بذرہ است۔ نہ خدا از بندہ جدا نہ بندہ جدا باشد۔ بندہ را باید بندگی کہ بی بندگی شرمندگی۔

لہٰذا بندگی دوام است کہ در آن بندگی معرفت حق تمام است۔ ای عزیز! انسان شناختہ میشود از عقل و عقل چہار اند:۔

---

(۱) الحدیث (۲) سورۃ ھود ۱۱:۶

عالم وہ ہے جو علم میں اس درجہ کو پہنچ جائے کہ سوائے عمل کے اور کچھ نہ رہے۔

بیت

حی و قیوم تیرے سامنے قائم و دائم ہے، مگر تو اس کو چھوڑ کر ہمیشہ دوسروں کے ساتھ مشغول رہتا ہے۔
جو شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھتا ہے اور اس کی تفسیر بھی جانتا ہے، تو وہ اگر مخلوق کے پاس التجا لے جاتا ہے، تو سمجھ لیجئے کہ وہ کھلم کھلا شیطان ہے۔

بیت

میں سو مرتبہ اس کا شکر کرتا ہوں اور ایک لاکھ مرتبہ اس کی منت کرتا ہوں، کہ مجھے خدا کے سوا کسی شخص کا اعتبار نہیں ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"رزق کی طلب، موت کی طلب سے زیادہ سخت ہے۔"

ارشادِ خداوندی ہے:۔

اور زمین میں کوئی چوپایہ ایسا نہیں کہ جس کا اللہ کے ذمے رزق نہ ہو۔

مصرعہ: اے نفس! جب تو جلتا ہے، تو ہمارے رزق میں کبھی کمی نہیں ہوتی۔

اور بعض رزق کی طلب میں رہتے ہیں، تو رزق اُن سے دُور بھاگتا ہے اور بعض ایمان طلب کرتے ہیں، تو ایمان اُن سے بیزار رہتا ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو طلب کرتا ہے، رزق اس کی طلب کرتا ہے۔ اور ایمان اُس کے وجود کے تمام رگ و ریشے میں سرایت کر جاتا ہے۔ یہ تمام مراتب اس کے حکم کے تحت ہیں۔ بندہ خُدا سے جُدا نہیں اور نہ بندہ خُدا سے جدا۔ بندہ وہ جو بندگی کرے، بندگی کے بغیر سراسر شرمندگی ہے۔

لیکن بندگی ہمیشہ کے لئے ہے اور اس بندگی میں کامل معرفتِ خداوندی ہو۔

اے میرے عزیز! انسان عقل سے پہچانا جاتا ہے اور عقل (مندرجہ ذیل) چار اقسام میں منقسم ہے:۔

عقل نفس در طلب دنیا ھوا و عقل دل در طلب معرفت باطن صفا و عقل روح از کار ناشایستہ گناہ میکند ۔ حیا و عقل سر در طلب مشاہدہ اسرار مشرف لقاء۔ چون این مجموعہ عقل جمع شود آنرا عقل کلی ۔

اساس ایمان عطاء اللہ نور است کہ وسیلہ با توفیق تحقیق حضور است۔

ابیات

بر مطالب آخرت در یافتم　　اسم اللہ پیشوائی ساختم
گم شدم در ذات وحدت لایزال　　معرفت توحید لایست حق وصال
توحید مثل آب جو و عارفان در آب جو　　چون ماہی در آب گم شود و آب را آبگیر
پس حیات و ممات انجا یکی گردد۔

قطعہ

روح بر لاھوت قالب زیر خاک　　قلب در ذکر است قالب راچہ باک
گم قبر بی نام و نشان　　جثہ را با خود برد در لامکان
وز خاک باھوؒ یا ھو برآید ھو بنام　　عارفان را ذکر یا ھو شد تمام

ای جان عزیز! ہر مرتبہ درطی مرتبہ یقین است و مرتبہ یقین نصیب راسخ دین است۔

یقین نتیجہ پیشوائی انبیاء و اولیاء اللہ راہبر خدا است ۔۔ یقینیکہ بخدا نبرد و از شرک و کفر بیرون نکشد آنرا یقین نتوان گفت ۔ آن غلاظت دل از سر نفس ھوا۔ یقین بمرتبہ اعتبار رساند و اعتبار دیدار را گویند و مرتبہ اعتبار نصیب فقیر عارف اہل دیدار است۔ اعتبار بمرتبہ اعتقاد رساند و اعتقاد مطلق اتحاد را گویند و اتحاد مرتبہ اخلاص فنا فی اللہ غرق فی النور توحید خالص۔

۱۔ نفسانی عقل دنیا اور نفسانی خواہشات کی طلب میں ہوتی ہے۔
۲۔ دلی عقل صفائے باطنی کی معرفت کی طالب ہوتی ہے۔
۳۔ روحی عقل ناشائستہ گناہ کے کاموں سے روکتی ہے۔
۴۔ سری عقل مشاہدہ کی طلب میں اسرار الٰہی سے مشرف ہوتی ہے۔

جب ان چار قسم کی عقل کا مجموعہ جمع ہو جائے تو اس کو عقلِ کلی کہتے ہیں۔ ایمان کی بنیاد عطائے الٰہی کا نور ہے جو یقیناً باتوفیقِ حضوری کا وسیلہ ہے۔

ابیات

میں نے آخرت کے تمام مقاصد کو حاصل کر لیا ہے۔ میں نے اسمِ اللہ ذات کو اپنا پیشوا بنا لیا ہے۔
میں (ہمیشہ کے لئے) ذات وحدت لایزال میں فنا ہو گیا ہوں۔ معرفتِ توحید اور وصالِ حق یہی ہے۔
توحید ندی کی مثل ہے اور عارف اس ندی میں غوطہ زن ہیں۔ مچھلی جب پانی میں غائب ہو گئی تو پانی کو پانی ہی سمجھو۔
پس اس مقام پر پہنچ کر زندگی اور موت برابر ہو جاتی ہے۔

قطعہ

روح لاھوت میں ہے، جسم مٹی کے نیچے قبر میں ہے۔ جب دل ذکر میں ہے، تو پھر جسم کو کیا خوف ہے؟ جو گمنام ہے، اس کی قبر لاپتہ ہے، اس کا کوئی نام و نشان نہیں ہے۔ وہ اپنے جسم کو اپنے ساتھ لامکان میں لے جاتا ہے۔ باھوؒ کی قبر سے ھو کے نام سے یاھو نکلتا ہے۔ عارفوں کا ذکر یاھو کے ساتھ مکمل ہوتا ہے۔

اے جان عزیز! ہر مرتبہ یقین کے مرتبہ کی طے میں ہے۔ اور مرتبہ یقین اُس شخص کو نصیب ہوتا ہے جو دین میں پختہ ہو۔ یقین انبیاء کرام اور اولیائے عظام کی پیشوائی کا نتیجہ ہے اور خدا کی طرف سے راہبری کرنے والا ہے۔ وہ یقین جو خدا تک نہیں لے جاتا اور شرک و کفر سے باہر نہیں نکالتا، اس کو یقین نہیں کہہ سکتے۔ وہ از روئے سر نفس و ہوا دلی غلاظت ہے۔ یقین اعتبار کے درجہ پر پہنچا دیتا ہے اور اعتبار دیدار کا نام ہے۔ اور اعتبار کا مرتبہ عارف فقیر اہلِ دیدار کو نصیب ہوتا ہے۔ اعتبار اعتقاد کے درجوں پر پہنچا دیتا ہے۔ اور اعتقاد سراسر اتحاد ہے۔ اور اس سے اخلاص فنا فی اللہ غرق فی النور اور توحید خالص کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

مجمل این مراتب یکجا جمع شوند آنرا صدق گویند وصدق آنرا گویند کہ طالب صادق را شب و روز نہ قرار دھد ونہ آرام وخواب دھد ونہ جمعیت۔ بیادہ محبت واحد طلب تحصیل حصول الوصول معرفت چنان پریشان گرداند ہرگز صادق را نگزارد تا آنکہ بقرب اللہ نرساند۔ پس طالب حق را مصلحت در قید یقین است اگرچہ میل باطل کند حق آنرا بباطل رفتن ندھد۔

باید دانست کہ حاضرات اسم اللہ ذات از خواب مراقبہ موت سخت تر غالب تر کہ طالب اللہ را میبرد دیدار حضور بر باد برق تیز تر۔ ہر کہ مشرف دیدار نور است حوصلہ وسیع از کونین گران تر بار بردار است چنانچہ ملامت خلق بار گرانی از قرب ربانی فقیر عارف را چہار گواہ است۔

یکی گواہ خاموشی ودر خاموشی عیب پوشی و رستگاری ودر رستگاری کم آزاری۔ ایست مراتب خلاصہ فقیر۔ اگر بتو رفیق ذلت۔ آری ہر کہ بدین صفت موصوف نباشد آنرا فقیر نتوان گفت۔ احمق است۔ رسوا بازاری۔

شرح فقیر اہل ھوا واہل خدا

اہل ھوا ھمہ کس واہل خدا کم کس۔ بدانکہ اگر کسی عرش اکبر نماز خواند فقیر عارف باللہ نشود۔ واگر کسی را دوام لوح محفوظ در مطالعہ چشم ظاہر باشد۔ فقیر عارف نمیشود واگر کسی تماشای کونین می بیند بر ناخن پشت ونفس را بچلہ ریاضت مجاہدہ می کشت۔ بہر یک فرشتہ در قید او موکل جنونیت در حکم او بہر ارواح انبیاء اولیاء اللہ مجلس ملاقات باکشف کرامات باعز وجاہ دنیا درجات فقیر عارف باللہ نمیشود۔ اگر کسی ھفتاد سالہ راہ فوق العرش پر زد برھوا۔ ھنوز بہ نفس ھوا۔

فقیر عارف باللہ چیست؟ فقیر عارف باللہ اینست کہ فنا فی اللہ بقرب رحمانست ساکن لاھوت لامکان است۔ بی سر حضور رود بی زبان باخدای تعالیٰ ہمسخن شود۔ مدام بہ مجلس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ۔

وکسی را کہ از

اگر یہ تمام مراتب جمع ہوں تو اس مجموعے کا نام صدق ہے۔ اور صدق اسے کہتے ہیں کہ طالب صادق کو شب و روز نہ قرار ہے اور نہ آرام ہے۔ اسے نیند نہیں آتی۔ اور نہ ہی سکون قلب میسر آتا ہے۔ بلکہ واحد طلب محبت کا پیادہ معرفت کے حصول الوصول کے لئے اسے اس طرح پریشان کردے کہ جب تک قرب خداوندی حاصل نہ کرلے اسے ہرگز سکون حاصل نہ ہو۔ پس طالب حق بالضرور یقین کی قید میں ہے خواہ وہ باطل کی طرف راغب ہو تو بھی حق اسے باطل کی طرف جانے نہ دے۔

جاننا چاہیے کہ اسم اللہ ذات کے حاضرات مراقبہ موت کے خواب سے بھی زیادہ سخت ہیں اور غالب ہیں جو طالب اللہ کو دیدار حضور کی طرف بجلی اور ہوا سے بھی زیادہ جلدی کھینچ کر لے جاتے ہیں۔ جو شخص نور کے دیدار سے مشرف ہے وہ وسیع حوصلہ رکھتا ہے۔ اور جہان سے بھی زیادہ بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے قرب کی نسبت مخلوق کی لعنت و ملامت کا بوجھ زیادہ بھاری ہے۔ اور فقیر عارف چار گواہ رکھتا ہے:۔

پہلا گواہ: خاموشی۔ دوسرا گواہ: عیب پوشی۔ تیسرا گواہ: رستگاری۔ چوتھا گواہ: کم آزاری۔ یہ چاروں باتیں فقیر کے مراتب کا خلاصہ ہیں اگر ذلت و رسوائی تمہاری رفیق نہ ہو۔ ہاں جو ان صفات سے متصف نہیں وہ فقیر نہیں ہے بلکہ وہ پرلے درجے کا ذلیل و بیوقوف ہے۔

اہل ھوا اور اہل خدا کی شرح

اہل ہوس زیادہ لوگ ہیں اور اللہ والے (بہت) کم لوگ ہیں۔ جاننا چاہیے کہ اگر کوئی شخص عرش عظیم پر نماز پڑھے تو عارف باللہ فقیر نہیں ہوتا۔ اور اگر کوئی شخص ظاہری آنکھوں سے دائمی طور پر لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے۔ پھر بھی عارف فقیر نہیں بنتا اور اگر کوئی شخص پشت ناخن پر دونوں جہانوں کا تماشا دیکھے اور نفس کو ریاضت مجاہدہ اور چلہ سے مار دے۔ ہر ایک مؤکل فرشتے کو مسخر کرے تمام انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کی ارواح کی مجلس اور ملاقات اسے حاصل ہو اور صاحب کشف و کرامت ہو اور دنیا کے جاہ و عزت کے تمام مراتب حاصل ہوں تو بھی وہ فقیر عارف باللہ نہیں بن سکتا۔ اگر کوئی شخص عرش سے اوپر ستر سالہ راہ کے برابر ہوا کے اوپر پرواز کرے پھر بھی وہ ہوائے نفس میں گرفتار ہے۔ فقیر عارف نہیں۔

فقیر عارف باللہ کون ہے؟ فقیر عارف باللہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب میں فنا ہے۔ لاھوت لامکان کا مکین ہے۔ بے سر حضور میں جاتا ہے اور بغیر زبان کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اور دائمی طور پر مجلس محمدی ﷺ میں حاضر رہتا ہے۔

فقر معرفت قُرب اللہ را نیست ۔ آنرا از فقر آگاہ نیست۔ فقر را حضوری راہ است کہ بر حضوری راہ مشاہدۂ حضوری گواہ است بہ نظر اللہ منظور۔ اینست اسرار المنتہیٰ روالوحی مشرف نبی علیہ السّلام در مقام اسرار کہ آنست مطلق توحیدٔ فارغ از طبقات تقلید۔

اللہ بس ماسوی اللہ ھوس۔

ای جان عزیز! خلاف شرع و طالب دُنیا' مخالف علم و جاہل شنوندہ اہل سرود و حُسن پرست و اہل شرب' تارک الصّلوٰۃ و اہل بدعت' محروم از معرفت' فقر ہدایت خُدا' در قید شیطان سر نفس ھوا۔

معلوم باد علم بسیار است۔ بعضی علم ابرار و بعضی علم خار خوار۔ علم ابرار معرفت قُرب اللہ حضور رساند و علم خوار از و باز گرداند۔ حضرت مہتر آدم صفی اللہ را علم ابرار است بخشندہ عطاء قُرب رحمٰن علم است۔ این چنین علم از حق است کہ برحق علم عین علم عیانی علم عارفانی علم عَوْ لَا تَحْزَنْ وَلَا تَخَفْ [1] پس معلوم شُد کہ ہر دو جہان در قید علم است و علم در قید کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ و کلمہ طیب در قید اسم اللہ ذات۔ ہر کہ با تصدیق دل بخواند و کُنہ کلمہ طیب داند۔ از و ہیچ علم علوم مخفی و پوشیدہ نماند۔ علم ظاہر لازمہ راہ است و علم باطن بخشندۂ معرفت قُرب اللہ۔

ہر کہ خواہد علم باطن خواند کہ حرف معرفت توحید از علم باطن طلب کُن۔ عالم علم باطن آنرا گویند کہ بی سر باشد و بی زبان و بی سر و بی چشم و بیدست دست و بی گوش گوش و بی پائی پائی و بیدل دل کہ شاگرد ازلی از استاد باطن فیض فضلی مطالعہ علم توحید معرفت بی زبان خواند و بی گوش بشنود و بی چشم بیند و بی پائی رود و بی دست گیرد۔ این چنین عارف زندہ قلب حی فی الدنیا و الآخرۃ ہرگز نمیرد۔ لاجسد عارفان جسد نور و سبق مخوانند از مطالعہ معرفت در روشن ضمیر توحید فنا فی اللہ حضور کہ در حضور۔

۱۔ سورۃ العنکبوت ۲۹۔۳۳

اور جس شخص کو معرفتِ قُرب خداوندی حاصل نہیں ہے۔ وہ فقر کو نہیں جانتا۔ فقر کو راہِ حضوری حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ راہِ حضوری کے لئے مشاہدۂ حضوری گواہ ہے۔ وہ (دائمی طور پر) اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر ہوتا ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو اسرار کی انتہا کو پہنچ گیا ہو' جس کی رُوح وحی کی طرح ہو اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی مجلس پاک سے مشرف ہو اور مقام اسرار میں ہو' جو سراسر توحیدِ مُطلق ہے۔ ایسا شخص طبقاتِ تقلید سے فارغ اور آزاد ہے۔

اللہ بس باقی ہوس۔

اے جان عزیز! غور سے سُن! کہ جو شخص شریعت کی مخالفت کرنے والا ہو۔ دُنیا کا طالب ہو' علم کی مخالفت کرنے والا اور جاہل ہو' وہ سرود سنتا ہے۔ حُسن پرستی کرتا ہے۔ شراب پیتا ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتا' بدعتی' معرفتِ خُداوندی سے محروم' فقر (حقیقی) اور ہدایتِ الٰہی سے محروم رہتا ہے۔ شیطانی اور نفسانی خواہشات کا قیدی ہے۔

معلوم ہونا چاہئے کہ علوم مختلف اور کثرت سے ہیں۔ بعض علوم نیک اور بعض علوم خوار و ذلیل ہیں۔ نیک علوم سے معرفتِ خداوندی اور قُرب خداوندی کا حصول ہوتا ہے اور حضوری حاصل ہوتی ہے' لیکن علم خوار کی وجہ سے وہ ان باتوں سے محروم رہتا ہے۔ مہتر حضرت آدم علیہ السّلام کو نیک علم عطا کیا گیا تھا۔ ایسا علم جو قُرب خداوندی کا سبب تھا۔ اسی قسم کا علم حق سے برحق ہے۔ علم عین ہے۔ علم عیانی ہے اور علم عارفانی ہے نہ کہ غم اور خوف میں پھنسانے والا۔ پس معلوم ہوا کہ دونوں جہان علم کی قید میں ہیں اور علم کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی قید میں ہے اور کلمہ طیب اسم اللہ ذات کی قید میں ہے۔ جو شخص دلی تصدیق سے پڑھتا ہے اور کلمہ طیب کی کُنہ کو جانتا ہے' اس سے کوئی علم بھی مخفی و پوشیدہ نہیں رہتا۔ ظاہری علم راستے کے لئے ضروری ہے۔ اور باطنی علم معرفتِ قُرب خُداوندی کا بخشنے والا ہے۔

جو شخص باطنی علم پڑھنا چاہتا ہے' تو اسے چاہئے کہ وہ علم باطن سے معرفتِ توحید حاصل کرے۔ علم باطن کا عالم وہ شخص ہے جو بے سر' بے زبان' بے آنکھ' بے ہاتھ' بے کان' بے پاؤں اور بغیر دل کے ہو۔ کیونکہ ازلی شاگرد باطنی استاذ سے فیض فضلی کے سبب توحید و معرفت کے علوم کا مطالعہ بغیر زبان کے کرتا ہے' بغیر کانوں کے سنتا ہے۔ بغیر آنکھوں کے دیکھتا ہے۔ بغیر پاؤں کے چلتا ہے اور بغیر ہاتھوں کے پکڑتا ہے۔ اس قسم کا عارف زندہ دل اور دُنیا اور آخرت میں زندہ ہوتا ہے۔ یہ کبھی نہیں مرتا۔ اس قسم کے عارفوں کا جسم سراسر نُور ہوتا ہے۔ اور معرفت خُداوندی کے سبق کا مطالعہ کرتا ہے۔ روشن ضمیر توحید الٰہی میں فنا فی اللہ اور صاحب حضوری ہوتا ہے۔ حضور میں باشعور اور وجود مغفور ہوتا ہے۔ ایسا شخص ہی

باشعور وجود مغفور، معشوق شفقت مسرور۔ اینست مراتب عالم فی اللہ باطن معمور۔ ہر کہ در درس علم توحید معرفت خواند آنرا علم خواندن ظاہر احتیاج نماند۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ ط (۱) وَمَنْ سكت سلم وَمَنْ سلم فَهُوَ نَجِيٌّ ط (۲)

اینست مراتب عالم باللہ باطن صفا۔

شرح راهزن باطن نفس شیطان وخناس خرطوم ووسوسہ، خطرات وواهمات وروح منافق و قلب مریض ودُنیا پریشانی وجاہل احمق شرح باطن باتوفیق وشرح باطن باتحقیق وشرح باطن زندیق وشرح ظاہر باخبر باش ھوشیار۔

ہر کہ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم را خالی داند از جہان دست خالی رود و ہر کہ فقیر را بی برکت داند بی برکت بود۔ ہر کہ فقیر را بی حکمت داند بی حکمت شود و ہر کہ فقیر صاحب تصور اسم اللہ ذات عارف را جاہل داند اگر چہ ظاہر علم بخواند ہر آنکس جاہل بود نہ عالم۔ بی شک در دُنیا با فاقہ شود وہلاک۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

حدیث

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:۔

كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ ط (۳)

فقیر مثل آئینہ رونمائی۔ ہر رنگی کہ باشد خواہ سُرخ، خواہ سیاہ بنماید۔ بی ریا ادب فقیر کامل و علمای عامل نگاهدار اگر چہ صُورت علمای وفقیر نوشتہ بینی نقش بر دیوار۔ اگر عاقلی سخن بس واگر احمقی در قید نفس اہل نفس مثل مگس اگر چہ پرد بہ شہباز نمی رسد۔

---

(۱) حدیث نقل از شرح شیخ فریدالدین عطارؒ، شرح خواجہ ایوب المنج القوی ج ۲۔ ص ۵۸۰

(۲) الحدیث (۳) ایضاً

شفقت سے مسرور معشوق کہلاتا ہے۔ یہ مراتب عالمِ فی اللہ باطنِ معمور کے ہیں۔ جو شخص علمِ توحید معرفت کا سبق پڑھتا ہے۔ اس کو ظاہری علوم کے پڑھنے کی کوئی حاجت نہیں رہتی۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:۔

"جو اپنے رب کو پہچان لیتا ہے، پس اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔ اور جو سکوت اختیار کرتا ہے، وہ سلامت رہتا ہے اور جو سلامت رہا، وہ نجات پا گیا"۔ یہ مراتب عالمِ باللہ باطن صفا کے ہیں۔

باطن کا ڈاکو نفس و شیطان، خناس و خرطوم وساوس و خطرات و واھمات، روح منافق، قلب مریض، دُنیا پریشان، جاہل احمق، باطن توفیق، باطن تحقیق، باطن زندیق، ظاہر بے ریا اور ظاہر باخبر ہوشیار باش کی تشریح۔

جاننا چاہیئے کہ جو شخص فقرِ محمدی ﷺ کو خالی جانتا ہے۔ وہ جہان سے خالی ہاتھ جاتا ہے۔ اور جو کوئی فقیر کو بے برکت جانتا ہے۔ وہ خود بے برکت رہتا ہے اور جو شخص کہ فقیر کو بے حکمت جانتا ہے، وہ خود بے حکمت ہوتا ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کے تصور والے عارف فقیر کو جاہل جانتا ہے۔ خواہ وہ ظاہری علم بھی پڑھے، پھر بھی جاہل ہے نہ کہ عالم۔ ایسا عالم بلاشک وشبہ دُنیا میں فاقہ سے رہتا ہے۔ اور ہلاک وتباہ ہوتا ہے۔

اللہ بس باقی ہوس۔

حدیث

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:۔

ہر ایک برتن سے وہی رِستا ہے، جو اس میں ہوتا ہے۔

فقیر مثل چہرہ دیکھنے والے آئینہ کے ہے۔ جس طرح آئینے میں سے ہر رنگ خواہ سُرخ، خواہ سیاہ دکھائی دیتا ہے، اسی طرح فقر سے انسان اپنی اصلی حالت کو دیکھ سکتا ہے۔ جو فقیر کامل اور نامور عالم بے ریا ہو، اس کا ادب ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ خواہ تو ان کی تصویر دیوار پر ہی کیوں نہ بنی ہوئی دیکھے۔ اگر تو عقلمند ہے، تو تیرے لئے ایک ہی بات کافی ہے اور اگر تُو احمق ہے، تو نفس کی قید میں

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:۔

اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ ط (۱)

فقیر لا یحتاج در علم دعوت تکسیر صاحب تصور کامل است و در علم کیمیا اکسیر و سنگ پارس در نظر تصرف کامل است۔

بیت

ھم کامل ھم عامل ھم حق نما | احتیاج کس ندارم جز خدا

مصنف فقیر آنچہ میگوید نہ از سر ہوا بحکم خدا و باجازت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ باید دانست کہ فقرای عارف خدا مثل صراف اند از صفائی دل باطن پس نیک و بد را بانظر ہمچون میشناسد چنانچہ سیم و زر را نظر صراف شناسد زر۔

باید دانست آنچہ از فقرای عارف خدا علم واردات غیبی فتوحات لاریبی از آن علم است کہ معجزات محمدی ﷺ۔ بعد از ہجرت محمدی علیہ السلام تصرف فضل باقیہ ماندہ از برکت محمد رسول اللہ ﷺ برفاقت محمد رسول اللہ ﷺ الہام علم غیبی باطن تمام۔ از انست علم محمدی علیہ السلام۔ برین علم غیب عجب مدار و عیب نیار کہ از طریق تحقیق۔ ہر کہ شک آرد۔ از قوم زندیق است۔ ہر کہ مراتب بعین العیان روشن ضمیر غیب دان۔

و دریافتن انسان بی ایمان کاذب مشرک و باایمان انسان صادق و دریافتن ساعت نیک کہ در روز جمعہ گم است و دریافتن اسم اعظم کہ در نود و نہ نام گم است و دریافتن اولیاء اللہ کہ در مردم گم است و دریافتن شب برات کہ در ماہ رمضان گم است۔ این ہر یک را در یک ساعت بی ریاضت و بی طاعت با توفیق یافتہ شود تحقیق از حاضرات اسم اللہ ذات دیافتہ شود از حاضرات روحانیت ملاقات یافتہ شود از مرشد کامل عارف باللہ اولیاء اللہ صاحب ولایت۔

۱۔ الحدیث

رہ اہل نفسِ مکھی کی مانند ہیں خواہ وہ اڑیں بھی تو پھر بھی شہباز کو نہیں پہنچ سکتے۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:۔

"فقیر صرف اللہ تعالیٰ کا محتاج ہوتا ہے"۔

لا یحتاج فقیر علم دعوت تکسیر میں صاحب تصور کامل ہوتا ہے۔ کامل کی نگاہ تصرف میں اکسیر پارس ہوتی ہے۔

بیت

میں کامل بھی ہوں اور عامل بھی ہوں اور حق نما بھی ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کی احتیاج نہیں رکھتا۔

مصنف فقیر (باھوؒ) جو کچھ کہتا ہے وہ حرص و ہوا کی وجہ سے نہیں کہتا بلکہ حکم خداوندی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے کہتا ہے۔ جاننا چاہئے کہ عارف فقراء صراف کی طرح ہیں۔ پس وہ دل کی باطنی صفائی کی وجہ سے نیک اور بد کو صرف نظر ہی سے پرکھ سکتے ہیں۔ جس طرح کہ صراف صرف نظر سے ہی سونے چاندی کو پرکھ لیتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ عارف باللہ فقراء سے غیبی واردات اور لاریبی فتوحات کا علم حاصل ہوتا ہے جس کی بناء پر معجزات مصطفیٰ ﷺ ظاہر ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہجرت کے بعد تصرف فضل باقی رہا۔ پس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی برکت سے اور رفاقت کے ساتھ باطنی علم غیبی کا الہام پورے طور پر ہوتا ہے۔ اس علم غیبی کے متعلق کسی قسم کا تعجب نہ کر اور عیب نہ لگا کیونکہ یہ تحقیق کے طریق سے ہے۔ جو اس پر شک کرتا ہے۔ وہ بے دین ہے اور جو شخص عین العیان کے مراتب پر پہنچا ہوا ہے وہ روشن ضمیر ہے۔ اس پر تمام باتیں ظاہر ہیں۔

یاد رہے کہ بے ایمان انسان کذاب و مشرک اور ایمان دار صادق کی شناخت جمعہ کے دن کی نیک گھڑی کا معلوم کرنا ننانوے اسمائے خداوندی میں سے اسم اعظم کا معلوم کرنا عوام سے اہل اللہ کی شناخت کرنا اور ماہ رمضان میں شب برأت کا معلوم کرنا سب کچھ ایک ساعت میں ریاضت و طاعت کے بغیر حاضرات اسم اللہ ذات سے باتوفیق حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ملاقات کامل عارف باللہ اولیا صاحب ولایت مرشد سے حاصل ہے۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:۔

مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ (۱)

پس معلوم شد اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ ط (۲)

ایمان دو چیز است یکی خوف دیگر رجاء۔ خوف کرا گویند؟ و رجاء چیست؟ خوف آنست کہ نظر بر قیامت عیان می بیند و منقطع میکند از ہوائے نفس۔

قولہ تعالیٰ:۔

وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی ط (۳)

پس معلوم شد کہ در جنت ہر آنکس میرود کہ با ایمان باشد۔ دوم جز ایمان رجاء صاحب عیان میدر آید۔ در مقام ازل فیض فضل و در صف اہل ایمان قبولیت کند آواز اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ و استماع گوش زد۔ از اخلاص محبت در صف روحانیت ارواح استماع بگوید: قَالُوْا بَلٰی مسلمان حقیقی گردد و روح در فرحت در آید و علم معرفت توحید کشاید۔ دوام استغراق با خدا۔ اینست مراتب اولیاء اللہ رجا۔

قولہ تعالیٰ:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط (۴)

---

(۱)۔ الحدیث (۲) ایضاً (۳) سورۃ النّٰزِعٰت ۷۹: ۴۰۔۴۱ (۴) سورۃ یونس ۱۰: ۶۲

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:۔

"جو شخص معرفتِ خُداوندی حاصل کر لیتا ہے اس سے ارض و سماوات کی کوئی شے مخفی نہیں رہتی"۔

پس معلوم ہوا کہ ایمان خوف و رجاء کے درمیان ہے۔

خوف و رجاء کیا ہے؟

ایمان دو چیزوں پر مشتمل ہے۔ خوف و رجاء (اب سمجھ لینا چاہئے) خوف و رجاء کیا ہے؟

خوف تو یہ ہے کہ قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے اور نفسانی خواہشات کو خیر باد کہہ دے۔

ارشادِ خداوندی ہے:۔

"اور جس نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکا۔ پس اس کا ٹھکانا جنت ہے۔"

پس معلوم ہوا کہ جنت میں وہ شخص جائے گا' جو با ایمان ہوگا۔ ایمان کا دوسرا جز رجاء ہے۔ رجاء یہ ہے کہ انسان مقام ازل میں اہل ایمان کی صف میں ہو کر اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کی آواز اخلاص و محبت سے سن کر قَالُوْا بَلٰی کہے اور حقیقی مسلمان ہو جائے۔ اس سے رُوح کو فرحت ہوتی ہے۔ معرفت اور توحید کا علم منکشف ہو جاتا ہے اور دائمی طور پر مستغرق خدا رہتا ہے۔ یہ مراتب رجاء اولیاء اللہ کو حاصل ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

"خبردار بیشک اولیاء اللہ کو کسی کا خوف نہیں ہے اور وہ نہ کسی بات سے خوفزدہ ہوں گے۔"

پس محک ایمان اسم اللہ ذات واسم قرآن آیات واحادیث نبوی ﷺ وقدسی ایمان ولی ایمان تحقیق کند۔ محک ایمان اینست چون مُرشد طالب اللہ باتصور اسم اللہ ذات یاتصور اسم محمد رسول اللہ سرورِ کائنات ﷺ اسمای باری تعالیٰ نود ونہ نام وبرکت آیت قرآن وباکلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُــــوْلُ اللّٰہِ حاضرات کند در وجود اہلِ اسلام ہر کہ باایمان درآن وجود اسم اللہ ذات وکلام اللہ قرآن آیات واسم اعظم واسماء باری تعالیٰ واحادیث درآن وجود قرار گیرد وتاثیر کند وبنفع وحد وعظمت عظیم فیض فضل، قلب سلیم، صراط المستقیم عطا بخش وبرحال ماند واز اللہ تعالیٰ تا بوقت مردن بازگشت نخورد اثبات قدم وعیسیٰ صفت زندہ دم وخلق محمدی ﷺ خلیق باتوفیق ایمان بروی اثبات شد بیشک تحقیق ودر وجود بی ایمان شرح محمد علیہ السلام واسم اللہ قرار نگیرد وآیات قرآن شریف نفع ندھد واسماء اللہ تعالیٰ تاثیر نکند۔ اسم اعظم از وردان نگردد واز دعوت رجعت بی اعتقاد وبرکلام بی یقین تابع ھوا مُشرک بیدین مصاحب شیطان ورطلب دُنیا دُون نفس زبون ہمیشہ درانا وچون وچرا۔

بیت

ہر کہ باایمان بود حاضر دوام ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ درطلب مولیٰ بود ایمان تمام

ایمان با اعتقاد است واعتبار بادیدار است ودیدار بہ قلب بیدار است۔ این مراتب راچہ داند ہر آنکس کہ احمق گاؤ خصار است۔

حصار ایمان بہ حب مولیٰ۔ دوم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ وجملہ حب۔ درین دو حُب۔

پس ایمان کی کسوٹی اسم اللہ ذات واسمِ قرآنی آیات اور احادیثِ نبوی ﷺ ہیں۔ ان سے ایماندار اور بے ایمان کی تمیز ہوتی ہے۔ ایمان کی کسوٹی یہ ہے کہ جب مُرشد طالب اللہ کے وجود پر اسمِ اللہ ذات یا اسمِ مُحمد رسول اللہ سرورِ کائنات ﷺ یا باری تعالیٰ کے ننانوے نام یا آیاتِ قرآنی یا کلمہ طیب لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تصور وبرکت سے توجہ کرتا ہے، تو اگر طالب مسلمان ہے اور با ایمان ہے، تو اس کے وجود میں اثر ہوگا۔ ورنہ نہیں۔ اگر صاحب ایمان ہے تو ان کا اثر ان کے وجود پر ہوگا اور انہیں نفع دیگا۔ اور انہیں عظمتِ عظیم، فیض، فضل، قلبِ سلیم، صراطِ مستقیم اور عطا وبخشش عنایت ہونگے اور اپنی اصلی حالت پر رہے گا اور وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ سے رُوگرداں نہ ہوگا۔ بلکہ ثابت قدم۔ عیسیٰ صفت اور زندہ دم اور خُلقِ مُحمدی ﷺ سے آراستہ اور توفیقِ خُداوندی سے یقیناً باایمان رہے گا۔ لیکن اگر وہ بے ایمان ہے تو اس کے وجود میں شرعِ مُحمدی ﷺ اور اسمِ اللہ ذات کا کچھ اثر نہیں ہوگا اور نہ اسے قرآنی آیات شریف فائدہ دیں گی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے نام کچھ اثر کریں گے۔ اور نہ ہی اسمِ اعظم رواں ہوگا۔ بلکہ دعوت سے رجعت کھا کر قرآن مجید پر بے اعتقاد ہو جائے گا اور بے یقین، تابعِ حرص ہوا مُشرک بے دین، مصاحب شیطان اور کمینی دنیاوی طلب میں اور ذلیل نفس پر چل کر دائمی طور پر سرگرداں رہے گا۔ ہمیشہ انانیت اور چوں وچرا میں رہے گا۔

بیت

جس کسی کا ایمان ہمیشہ حاضر ناظر رہتا ہے۔ مولیٰ کی طلب میں ان کا ایمان مکمل ہوتا ہے۔

ایمان اعتقاد کے ساتھ ہے۔ اور اعتبار بادیدار ہے۔ اور دیدار قلب بیدار سے ہے۔ ان مراتب کو ہر وہ شخص کیا جانے، جو احمق، تیلی کا بیل ہے۔

ایمان کے قلعے دو ہیں: ایک حبِ مولیٰ کا قلعہ اور دوسرا حبِ رسول اللہ ﷺ کا قلعہ۔ ان کے علاوہ حب کی تمام اقسام انہیں دو میں سے ہیں:۔

بیت

ہر کہ این راہی ندا ند سرحوا　　　　اہل ایمان واثی شد باخدا

باخُدا فقراء آن فقر کہ مومن باادب و با حیاء۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:۔

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ ط (۱)

این را جمعیت کُل گویند و بی حیاء در طلب دُنیا پریشان۔ این را جہل جمع جہولت گویند۔ اگر بیائی در بازاست لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ و اگر نیائی اللہ بی نیاز است۔ اسلام حق و الکفر باطل۔ ہر کہ طلب باطل کند ہر آنکس عجب احمق اند کہ مراتب معرفت توحید حق فقر محمدی ﷺ را بگذارند در مرتبہ دنیا فخر فرعون را بردارند۔ این قوم از انسان چطور باشند کہ بدتر از گاو ستور باشند۔

ای جان عزیز! صاحب دانش شعور! نظر کن بر گورستان اہل القبور و واقف شو از احوال۔ بعد ازان چند روز تو نیز زیر زمین در آئی۔ حاصل کن معرفت اللہ وصال الوقت سیف قاطع واقع شد عمر و حیاتی۔ فرصت را غنیمت میدان اگر دانی و اگر نفسانی عاقبت مردانیست زندہ تمانی۔

قولہ تعالیٰ:۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط (۲)

یاد دار آنچہ فرمودۂ خدای تعالیٰ فرمان بردار۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:۔

---

(۱) الحدیث　　(۲) سورۃ آل عمران ۳:۱۸۵

بیت

جو کوئی اس راہ کو نہیں جانتا' وہ نفسانی خواہشات کا بندہ ہے۔ اہل ایمان کا ہمیشہ خدا کے ساتھ تعلق رہتا ہے۔

اللہ والا فقیر وہ ہے جو باادب و باحیاء اور مؤمن ہو۔

ارشاد نبی ﷺ ہے:۔

''حیا ایمان کی وجہ سے ہوتی ہے۔'' یا یہ کہ حیا ایمان کی علامت ہے۔

اس کو جمعیت کُل کہتے ہیں۔ بے حیا (ہمیشہ) دُنیا کی طلب میں پریشان رہتا ہے۔ اسے جہل جمع جُہولت کہتے ہیں۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ اگر نہ آئے تو اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے۔ اسلام حق ہے اور کفر باطل۔ جو باطل کے طالب ہیں' وہ عجب احمق ہیں' جو معرفت و توحید حق اور فقر محمدی ﷺ کو چھوڑ کر دنیاوی مراتب کو جو کہ فرعون کا باعث فخر تھے' اختیار کرتے ہیں۔ ایسے لوگ انسان کہلانے کے مستحق کیونکر ہو سکتے ہیں؟ یہ ڈھور ڈنگروں سے بھی بدتر ہیں۔

اے جان عزیز! اے صاحب دانش شعور! ذرا قبرستان میں اہل قبور کی طرف نگاہ کر۔ ان کے احوال سے واقف ہو۔ تجھے بھی چند روز کے بعد یہیں آنا ہے۔ اس لئے تو معرفت اور وصال الٰہی حاصل کر لے' کیونکہ وقت ایک کاٹنے والی تلوار کی مانند ہے۔ اس چند روزہ زندگی کو غنیمت جان۔ اگر تو اس سے مستفید ہوگا' تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ تو نفسانی ہے اور جو نفسانی ہے' اسے آخر فنا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

''ہر ایک ذی رُوح نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔'' جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے' اسے یاد رکھ اور اس کی فرمانبرداری کر۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

جُمُوْدُ الْعَیْنِ مِنْ قَسْوَتِ الْقَلْبِ وَ قَسْوَتِ الْقَلْبِ مِنْ اَکْلِ الْحَرَامِ وَاَکْلُ الْحَرَامِ مِنْ کَثْرَةِ الذُّنُوْبِ وَ کَثْرَةُ الذُّنُوْبِ مِنْ نِسْیَانِ الْمَوْتِ وَنِسْیَانُ الْمَوْتِ مِنْ طُوْلِ الْاَمَلِ وَ طُوْلُ الْاَمَلِ عَنِ الْحُبِّ الدُّنْیَا ط (۱)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم :۔

حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ط (۲)

ہر کرا از تصور اسم اللہ ذات ہفت اندام پاک' آنرا از محاسبہ اوّل و آخر چہ باک است ای اہل ہوا! اینست مراتب اولیاء۔

قولہ تعالیٰ:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط (۳)

ابیات

کہ ابتداء کہ انتہاء دل درمیان ہشیار شد
در یکدمی صد بار پنجاہ معرفت دیدار شد
آتش دیدار سوزد ہمچو چوبی خشک را
این ریاضت اولیاء را شد نصیبی از خدا
نیست آنجا نفس شیطان نیست دنیاء دون زشت
نیست آنجا ازل و ابد نیست حور و نہ بہشت
نیست منزل نہ مقام و نیست کونین و مکان
بی مثل بیہوش بہ بینم و باقرب او در۔ لامکان
نیست آنجا ذکر فکر و نیست درود و نہ ثنا
غرق فی التوحید گشتم شد حضوری با خدا
در حضوری کس نگنجد طالبا دیدار بین
این مراتب طالبان را شد نصیبی بالیقین
باھُوؒ با یا ھو یقین حق الیقین را خوش نگر
این مراتب عارفانی کاملان صاحب نظر

(۱) الحدیث (۲) ایضاً (۳) سورۃ یونس ۱۰:۶۲

حدیث

پوری نیند سے سونا دل کی سختی کی وجہ سے ہوتا ہے' دل کی سختی حرام کھانے سے' حرام کھانا گناہ کی کثرت سے' گناہ کی زیادتی موت کو بھلانے سے' موت کا بھلا دینا لمبی چوڑی دنیاوی خواہشات سے اور خواہشات دنیاوی محبت سے پیدا ہوتی ہیں۔

نیز فرمایا!

"دنیاوی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔"

جس شخص کے ساتوں اعضاء اسم اللہ ذات کے تصور سے پاک ہیں' اسے اوّل و آخر کے محاسبے کا کیا خوف ہے۔ اے اہلِ ہوا و ہوس! یہ ہیں اولیاء اللہ کے مراتب۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"خبردار بیشک اولیاء اللہ کو نہ کسی قسم کا ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

ابیات

جس کسی کا دل اوّل تا آخر کسی وقت بھی زندہ بیدار ہو گیا' تو ایک لمحہ میں ایک سو پچاس مرتبہ دیدار کی معرفت حاصل کر لے گا۔

دیدار کی آگ خشک لکڑی کی طرح جلتی ہے۔ اولیاء کو ریاضت کا یہ مقام وحصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔

اس جگہ نفس' شیطان اور بری کمینی دنیا کچھ بھی نہیں ہے۔ اس جگہ ازل' ابد' جنت اور حور و قصور کچھ بھی نہیں ہے۔

وہاں کون و مکان' منزل اور مقام کچھ بھی نہیں ہے۔ بے ہوشی میں اس بے مثل کو میں لامکان میں نزدیک سے دیکھتا ہوں۔

اس جگہ ذکر' فکر' درود و ثنا کچھ بھی نہیں ہے۔ جب میں توحید میں غرق ہو گیا' تو خدا کی حضوری حاصل ہو گئی۔

اے طالبِ صادق! حضوری میں کوئی آدمی سما نہیں سکتا۔ تو دیدار دیکھ۔ یقیناً طالبوں کے نصیب میں یہ مراتب ہوتے ہیں۔

اے باھوؒ! یاھو پر یقین کر۔ حق الیقین کے ساتھ خوش ہو کر دیدا کر۔ یہ مراتب عارفوں' کاملوں اور صاحب نظر کو حاصل ہوتے ہیں۔

بشنو طالب کاذب مطالب نفس و ای مُرشد ناقص خَل نگس شرح معرفت حق ابرار و شرحِ معرفت باطل خوار۔ معرفت دوازدہ طریق است و بایازدہ توفیق است و یادوازدہ تحقیق است۔ عالم عارف علم معرفت و طالب معرفت را بدوازدہ روز تحصیل تمام گرداند و ہر یک معرفت را برساند اوّل معرفت و علم معرفت و عالم معرفت و بغیر علماء باللہ علم معرفت عالم عارف و علم معرفت قلب و علم معرفت عالم عارف نفس و علم معرفت عالم عارف روح و علم معرفت عالم سِرّ عارف سِرّ و علم معرفت عالم عارف خلق و علم معرفت عالم عارف شیطان و علم معرفت عالم عارف جنونیت ـ علم معرفت عالم عارف فرشتگان مؤکل و علم معرفت عارف ذکر فکر و علم معرفت و عالم عارف ورد و ظائف ـ دعوت تلاوت حافظ قرآن و علم معرفت عالم عارف ربانی فنا فی اللہ و علم عالم عارف فنا فی اللہ محمد ﷺ دوام بحضور مشرّف محمد رسول اللہ ﷺ و علم معرفت و عالم عارف فنا فی الشیخ نہ شرط شیطانی ـ تصوریت صنم عارف فنا فی الشیخ آفت صُورت تصور شیخ غرق فی التوحید معرفت اللہ کند بی غم ـ

علم معرفت عالم عارف غوث قطب سیر طبقات از عرش تا تحت الثریٰ۔ علم معرفت عالم عارف صاحب تصدیق و تصدیق باتوفیق مؤمن مسلمان حقیقی با ایمان ازل علم معرفت عالم عارف ابد و علم معرفت عالم عارف عقبیٰ و علم معرفت عالم عارف دنیا و دنیا "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا" (۱) دوام مشرّف لقاء معرفت دعوت توامان ہر دو بال و پر عارف عالم باللہ۔

باید دانست کسی را بظاہر تصرف توجہ نظر با تاثیر توفیق نیست ۔ معرفت فقر باطن آنرا از تحقیق نیست و کسی را کہ باطن بر تحقیق است آنرا ظاہر از ہر تصرف باتوفیق است۔ تصرف سیم و زر و ہم تصرف توجہ نظر عارف۔ مردم احمق ہمہ کس عارف میگویند۔ نام و بی خبر از باطن معرفت مشاہدہ تمام۔

---

(۱) نقل از عین العلم و شرح برزخ

اے طالب کاذب مطالب نفس اور اے مُرشد ناقص خَل نگس شرح معرفتِ حق ابرار و شرحِ معرفتِ باطل خوار سن! معرفت کے بارہ طریق، گیارہ توفیق اور بارہ تحقیق ہیں۔ جو خود عالم اور عارف ہوگا۔ وہ طالب معرفت کا علم بارہ روز میں سکھا سکے گا۔ اور ہر ایک کو معرفت تک پہنچا دے گا۔ پہلے معرفت پھر علم معرفت اور عالم معرفت بغیر علماء باللہ عالم عارف کے علم معرفت کو نہیں پہنچ سکتا۔ معرفتِ قلب، معرفتِ نفس، معرفتِ روح، معرفتِ سِرّ، معرفتِ خلق، معرفتِ شیطان، معرفتِ جنونیت، معرفتِ فرشتگان مؤکل، معرفتِ ذکر و فکر، معرفتِ ورد و وظائف، دعوت اور تلاوت قرآن، معرفتِ فنا فی اللہ معرفت فنا فی محمد ﷺ، معرفتِ فنا فی الشیخ، جس سے طالب تصورِ شیخ میں مستغرق رہتا ہے۔ اور معرفتِ خداوندی اور توحیدِ الٰہی میں مستغرق ہو جاتا ہے۔

معرفتِ غوث و قطب جس میں عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک تمام طبقات کی سیر ہو جاتی ہے۔ معرفت صاحبِ تصدیق صدیق باتوفیق مؤمن مسلمان حقیقی با ایمان، ازل معرفت، ابد معرفت، عقبیٰ، معرفت دنیا جس میں "مرنے سے پہلے مر جاؤ" اس پر صادق آ سکے اور جس سے وہ دیدار الٰہی سے مشرّف ہو۔ اور یہ دونوں اس کے بال و پر ہوں۔ جن کے ذریعے وہ اڑ سکے۔

جاننا چاہیے کہ جس شخص کو ظاہر میں نظری توجہ اور ظاہری توفیق و تاثیر حاصل نہیں، اسے فقرِ باطنی کی معرفت ہرگز حاصل نہیں۔ اور جس کا باطن تحقیق پر ہے، اس کا ظاہر بھی ہر تصرف سے باتوفیق ہے۔ مثلاً سونے چاندی اور توجہ و نظر کا تصرف عارف فقیر کو حاصل ہوتا ہے۔ بیوقوف لوگ ہر ایک کو عارف کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ باطنی معرفت کے نام سے بھی بے خبر ہوتے ہیں۔ اور ان کو پورا مشاہدہ بھی نہیں ہوتا۔

ابیات

عارفان رامیشناسم وز فناء　　　کی بود این عارفان بی حیاء

ابتداء عارف مراتب اولیاء　　　انتہاء عارف مشرّف باللقاء

جُملہ احوال ھزار دفاتر کتب دریک نکتۂ کامل مُرشد۔ عارف فقیر اولیاء ولی اللہ واصل خدارا دو عمل است:۔

یکی دعوت عامل و دوم در معرفت کامل۔

بیت

دعوت از یکدم بر آید عامل است　　　با توجہ بردہ حاضر کامل است

شرح یکدم دعوت عامل اینست دم با تصرّف با تصوّر با توجہ با تفکر حبس گرفتہ در یکدم در صف انبیاء و اولیاء اللہ در مقام ازل رود۔ بدین طریق با توفیق مقام ابد و مقام دنیا و مقام عقبیٰ و مقام لاھوت و دران در یکدم با ہر یک ارواح مومن مسلمان ملاقات کند۔ در توفیق خود ساختہ از حضور مجلس محمدی ﷺ التماس نمودہ کار مشکل را آسان گرداند۔ بعد ازان از یکدم آورد بر حضور منظور اینست قرب دعوت قبور۔ کامل آنرا گویند کہ با نظر طالب اللہ را رساند با توجہ۔ ہر کاری کہ باشد آسان گرداند و کامل آنرا گویند ہر جائیکہ کسی یاد کند با جثہ نفس یا با جثہ روح یا با جثہ سرّ یا با جثہ نور باو امداد با توفیق حضور شود۔ ہر کہ بدین صفت موصوف نباشد آن کامل نیست۔ مثل مرکب زیر بار طالبان خر بار بردار حاصل است۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ھوس

ابیات

میں عارفوں کو مقام فنا سے پہچانتا ہوں۔ ان بے عارفوں کو یہ مقام کب حاصل ہو سکتا ہے؟ عارف کا ابتدائی مرتبہ ولی کا ہوتا ہے۔ (اور) عارف کا انتہائی مرتبہ دیدار الٰہی کے ساتھ مشرّف ہوتا ہے۔

کئی ہزار کتب کے تمام احوال مُرشد کامل کے ایک نکتہ میں آ جاتے ہیں۔ عارف فقیرٗ اولیاء ولی اللہ واصل خدا کے دو عمل ہیں:۔

۱۔ دعوت میں عامل ہو۔　　　۲۔ معرفت خداوندی میں کامل ہو۔

بیت

عامل کی دعوت ایک پھونک سے جاری ہو جاتی ہے۔ جو توجہ کے ساتھ حضوری میں لے جاتا ہےٗ وہ کامل ہے۔

(یاد رہے کہ) دعوت کا عامل وہ شخص ہےٗ جو تصرفٗ تصور اور توجہ و تفکر کے ساتھ حبس دم کر کے ایک لحظہ میں مقام ازل میں انبیاء و اولیاء اللہ کی صف میں لے جائے۔ اور پھر اسی طریق باتوفیق کے ساتھ ایک لحظہ میں مقام ابدٗ مقام دُنیاٗ مقام عقبیٰ اور مقام لاھوت میں ہر ایک مومن مسلمان کی روح سے ملاقات کرے۔ اور انہیں اپنا رفیق بنا کر مجلس محمدی ﷺ میں حاضر ہو کر التماس کرے اور مشکل کام کو آسان کرائے۔ بعد ازاں اسی ایک لحظہ میں آ جائے۔ یہ ہے قُربِ دعوت قبورٗ جو حضور منظور ہے۔ کامل وہ شخص ہےٗ جو ایک نظر اور توجہ سے طالب اللہ کو حضوری میں پہنچا دے۔ جو کام بھی مشکل ہو آسان کرا دے۔ اور کامل بھی اس کو کہتے ہیں کہ جہاں کہیں اسے کوئی یاد کرے۔ وہ انسانی جسم یا قلبی یا روحی یا سرّی یا نوری کے ساتھ امداد و اعانت کے لئے حاضر ہو جائے۔ جو کوئی ان صفات سے متصف نہیں ہےٗ وہ کامل نہیں ہےٗ بلکہ بوجھ اٹھانے والے جانور کی طرح ہے۔

اللہ بس وماسویٰ اللہ ہوس

بدانکہ معرفت را چہ گواہ است و عارف را کدام راہ است؟ معرفت را راہ با قرب اللہ است و عارف را راہ حضوری بر دیدار اللہ نگاہ است۔ ہر طریقہ طریقت آنرا آگاہ است۔ اینست مراتب سلطان العارفین۔ در کونین فقیر بادشاہ است معرفت ہر آنکس داند از لذّت حضوری و دیدار از قرب اللہ معرفت چشیدہ باشد۔ بعینہٖ عین معرفت رسیدہ باشد۔ راہ معرفت بگفتگو پرسیدن نیست دیدنی است۔ عارف را دیدہ دوام بر دیدار۔ بجز دیدار دیدن بروی مردار۔ عجب احمق اند کہ در مراتب مُردار دعویٰ کنند معرفت دیدار۔ دیگر عارف را این گواہ است کہ طالب عارف روز اوّل عارف شود۔ تا بوقت مردن ہرگز بذکر فکر ورد وظایف لب بجنباند و ہیچ علم ظاہر نخواند۔ ور علمیکہ بود بر عجب ہوا۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :-

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ ط (۱)

واگر عارف لب بجنباند بیک سخن ابتداء و انتہاء طالب اللہ را بمطالب رساند۔ عارف نفس بسیار است و عارف قلب بیشمار است و عارف روح از خدا یادگار است۔ از ہزار کس باشد کہ عارف بمشاہدۂ نُور حضور و دیدار است۔ این قال من بر حال من گفتی علیہ بحالی۔

نیز شرح معرفت

معرفت حاصل نمی شود تا آنکہ کسی را در باطن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ دست بیعت ارشاد نکند و دست ندھد۔ و مصافحہ دست نکند عارف نگردد۔

اوّل مُرشد را کاملیت اینست کہ طالب اللہ را در باطن ہم جلیس محمدی ﷺ حضور رساند و تلقین از دست محمد رسول اللہ ﷺ بدھاند۔ بر طالب لازم است کہ آنرا مُرشد خواند۔

---

(۱) حدیث نقل از شرح شیخ فرید الدین عطارؒ شرح خواجہ ایوب المنہج القوی ج ۲ ص ۵۸۰

جاننا چاہئے کہ معرفت کی نشانی کیا ہے؟ اور عارف کی کونسی راہ ہے؟ معرفت کی نشانی یہ ہے کہ اسے قربِ خداوندی حاصل ہو۔ اور عارف کی نشانی یہ ہے کہ اس کی نگاہ راہِ حضوری اور دیدار خداوندی پر ہو' اور ہر طریقہ طریقت سے اس کو واقفیت ہو۔ یہ مراتب سلطان العارفین کے ہیں۔ فقیر دونوں جہاں میں بادشاہ ہے۔ اور اسے وہی شخص جانتا ہے' جس نے لذّتِ حضوری دیدار اور قربِ الٰہی سے معرفت چکھی ہو۔ اور عین بعین معرفت پر پہنچا ہو۔

معرفت کی راہ گفتگو کرنے اور پوچھنے سے نہیں ہے' بلکہ دیکھنے سے ہے۔ عارف کی نگاہ دائمی طور پر دیدار پر ہوتی ہے۔ ماسوائے دیدار اور کچھ دیکھنا اس کی نظر کے لئے حرام ہوتا ہے۔ وہ لوگ بہت ہی احمق ہیں جو مراتب مردار ہو کر معرفت الٰہی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ عارف کی ایک اور نشانی یہ ہے کہ عارف کا طالب پہلے ہی دن عارف ہو جاتا ہے۔ اور مرتے دم تک ذکر' فکر اور ورد وظائف سے لب نہیں ہلاتا اور نہ کوئی ظاہری علم پڑھتا ہے۔ اور اگر پڑھے بھی تو الٹا خود پسندی اور حرص و ہوا میں پھنس جاتا ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔

''جس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ پس اس کی زبان گونگی ہو گئی۔''

اور اگر عارف لب ہلائے' تو ایک ہی بات میں عارف طالب اللہ کو ابتداء و انتہاء کے مطالب حاصل کرا سکتا ہے۔ نفس کے عارف اور قلب کے عارف بیشمار ہیں۔ روح کے عارف بھی بکثرت ہیں۔ لیکن مشاہدۂ نُور حضور ﷺ کا عارف کئی ہزار میں سے ایک ہوتا ہے۔ میرا قول میرے حال کی دلیل ہے۔

نیز شرح معرفت

یاد رہے کہ معرفت تب تک حاصل نہیں ہو سکتی' جب تک باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے دست بیعت نہ کرے۔ اور ہاتھ نہ دے۔ اور ہاتھ کا مصافحہ نہ کرنے عارف نہیں ہو سکتا۔ کامل مُرشد وہ ہے کہ طالب اللہ کو باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بارگاہ پناہ میں پہنچا دے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے تلقین دلائے۔ طالب پر لازم ہے کہ اس کو مُرشد کہے۔

کہ مُرشد کامل تمام است مُرشد یکہ بدین صفت موصوف نباشد تلقین از ناقص گرفتن بر طالب حرام است۔ آن علم کدام است کہ جملہ علم علوم رسم رسوم حی قیوم رقم رقوم علم توریت و علم انجیل و علم زبور و علم قرآن و علم احادیث نبویؐ و قدسی و علم لوح محفوظ و علم نطق کل مخلوقات در کل در یک نکتہ۔ قال کدام است کن نکتہ قال۔ ہر کسی کہ نکتہ قال کن را از کنہ کن بداند آخر احتیاج علم ظاہر باطن خواندن نماند۔ ایںست علم نکتہ کن تحصیل شد تمام علم در یک سخن۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم :۔

اَلعِلْمُ نُکْتَۃٌ وَ کَثْرَتُھَا لِلْجُھَّالِ ط (۱)

وتمام ذکر فکر در نکتہ حال است۔ ذکر فکر آنرا گویند کہ ذکر فکر حال مشرف حضور کند۔ بغیر از حضوری مشرف حضور ہر کرا ذکر فکر حال نیست احوال خام خیال و جملہ مکان معرفت در احوال است واحوال جمعیت بخشندہ بمشاہدہ عین حسن جمال ایزد متعال بی مثال لازوال ذوالجلال۔ مُرشد کامل طالب صادق را روز اوّل سبق از علم کن قال و ہر کہ طالب علم روز اوّل بر جملہ علماء غالب از خواندن علم کن ہفت اندام میشود نور قلب قالب۔ درین علم کن طالب اللہ را حاصل نشود آنچہ دینی و دنیوی جملہ مطالب بنفس۔ از ذکر فکر حال بخشندہ مشاہدہ حضور و معرفت جمعیت بخشندہ احوال عین العیان توحید غرق مع اللہ تماشا قرب جمال حضوری۔ ایںست راہ طالب او را دست بیعت ارشاد برسد بقرب اللہ ہر دو جہان حشل غلام و عارف فقیر در کونین بادشاہ۔

بیت

اگر بخواہی خوش حیاتی طلب کن مرشد و کن   از کنہ جملہ حضورست بس ترا زین یک سخن

---

(۱) الحدیث

کیونکہ وہ مُرشد پورا کامل ہے۔ جو مُرشد ان صفات سے متصف نہیں (وہ ناقص ہے) طالب اللہ پر ناقص سے تلقین لینا حرام ہے۔ وہ علم کونسا ہے جو تمام رواجی علم علوم، علم حی قیوم، علم رقم رقوم، علم توریت، علم انجیل، علم زبور، علم قرآن، علم احادیث نبویؐ قدسی ہے، علم لوح محفوظ اور علم نطق کل مخلوقات سب کے سب ایک نکتہ میں ہیں۔ وہ نکتہ کیا ہے؟ نکتہ قال ہے۔ جو شخص نکتہ قال کی کنہ جانتا ہے، اسے ظاہری اور باطنی علوم کی آخر ضرورت نہیں رہتی۔ صرف ایک ہی بات اور نکتہ میں سارے علوم آ جاتے ہیں۔

چنانچہ جناب سرورِ کائنات خلاصۂ موجوداتؐ فرماتے ہیں:۔

''علم ایک نکتہ ہے، جس کی کثرت جاہلوں کے پاس ہے''۔

اور تمام ذکر فکر حال کے ایک نکتے میں ہے۔ ذکر فکر اسے کہتے ہیں، جو حضور سے مشرف کر دے۔ حضوری کے بغیر جسے حال کا ذکر فکر نہیں، وہ احوال محض خام خیال ہیں۔ تمام مقام معرفت احوال میں ہیں۔ احوال سے جمعیت اور مشاہدۂ عین حسن و جمال ایزدی متعال بے مثال لازوال ذوالجلال حاصل ہوتے ہیں۔ کامل مُرشد طالب صادق کو پہلے ہی روز سے علم کن سے سب کچھ لکھا پڑھا دیتا ہے۔ جو طالب علم روزِ اوّل کے علم کی وجہ سے تمام علماء پر غالب آتا ہے، اس کے ساتوں اعضاء اور قلب اور قالب علم کن کی وجہ سے سراسر نور ہو جاتے ہیں۔ البتہ نفس کی وجہ سے اس علم کن میں طالب اللہ کو دینی اور دنیوی تمام مطالب حاصل نہیں ہوتے۔ ذکر و فکر حال نور معرفت اور ہے اور مشاہدۂ حضور اور ہے۔ نور اور جمعیت اور ہے۔ عین العیان احوال سے اور توحید غرق مع اللہ سے قرب جمال حضوری حاصل ہوتا ہے۔ اور غرق فی اللہ وہ ہے، جو طالب دست بیعت ہوتے ہی قرب الٰہی کو پہنچ جائے۔ دونوں جہاں اس کے غلام بن جاتے ہیں۔ اور عارف فقیر دونوں جہان کا بادشاہ ہوتا ہے۔

بیت

اگر تو بہتر خوشگوار زندگی چاہتا ہے، تو مُرشد سے کُن کو طلب کر۔ کیونکہ کُن کی حقیقت (صرف) تمام حضوری ہے۔ بس تجھ کو یہی بات کافی ہے۔

پیش کامل مُرشد عارف کُن بکن مال تن جان فدائی وزر بجی ناقص مُرشد غالب۔ معلوم شد که مرشد نامردئی باطن است دبی توجه است دبی تصوّر است وبی تصرّف دبی تفکر دبی توفیق طالب او رخصت کند۔ باطن صحیح آنست که مُرشد طالب الله را در باطن مجلس محمد رسول اللهﷺ مشرّف میکند حضور مع الله غرق کند' درمعرفت الله بمدنظر الله منظور۔ طالب دران وقت مجلس ومعرفت تحقیق کند حضور با عقل کلی شعور ومجلس قُرب دیده جنوعیت خنّاس خرطوم وهمه وسوسه شیطان ونه معرفت نفس پریشان ۔ دران وقت باطن رااز احوال خوانند۔ خاص عام تحقیق کند باطل وحق را۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :۔

خُذْ مَا صَفَا وَدَعَ مَاكَدَرْ ط (۱)

بیت

این چنین دعوت کسی عامل تمام — طالبان رامیرساند ہرمقام

این چنین مراتب دعوت زبانی ودعوت قلبی ودعوت رُوحی رامُرشد کامل روز اوّل سبق میدھد از برای خاطر جمعیت طالب باجملہ مقصد مطالب لا یحتاج ۔

الله بس وماسوی الله هوس

اینست مراتب فقیر بر نفس امیر ۔ ہرکہ دولت دعوت وکرامت وشرف گنج وحلم وعلم وحکمت و جمعیت ومراتب ومنصب معرفت توحید بادشاہی یافت' ازفقیر الله یافت وفقیر الله را رفیق وسیلہ پیشواء معرفت خدائی ومجلس مشرّف محمد رسول الله مصطفیٰﷺ باخود ساخت کہ کل گنج تصرّف درجات ۔ این خدمات برفقیر ولی الله اہل ذات است کہ مراتب فقر را حیات وممات است۔ "مُوْتُوْا اَنْ تَمُوْتُوْا" (۲) ومراتب ممات فقیر را حیات است ۔

---

(۱) الحدیث ۔ (۲) نقل از عین العلم وشرح برترغ

یاد رہے اگر مرشد کامل عارف کن مل جائے تو مال' جان وتن قربان کردے۔ زرطلب ناقص مرشد بے حیا ہوتا ہے۔ جو بظاہر غالب آتا ہے۔ نامرد مرشد' بے باطن' بے توجہ' بے تصرف' بے تفکر اور بے توفیق ہوتا ہے۔ طالب کو چاہیے کہ اس سے جلد الگ ہو جائے۔ باطن حقیقی مرشد وہ ہے' جو طالب اللہ کو باطن میں حضور نبی کریمﷺ کی مجلس پاک سے مشرّف کردے اور حضور الٰہی میں غرق کردے۔ معرفت خداوندی میں اللہ تعالیٰ کے مدّ نظر ہو اور اس کا منظور نظر ہو۔ اور طالب خود اس وقت مجلس ومعرفت کو تحقیق کرے اور اسے حضور کا شعور کلی ہو اور مجلس قرب دیکھ کر جنونیت' خنّاس' خرطوم' شیطانی اوہام اور شیطانی وساوس تمام کے تمام رفع ہو جائیں۔ اور معرفت نفس پریشان نہ ہو۔ باطن کی اس کیفیت کو احوال کہا جاتا ہے۔ خاص وعام اس وقت حق وباطل میں تمیز کر سکتے ہیں۔

ارشاد نبویﷺ ہے:۔

''جو صاف ہے وہ لے لے اور جو میلا ہے' اسے چھوڑ دے''۔

بیت

ایسی دعوت جس کے پاس ہے' وہ مکمل عامل ہے۔ طالبوں کو ہر مقام پر پہنچا دیتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ دعوت زبانی' قلبی اور روحی کے یہ مراتب کامل مرشد پہلے ہی دن [illegible] حق میں اس کی جمعیت خاطر کے واسطے عطا کر دیتا ہے اور تمام مقاصد ومطالب سے اسے محتاج نہیں رہنے دیتا۔

اللہ بس باقی ہوس

یہ مراتب اس فقیر کے ہیں جو نفس پر حکمران ہوتا ہے۔ جس نے بھی مال ودولت' جاہ وحشمت' کرامت وبزرگی دعوت' خزانہ علم وبردباری' حکمت وجمعیت' مراتب' منصب' معرفت' توحید اور بادشاہت پائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فقیر سے پائی ہے۔ اور فقیر کا رفیق وسیلہ اور معرفت الٰہی اور مجلس نبویﷺ ہوتے ہیں کیونکہ تمام خزانوں اور درجات ومقامات کا تصرف انہی دو باتوں سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ خدمات فقیر ولی اللہ اہل ذات کے ذمہ ہیں' کیونکہ مراتب فقیر کے لئے زندگی اور موت ہیں "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا" "مرنے سے پہلے مرجاؤ" اور مراتب موت فقیر کے لئے حیات ہیں۔

قولہ تعالیٰ:۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ط (۱)

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَى الدَّارِ ط (۲)

المطلب آنکہ فقیر اہل توحید و فقیر اہل تقلید را از کدام مراتب شناختہ می شود۔ یکی آنکہ بہ تصور استغراق باسم اللہ ذات مشاہدۂ بذات نور حضور۔ دوم عمل دعوت تصور ملاقات روحانی اہل قبور مراتب روحانی قبور و مراتب فی اللہ حضور۔ این ہر دو مراتب فقیر طالب صادق را روز اول مرشد کامل بعلم تلقین میکند و دیگر فقرا را از مراتب کنۂ کن شناختہ می شود۔ ہر چیز را کہ بگوید شوذ بامر اللہ تعالیٰ بیشک شوذ خواہ دیر خواہ زود۔ سخن فقیر از حکمت حکیم اللہ خالی نیست و نخواہد شد۔ المطلب آنکہ اگر چہ ظل اللہ بادشاہ خزانہ گنج تصرف کند روز و شب بسیار و لشکر یکجا جمع کند ہزار و شب و روز دعوت با ریاضت خواند از خدا زیادہ بیشمار از ان جملہ بہتر است توجہ فقیر کامل یکبار توجہ۔ کہ فقیر از قرب اللہ حقیقی و از معرفت لاہوتی لامکانی تحقیق [illegible] اند۔ توجہ این چنین روز بروز روان و ترقی قایم مقام سلامت مدام تا قیامت باز نماند۔ فقیر ظاہر باطن تا آنکہ بتوجہ ظل اللہ بادشاہ نکند، مہم بادشاہ ہرگز بتامیت تصرف با فتح تصرف سرانجام نرسد، اگر چہ سر بسنگ زند۔ بادشاہ ظل اللہ در نظر فقیر ولی اللہ بادشاہ۔ نزدیک فقیر گدا ست کہ بادشاہ را بادشاہی خیرات از فقیر است بامر خدا۔ فقر اعتبار۔

بیت

حمایت را کہن دامان درویش   بہ از سد سکندر مد بیش

۱۔ سورۃ یونس ۱۰:۳۱   ۲۔ رجوع کنید بہ کتاب برزخ، عین العلم شرح زین الحکم از حضرت ملا علی قاریؒ شرح الصدور از علامہ سیوطیؒ۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے"۔

حدیث

"خبردار بیشک اللہ تعالیٰ کے دوست نہیں مرتے بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہو جاتے ہیں"۔

توحیدی و تقلیدی فقر کی شناخت

خلاصہ یہ کہ فقیر اہل توحید اور فقیر اہل تقلید کو کن علامات سے پہچانا جاتا ہے۔

پہلی قسم یہ کہ اسم اللہ ذات کے تصور اور ذات نور حضور کے مشاہدہ میں مستغرق رہتا ہے۔

دوسری قسم یہ کہ علم دعوت سے اسے اہل قبور کی روحانیت سے ملاقات اور ان کے مراتب اور فی اللہ حضور کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ مُرشد کامل یہ دونوں مراتب پہلے ہی روز طالب صادق کو بذریعہ علم تلقین کر دیتا ہے۔ یعنی عطا کر دیتا ہے۔ نیز فقرا کو کنۂ کن کے مراتب سے پہچان سکتا ہے۔ وہ یہ کہ جس چیز کو ہونے کے لئے کہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیشک ہو جاتی ہے خواہ دیر سے ہو خواہ جلدی ہو۔ کیونکہ فقیر کی بات حکمت خداوندی سے خالی نہیں ہوتی اور نہ ہی ہو گی۔ مطلب یہ کہ ظل اللہ بادشاہ اگر چہ روز و شب گنج و خزانہ بہت خرچ کرتا ہے اور ہزاروں لشکر ایک جگہ اکٹھا کرتا ہے اور حد سے زیادہ شب و روز خدا کی ریاضت کے ساتھ دعوت پڑھتا ہے۔ اس تمام سے فقیر کامل کی ایک بار توجہ بہتر ہے۔ جو فقیر حقیقی قُرب الٰہی، معرفت لاہوتی اور لامکانی سے اچھی طرح واقف ہے اس کی اس قسم کی توجہ روز بروز روبہ ترقی رہے گی اور ہمیشہ تا قیامت سلامت اور قائم رہے گی۔ جب تک فقیر ظاہری اور باطنی طور پر بادشاہ کی طرف توجہ نہیں کرتا، اس کی مہمات فتح کے ساتھ سرانجام نہیں پاتیں، خواہ کتنی ہی کوشش نہ کرے اور اپنا سر پتھر پر دے مارے۔ بادشاہ ظل اللہ فقیر ولی اللہ کی نظر میں بادشاہ ہے، لیکن فقیر کے نزدیک وہ گداگر ہے۔ کیونکہ بادشاہ کو بادشاہی حکم خداوندی سے فقیر کی مہربانی سے خیرات کے طور پر حاصل ہوتی ہے۔ فقر با اعتبار ہے۔

بیت

درویش کا دامن (ہمیشہ) حمایت کے لئے تیار ہے۔ سد سکندری سے اس کی مدد زیادہ بہتر ہے۔

اگر بادشاه ظلّ اللہ طلب کند از برای فقیر ولی اللہ نخواہد ہرگز نمی یابد و اگر فقیر مجلس صحبت ملاقات ظلّ اللہ نخواہد در یک ساعت بادشاه پای برہنہ حاضر شود مثل غلام در حکم حلقہ بگوش۔ اللہ تعالیٰ فقیر را چنین قوت و توفیق بخشندہ است۔ پس معلوم شد کہ لذّت و جمعیت و مراتب معرفت توحید قُرب ربانی بہتر است از بادشاہی ملک سلیمانی۔

بیت

بہ ز ہر لذّت بود لذّت خدا　　　لذّت دُنیا چہ باشد بی بقاء

فقیر ہرگز بطرف بادشاه رجوع التجا نیارد ہرگز نرود مگر بحکم اللہ و رخصت ز حضوری محمد رسول اللہ ﷺ۔

فقیران اگر چہ با فقر فاقہ در فاقہ لذّت ذائقہ مُردہ اند قدم بر در بادشاہ نہ بردہ اند و اگر بحکم اللہ و با رخصت محمد رسول اللہ ﷺ قدم بر در بادشاہ بردہ اند بادشاہ را من کل الوجوہ البتہ جمعیت با خُدا سپردہ اند و جانب اللہ آوردہ اند۔ ہم طلب اللہ بادشاہ ہم ولی اللہ فقیر با قُرب مراتبین عین بعین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ۔ فقیر ولی اللہ غالب بر بادشاہ ظلّ اللہ۔

بیت

نہ بہر سر بود لایق بادشاہی　　　و نہ در ہر دل گنج اسرار الٰہی

اگر بادشاہ جو اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے، فقیر ولی اللہ کو طلب کرنا چاہے، تو وہ ہرگز اس کو نہیں پا سکتا۔ اور اگر فقیر بادشاہ ظلّ اللہ کو ملنا چاہے، تو بادشاہ کو ایک پل میں غلام حلقہ بگوش کی طرح برہنہ پا اپنے پاس لا سکتا ہے۔ فقیر کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر طاقت اور توفیق عطا کر رکھی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ معرفت توحید قُرب الٰہی کی لذّت اور جمعیت ملک سلیمانی کی بادشاہی کے مراتب سے بہتر ہے۔

بیت

اللہ تعالیٰ کی یاد کی لذّت و حلاوت ہر ذائقہ سے بہتر ہے۔ دُنیا کی لذّت کچھ وقعت نہیں رکھتی، اس کو دوام حاصل نہیں ہے۔

فقیر کسی صورت میں بھی کسی غرض کے لئے بادشاہ کی طرف رجوع نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی طرف جاتا ہے۔ مگر اس وقت جب کہ اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ سے حکم اور اجازت ہو۔ فقراء اگر چہ فقر اور فاقہ کی لذّت میں مرتے ہیں۔ مگر اپنا قدم بادشاہ کی چوکھٹ پر نہیں لے جاتے ہیں۔ اور اگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضور اکرم ﷺ کی اجازت سے بادشاہ کی دہلیز پر قدم رکھا ہے، تو وہ بادشاہ کو ہر طرح سے البتہ جمعیت بخشتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف لاتے ہیں۔ بادشاہ جو طالب اللہ ہے اور ولی اللہ فقیر بھی ہے، اسے حضور نبی پاک ﷺ کے طفیل فقر اور قُرب کے دونوں مراتب عین بعین حاصل ہوتے ہیں۔ فقیر ولی اللہ بادشاہ ظلّ اللہ پر غالب ہوتا ہے۔

بیت

ہر ایک سر بادشاہی کے لائق نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی ہر ایک دل اسرار الٰہی کا خزانہ ہوتا ہے۔

وازدیدن مجلس فقیران ولی اللہ محمدی علیہ السلام کلمہ حاصل شود جمعیت خیر خلق۔

الحدیث

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَنْفَعُ النَّاسَ ط (۱)

اگر فقیر میخواہد کہ گدا مفلس عاجز محتاج را بخش التفات کند بر مسند سریر بادشاہی بنشاند و بنوازد و اگر میخواہد بادشاہ ملک تمام عالم را از قائم مقام معزول سازد۔ فقیر صاحب تصور فی اللہ نظارہ یا پروردگار بحکم اللہ و بارخصت اجازت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ صاحب اختیارات۔

لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ ط

بعین العیان البیان ساکن لاہوت لامکان۔ ہر کہ منکر از اولیاء اللہ و ولی اللہ فقیران و درویشان پریشان بی جمعیت ہمیشہ۔ این چنین دعوت لطف الکریم قرب اللہ تصور تصرّف نور حضور یا توجہ با دعوت قہر عظیم خواہد زوال یابا توجہ دعوت لطف الکریم دعوت لطف الکریم خواہد بترقی روز بروز لازوال۔

فقیر کامل ولی اللہ علماء عامل عارف باللہ واصل مکمل فی اللہ محقق اکمل بقاباللہ آنست کہ طالب مُرید شاگرد صادق صفا کیش را ذکر فکر ورد وظایف ہرگز مشغول نگرداند۔ یکبارگی یک مرتبہ مدخل حاضر مشرّف مجلس محمد رسول اللہ ﷺ بحضور رساند و مرتبۂ طالب با مرتبۂ خود برابر سازد و در باطن تعلیم تلقین منصب مراتب از محمد رسول اللہ ﷺ بحضور ہدایت ولایت بدھاند۔ پیر مُرشد کامل را کہ مراتب دوام بحضور است بحضور مجلس محمدی علیہ السلام رسانیدن آنرا چہ مشکل ذرا است۔ مُرشد پیر کہ کرامت حضور نداند و طالب مرید را بحضور رسانیدن نتواند۔ از ناقص ناتمام پیر مُرشد تلقین گرفتن و طالب مُرید شُدن مطلق حرام۔ مُرشدی و پیری بحضور اسم اللہ ذات بحضور توفیق از طریق تحقیق نہ بدعت زندیق است بی صدق تصدیق مُرشدی مراتب بحضوری قرب اللہ ناگاہ آگاہ است۔ ہر کہ قرب اللہ ر انداند۔ راہ گمراہ۔ طالبان و مریدان بردی گناہ۔ طالب طلب العلم صاحب دانش عالم باشعور لایق معرفت اللہ حضور علم ظاہر فرض عین آنچہ ضروری و علم باطن معرفت قرب اللہ آنچہ علم حضوری۔

---

(۱) جامع الصغیر از علامہ سیوطیؒ۔

ولی اللہ فقراء اور حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس کو دیکھنے سے کلمہ حاصل ہوتا ہے۔ اور اسی سے اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کو بھلائی اور طمانیت حاصل ہوتی ہے۔

نبی پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

''تم میں سے وہ شخص سب سے بہتر ہے' جو مخلوق خدا کو فائدہ پہنچائے۔''

اگر فقیر چاہے' تو وہ مفلس' عاجز اور محتاج گداگر کو بادشاہی تخت پر بٹھا سکتا ہے۔ اور اس کو نواز سکتا ہے۔ اور اگر وہ چاہے' تو وہ بادشاہ عالم کو معزول کر سکتا ہے۔ جو فقیر صاحب تصور فی اللہ ہے' اسے حکم خداوندی اور نبی پاک ﷺ کی بارگاہ سے ہر قسم کا اختیار حاصل ہے۔

''فقراء کی زبان اللہ تعالیٰ کی تلوار ہوتی ہے۔''

یعنی وہ لاہوت ولامکان میں رہ کر پوری طرح دیکھتے ہیں۔

واضح رہے کہ جو شخص اولیاء اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے دوستوں' فقراء اور درویشوں کا منکر ہے' وہ دائمی طور پر پریشان اور بے جمعیت رہتا ہے۔ دعوت لطف الکریم سے قرب الٰہی' تصور' تصرّف اور نور حضور باتوجہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن دعوت قہر عظیم سے زوال لاحق ہوتا ہے اور دعوت لطف الکریم سے روز بروز یعنی ہر روز لازوال ترقی نصیب ہوتی ہے۔

یاد رہے کہ فقیر کامل ولی اللہ عالم' عامل' عارف باللہ' واصل مکمل فی اللہ' صحیح اکمل بقا باللہ وہی ہے' جو طالب مُرید' شاگرد صادق اور صادق کیش کو ذکر' فکر اور ورد وظائف میں ہرگز مشغول نہ کرے' بلکہ بیک وقت حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس سے فوراً مشرّف کرا دے۔ اور طالب کا مرتبہ اپنے مرتبے کے مساوی کر دے۔ اور باطن میں حضور نبی کریم ﷺ سے ہدایت اور ولایت کے مناصب و مراتب دلائے۔

جس کامل پیر مرشد کو دائمی حضوری کے مراتب حاصل ہیں۔ اس کو حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس میں پہنچا دینا کوئی مشکل اور بعید نہیں ہے۔ جو مرشد پیر مرید کو حضوری میں نہیں پہنچا سکتا' وہ ناقص ہے۔ ایسے ادھورے ناقص پیر مرشد سے تلقین حاصل کرنا مطلق حرام ہے۔ پیری اور مریدی اسم اللہ ذات کے تصور اور حضوری سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ راستہ کوئی بے دینی کا نہیں' جو بے صدق وتصدیق حاصل ہو جائے۔ ایک مرشد حضوری قرب خداوندی کے مراتب سے اچھی طرح آگاہ ہوتا ہے' جو مرشد قرب خداوندی سے واقف نہیں' وہ گمراہی کے راستے پر ہے۔ اس کے لئے پیری اور مریدی دونوں حرام ہیں۔

واضح رہے کہ عقل مند' صاحب دانش معرفت اللہ حضوری طالب علم کے لئے علم ظاہری اور علم باطنی ضرورت کے مطابق فرض عین ہیں۔

ہردو علم داشتہ باشد مثل محک الحق محققین حق الیقین ۔ طالب از مرشد و یا مرید از پیر و یا شاگرد از استاد اوّل طالب علم کیمیا اکسیر طلب کند کہ بغیر از علم اکسیر طالب بمطالب مراتب دینی و دنیوی ہرگز نمی رسد و حاصل جمعیت طالب حیران پریشان و با جمعیت طالب انسان است کہ علم کیمیا اکسیر را دوازدہ طریق است کہ از عمل عامل را با توفیق تحقیق است ۔ ہر کہ مرشد طالب نالایق است و پیر ناقص مرید او استاد بدبخت شاگرد را اطلاع ندھد و عمل علم کیمیا اکسیر نہ بخشد کہ وجود او در قید نفس مردود و غلیظ کم حوصلہ غلط است ۔ غضب خدائی حیاء کہ از پیر مرشد استاد میگردد خوار خراب ۔ ہر کہ طالب صادق کامل و مرید لایزید را علم کیمیا اکسیر بخش کند ثواب است و کیمیا کامل وجود اکسیر آنست کہ ظاہر بر دل غنی و باطن دوام حاضر مجلس نبیؐ بر دین محمدی ﷺ قوی ۔ این را کیمیا اعظم گویند ۔

بدانکہ در علم کیمیا اکسیر در عمل دوازدہ ھزار راہ است ۔ پیش عامل کامل آسان کار است در نظر نگاہ و ناقص اگر تمام عمر بہ سنگ زند خیلی مشکل و دشوار کہ دل سیاہ است ۔

ابیات

گر نبودی عمل ظاہر کیمیاء   کی رسیدی از عنایت کیمیا
بہ بود از کیمیا صاحب نظر   نظر عارف بہ بود از سیم و زر

کیمیا دو قسم است: یکی کیمیا ہنر ۔ دوم کیمیا اسم اللہ ذات ۔ بہ از سیم و زر فرض عین است ۔ در عمل تصرف آوردن ضرور ۔

چنانچہ ہر کیمیا در عمل تصرف در آرد ۔ باز ھنر کیمیا بگذارد و دل میگردد سرد و در مرتبہ فقیر اختیاری با عنایت جمعیت مرد کیمیا کہ فرض عین است بستاند ۔ ہم چنان فرض عین است کہ عمل کیمیا نسیان گرداند ۔ چنان در معرفت وحدت غرق می شود ۔

جسے یہ دونوں علم حاصل ہیں وہ حق کی کسوٹی کی طرح ہیں ۔ اور حق الیقین کے محقق ہیں ۔ طالب مرشد سے، مرید پیر سے اور یا شاگرد استاد سے طالب علم کیمیا اکسیر طلب کرتا ہے ۔ کیونکہ علم اکسیر کے بغیر دینی اور دنیوی مطالب و مراتب ہرگز حاصل نہیں ہوتے ۔ جسے یہ جمعیت حاصل نہیں وہ طالب دائمی طور پر حیران و پریشان رہتا ہے ۔ اور جسے جمعیت حاصل ہے ۔ وہ انسان ہے (ورنہ حیوان ہے) ۔

علم کیمیا اکسیر کے بارہ طریق ہیں جو عمل سے عامل کو باتوفیق بناتے ہیں ۔ جو مرشد پیر یا استاد طالب یا مرید یا شاگرد کو اس امر کی اطلاع نہیں دیتا وہ نالائق اور بدبخت ہے ۔ اور جو عمل علم کیمیا اکسیر نہیں بخشتا ہے ۔ اس کا وجود نفس مردود کی قید میں رہتا ہے ۔ اور وہ غلیظ کم حوصلہ غلطی پر ہے ۔ بے حیائی اور غضب الٰہی ہے کہ طالب پیر مرشد یا استاد سے خراب خوار ہو جائے ۔ جو مرشد کامل طالب صادق اور مرید لایزید کو عمل کیمیا اکسیر عطا کرے وہ ثواب ہے ۔ اور کیمیا کامل وجود اکسیر یہ ہے کہ ظاہر میں اس کا دل غنی ہو اور باطن میں اسے حضور نبی کریم صاحب لولاک ﷺ کی ہمیشہ کی حضوری حاصل ہو اور دین محمدی ﷺ پر قائم ہو اور ثابت قدم ہو ۔ اسی کو کیمیائے اعظم کہتے ہیں ۔

جاننا چاہئے کہ علم کیمیا میں عمل کی بارہ ہزار راہیں ہیں جو عامل کامل کے لئے تو نظر نگاہ میں آسان ہیں لیکن ناقص اگر تمام عمر سخت محنت و ریاضت بھی کرے تو اس کے لئے مشکل اور دشوار ہے کیونکہ اس کا دل سیاہ ہے ۔

ابیات

اگر کیمیا بنانے کا طریقہ ظاہر نہ ہوتا ۔ تو اس کی عنایت کے بغیر علم کیمیا کو کیسے حاصل کرتے؟ کیمیا بنانے والے سے صاحب نظر بہتر ہوتا ہے ۔ عارف کامل کی نظر سونا چاندی سے بہتر ہوتی ہے ۔

کیمیا کی دو اقسام ہیں:۔

(۱) کیمیائے ہنر   (۲) کیمیائے اسم اللہ ذات ۔

ان دونوں کا حاصل کرنا فرض عین ہے ۔ اور ان کا عمل تصرف ضروری ہے ۔ چنانچہ جب انسان ہر قسم کی کیمیا کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے تو پھر کیمیائی ہنر کو چھوڑ دیتا ہے ۔ اور اس کا دل سرد ہو جاتا ہے ۔ اور فقر میں آ کر غناء اور جمعیت کو اختیار کرتا ہے جس طرح مرد کے لئے کیمیا کا حاصل کرنا فرض عین ہے اسے اسی طرح معرفت وحدت خداوندی میں ایسا مستغرق ہونا چاہئے کہ عمل کیمیا اسے بھولے سے بھی یاد نہ آئے ۔

کیمیاءِ ھزا اسم ضروری تمام شد و دوم کیمیا جسم کہ مس وجود مردہ دل را بحضور معرفت قرب اللہ سرخ زر گرود۔ چنانچہ کیمیاءِ جسم کیمیاءِ نظر کیمیاءِ زبان روح کیمیاءِ سِرّ کیمیاءِ گوش کیمیاءِ دست کیمیاءِ پاء توجہ کیمیاءِ کیمیاءِ تصور کیمیاءِ تصرّف وھم کیمیاءِ الہام کیمیاءِ خیال کیمیاءِ دلیل کیمیاءِ معرفت کیمیاءِ قرب کیمیاءِ نور کیمیاءِ حضور کیمیاءِ روشن کیمیاءِ ضمیر کیمیاءِ برنفس امیر جملہ کیمیاءِ اکسیر و جملہ دعوت تکثیر مجموعہ مجمل جملہ از فنا فی اللہ فقیر مرشد کامل۔ کہ روز اوّل طالب صادق را مرتبہ عمل عطا بخش نکند ہرگز طالب مُرشد بمعرفت اللہ و جمال حق طالب را بر گردن مُرشد وبال۔ این مراتبین کیمیاءِ آسان کار است۔

مُرشد کامل اینست کہ اوّل طالب اللہ حاضرات اسم اللہ ذات عیان و آنچہ در کوہ سنگ پارس افتادہ باشد از ان کوہ پارس بدست تصرّف کہ بآھن چسپند زر سرخ گردد و مراتب سنگ پارس از عیان ہر علم و ہر حکمت و ہر گنج و ہر جمعیت و ہر ذکر و فکر و ہر ورد وظایف و ہر تصور تصرّف توجہ و علم کیمیاءِ اکسیر و ہر علم دعوت تکثیر و ہر دولت و مراتب و ہر نعمت کل وجز و در نعم البدل واقف احوال صاحب توفیق ماضی مستقبل حال لایق نباشد۔ در علم دعوت خواندن و جمعیت کہ نعم البدل ازل ابد مبدّل گرداند نعم البدل دنیا ملک سلیمانی و نعم البدل عقبیٰ ہر چہار نعم البدل بستاند در تصرّف آرد۔ اگر جملہ گنج در تصور با تصرف خزانہ غیبی لاریبی تحقیق بہ بیند و میداند و در تصرّف بدست آوردہ خرچ تصرّف کردہ نمیداند ہیچ سود ندارد و چون نعم البدل حقیقی بوقت تحقیق دم عیسیٰ صفت از ہر نعم البدل یا گنج نعمت وسلامت ماند لایحتاج است۔

ایک کیمیاء ہنر اسم دوسرے کیمیائے جسم کہ تانبے کے وجود کا مردہ دل بھی حضوری و معرفت الٰہی میں پہنچ کر کندن بن جاتا ہے۔ کیمیاء کے اقسام ذیل ہیں۔ کیمیائے جسم' نظر' زبان' روح' سِرّ' کان' ہاتھ' پاؤں' توجہ' تصور' تصرّف' وہم' الہام' خیال' دلیل' معرفت' قرب' نور' حضور' روشن ضمیر اور کیمیائے ہر نفس امیر' جملہ کیمیاء اکسیر اور جملہ دعوت تکثیر فنا فی اللہ فقیر مُرشد کامل سے ہاتھ آتی ہیں' جو کہ پہلے دن طالب صادق کو مرتبہ عمل عطا کر دیتا ہے۔ ورنہ طالب خود ہرگز معرفت خداوندی تک نہیں پہنچ سکتا۔ پس مرشد کے لئے ضروری ہے کہ وہ طالب کو معرفت اور جمال حق دکھائے' ورنہ مرشد کی گردن پر وبال رہے گا۔ کیمیاء کے یہ مراتب آسان ہیں۔

کامل مرشد وہ ہے جو پہلے طالب اللہ کو اسم اللہ ذات کے حاضرات عیاں طور پر دکھا دے۔ اور جو کچھ پہاڑ میں سنگ پارس پڑا ہوا ہے' دے دے' جو لوہے کو کندن بنا دے اور اسے ہر ایک علم حکمت' خزانہ' جمعیت' ذکر' فکر' ورد وظائف' تصور' تصرّف' توجہ' علم کیمیاء اکسیر اور علم دعوت تکثیر اور تمام دولت و مراتب اور کُل و جز ہر نعمت بخش دے۔ نعم البدل کے طور پر ماضی' حال اور مستقبل کے حالات سے واقف ہو۔ اور باتوفیق ہو۔ جو شخص یہ اوصاف نہیں رکھتا' وہ دعوت خوانی اور جمعیت کے علم میں ضرور رجعت میں پڑے گا۔

یاد رہے کہ کامل وہ ہے جو چاروں نعم البدل یعنی نعم البدل دنیا' ملک سلیمانی' عاقبت' ازل اور ابد اپنے تصرّف میں لاتا ہے۔ اگر انسان کو تمام غیبی اور لاریبی خزانوں کا تصور و تصرّف ہو' لیکن ہاتھ میں لا کر خرچ کرنا نہ جانتا ہو' تو بالکل بے سود ہے۔ لیکن جب حقیقی نعم البدل جو تحقیق کے وقت دم عیسیٰ صفت ہو' کو حاصل کر کے ہر ایک نعمت البدل اور گنج نعمت سے سلامت رہے' تو لایحتاج ہوتا ہے۔

حدیث قدسی

عِبَادٌ الَّذِیْ قُلُوْبُھُمْ عَرْشِیَّۃٌ وَاَبْدَانُھُمْ وَحْشِیَّۃٌ وَھِمَّتُھُمْ سَمَاوِیَّۃٌ ثَمَرَۃُ الْمَحَبَّۃِ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مُقَدَّسَۃٌ وَ خَوَاطِرُھُمْ جَاسُوْسَۃُ سَمَاءٌ سَقْفُھُمْ وَالْاَرْضُ بَسَاطُھُمْ وَعِلْمٌ اَنِیْسُھُمْ وَرَبٌّ جَلِیْسُھُمْ ط

حدیث قدسی

عباد الذین ایجاد ھم فی الدنیا کمثل المطر اذا نزل فی البر انبت البر و اذانزل فی البحر خرج الدُّرُّ ط

بدانکہ ای عزیز! فرمودہ خدا عزّ وجلّ (۲)

قولہٗ تعالیٰ:۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ط (۳)

داناوآگاہ باش! غلیظ غلاظت از دل تراش اوّلاً۔ اگر طالب مرید صادق صالح حضرت پیر محی الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز است ہمیشہ در آستین حضرت پیر دستگیر محفوظ اللہ و اگر طالب مرید و اولاد طالحہ صالحہ نباشد حضرت پیر در آستین طالب مرید فرزند است۔ ہر کہ بایشان دشمنی کند و آزار بہ تیغ برھنہ مرگ مفاجات و یا تیغ بیماری و یا تیغ کم رزقی قتل و خراب گرداند۔ ہر آنکس احمق باشد کہ طالب مرید فرزند حضرت پیر را آزار رساند۔ این پیر وزیر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ است۔ اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْہِ الْاِشَارَۃُ ط

بدانکہ فقیر کامل عارف باللہ را از دو مراتب شناختہ میشود! مراتب ظاہر توفیق و مراتب باطن تحقیق و مراتب ظاہر توفیق را گویند و باطن تحقیق را خوانند۔ ظاہر توفیق آنست کہ باتوفیق آنچہ گنج تصرّف دنیا و آنچہ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ در قبض قید او باشد۔

---

(۱) حدیث قدسی (۲) ایضاً (۳) سورۃ الفرقان ۲۵:۶۳

وہ اس کی قید اور قبضے میں ہو۔

حدیث قدسی

اللہ ربّ العزت تبارک وتعالیٰ نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا:۔

اے میرے وہ بندو کہ ان کے دل اللہ کا عرش ہیں اور ان کے جسم اداس ہیں اور ان کی ہمّت بلند ہے۔ اللہ کی خشیت کے پھل سے ان کے دل مقدس ہیں۔ ان کے دل کی واردات آسمان کے معاملات کی جاسوسی کرتی ہے۔ جو ان کی چھت ہے اور زمین ان کے بچھونا ہے۔ ان کو تلاش کرو وہ کہاں ہیں۔ جن کا غم خوار اور ساتھی اللہ ہے۔

حدیث قدسی

میرے کچھ بندوں کا دنیا میں موجود ہونے کی مثال مثل بارش کے ہے۔ جب بارش خشک زمین پر برستی ہے تو گندم اگاتی ہے اور جب سمندر پر برستی ہے تو موتی پیدا کرتی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

''اور بندگانِ الٰہی وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے خطاب کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں''۔ دانا اور آگاہ ہو جا۔ پہلے تم دل سے غفلت و غلاظت کو دور کرو۔ جو شخص حضرت غوث اعظم سیّد محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کا نیک طالب اور مرید صادق ہے۔ وہ ہر وقت حضرت پیر دستگیر کی آستین میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے۔ اور اگر طالب مرید حضور کی نیک اور صالح اولاد میں سے نہیں ہے تو بھی اس کی یہی حالت ہے۔ جو شخص حضور کی اولاد سے دشمنی کرے گا اور دکھ پہنچائے گا تو اسے اچانک موت یا بیماری یا کم رزقی کی ننگی تلوار قتل وتباہ کرے گی۔ وہ شخص احمق ہوگا کہ جو طالب مرید حضرت پیر کی اولاد کو آزار پہنچائے گا۔ یہ پیر یعنی حضرت غوث اعظم حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے وزیر ہیں۔ ''عقل مند کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔'' جاننا چاہئے کہ فقیر کامل عارف باللہ دو مراتب سے پہچانا جاتا ہے۔ (۱) ظاہر میں باتوفیق ہو۔ (۲) باطن میں باتحقیق ہو۔ ظاہری مراتب توفیق اور باطنی تحقیق کس کو کہتے ہیں؟

ظاہری توفیق یہ ہے کہ دنیوی خزانوں کا تصرّف حاصل ہو اور جو کچھ ارض وسماوات میں ہے

این را مراتب ظاہر لایحتاج صفت کریم گویند و شب و روز آن را گنج ہر چند کہ تصرّف کند کم نگردد۔ از مشرق تا مغرب تمام عالم را نان دہی کند لایق است و بر کامل ضرور است بلکہ از گنج بدر کند نصاب کہ خزانۃ اللہ در تصرّف کامل بیشمار و بی حساب۔ این چنین کامل صاحب توفیق را خطاب خزائن اللہ و فوطہ دار گویند بعید و بی خبر از قرب و معرفت پروردگار۔ توحید مراتب دوم تحقیق آنست تحقیق کہ توفیق باطل را بگذارد و معرفت حقیقت حق را بیاورد و صاحب مراتب آنست کہ تحقیق صادق صدق عارف با تصدیق در تصرّف اوست۔ معرفت توحید قرب حضور مشاہدہ غرق فی التوحید و غرق فی اللہ دیدار و مشرّف ملاقات مجلس انبیاء اولیاء اللہ۔ عالم علم معرفت و عالم علم توحید و عالم علم نظر غالب بر مہتر خضر علیہ السّلام و عالم علم لدنی و عالم علم توجہ و عالم علم تفکر و عالم علم وجود و عالم علم فنا، و عالم علم بقاء لقاء معبود۔ اینست مراتب تحقیق مرشد تحقیق روز اوّل با ہر یک مراتب بعلم تحقیق رساند۔ و از علم ظاہر تفریق گرداند۔

بدانکہ ای عزیز! معلوم شد کہ لایق ارشاد مرشد آنست کہ ظاہر کسی را با توفیق و باطن برحق تحقیق۔ اوّل بر طالب فرض عین است کہ مثل محک مرشد را از مراتب تحقیق توفیق امتحان کند۔ اگر مرشد درست نخست طالب را با نظر توجہ مراتب تحقیق توفیق رساند طالب از و ارشاد کہ مرشد کامل تمام است ولا نہ از مرشد بی توفیق و بی تحقیق طالب صادق را از مرشد ناقص ناتمام ارشاد گرفتن حرام است۔

ابیات

طالبا با خیر باشی دام دار گردانی بود گشتن طیّار

طالبا گر عاقلی عارف شناس می شناسد عارفان اہل از قیاس

ان ظاہری مراتب والے کو لایحتاج اور کریم صفت کہا جاتا ہے۔ ان خزانوں میں سے شب و روز جس قدر چاہے خرچ کرے کم نہیں ہوں گے۔ اور مشرق سے مغرب تک کی تمام مخلوق کو کھانا دے جائز ہے۔ کامل پر واجب ہے کہ ان خزانوں کی زکوٰۃ دے جس کے قبضے میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار اور بے حساب خزانے ہیں۔ ایسے کامل صاحب توفیق کو اللہ تعالیٰ کا خزانچی کہا جاتا ہے۔ جسے یہ تصرّف حاصل نہیں وہ قرب حق اور معرفت خداوندی سے بعید اور بے خبر ہے۔ دوسرے مراتب توحید کی تحقیق یہ ہے کہ باطل توفیق کو ترک کرے۔ اور حقیقت حق کی معرفت کو لے لے۔ صاحب مراتب شخص وہ ہے کہ عارف با تصدیق کا صدق اور صادق کی تحقیق اس کے تصرّف میں ہو۔ توحید قرب حضور کی معرفت اور مشاہدہ غرق فی التوحید اور غرق فی اللہ دیدار اور ملاقات مجلس انبیاء اولیاء اللہ کا شرف حاصل ہو۔ علم معرفت، علم توحید، علم نظر غالب بر مہتر خضر علیہ السّلام، علم لدنی، علم توجہ، علم تفکر، علم وجود، علم فنا، علم بقاء اور دیدار معبود سے فرق کرتا ہو۔

یہ ہیں صحیح مرشد کے مراتب جو یقیناً پہلے دن ہی پہلی ہی نظری توجہ سے تحقیق اور توفیق کے مراتب پر پہنچا سکتا ہے۔ وہ علم ظاہری سے فرق کرتا ہے۔

اے عزیز! جان لے کہ ارشاد کے لایق وہ شخص ہے کہ جس کا ظاہر با توفیق اور باطن برحق تحقیق ہو۔ ہر ایک طالب پر اوّل فرض عین ہے کہ مرشد کو کسوٹی کی طرح پہچان لے کہ آیا اس میں مراتب تحقیق اور توفیق ہیں یا نہیں۔ اگر مرشد صحیح اور درست ہے تو وہ طالب کو پہلی ہی نظری توجہ سے تحقیق اور توفیق کے مراتب پر پہنچا سکتا ہے۔ طالب صادق کو اس سے ارشاد لینا چاہئے کہ وہ کامل اور مکمل مرشد ہے۔ ورنہ بے توفیق اور بے تحقیق اور ناقص اور ناتمام مرشد سے ارشاد لینا (بالکل حرام) ہے۔

ابیات

اے طالب! تو اپنے آپ کو باخیریت رکھ اور اپنا سامان اپنے ساتھ رکھ۔ اور جال وغیرہ کو آمادہ رکھنا چاہئے۔ اے طالب! اگر تو عقلمند ہے تو عارف باللہ کو پہچان لے۔ اہل قیاس اور صاحب الرائے اشخاص عارفوں کو علامات سے پہچان لیتے ہیں۔

کی بود این عارفان دل صفاء   وز طالبان زر و سیم گیرند بی حیاء

بعضی فرقہ را ظاہر تحقیق و باطن زندیق چنانچہ خلاف پیغمبر علیہ السلام و بعضی را ظاہر باطن زندیق چنانچہ فرمودہ است خدای تعالیٰ در قرآن مجید۔

قولہ تعالیٰ:۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ط (۱)

و بعضی را باطن تحقیق و ظاہر زندیق گردد کہ روئی نیارند بر شرع اسلام طریق و بعضی را ظاہر باطن تحقیق از حق کہ برحق گوید۔ حق بشنود۔ حق بیند و حق داند۔ راہ او براستی حق بیزار از باطل۔ صاحب حق کہ برحق است آنرا باطن برحق است۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:۔

کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفُ الظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ کُلٌّ ط (۲)

ابیات

باھوؒ گر یک رنگ شو یکتا صفاء   تا بیابی معرفت وحدت لقاء

دو دو رنگی دل بود روئی سیاہ   این مراتب کاذبان قہر از خدا

بدانکہ ہفتاد و سہ ملّت است۔ ہیچ ملّت خود را ذلّت نمیگوید ہمہ کس میگوید کہ ملّت من نجات متبر کات۔ پس معلوم شد۔ ہر ملّت را از علم راہ است ہفتاد و ملّت را خلاف شرع مخالف سنّت جماعت گمراہ است۔ پس معلوم شد کہ فقیر عارف آنرا گویند کہ علم ہفتاد و سہ ملّت داند۔ از ہر ملّت را علم خواند۔ فرقۂ ملّت کہ سنّت جماعت است۔

(۱) سورۃ البقرۃ ۲: ۴۴ (۲) الحدیث

یہ عارف کیسے دل صفا ہو سکتے ہیں؟ جو طالبوں سے یہ بے حیا اور بے غیرت سونا چاندی حاصل کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ بعض فرقوں کا ظاہر با تحقیق، مگر باطن بے دین ہوتا ہے۔ ایسے لوگ نبی ﷺ کے پیرو نہیں ہوتے۔ بعض ظاہر و باطن دونوں میں بے دین ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو، لیکن خود کو بھول جاتے ہو۔''

بعضوں کا باطن با تحقیق ہوتا ہے، لیکن ظاہر بے دین ہوتا ہے۔ ایسے لوگ ظاہر میں شرع کے پابند نہیں ہوتے اور بعض کا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے حق پر ہوتا ہے۔ ایسے لوگ سچ کہتے ہیں، سچ ہی دیکھتے ہیں اور سچ ہی جانتے ہیں۔ وہ سچ پر چلتے ہیں اور باطل سے بیزار ہوتے ہیں۔ جو صاحب حق پر چلتا ہے، اس کا باطن برحق ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

''جو ظاہر باطن کے مخالف ہے، وہ باطل ہے۔''

ابیات

اے باھوؒ! اگر یک رنگی رکھنے والے کا ظاہر و باطن ایک ہو، تو وہ شخص وحدت کی معرفت اور دیدار خداوندی حاصل کر لے گا۔ منافقت میں دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ جھوٹوں کے یہ مقامات قہر خداوندی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ کل فرقے تہتر ہیں۔ ان تہتر فرقوں میں سے کوئی فرقہ بھی اپنے آپ کو ذلیل نہیں کہتا اور ہر ایک یہی کہتا ہے کہ میں سیدھی راہ پر ہوں اور میری ہی نجات ہوگی اور میرا فرقہ ہی متبرک ہے۔ ہر فرقہ کے لئے علم کا راستہ ہے۔ اور ان میں بہتر فرقے غلطی پر ہیں اور مخالف شرع ہیں۔ اہل سنت و جماعت فرقہ سچا اور ناجی ہے۔ باقی سب کے سب جہنمی ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ فقیر عارف وہ ہے جو ان تہتر فرقوں کا علم رکھتا ہو اور ہر فرقہ کا علم پڑھتا ہو۔ ملّت کا وہ فرقہ جو سنّت جماعت ہے،

درحقیقت بحق رساند ہفتاد و ملّت کہ باطل است' از علم حق بروی غالب گردد۔ باطل را دفع گرداند کہ ملّت سنت جماعت سعید است کہ اصل اساس این ملّت بروصل معرفت قرآن مجید بیخ توحید است۔ بغیر از ملّت سنت جماعت همہ از تقلید است شقی۔

بدانکہ علم بسیار است۔ ہیچ راہ ملّت از علم بعید بیرون نیست۔ پس درس علم دو قسم است:

علم ظاہر و درس ظاہر۔

کہ تمام عالم در قید شرع شریف قضاء۔ دوم علم باطن معرفت لطیف رضاء۔ پس در علم باطن ہفت درس است و ہفت علم طریق میخوانند ہفت توفیق جمعیت حکمت تحقیق دانند کہ بہ طالبان اللہ را علم عارف مرشد باطن وتمامیت مطالب رساند۔ چنانچہ اوّل علم ذکر و درس ذکر و عالم ذاکر۔ دوم علم فکر و درس فکر و عالم فکر۔ سوم علم مذکور و درس مذکور و عالم مذکور۔ چہارم علم الہام و درس الہام و عالم الہام۔ پنجم علم مشاہدہ حضور و درس مشاہدہ حضور و عالم مشاہدہ حضور۔ ششم علم غرق و درس غرق و عالم غرق۔ ہفتم علم معرفت مشرّف دیدار عالم:۔

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ط (۱)

دوام فی الانوار مطالعہ دیدار بموجب این آیت کریمہ نصیب کامل انسان است۔

قولہ تعالیٰ:۔

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی ط (۲)

قولہ تعالیٰ:۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ط (۳)

قولہ تعالیٰ:۔

مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ط (۴)

(۱) نقل از عین العلم و شرح برزخ　　(۲) سورۃ النجم ۵۳: ۱۷

(۳) سورۃ العلق ۹۶: ۵　　(۴) سورۃ الکہف ۱۸: ۶۵

درحقیقت حق تک پہنچاتا ہے۔ اور بہتر فرقے جو باطل ہیں' علم حق کے لحاظ سے ان پر غالب رہتا ہے۔ اور باطل کو دفع کرتا ہے۔ کیونکہ اہل سنت و جماعت سعید ہیں۔ اس واسطے کہ اس فرقہ کی بنیاد ہی معرفت قرآن مجید پر ہے' جو توحید کی جڑ ہے۔ سنت و جماعت کے فرقہ کے بغیر باقی سب تقلیدی اور شقی ہیں۔

جاننا چاہئے کہ علم باکثرت ہیں۔ کوئی ملّت یا طریق علم سے باہر نہیں ہے۔ اس لئے کہ علم کا درس دو اقسام میں منقسم ہے:۔

۱۔ علم ظاہر　　۲۔ درس ظاہر

کیونکہ تمام جہاں شرع شریف کی قید میں ہے۔ دوسرے علم باطن معرفت اور لطف و رضا ہیں۔ پھر علم باطن میں سات درس ہیں۔ سات طریق سے یہ علم حاصل کیا جاتا ہے' جس سے سات توفیق جمعیت اور حکمت تحقیق حاصل ہوتی ہے۔

جاننا چاہئے کہ مرشد عارف اور عالم ہے۔ وہ طالبوں کو تمام باطنی مطالب اور مراتب پہنچاتا ہے۔ چنانچہ پہلے اسے علم ذکر و درس فکر اور عالم ذاکر بنا دیتا ہے۔ پھر علم وفکر اور درس فکر سے فکر کا عالم' پھر علم مذکور اور درس مذکور سے عالم مذکور' پھر علم الہام اور درس سے عالم الہام' پھر علم مشاہدہ حضور اور درس مشاہدہ حضور اور عالم مشاہدہ حضور۔ پھر علم غرق و درس غرق اور عالم غرق بنا دیتا ہے۔ اور پھر علم معرفت سے مشرّف دیدار کا عالم بنا دیتا ہے۔ اس وقت طالب کی حالت ''مرنے سے پہلے مر جاؤ'' کے مطابق ہو جاتی ہے۔ اور حسب ذیل آیت کریمہ کے مطابق انسان کامل ہمیشہ انوار دیدار کا مطالعہ کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''نہ آنکھ جھپکی اور نہ دیکھنے میں غلطی کی''۔

پھر ارشاد ربانی ہے:۔

''انسان کو جس چیز کا علم نہیں' اس کو علم دے دیا''۔

پھر ارشاد خداوندی ہے:۔

''اس کو اپنی طرف سے خصوصی علم عطا کیا''۔

قولہ تعالیٰ:۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ ط (۱)

یادکن ربّ خود را در آن حال فراموش کردہ ای۔

قولہ تعالیٰ:۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ط (۲)

بغیر از تقویٰ معرفت و توحید اللہ تعالیٰ حاصل نمی شود و علم تقویٰ و عالم متقی چہار قسم است:

اوّل متقی و علم تقویٰ فقہ مسائل است بر زبان اکل الحلال و صدق المقال۔ دوم متقی تقویٰ بعلم تصدیق است کہ این را متقی فکر فنائے نفس گویند۔ سوم متقی علم تقویٰ فیض است کہ فرحت الروح است۔

چہارم علم تقویٰ عالم متقی، علم تقویٰ فضل است کہ مشاہدۂ اسرار پروردگار مشرف دیدار است۔ نصیبہ از ان روز الست۔ این جملہ مراتب متقی یکجا جمع میشوند۔ آنرا تقویٰ ہدایت گویند یعنی ازلی عالم فیض فضل بموجب آیت کریمہ:۔

قولہ تعالیٰ:۔

لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ط (۳)

پس این چنین اہل متقی را ہم مجلس محمدی ﷺ در باطن روا است و دیدن دیدار لقاء کہ بعیان است، و تماشای اُو ہر دو جہان است۔ ہم لقاء ہم جنت ہوا۔ پس لاہوت و لامکان و مشرف دیدار رحمت رحمٰن علم است۔

---

(۱) سورۃ الکہف ۲۴:۱۸ (۲) سورۃ البقرۃ ۳۱:۲ (۳) سورۃ البقرۃ ۲:۲-۳

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"اور اپنے ربّ کا ذکر کرو، جب تو بھول جائے۔"

"اپنے ربّ کی یاد کر، اس حال میں جب تو اس کو فراموش کر دے۔"

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"اور آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیئے۔"

تقویٰ کے بغیر معرفت اور توحید الٰہی حاصل نہیں ہو سکتے۔ علم تقویٰ اور عالم متقی کی چار اقسام ہیں:۔

۱۔ متقی اور علم تقویٰ: فقہ کہ حلال کھانے اور سچ بولنے کے تمام مسائل زبان پر ہوں۔

۲۔ متقی تقویٰ: جس کی تصدیق علم سے ہے کہ اس کو متقی فکر فنائے نفس بھی کہتے ہیں۔

۳۔ متقی علم تقویٰ: یہ فیض ہے، جس سے روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔

۴۔ علم تقویٰ عالم متقی: علم تقویٰ فضل ہے کہ جس سے متقی اسرار ربانی کا مشاہدہ کرتا ہے اور دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ یہ نصیبہ اسے روز الست سے حاصل ہے۔ متقی کے یہ تمام مراتب ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ اس کو تقویٰ ہدایت کہتے ہیں۔ یعنی ازلی عالم فیض فضل بموجب ذیل کی آیت کریمہ کے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"اس میں ان متقی پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔"

پس اس قسم کے متقی لوگوں کے لئے حضور اکرم ﷺ کی مجلس کی باریابی باطن میں روا ہے۔ ایسا متقی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عیاں طور پر دیدار کر سکتا ہے۔ نیز دونوں جہان کا تماشا دیکھ سکتا ہے۔ اسے دیدار الٰہی اور جنت دونوں باتیں نصیب ہوتی ہیں۔ پس لاہوت و لامکان اور مشرف دیدار رحمت رحمٰن علم ہے۔

ہر کہ عالم دیدار نداند و از مطالعہ علم دیدار سبق نخواند ہر آنکس مجہول و خبر از معرفت باطن وصول نماند۔ بی حصول است۔ اگر در راہ باطن چنین کرامت در دیدار نعمت و دولت مداومت' مشاہدہ' حضور لقاء مجلس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نبودی روندگان راہ باطن ھمہ گمراہ شدندی کہ طالب مرد را شکر است از معرفت اللہ دیدار و این جملہ عالم ظاہر باطن تقویٰ' معرفت' ذکر' فکر' نور حضور مذکور' دیدار' مشاہدہ' مقرب قرب قدس' جمعیت جلیل کل جز۔ آن راہ کدام است کہ بیک نظر در قید قبض تصرف تمام است۔ حاضرات اسم اللہ ذات۔ جملہ قرآن آیات باسم اعظم' حاضرات از کلمہ طیبات لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ مرشد کامل از روز اول سبق میدھد۔ طالب صادق را بکشاید با توفیق منماید بعینہ عین تحقیق۔ وین چنین مرشد باید کامل رفیق۔

انیست مراتب عارفان صاحب شرع ای احمق! اہل بدعت از قوم زندیق۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس

بدانکہ آن کدام علم است کہ مجموعہ فرض طی در یک فرض علم۔ آن کدام علم است کہ مجموعہ سنت طی در یک سنت است۔ آن کدام علم است کہ مجموعہ واجب در طی در یک علم واجب است۔ آن کدام علم است کہ مجموعہ مستحب طی در یک علم مستحب است۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:۔

اَلْعِلْمُ نُکْتَةٌ ط (۱)

ابیات

علم سہ حرف است یک نکتہ علم   نکتہ دانی عارف و عالم چہ غم
ہر علم شرح است علم از معرفت   عالم و عارف خضر عیسیٰ صفت
باھوؒ ہر علم را از علم دریافتہ   علم عین از عین باخود ساختہ

(۱) الحدیث

جو شخص عالم دیدار کو نہیں جانتا اور علم دیدار کا مطالعہ نہیں کرتا اور اس کا سبق نہیں پڑھتا' وہ مجہول ہے۔ اور وہ باطنی معرفت خداوندی کی خبر نہیں رکھتا۔ اور وہ بے حصول ہے۔ اگر باطنی راہ میں ایسی کرامت' دیدار نعمت' ہمیشگی کی دولت' مشاہدہ اور مجلس محمدی ﷺ کا دیدار نہ ہوتا' تو باطنی راہ کے تمام سالک گمراہ ہو جاتے۔ طالب مرد کے لئے دیدار معرفت الٰہی سے شکر کی نعمت میسر ہوتی ہے اور اسے تمام عالم کا ظاہری و باطنی تقویٰ' معرفت' ذکر فکر' نور حضور مذکور' دیدار' مشاہدہ' مقرب قرب قدس' اور کل و جز جمعیت جلیل سب کچھ حاصل ہوتا ہے۔ وہ کون سی راہ ہے' جس میں ایک ہی نظر سے تمام قید' قبض تصرف میں آ جاتے ہیں۔ وہ اسم اللہ ذات کے حاضرات ہیں۔ تمام قرآنی آیات بمعہ اسم اعظم اور کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ط کے حاضرات کا سبق مرشد کامل پہلے ہی روز طالب صادق کو دے دیتا ہے۔ اور اس پر منکشف کر دیتا ہے اور اسے پوری طرح تحقیق سے عین بعین دکھا دیتا ہے۔ اس قسم کا مرشد بھی کامل رفیق ہونا چاہئے۔

اے بیوقوف! یہ مراتب صاحب شریعت عارفوں کے ہیں۔ اہل بدعت بے دین ہوا کرتے ہیں۔

اللہ بس باقی ہوس

جاننا چاہئے کہ وہ کون سا علم ہے' جس میں علم کے ایک فرض کے ادا کرنے سے تمام فرائض ادا ہو جائیں اور ایک سنت کے ادا کرنے میں تمام سنتیں ادا ہو جائیں' اور وہ کونسا علم ہے کہ تمام واجب ایک ہی واجب کی ادائگی میں پورے ہو جائیں اور وہ کونسا علم ہے کہ تمام مستحب ایک ہی مستحب کے ادا کرنے میں آ جائیں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

''علم ایک نکتہ ہے''۔

ابیات

علم میں تین حرف ہیں اور علم ایک نکتہ ہے۔ اگر تو وہ نکتہ جانتا ہے' تو عارف ہے' عالم ہے' پھر تجھ کو کس بات کا غم ہے؟

ہر علم علم معرفت کی شرح کرتا ہے۔ عالم اور عارف حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف سے متصف ہوتے ہیں۔

باھوؒ نے ہر علم کو (دوسرے) علم سے حاصل کیا ہے۔ حقیقت کا علم خود بخود حقیقت تک پہنچا دیتا ہے۔

علم ع بہ علی رساند وعلم ل لایحتاج گرداند وعلم م در مردان خدا کحبت معرفت' مشاہدہ' مجلس انبیاء اولیاء اللہ رساند۔ انیست "العلم دانستن" دل با خدا دوام و ظاہر مطالعہ' تصوف' صفات القلب مدام۔ اقرار صحیح و قلب با تسبیح۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:۔

اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ ط (۱)

علم ظاہر مثل چراغ است۔ در ہر خانہ عالم روشنائی است۔ علم باطن آفتاب فیض رساند۔ عالم باللہ عارف دوام روز بروز نور آفتاب ظہور طلوع زند ظلمات برخیزد۔ پس فقیر آفتاب نور است و دنیا ظلمات۔

قولہ تعالیٰ:۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط (۲)

بدانکہ ای عزیز! باید دانست کہ تمام عالم دنیا و دنیا از عرش تا تحت الثریٰ آنچہ فی السموات و الارض مثل حباب است پر ھوا کہ پر ھوا وجود عالم صاحب علم نیز مثل حباب است۔ پس معلوم شد کہ وجود فقیر مثل دریا است از دریای معرفت' توحید' مشاہدہ' قُرب حضور' انوار دیدار نور و عالم از علم حی القیوم من اللدنی دریا است و حباب ھا کف بر آب۔ و دریا بسیار بیشمار است۔ ہر وقت کہ آب دریا حباب را فرو آب رود' حباب از ھوا خالی میشود و در آب دریا گم گردد۔ ھمہ آب دریا نظر آید' اگرچہ عالم تمام عمر تصرف کند در عمل ثواب مرتبہ حباب است نہ آب است و فقیر در دریا در بی حجاب است۔ بی حجاب را چہ احتیاج ثواب است۔ درمیان عالم و فقیر علماء و اولیاء ہمین فرق است' چنانچہ فرق حباب۔

....

(۱) الحدیث (۲) سورۃ البقرۃ ۲:۲۵۷

لفظ علم کے اسرار و رموز

ع۔ علم کا ع اعلیٰ پر پہنچاتا ہے۔ ل علم کا ل لا محتاج بنا دیتا ہے۔ م۔ علم کا م مردان خدا میں سے بنا کر محبت' معرفت' مشاہدہ اور مجلس انبیاء و اولیاء اللہ نصیب کرتا ہے۔ یہ ہے علم کا جاننا۔

علم یہ ہے کہ دل سے دائمی طور پر اللہ تعالیٰ کا ہو رہنا اور ظاہر میں تصوف کا مطالعہ کرنا' ہمیشہ قلب کا صفا رہنا' زبان سے اقرار کرنا اور قلب سے تصدیق کرنا اور قلب کا ہر وقت تسبیح میں مصروف رہنا۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا۔"

اللہ بس باقی ہوس

(یاد رہے) کہ ظاہری علم چراغ کی مانند ہے۔ جس سے دنیا کے ہر ایک گھر میں روشنی ہوتی ہے۔ اور باطنی علم آفتاب کی طرح ہے' جس سے سارا جہاں فیض یاب ہوتا ہے۔ عالم باللہ عارف آفتاب کی مانند ہے' جو ہمیشہ ہر روز طلوع ہو کر تاریکی کو دور کرتا ہے۔ پس فقیر نور آفتاب ہے اور دنیا تاریک ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"اللہ اہل ایمان کا دوست ہے' انہیں تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے"۔

اے عزیز! جاننا چاہئے کہ تمام دنیا عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک اور ارض و سماوات کی تمام اشیاء بلبلے کی مانند ہیں' جو ہوا سے بھرپور ہے۔ صاحب علم کا وجود عالم بھی بلبلے کی طرح ہے۔ پس معلوم ہوا کہ فقیر کا وجود دریا کی طرح ہے۔ معرفت کے سمندر سے توحید' مشاہدہ' قرب حضور' انوار دیدار و نور نکلتے ہیں۔ عالم حیّ القیوم مِنَ اللدنّی میں لانا بمنزلہ دریا ہے اور دریا میں بلبلے زیادہ ہوتے ہیں۔ جس وقت دریا کا پانی بلبلے کو پھوڑتا ہے' تو اس میں سے ہوا نکل جاتی ہے اور وہ دریا میں مل جاتا ہے۔ اور تمام پانی دریا نظر آتا ہے۔ خواہ عالم تمام عمر عمل ثواب کرتا رہے۔ پھر بھی بمنزلہ بلبلہ ہے' نہ کہ پانی ہے۔ اور فقیر دریا میں بے حجاب ہوتی ہے۔ بے حجاب کو ثواب کی کیا ضرورت ہے؟

عالم' فقیر علماء اور اولیاء اللہ کے درمیان وہی فرق ہے' جو بلبلے اور دریا میں ہوتا ہے۔

در دریا آب۔ اگرچہ حُباب فوق الادب اصل حُباب از آب است و اگرچہ حُباب دریا گشت در آب نقیر ذرّ است علماء را مرتبہ دریا فقیر را مراتب ذرّ۔ پس معلوم شد چنانچہ علماء را مرتبہ علم مطالعہ زبان کہ زبان در دہان تعلق بسر برد و فقیر را علم تصدیق القلب کہ علم تصدیق اسرار ساکن سینہ و قلب دارد عالم ظاہر بر زبان سبق دہد شاگرد را قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ط (ا) م فقیر عارف طالب اللہ را سبق میدہد بتوجہ نظر و طالب اللہ با تفکر دل میخواند کفیٰ باللہ و میداند عیان حسبی اللہ۔ اہل ظاہر را باطن واز علم باطن حجاب است و ہمچنان اہل باطن را حجاب علم ظاہر است۔ فقیر عارف باللہ را ظاہر علم مطالعہ چشم ظاہر نظر و علم باطن روشن ضمیر۔ ہم علم ظاہر تفسیر بیان و ہم علم باطن عیان۔

ابیات

علم باطن معرفت راہبر خُدا۔ باز دارد حرص و حسد و از ھوا

بی زبانش علم خوانند از رسول علم باطن برد حاضر حق وصول

عارفان بی سر روند با پای جان آنجا جہان دیگر است دارالامان

ہر کہ دعویٰ قلب حیات از کدورت خنّاس خرطوم نجات وسوسہ شیطان و اہمات خطرات قلب چنین دم زندگی قلب را گواہ مشاہدہ حضور انوار دیدار مشرف بینند گی زندگی قلب ذاکر قلب از غلبات ذکر قلب غرق میشود در مشاہدۂ نور جواب ثواب الہام پیغام رسانند از قرب اللہ یا مجلس محمد رسول اللہ ﷺ حضور۔

سورۃ اخلاص ۱۱۲:۱

اگرچہ حُباب فوق الادب ہے لیکن پھر بھی اس کی اصل پانی سے ہے۔ جس طرح حُباب کو دریا کا مرتبہ حاصل نہیں اسی طرح عالم کو فقیر (جو کہ موتی ہے) جیسا مرتبہ حاصل نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ جس طرح عالم کو زبانی علم حاصل ہوتا ہے اسی طرح فقیر کو تصدیق قلبی کا علم حاصل ہوتا ہے۔ علم ظاہر میں عالم شاگرد کو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کا زبانی سبق دیتا ہے لیکن فقیر عارف طالب اللہ کو توجہ اور نظر سے سبق دیتا ہے۔ اور طالب اللہ تفکر دل کے ساتھ کفیٰ باللہ پڑھتا ہے اور حَسْبِیَ اللّٰہ عیاں طور پر جانتا ہے۔ جس طرح اہل ظاہر کے لئے باطن اور علم باطن حجاب ہے۔ اسی طرح اہل باطن کے لئے علم ظاہری حجاب ہے۔ اور فقیر عارف باللہ ظاہری نگاہ سے ظاہری علم اور باطنی بینائی سے روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اسے ظاہری اور باطنی علوم کی تفسیر اور تشریح بہتر اور عیاں طریقہ سے معلوم ہوتی ہے۔

ابیات

معرفت کے باطنی علم کی طرف اللہ تعالیٰ رہبری کرتا ہے۔ اس کو حرص و حسد اور نفسانی خواہشات سے باز رکھتا ہے۔

وہ حضور ﷺ سے بغیر زبان کے پڑھتے ہیں۔ باطنی علم حضوری تک پہنچا دیتا ہے۔ اور واصل بالحق کر دیتا ہے۔

عارف لوگ محبوب کے قدموں پر سر کی بازی لگا دیتے ہیں۔ اس جگہ کا عالم ہی اور ہے۔ وہ امن کا گھر ہے۔

جو شخص قلبی زندگی کا دعویٰ کرتا ہے اگر کدورت خنّاس خرطوم اور وساوس شیطانی اور واہمات و خطرات سے خالی ہے تو دُرست ہے ورنہ جھوٹا ہے۔ ایسا شخص جس کا دل زندہ ہو اور قلبی ذکر کے غلبات کی وجہ سے مشاہدۂ نور حضور میں غرق رہتا ہو وہ جواب باصواب بذریعہ الہام پیغام حاصل کرتا ہے اور اسے قُرب الٰہی اور مجلس محمدی ﷺ نصیب ہوتی ہے۔

پس معلوم شد کہ عالم صاحب تحصیل علم زبانی قال راچہ قدرت کہ دم زند پیش عالم قلب حال۔ اگر دم زند با جذب غضب جلالیت خراب کند مجنون و دیوانہ مجذوب و زندہ قلب صاحب حال راچہ قدرت است کہ پیش عالم روحانی احوال دم زند و صاحب احوال روحانی راچہ قدرت است کہ پیش عالم سرّ عارف وصال دم زند و صاحب سرّ عارف وصال راچہ قدرت است کہ پیش صاحب فنا بقا۔

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ط (۱)

قولہٗ تعالیٰ :۔

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ط (۲)

دم زند و صاحب وصال راچہ قدرت است کہ پیش عالم فی اللہ ذات فی التوحید نور جامع جمعیت باللقاء جمال دم زند۔ مراتب جامع در وھم و فہم نگنجد لاحد و لاعد۔ ہر کہ مرشد روز اوّل از حاضرات اسم اللہ ذات مشق وجودیہ مرقوم ہر یک مراتب طی کنانند در یکدم کہ تماشای جملہ دہا در دم سرفراز عطا بخشد کہ در دل طالب اللہ باقی افسوس نماند۔ بعد ازاں وجود او لایق تلقین ارشاد فقیر میشود واز ارشاد فقیر طالب اللہ روز اوّل میگردد فقیر بر نفس دنیا شیطان کونین امیر۔ فقیر را قلب قالب ہفت اندام نور ذکر او نور فکر او نور حضور و مذکور از نور حضور نفس او نور حضور و قلب او نور حضور و روح او نور حضور۔ مرشد کامل کہ طالب صادق را روز اوّل مرتبہ نور حضور نمی رساند۔ ہر آنکس احمق است کہ نام خود را مرشد خواند۔ و طالب بی نصیب احمق است کہ قدر فقیر، مراتب فقیر نور حضور نداند، مرشد خواند۔ محروم تمام عمر از معرفت بماند ناقص۔ ھوا عجب و ریاء۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا ط۔

اللہ بس ماسوی اللہ ھوس

---

(۱) نقل از عین العلم و شرح برزخ (۲) سورۃ یونس ۳۱:۱۰

پس معلوم ہوا کہ علم زبانی کے صاحب تحصیل عالم کی کیا جرأت جو قلبی احوال کے عالم کے سامنے دم مارے۔ اگر دم مارے تو غضب جلالیت کا جذبہ اسے مجنون دیوانہ اور مجذوب بنا دیتا ہے۔ زندہ قلب صاحب احوال روحانی کی کیا مجال کہ احوال روحانی کے حامل عالم کے سامنے دم مارے۔ اور صاحب احوال روحانی کی کیا طاقت کہ عالم صاحب سرّ عارف وصال کی برابری کرے اور صاحب سرّ عارف وصال کی کیا ہستی کہ "مرنے سے پہلے مر جاؤ" کی فنا بقا والے کے آگے دم مارے۔

ارشاد خداوندی ہے :۔

"زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے"۔ اور صاحب وصال کی کیا مجال ہے کہ عالم فی اللہ ذات اور فی التوحید نور جامع جمعیت باللقاء جمال کے سامنے دم مارے۔ جامع کے مراتب کی گنجائش وہم و فہم میں بھی نہیں۔ لاتعداد اور لاانتہاء ہیں۔ مرشد کو چاہیے کہ طالب کو پہلے ہی دن اسم اللہ ذات کے حاضرات کی مشق وجودیہ کے ذریعے تمام مراتب طے کرا دے اور ایک لحظہ سب کچھ دکھا کر اور سرفراز کر کے بخش دے، تا کہ طالب اللہ کے دل میں باقی کچھ افسوس نہ رہے اس کے بعد اس کا وجود فقیر کی تلقین ارشاد کے لائق ہو گا۔ فقیر کے ارشاد سے طالب اللہ پہلے ہی دن نفس، دُنیا اور شیطان پر حکمران اور امیر الکونین بن جاتا ہے۔ فقیر کے قلب قالب اور ساتوں اعضاء ذکر، فکر، مذکور، نفس، قلب اور رُوح تمام نُور حضور ہو جاتے ہیں۔ مُرشد کامل جو طالب صادق کو پہلے ہی روز نُور حضور کے مرتبہ پر نہیں پہنچاتا، وہ (سراسر) احمق ہے کہ اپنے آپ کو مرشد کہلواتا ہے اور بے نصیب طالب بھی احمق ہے جو فقیر کی قدر اور فقیر نُور حضور کے مراتب کو نہیں جانتا اور مرُشد کہتا ہے۔ ایسا شخص مع مُرشد تمام عمر معرفت سے محروم رہتا ہے اور ناقص رہتا ہے اور نفسانی خواہشات، خود پسندی اور ریاکاری میں مُبتلا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

اللہ بس باقی ہوس

بدانکہ مُرشد کامل طالب اللہ صادق را شش چلّہ و شش خلوت و شش مجاہدہ در یکدم و بر یک اثبات قدم و در یک مراقبہ و با یک توجہ و با یک نظر عیان و با یک استغراق و با یک تفکّر و با یک تصوّر و با یک تصرّف یکتا گرداند۔ وتمامیت رساند وہفت اندام وجود را پاک و پاکیزہ نماید کہ باز چلّہ در ریاضت احتیاج نماند۔

اوّل چلّہ خلوت تماشا ازل و دوم چلّہ خلوت تماشا شکم مادر۔ سوم چلّہ خلوت تصرّف تمام عمر زندگی در دنیا۔ چہارم چلّہ خلوت تماشا قبر۔ پنجم چلّہ خلوت تماشا حشر۔ ششم چلّہ خلوت تماشا ابد عقبیٰ بہشت جملہ را امتحان کند و بر کشد۔ بعد ازان وجود طالب لا یموت بقاء و لایق مشرّف لقا کہ در وجود طالب اللہ در دل باقی افسوس نماند۔ از ریاضت وصال بہتر است۔ از آزار دم وصال تمام عمر مطالعۂ علم علوم قال۔ ازان جملہ بہتر است طرفہ دم مشاہدہ حضوری احوال لا زوال۔

ابیات

آن علم غیب است بکشاید ز راز　　نہ مطالعہ قال باشد نہ آواز

علم است علم از علم در غیب دان　　معرفت توحید اینست باعیان

جہل بر کفر است جاہل بر ہوا　　عالمان را خود لقاء قُرب از خُدا

طلب دُنیا و طالب دُنیا ہمہ جہل است و طلب اللہ و طالب اللہ ہمہ علم است۔ عین بخش و عین نُما و عین صفا و یا عین لقا و دوام با حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ درین کتاب مطالعۂ علم عین روشن ضمیر عیان در تصرّف خود آوردن مشرق تا مغرب بتوجہ خاتم ختم مُلک سلیمانی۔

(اے طالب صادق!) (اچھی طرح) جان لے کہ مُرشد کامل طالب اللہ صادق کو ایک دم، ایک قدم، ایک مراقبہ، ایک توجہ، ایک نظرِ عیاں، ایک استغراق، ایک تفکّر اور ایک تصوّر اور ایک تصرّف سے چھ چلّے، چھ خلوتیں اور چھ مجاہدوں میں یکتا کر دیتا ہے۔ اور اس کو انتہائی درجہ تک پہنچا دیتا ہے اور اس کے وجود کے ساتوں اعضاء کو اس طرح پاک اور پاکیزہ کر دیتا ہے کہ پھر اسے چلّہ اور ریاضت کی ضرورت نہیں رہتی۔ ان میں چھ چلّے مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) تماشائے ازل کی خلوت کا چلّہ (۲) تماشائے شکمِ مادر کی خلوت کا چلّہ (۳) دُنیا میں تمام عمر کی زندگی کے تصرف کی خلوت کا چلّہ (۴) تماشائے قبر کی خلوت کا چلّہ (۵) تماشائے حشر کی خلوت کا چلّہ (۶) تماشائے ابد عقبیٰ اور بہشت کی خلوت کا چلّہ۔

ان تمام کو آزما کر پھر ان سے نکالتا ہے۔ بعد ازاں طالب کا وجود لا یموت بقاء اور لقاء سے مشرّف ہونے کے لائق ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں کسی قسم کا افسوس یا حسرت باقی نہیں رہتی۔ ریاضت سے وصال بہتر ہے۔ ساری عُمر کے علم علوم کے مطالعہ اور قال سے ایک دم کا وصال اور مشاہدہ حضوری احوال لازوال بہتر ہے۔

ابیات

وہ علم غیب راز ہے، جس پر وہ راضی ہو ظاہر کر دیتا ہے۔ علم غیب نہ مطالعہ اور نہ قال اور نہ آواز سے تعلق رکھتا ہے۔ غیب کا عِلم ایک علم ہے۔ علم حاصل کرنے والے پر عالمِ غیب سے منکشف ہوتا ہے۔ یہ ہے توحید کی معرفت جو عیاں اور ظاہر ہے۔ جہالت کی بنیاد کُفر پر ہے اور جاہل نفسانی خواہشات پر ہے۔ عارفوں کو لقائے قُرب ربّ العالمین سے حاصل ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ طالب دُنیا اور طلب دُنیا سراسر جہالت ہے۔ اور طلب اللہ اور طالب اللہ سب علم ہے۔ جو عین بخش، عین نُما، عین صفاء اور عین لقاء ہوتا ہے اور دائمی طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی مجلس پاک میں حاضر رہتا ہے۔

اس کتاب کے مطالعۂ علم سے عیاں روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے، جس کے ذریعے مشرق سے مغرب تک تمام مُلک سلیمانی ایک توجہ سے اپنے قبضے میں آ سکتا ہے۔

درین کتاب مطالعہ علم فی اللہ لقاء انوار نفس راقتل کند با تیغ ذوالفقار بتوجہ دیدار۔ درین کتاب مطالعہ علم حضور کہ صفت اندام میگردد۔ خاصہ خلاصہ نُور ریبد نظر اللہ منظور۔

ابیات

ہر کہ خواہد میشود عارف خُدا　روز و شب حاضر شود با مصطفیٰ
بی ذکر ذوق است فکر فیض بر　در حضوری نُور شد صاحب نظر

ہرکرا باطن باتوفیق قوت از طریق تحقیق میشود مجلس محمدی ﷺ صحبت صحیح' آنرا چہ احتیاج خواندن درود بہ دست گرفتن تسبیح۔ ہرکرا قلب زبان کشاید و مشرّف حضوری انوار دیدار و قلب بحضور اللہ اللہ میخواند' انرا بدست تسبیح گردانیدن احتیاج نماند کہ مُرشد قلب بتوجہ قرب حضوری اللہ بیک نظری رساند۔

ابیات

خوش بیا ای طالبا لقاء　آنچہ باشد مال تن راکن جُدا
ہر کہ منکر از لقاء محروم تر　کور مادر زاد باشد بی بصر

مُرشد کامل آنرا گویند کہ طالب نجس نجاست اہل نفس خراب حال را بایک نظر بکشد از حرص' طمع' عُجب' کبر' ھوا و باتوجہ برساند بہ معرفت اللہ بالقاء۔

ابیات

بانظر ناظر کند عارف خُدا　با توجہ میکند باحق عطاء
از فکر فتنہ شود فربہ بہ نفس　ذکر فکر خام تر اہل از ھوس

نیز اس کتاب کے مطالعہ سے علم فی اللہ اور دیدار خداوندی حاصل ہوتا ہے' جس کے ذریعہ دیدار اور توجہ کی تلوار سے نفس کو قتل کر کے منظورِ الٰہی بن سکتا ہے۔ اور یہ کہ انسان خاص نُور کا خلاصہ بن کر اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کے مدِ نظر رہتا ہے۔

ابیات

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ عارف خُدا بن جائے' تو وہ دن رات حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دے۔ ذوق ذکر کے بغیر ہے اور فکر فیض کو سلب کر لینے والا ہے۔ صاحب نظر اس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر نُورانی ہو جاتا ہے۔

یاد رہے کہ جس شخص کا باطن باتوفیق ہے' اُسے تحقیق کے طور پر حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کی مجلس پاک کی صحیح صحبت نصیب ہوتی ہے۔ جس کی یہ کیفیت ہو' پھر اسے ہاتھوں میں تسبیح لے کر ورد وظائف پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟ جس کے قلب کی زبان جاری ہو' انوار دیدار سے مشرّف ہو اور اس کا قلب حضورِ الٰہی میں اللہ اللہ پڑھتا ہو' (یعنی اس کا قلب (ہمیشہ) حضورِ الٰہی میں ہو) تو اسے تسبیح پھیرنے کی کیا احتیاج ہے؟ کیونکہ صاحب قلب مُرشد صرف ایک ہی نگاہ سے حضور و قرب خداوندی تک پہنچا دیتا ہے۔

ابیات

اے طالب مرحبا! تو دیدار خداوندی کا طالب ہے۔ تیرے پاس جو کچھ مال و دولت' جسم و جان ہے' اس کو اپنے سے جُدا کر دے۔ جو کوئی دیدار خداوندی کا منکر ہے' وہ بہت زیادہ محروم ہے۔ وہ بغیر نظر والا مادر زاد اندھا ہوتا ہے۔

مُرشد کامل وہ ہے کہ نجس اور پلید اور اہل نفس خراب حال طالب کو ایک ہی نظر سے حرص' طمع' تکبر' خود پسندی اور نفسانی خواہشات سے پاک کر دے اور ایک ہی توجہ سے معرفت خداوندی اور دیدار خداوندی تک پہنچا دے۔

ابیات

عارف خُدا اپنی ایک نظر سے ہی صاحب نظر کر دیتا ہے۔ اپنی ایک توجہ سے بارگاہ خداوندی تک پہنچا دیتا ہے۔ فکر سے فتنہ پیدا ہوتا ہے اور نفس موٹا ہو جاتا ہے۔ اہل ہوس کا ذکر و فکر ناقص اور خام تر ہوتا ہے۔

طالب صادق از مُرشد کامل دو مراتب طلب کردن شرط و فرض عین لازم است یکی اعتبار در غرق در تصور کہ در تصور باشعور ہشیار۔

دوم در لاھوت لامکان مُشرّف دیدار۔ ازان دو مراتب بکشاید! یکی توفیق دوم تحقیق۔ ازین دو مراتب بکشاید۔ یکی در باطن مطالب کل محبت، معرفت مشاہدۂ قُرب حضور محمدی ﷺ۔ دوم جُملگی تصرّف در تصرّف آوردن غنایت لایحتاج فقیر عاجز نیست، عارف است۔ فقیر مُفلس نیست۔ مراتب اعلیٰ باقُرب حق تعالیٰ است فقیر زشت، اہل بہشت است۔ فقیر حقیر نیست۔ بر کونین امیر است۔ این چنین عارف فقیر باطن آباد۔ اللہ تعالیٰ آنرا قوت جمعیت باطن داده۔ از اعمال ظاہر در وظایف ذکر، فکر، مراقبہ شُد آزاد اخلاص۔ اینست مراتب فقر خاص الخاص۔

ابیات

چار بُودم سہ شُدم دوسا ختم ۔۔۔ ازدوئی بگذشت یکتا یا قسم

این بود توحید رحمت حق عطاء ۔۔۔ این بود فی اللہ فنا رویت بقاء

ہریک مراتب برکت شریعت محمدی ﷺ از علم این است۔ عین بخش و عین نُما۔ باطن صفا۔

شرح علم

شرح علم از مطالعۂ زبان عالم زبان از مطالعۂ علم۔ قلب عالم قلب از مطالعۂ علم رُوح عالم رُوح از مطالعۂ علم سرّ عالم سرّ از مطالعۂ علم نفس عالم نفس۔ این ہریک علم عالم از علم معرفت توحید مطلق بعید، بلکہ اہل حجاب تقلید۔ فقیر را علم معرفت۔ توحید علم الہام علم قال اللہ تعالیٰ:۔

مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ط (۱) وَعَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ ط (۲)

---

(۱) سورۃ الکہف ۱۸: ۶۵ (۲) سورۃ العلق ۹۶: ۵

طالب صادق کو کامل پیر و مُرشد سے دو مراتب طلب کرنے فرض عین اور لازم ہیں۔

۱۔ ایک غرق تصور میں با اعتبار اور تصور میں باشعور اور ہوشیار ہونا۔

۲۔ لاھوت و لامکان میں مشرّف دیدار ہونا۔ ان مراتب سے ایک توفیق حاصل ہوتی ہے، دوسری تحقیق۔ ان مراتب سے اور دو مراتب سے حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) باطن میں مطالب محبت کل، معرفت مشاہدۂ قُرب و حضور مجلس محمدی ﷺ،

(۲) تمام تصرّفات کو غنایت کے تصرف و تصور میں لانا۔

یا یحتاج فقیر عاجز نہیں ہے، بلکہ عارف ہے۔ فقیر مُفلس نہیں ہے۔ بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کے قُرب کے اعلیٰ مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ فقیر اہل زشت نہیں، بلکہ اہل بہشت ہے۔ فقیر حقیر نہیں ہے، بلکہ امیر الکونین ہے۔ اس قسم کا عارف فقیر باطن آباد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے جمعیت باطنی کی قوت عطا کرتا ہے۔ اور وہ اعمال ظاہر در دو وظایف ذکر، فکر اور مراقبے سے مبرا اور آزاد ہوتا ہے۔ یہ ہیں خاص الخاص فقر کے مراتب۔

ابیات

میں چار تھا، پھر تین ہوا اور اب دو ہوں۔ جب دو سے یعنی ریاکاری سے گزر جاؤں گا تو بے مثل ہو جاؤں گا۔

ایسی توحید اللہ تعالیٰ کی رحمت سے عطا ہوتی ہے۔ اس توحید سے فنا فی اللہ کا درجہ لقاء اور دیدار نصیب ہوتا ہے۔

یہ تمام مراتب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرع پاک کی برکت سے اور علم عین سے حاصل ہوتے ہیں اور اسی کی برکت سے مکمل علم اور باطنی صفائی حاصل ہوتی ہے۔ یہ عین بخش اور عین نُما ہے۔

علم کی تشریح

(جاننا چاہئے کہ) علم زبان کے مطالعہ سے زبان کا عالم اور قلب کے مطالعہ سے عالم قلب، علم رُوح کے مطالعہ سے عالم رُوح اور علم سرّ کے مطالعہ سے عالم سرّ، علم نفس کے مطالعہ سے عالم نفس ہوتا ہے۔ ان تمام علوم کا عالم علم معرفت اور توحید سے مطلق محروم رہتا ہے۔ بلکہ اہل حجاب اہل تقلید ہوتے ہیں۔

فقیر کو معرفت اور توحید اور علم الہام اور علم لَدُنّی علم الانسان، مَالَمْ يَعْلَمْ اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوتا ہے۔ مکان دیدار کی تمثیل ہی نہیں دے سکتے۔

میخواند دمکان دیدار مشکل بستہ نمی تواند آنچہ سبق از اللہ میخواند یاد ماند و علم مطالعہ دور مدور در مجلس محمدی ﷺ با محمد رسول اللہ ﷺ تکرار گرداند۔ علم مطالعہ و علم محبت و علم معرفت و علم مشاہدہ و علم و علم قرب و علم حضور و علم جمعیت و علم فنا و علم بقاء و علم یقین و علم اعتبار و علم انوار و علم دیدار۔ اینست عین صراط المستقیم نصیب قلب سلیم طالب بحق تسلیم علم جوہر ایمان و علم غالب شدن بر نفس و شیطان و دنیا۔ این چنین مراتب نصیب عالم است کہ جاہل بر راہ دین نتوان رفت این چنین عالم غیب دان و عالم باعیان کہ باطن از ہر یک منزل مقام گنج خزانہ اللہ حید حد نشان۔ تلمیذ الرحمان اویسی قادری عارف باللہ عالم باللہ حقیقی راحق شناس گویند۔

بیت

موسیٰ ہمچون موسیٰ می بیند گناہ　　　خضر باطنی احوال بیند حق نگاہ

طالب کہ از مرشد تحقیق نکند خود را نصیب آن طالب احمق بی نصیب است۔ مرشد کہ بر طالب مشرف نہ کند انوار دیدار پروردگار آن مرشد بخیل بی توفیق رقیب است۔ مشرف لقاء رب العالمین در علم است۔ از علم ہیچ مراتب بیرون و بعید نیست و نخواہد شد۔ طالب لقاء علم لقاء خواند۔ بجز علم لقاء دیگر علم نمی داند۔

بیت

طاقتی باید لقاء طالب لقاء　　　بس گرانی بار بردار خدا

علم لقاء با توفیق است کہ علم لقاء بر حق تحقیق است۔ جملگی علم از علم لقاء است۔ ہر کہ منکر از علم لقاء مردہ دل رد خجل بی حیا است۔

قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ:

جو سبق بارگاہ الٰہی سے پڑھتا ہے اسے یاد رہتا ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس پاک میں دور مدور علم کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور حضور الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ علوم کا تکرار رہتا ہے۔ علم مطالعہ، علم محبت، علم معرفت، علم مشاہدہ، علم قرب، علم حضور، علم جمعیت، علم فنا، علم بقاء، علم یقین، علم اعتبار علم انوار اور علم دیدار۔ یہ عین صراط المستقیم جو قلب سلیم، طالب بحق تسلیم کے نصیب ہوتا ہے۔ علم جوہر ایمان ہے۔ اور علم نفس، شیطان اور دنیا پر غالب آنے کا نام ہے۔ یہ سب مراتب صاحب علم کو نصیب ہوتے ہیں، کیونکہ جاہل اس راہ پر چل نہیں سکتا۔ اس قسم کا عالم غیب داں اور ظاہر کا جاننے والا ہوتا ہے۔ ہر ایک باطنی منزل و مقام پر جو خزانۂ خداوندی ہیں، انکا نشان اللہ تعالیٰ بتاتا ہے۔ تلمیذ الرحمن اویسی، قلندری عارف باللہ عالم باللہ حقیقی کو پہچاننے والا کہتے ہیں۔

بیت

حضرت موسیٰ علیہ السلام بال جیسے باریک گناہ پر نظر رکھتے ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام باطنی کیفیات پر نگاہ رکھتے ہیں اور حق تعالیٰ کے فیصلے پر نظر رکھتے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ جو طالب مرشد سے اپنا نصیبہ تحقیق نہیں کرتا، وہ طالب احمق اور بے نصیب ہے۔ جو مرشد طالب کو انوار دیدار پروردگار سے مشرف نہیں کرتا، وہ مرشد بخیل اور بے توفیق رقیب ہے۔ علم کا عالم دیدار رب العالمین سے مشرف ہے۔ علم سے کوئی مرتبہ بعید اور باہر نہیں اور نہ ہوگا۔ طالب لقاء پڑھتا ہے۔ عالم دیدار الٰہی کے بغیر کوئی دوسرا علم نہیں جانتا۔

بیت

طالب دیدار خداوندی کو دیدار کی طاقت ہونی چاہیے۔ بوجھ بہت بھاری ہے، خدا کا نام لے کر اٹھا لے۔

دیدار الٰہی کا علم باتوفیق ہے، کیونکہ یہ برحق اور با تحقیق ہے۔ تمام علوم علم دیدار خداوندی میں شامل ہیں، جو کوئی علم دیدار خداوندی کا منکر ہے، وہ مردہ دل، شرمندہ اور بے حیا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

اَلْحَیَاۓُ مِنَ الْاِیْمَانِ ط (۱)

ہر کہ حیا ندارد' ایمان از کجا آرد؟ مُرشد عالم لقاء با توجہ بعلم رساند و در درس غرق' طالب علم لقاء میخواند۔

ابیات

صد بار با تو گفتہ شد ای طالبا! بی نصیب ہرگز نیارد رو لقاء
ہر کہ دعوی کرد من طالب لقاء مال و تن راکن جدا بہر از خداء
طالب لقاء بایکدم و با یکقدم لائق لقاء طالب بود اہل از کرم
دیدار در انوار بینند عارفان در لاہوت و لامکان صاحب عیان
آنچہ بینی از تصور شد لقاء اسم اللہ میبرد حاضر خدا
دیدار عین دیدہ بود دیدہ بدل دیدار در دل خوش بہ عین ای رو خجل

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ :۔

رَاَیْتُ فِیْ قَلْبِیْ رَبِّیْ ط (۲)

بیت

باھُوؒ در دل من یافتہ تحقیق تر دل از دل شد پیشواء صاحب نظر

ہر عالم را کہ علم از معرفت اللہ نیست' آن عالم بی معرفت در قید نفس است۔ ہر عالم را کہ علم از علم لقاء نیست' آن عالم بی معرفت در قید نفس است۔ ہر عالم را کہ علم از علم لقاء نیست' آن عالم در قید نفس بی حیاء است۔ ہر عالم کہ علم حضور نیست' آن عالم در قید نفس بی شعور است و ہر عالم را کہ علم از علم قُرب اللہ نیست' در قید و قہر نفس است۔ ہر عالم را کہ علم از علم وصال نیست' در قید نفس زوال است۔

---

(۱) الحدیث (۲) ایضاً

''حیاء ایمان کی علامت ہے''

جو کوئی حیاء نہیں رکھتا' اس میں ایمان کہاں سے آ سکتا ہے؟ جو مُرشد دیدارِ خداوندی کا عالم ہے' وہ توجہ ہی سے طالب کو دیدارِ خداوندی کے علم تک پہنچا سکتا ہے اور طالب درس میں مستغرق ہو کر علم دیدارِ خداوندی پڑھتا ہے۔

ابیات

اے طالب! تجھ سے سو مرتبہ (بلکہ بارھا مرتبہ) کہا گیا ہے۔ بدبخت بے نصیب دیدارِ خداوندی کی طرف ہرگز رخ نہیں کرتا۔

جس کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ میں دیدارِ خداوندی کا طالب ہوں تو اس کو چاہئے کہ وہ مال اور جسم (وجان) کو خدا کی خاطر اپنے سے جُدا کر دے۔ دیدارِ خداوندی کا طالب ایک ایک لحہ اور ایک ایک قدم پھونک کر رکھتا ہے۔ طالب جب دیدارِ خداوندی کے لائق ہو جاتا ہے' تو وہ اہل کرم سے ہوتا ہے۔ عارفانِ خدا انوار کے اندر دیدار کرتے ہیں۔ عالم لاھُوت ولامکان میں ظاہری دیدار کرتے ہیں۔

وہ جو تو دیکھ رہا ہے کہ تصور سے دیدارِ خداوندی حاصل ہوتا ہے' دراصل یہ اسم اللہ ذات ہے' جو بارگاہ خداوندی میں حاضر کر دیتا ہے۔ اے طالب! دیدار دیکھ۔ یہ دیکھنا دل کی آنکھوں سے دیکھنا ہوتا ہے۔ اے شرمندہ چہرے والے! تُو اس کا دیدار دل میں بہ حسن وخوبی کر۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے :۔

''میں نے اپنے ربّ کو اپنے دل میں دیکھا ہے''۔

بیت

اے باھُوؒ! حقیقت میں اس کو میں نے اپنے دل میں پایا ہے۔ صاحب نظر کے دل سے دل کو رہنمائی ہوتی ہے۔

جو عالم معرفت خداوندی سے علم نہیں رکھتا' وہ معرفت الٰہی سے خالی ہے اور نفس کی قید میں ہے۔ جس عالم کو علم دیدارِ خداوندی حاصل نہیں' وہ عالم بے معرفت ہے اور نفس کی قید میں ہے اور وہ عالم جو علم دیدارِ الٰہی سے واقف نہیں' وہ بے حیاء عالم نفس کی قید میں ہے۔ وہ عالم جو علم حضوری نہیں رکھتا' وہ عالم نفس کی قید میں ہے اور بے شعور ہے۔ جس عالم کو قُرب خداوندی کا علم حاصل نہیں' وہ نفس کی قید اور قہر وغضب میں ہے۔ اور جو عالم علم وصال سے بہرہ مند نہیں ہے' وہ نفس کی قید میں ہے اور زوال میں ہے۔

بیت

نفس را بگذار طلب از روح گیر　　　تا شوی عارف خدائی اللہ فقیر

قلب نہ لقمۂ گوشت است نہ مضغۂ دل۔ قلب پر معرفت محبت مشاہدۂ انوار۔ انوار مشرف دیدار است۔ مست از ان روز الست۔

ابیات۔

مُرشد شدی طالب شدی بی معرفت　　　گر مردہ را زندہ گنی عیسیٰ صفت

تا نگردو غرق فی التوحید نور　　　کی شوی عارف خدا اہل حضور

راہ نقرش دیگر است فیض و فضل　　　نظر بر توحید کن زان کن ازل

کس نیابم طالبی لایق لقاء　　　در طلب اثبات جان دہ راہ خدا

پیش مُرشد دم مزن ای لاف زن　　　بر زبان اللہ در دل طلب زن

بجز مشرف دیدار انوار مشرف حضور لقاء بذکر فکر مراقبہ ورد وظایف ہرگز نگردد باطن صفا بجز مشرف دیدار لقاء ہرگز مجلس حاصل نمی شود۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مرشد عارف لقاء طالب اللہ را روز اوّل مشرف لقاء علم علوم آنرا واضح گرداز علم فناء واز علم بقاء عالم در علم روحانی وھم عالم در علم غیب دانی وھم عالم قرب ربانی وھم عالم در علم عین العیانی زندہ قلب و نفس فانی۔

این چنین مراتب صاحب تصور اسم اللہ ذات با توفیق است کہ خاص الخاص طریق تحقیق است۔ بدانکہ جثۂ نفس طالب در مراتب نفس است و باجثۂ قلب طالب در مراتب قلب است و باجثۂ روح طالب در مراتب روح است و باجثۂ سر طالب دیدار است و باجثۂ یقین طالب در مراتب لقاء یقین است و باجثۂ اعتقاد طالب در مراتب اتحاد است۔

بیت

نفسانی خواہشات کو چھوڑ اور اس (خُدا) کو رُوح سے طلب کر۔ تا کہ تُو عارف باللہ اور اللہ کا فقیر ہو جائے۔

یاد رہے کہ قلب گوشت کے لوتھڑے کا نام نہیں ہے' بلکہ قلب وہ ہے جو معرفت' محبت اور مشاہدۂ انوار سے پر ہو۔ اور دیدار انوار سے مشرف ہے۔ اور روز الست سے مست ہے۔

ابیات

اگر تُو پیر بن گیا یا مرید بن گیا اور معرفت حاصل نہیں کی۔ تو یہ پیری اور مریدی بے کار ہے۔ جب تک تجھ میں عیسیٰ علیہ السّلام کی طرح مُردوں کو زندہ کرنے کی صفت پیدا نہیں ہوتی۔

جب تک تُو توحید کے نور میں غرق نہیں ہوگا' تو تُو اس وقت تک عارف خدا اور اہل حضور نہیں ہوگا۔

اس کے فیض و فضل سے فقر کا راستہ جداگانہ ہے۔ اسی لئے اس فقیر نے اپنی نظر یوم ازل سے اللہ تعالیٰ کی توحید پر رکھی ہے۔ میں کسی طالب کو دیدار خداوندی کے لائق نہیں پاتا' جو اس کی طلب میں ثابت قدم ہو اور اپنی جان کو راہ خدا میں قربان کر دے۔ اے شیخیاں بگھارنے والے! مرشد کے سامنے شیخی مت مار کہ زبان پر تو اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور دل میں عورت کی آرزو ہے۔

جاننا چاہئے کہ دیدار انوار حضور لقاء سے مشرف ہوئے بغیر ذکر' فکر' مراقبے اور ورد وظائف سے ہرگز باطنی صفائی نہیں ہوتی اور دیدار خداوندی سے مشرف ہوئے بغیر مجلس محمدی ﷺ نصیب نہیں ہوتی۔

مُرشد جو عارف لقاء ہے' وہ طالب اللہ کو پہلے ہی دن تمام علوم مثلاً علم فنا' علم بقاء' علم رُوح' علم غیب دانی' علم قرب ربانی' علم لقاء اور علم عین العیانی سے مشرف کر دیتا ہے اور وہ زندہ قلب اور فانی نفس ہو جاتا ہے۔

اس قسم کے مراتب اس شخص کو حاصل ہوتے ہیں' جسے اسم اللہ ذات کا تصور حاصل ہو' کیونکہ یہ طریقہ خاص الخاص اور باتحقیق ہے۔

جاننا چاہئے کہ طالب کے نفس کا جسم مراتب نفس میں ہے۔ اور طالب کے قلب کا جسم مراتب قلب میں ہے۔ اور طالب کی روح کا جسم مراتب روح میں ہے اور طالب کے سِر کا جثہ مراتب دیدار میں ہے اور طالب کے یقین کا بدن لقاء یقین کے مراتب میں ہے اور طالب کے اعتقاد کا جثہ مراتب اتحاد میں ہے۔

بیت

گر بگویم شرح ہر یک ہر مقام

از ازل تا ابد کی گردد تمام

اللہ بس ماسوی اللہ ھوس

ای جان عزیز! اور علم درس در علم مدرس علم نام این عالم سرّ ہمچنان ذکر کنندہ را نام ذکر و فکر کنندہ رانام صاحب فکر و اہل مراقبہ رانام صاحب مراقبہ، ہر یکی را نام بکسب اعلام شد، چنانچہ عارف ولی، صاحب مکاشفہ، صاحب محاسبہ، صاحب مجاہدہ و صاحب مشاہدہ و صاحب مجادلہ و صاحب محاربہ و صاحب قرب و صاحب نور و صاحب حضور۔ اولیای اہل باطن صفا، صاحب نفس، صاحب غوث، صاحب قطب، صاحب روح، ابدال اوتاد و صاحب سرّ و صاحب درویش، لیکن مراتب فقیر چیست و این مراتب حاجملہ مجمل مجموعہ کہ در شمار آوردم، منصب جملگی بابتداء بوی فقر ہم نمی رسند۔ از فقیر است و بی خبر از غرق فی اللہ فقر توحید است نارسیدہ و ہر مراتب ایشان از فقیر بعید، بلکہ نادیدہ، اگرچہ گفت شنیدہ، ہنوز در حجاب است، پردہ ندریدہ۔ پس فقیر سرّ ھوایت مراتب لاحد ولاعد لاھوت لامکان بعیان است عین۔ از آن است فقیر را این عظیم الشان است۔ ذکر مذکور فقیر را از دیدار است کہ با دیدار است۔ قرب نور فقر از دیدار است۔

بیت

اگر میں ہر مقام و مرتبہ کی تفصیل بیان کروں تو یوم ازل سے یوم ابد تک پوری بیان نہیں ہو سکتی۔

اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس

اے جان عزیز! جو علم حاصل کرتا ہے اُسے عالم یا مدرس کا نام دیا جاتا ہے۔ جو ذکر کرتا ہے اسے ذاکر، جو فکر کرتا ہے اسے صاحب فکر، جو مراقبہ کرتا ہے اُسے صاحب مراقبہ کہا جاتا ہے۔ غرض کہ جو شخص جو کسب (کام) کرتا ہے اسی سے موسوم ہوتا ہے۔ اسی طرح عارف ولی، صاحب مکاشفہ، صاحب محاسبہ، صاحب مجاہدہ، صاحب مشاہدہ، صاحب مجادلہ، صاحب محاربہ، صاحب قُرب، صاحب نُور اور صاحب حضور ہوتا ہے۔ اہل باطن صفا اولیاء، صاحب نفس، صاحب غوث، صاحب قطب، صاحب روح، ابدال و اوتاد، صاحب سرّ اور صاحب درویش ہوتا ہے۔ لیکن فقیر کے مراتب اور ہی ہیں۔ ان تمام مراتب کو جن کو میں نے شمار کیا ہے، یہ تمام مراتب فقر کے مراتب کا عشر عشیر بھی نہیں (یعنی فقر کی بو کی ابتداء کو بھی نہیں پہنچ سکتے)۔ ان مراتب والے غرق فی اللہ سے بے خبر اور خدا تک پہنچنے والے نہیں ہوتے۔ ان کا ہر ایک مرتبہ فقر سے دور اور بعید ہوتا ہے۔ بلکہ نادیدہ ہوتا ہے۔ اگرچہ انہوں نے فقر کے مراتب کو کہا اور سنا ہو لیکن پھر بھی وہ حجاب میں ہیں۔ اور انہوں نے پردے کو پھاڑا نہیں۔

پس فقیر کون ہے؟ فقیر کے اسرار و مراتب کی کوئی انتہا نہیں، لاتعداد ہیں۔ لاھوت ولامکان اس پر ظاہر اور عیاں ہیں، اسی وجہ سے فقیر بڑی شان والا ہے، فقیر کو مذکور کا دیدار ہوتا ہے، نیز اسے نُور قرب دیدار حاصل ہوتا ہے۔

مشاہدۂ حضور فقر را از دیدار است کہ بادیدار است
این چنین مراتب دیدار از کدام اعتبار است؟
بگو جواب فی اللہ بی حجاب مرتبہ۔

حدیث

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِيْ وَالْفَقْرُ مِنِّيْ ط (۱)

آنست فقیر روز ازل مشرف دیدار است و مراتب متوسط فقر غرق فی النور است و انتہا فقر بالیقین باعتبار ور مشاہدۂ رویت مشرف دیدار۔ مشرف دیدار از کدام علم راہ است و مشرف دیدار را کدام سلک سلوک گواہ است۔ مشرف دیدار را علم اسم اللہ ذات از اسم اللہ ذات حاضرات مجلس محمد رسول اللہ سرور کائنات ﷺ راہ است۔ این راہ عیان نظر نگاہ حضوری نظر نگاہ حضوری قرب دیدار آگاہ از حق است کہ برحق است کہ جمعیت بخشندہ حق است۔ بیزار کنندہ از باطن است کہ اصل بر باطل است و گواہ مشرف مشاہدہ دیدار کلمۂ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ چنانچہ بگفتن لا الٰہ فنا از ہستی بود نابود گردد و بگفتن الا اللہ وسیلہ میشود و در لاہوت لامکان بتوحید می برد و مشرف دیدار رب العالمین الا اللہ وسیلت النجات میگرداند۔ بگفتن محمد رسول اللہ ﷺ فِيْمَا بَيْنَ الْعَبْدِ وَ رب حجاب و پردہ نماند۔ انیست مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ط (۲) فنا انیس۔ مشرف لقاء در شریعت روا غالب تر از خواب معرفت و معرفت مشرف مولی لقا از حق است کہ برحق است۔ مشرف کنندہ حق است ہر کہ منکر از کلمۂ طیب و منکر از اسم اللہ ذات و منکر از دیدار پروردگار مردود۔ طالب جیفہ و باز گشت خورد از کلمۂ طیب ہر آنکس کافر شود۔ ہر کہ از کلمۂ طیب باز گشت خورد مرتد شود و مردود گردد۔ عاق فی الدنیا والآخرۃ نا مقبول ہلا۔ مرشد یکہ و پیر یکہ از کنہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مشرف

---

(۱) زین الحکم از حضرت ملا علی قاریؒ و جامع الصغیر از علامہ سیوطیؒ
(۲) نقل از عین العلم و شرح برزخ

فقر کو مشاہدۂ حضوری دیدار سے ہے۔ اگر کوئی پوچھے کہ دیدار کے یہ مراتب کس اعتبار سے ہیں تو جواب دو کہ یہ بے حجاب مرتبہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہونے کی وجہ سے ہے۔

حدیث

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:۔
"مجھے اپنے فقر پر فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔"

جاننا چاہئے کہ فقیر پہلے ہی دن دیدار سے مشرف ہے۔ اور فقر کے متوسط مراتب غرق فی النور ہیں۔ اور فقر کا انتہائی مرتبہ یقین و اعتبار سے رؤیت کے مشاہدہ میں ہے اور دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ مشرف دیدار کس علم سے ہو سکتا ہے اور مشرف دیدار کس راہ پر چلتا ہے؟ مشرف دیدار کو اسم اللہ ذات کا علم حاصل ہوتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی راہ حاصل ہوتی ہے۔ اس راہ والے کو عیاں طور پر حضوری کا نظر نگاہ حاصل ہوتی ہے اور قرب دیدار کی حضوری سے آگاہ ہوتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق پر ہوتا ہے۔ جمعیت بخشنے والا حق ہے۔ اس راہ کی وجہ سے انسان باطل سے بے زار ہو جاتا ہے کیونکہ باطل کی بناء بھی باطل پر ہی ہوتی ہے۔ مشاہدہ اور دیدار سے مشرف ہونے کا گواہ کلمۂ طیبہ ہے۔ چنانچہ لا الٰہ کہنے سے ہستی چھوڑ کر فنا ہو جاتا ہے اور نابود ہو جاتا ہے۔ اور الا اللہ کہنے سے وسیلہ بن کر لاہوت و لامکان میں توحید تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہو کر وسیلۂ نجات بنا دیتا ہے۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کہنے سے بندے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب اور پردہ باقی نہیں رہتا۔ "مرنے سے پہلے مر جاؤ"۔

فنا و بقاء کے یہ مراتب ہیں۔ ان مراتب والے دیدار خداوندی مشرف شریعت کے مطابق روا اور غالب تر ہوتے ہیں۔ جسے دیدار الٰہی کی معرفت حاصل ہوتی ہے وہ حق سے حق پر ہونے کی وجہ سے حق سے مشرف کر سکتا ہے۔ جو شخص کلمۂ طیبہ اسم اللہ ذات اور دیدار پروردگار کا منکر ہے وہ مردود مردار خوار اور کافر ہے۔ جو کلمۂ طیبہ سے رجعت رکھتا ہے وہ دنیا اور آخرت میں مرتد مردود عاق اور نا مقبول اور ہلاک ہو جاتا ہے۔ جو مرشد اور پیر کلمۂ طیب کی کُنہ کے سبب حضور اکرم ﷺ سے مشرف نہیں کرا سکتا۔ اور مجلس محمدی ﷺ میں منصب نہیں دلا سکتا وہ احمق ہے۔

حضور نگرداند و در مجلس محمدی ﷺ منصب ندھاند' ہر آنکس احمق است کہ نام خود را پیر مرشد خواند۔ آری یقین است ۔ پیران مرید بسیار است و مرشد طالب دُنیا قصاب آدم کش بیشمار است۔ از ھزار کس باشد پیر مُرشد کہ رساندہ در مجلس محمدی ﷺ و مشرّف کنندہ بہ دیدار پروردگار است۔ ہر دو جہان در قید علم قرآن است و علم قرآن در طی کلمہ طیّب است لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُـحَـمَّـدٌ" رَّسُـوْلُ اللّٰهِ ﷺ وکلمہ طیّب در طی اسم اللہ ذات است وکلمہ طیّب و اسم اللہ ذات ہفت اندام وجود را یکبارگی پاک و پاکیزہ گرداند و سراسر پردہ از وجود برخیزد و مشرّف دیدار شود۔ عجب مدار و انکار نیار کہ علم غیب الغیب رسند و علم باطن باطنی رساند و علم ظاہر وجود را با تفسیر تاثیر پاک ظاہر گرداند۔ علم اللہ بس۔ ہر کہ سوای اللہ طلب کند' اہل ہوس' بدانکہ العلم دانستن است ۔ بعضی علم را از بسیاری مطالعہ علم بسر دردی در سر دماغ تصرّف تمام مغز را سر دردی علم خود را ہوا' انا' کبر و ماغ عجب پُر میشود۔ کن الفال عقل نماند بر حال۔ بعد از تحصیل طلب نکند معرفت اللہ' قرب وصال و یا آنکہ از غایت بسر دردی دماغ بر حال نماند عقل شعور۔ بعد از تحصیل علم عالم طلب مولیٰ نکند قرب اللہ غرق نُور مجلس محمدی ﷺ حضور و عالم کہ با جمعیت علم عالم بر حال ماند عقل' دانش' شعور۔ بعد از تحصیل علم طلب کند معرفت اللہ قرب وصال 'مشرّف نُور حضور۔ در مشاہدۂ حضوری لازوال است و گواہ علم و راہبر وصال است ۔ سیّد را مشکل است بر مذہب نبی ﷺ و عالم را مشکل است۔ ہم علماء ہم عارف اولیاء فقیر را مشکل است' باطن با ظاہر یکی گردد۔ ہم غنایت ہم ہدایت۔

وعلم سہ حرف است: ع' ل' م' و علم سہ قسم است: عالم نفس و عالم قلب و عالم رُوح۔ عالم نفس

ہے۔ خواہ مخواہ اپنے تئیں پیر و مرشد کہلاتا ہے۔ ہاں یہ یقینی بات ہے کہ ویسے تو پیر مرد بہت ہیں۔ اور دُنیا کے طالب مردم کش قصاب مرشد بے شمار ہیں۔ لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ہوتا ہے' جو مجلس محمدی ﷺ میں پہنچاتا ہے۔ اور دیدار پروردگار سے مشرّف کراتا ہے۔ دونوں جہاں علم قرآن کی قید میں ہیں۔ اور علم قرآن کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ" رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ کی طے میں ہے اور کلمہ طیب اسم اللہ ذات کی طے میں ہے۔ کلمہ طیب اور اسم اللہ ذات سارے وجود کو یکبارگی پاک اور پاکیزہ بنا دیتا ہے۔ اور وجود سے سراسر پردہ اٹھا کر دیدار سے مشرّف کراتا ہے۔ تو اس پر تعجب نہ ہو اور نہ اس سے انکار کر۔ کیونکہ علم غیب غیب تک پہنچا دیتا ہے۔ علم باطن باطن تک اور علم ظاہر وجود کو تاثیر و تفسیر کے ساتھ پاک کر دیتا ہے۔ علم اللہ کافی ہے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا طلب کرتا ہے' وہ اہل ہوس میں سے ہے۔

یاد رہے کہ علم کے معنی جاننا کے ہیں۔ بعض کو علوم کے مطالعہ کی زیادتی سے سر دردی اور دماغ کی کمزوری لاحق ہوتی ہے۔ اور بعض سے نفسانی خواہشات' خودی اور تکبر پیدا ہوتے ہیں۔ زیادہ بات چیت کی وجہ سے عقل ٹھکانے پر نہیں رہتی۔ اور علم کے حاصل کرنے کے بعد جو شخص معرفت الٰہی اور وصال الٰہی طلب نہیں کرتا اور یا یہ کہ دماغ کی سر دردی کی زیادتی کی وجہ سے جس کی عقل و شعور ٹھکانے نہیں رہتے۔ اور علم کی تحصیل کے بعد جو عالم معرفت و قرب الٰہی کی طلب نہیں کرتا۔ اور مجلس محمدی ﷺ کے نور حضور میں غرق نہیں ہوتا۔ (وہ بے شعور ہے) اور وہ عالم جس کی عقل' دانش اور شعور جمعیت علم کے ساتھ ٹھکانے رہتے ہیں۔ تحصیل علم کے بعد وہ معرفت خداوندی اور قرب وصال کی طلب کرتا ہے اور نور حضور سے مشرّف ہوتا ہے۔ وہ مشاہدۂ حضوری میں لازوال ہوتا ہے۔ علم وصال کا راہبر اور گواہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کے مذہب پر چلنا سردار کے لئے مشکل ہوتا ہے' اسی طرح عالم کے لئے بھی۔ عالم' عارف اور ولی فقیر کے لئے بھی مشکل ہے۔ جب تک ان کا ظاہر و باطن ایک نہ ہو جائے اور غنایت اور ہدایت بھی۔

علم کے تین حرف ہیں ۔ ع' ل' م اور علم ہوتا بھی تین قسم کا ہے۔ یعنی علم نفس' علم قلب اور علم

ہمیشہ در علم عاق و عالم قلب ہمیشہ در مطالعہ علم عاقبت الخیر و عالم رُوح ہمیشہ در مطالعہ عین از نفس میسر آید علم ہوا و از قلب میسر آید علم صفاء و از رُوح میسر آید علم طلب معرفت اللہ لقاء۔ پس معلوم شد کہ علم ظاہر عالم شریعت را فرض واجب سنت مستحب آنچہ علم ضروری و علم باطن عارف باللہ معرفت توحید علم مشاہدہ قرب فی اللہ حضوری۔ مجلس عالم ضروری و عالم حضوری راست نیاید' چنانچہ مجلس آب و آتش' چنانچہ مجلس بینا و نابینا۔ دانا و آگاہ باش! آنچہ غیر از سوی اللہ از دل بتراش۔ بر عالم قلب و بر عالم روح لازم است کہ با عالم نفس ہمسخن مباش کہ مردہ قلب افسردہ قالب را در قید نفس' مطالب دُنیا۔

بدانکہ فقر دو طریق است۔ فقر اختیاری اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ ط (۱) فقر اختیاری را دو مراتب است: یکی عنایت تصرّف گنج خزانہ دل۔ دوم غنایت تصرّف گنج دنیا تمام۔ دو مرتبہ فقر اختیاری ہدایت معرفت قرب اللہ با ولایت۔ مرتبہ غنایت در قید تصرّف ہدایت است۔ دوم فقر اضطراری در بدر دریوزہ خواری محروم از غنایت۔ شب و روز فقر شکایت۔ فقر اضطراری فقر مکب است۔

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ ط (۲)

فقر اختیاری را اساس از تصور اسم اللہ ذات' قرب حضور است نقش نقاش۔

---

(۱) زین الحکم از حضرت ملا علی قاری و جامع الصغیر از علامہ سیوطیؒ

(۲) عین العلم شرح زین الحکم از حضرت ملا علی قاریؒ

رُوح اور عالم نفس ہمیشہ نافرمان۔ عالم قلب ہمیشہ عاقبت بالخیر کے مطالعہ میں مصروف رہتا ہے۔ اور عالم رُوح علم عین کے مطالعہ کی وجہ سے نفسانی خواہشات اور انانیت کو چھوڑ دیتا ہے۔ نفس سے علم حرص و ہوا۔ قلب سے علم صفا اور رُوح سے علم طلب' معرفت الٰہی اور دیدار خداوندی حاصل ہوتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ علم ظاہر سے عالم شریعت کو فرض' واجب' سنت' مستحب اور ضروری احکام کا علم ہو جاتا ہے اور علم باطنی سے عارف باللہ کو معرفت خداوندی اور توحید کی واقفیت ہو جاتی ہے۔ نیز اسے قرب خداوندی کے مشاہدہ کا علم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری بھی سمجھ میں آ جاتی ہے۔ عالم حضوری اور عالم ضروری عین ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں' ان کی مجلس یا ہم نشینی آگ اور پانی یا اندھے اور بینا کی طرح راست نہیں آتی۔ دانا اور آگاہ ہو جا۔ دل سے ماسویٰ اللہ کو نکال دے۔ عالم قلب اور عالم رُوح کے لئے لازم ہے کہ عالم نفس سے ہم کلام تک نہ ہو' کیونکہ وہ مردہ دل اور افسردہ قالب نفس اور دُنیا کی قید میں ہوتا ہے۔ اور مطالب دنیا کے پیچھے پڑا ہوتا ہے۔

(اے طالب صادق!) جان لے کہ فقر کی دو اقسام ہیں:۔

(۱) فقر اختیاری (۲) فقر اضطراری۔

فقر اختیاری: ''مجھے اپنے فقر پر فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے''۔ یہ بھی دو مراتب میں منقسم ہے:

(۱) خزانہ دل کا تصرف اور عنایت اور تمام دنیاوی خزانوں کا تصرّف اور غنایت۔ (۲) ہدایت' معرفت اور قرب خداوندی با ولایت۔ مرتبہ غنایت ہدایت کے تصرّف اور قید میں ہے۔

دوم: فقر اضطراری۔ فقر اضطراری والا در بدر بھیک مانگتا پھرتا ہے اور غنایت سے محروم رہتا ہے۔ شب و روز فقر کے بارے میں شکایت کرتا رہتا ہے۔ فقر اضطراری ہی فقر نگوں سار ہے۔

حدیث

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

''فقر نگوں سار سے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے''۔

فقر اختیاری کی بنیاد تصور اسم اللہ ذات اور قرب حضور پر ہے' جو نقش نقاش ہیں۔

ابیات

از میان نقش بین نقاش را معرفت توحید اینست حق لقاء
غرق فی التوحید شو در ذات نور اسم اللہ برد حاضر با حضور
من غلام قادریم و قادری ہم صحبتی با مصطفیٰ حاضر نبی۔

نفس را قوت قُوت چیست؟ وقلب را قوت قُوت چیست؟ وروح را قوت قُوت چیست؟ نفس را قوت طمع وقوت حرص ولذت مردار وقلب را قوت زندگی مشاہدۂ حضور بینندگی قوت دوام بیدارد وروح را قوت مشرف لقاء قوت قرب اللہ غرق دیدار پروردگار۔ چون طالب اللہ را باطن روشن ضمیر واضح میشود نفس را از قوت طمع وحرص باز دارود در قید قلب وروح نفس در آید نفس مطمئنہ میشود وصورت نورنماید۔

ابیات

گری بیائی طالبا توحید راز روح قلب و ہم سخن با تو آواز
رفت نفسی از ہوا رحمت رسید معرفت توحید دیگر راہ ندید
کسی را نفس قلب و روح نور است فنا فی اللہ بود دائم حضور است

انسان را اصل نور۔ آخر انتہاء مراقبہ با تصور اسم اللہ ذات غرق آورد برد از مشرف حضور فی اللہ نور انوار دیدار پروردگار چیست وچہ باشد در یکدم آورد بر ہفت بار واگر غوطہ خورد در بحر مکاشفہ با جمعیت آورد بالذات مشرف دیدار۔ در یکدم از مراقبہ تا قیامت میشود وخبردار۔ عیب وعجب مدار۔ در راہ حضور معرفت قرب اللہ حضوری وہر مقام ظاہر باطن حق باطل را با توفیق میکند تحقیق۔ صاحب مرشد کامل نعم البدل است کہ مراتب نعم البدل معما ہر دو جہان وہر مقام قفل کشائیند وکلید از توحید است۔

ابیات

نقش بنانے والے مصوّر کو تصویر کے اندر اس کی صنّاعی کو دیکھ۔ توحید کی معرفت یہی ہے اور اس کے دیدار کا حصول اسی سے ہوتا ہے۔ اس کے نُور ذات کی توحید میں غرق ہو جا۔ اسم اللہ ذات اس کو حضور کی خدمت اقدس میں حاضر کر دے گا۔

میں قادری ہوں اور سیّد شیخ محی الدّین عبدالقادر جیلانیؒ کا غلام ہوں۔ مجھے سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صحبت حاصل ہے۔ اور حضورؐ کے دربار کی حاضری نصیب ہے۔ یاد رہے کہ نفس کی خوراک اور قوت کسے کہتے ہیں؟ اور قلب کی قوت اور خوراک کسے کہتے ہیں؟ اور روح کی قوت اور خوراک کسے کہتے ہیں؟ نفس کی قوت طمع ہے اور اس کی خوراک حرص اور لذّت مردار ہے۔ اور قلب کی قوت مشاہدۂ حضوری اور ہمیشہ کی بیداری کی قوت ہے۔ اور روح کی قوت اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرّف ہونا اور قرب خداوندی میں غرق ہونا ہے۔

جب طالب اللہ کا باطن روشن ضمیر واضح ہو جاتا ہے۔ تو نفس کو طمع اور حرص سے باز رکھتا ہے۔ جب نفس قلب اور روح کی قید میں آ جاتا ہے تو نفس مطمئنہ کہلاتا ہے۔ اور اس کی صورت نورانی ہو جاتی ہے۔

ابیات

اے طالب! اگر تُو توحید کا راز معلوم کرنا چاہتا ہے تو رُوح، دل اور وہم وگمان تیرے ساتھ ہم کلام ہوگا۔

جس نفس کی خواہشات ختم ہو گئیں، تو پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت پہنچ گئی۔ اس کے بعد توحید کی معرفت کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھتا۔ جس شخص کا نفس، دل اور روح نورانی ہے۔ وہ فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ اور اُسے ہمیشہ کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

انسان کا اصل نور سے ہے۔ جاننا چاہئے کہ با تصور اسم اللہ ذات کے مراقبہ کی انتہا یہ ہے کہ حضور الٰہی سے مشرّف ہو۔ اللہ تعالیٰ کے انوار دیدار کیا ہیں؟ اور کیا ہونے چاہئیں؟ مردان خدا یہ دیدار ایک دم میں سات بار کرتے ہیں۔ اگر مکاشفہ کے سمندر میں جمعیت قلبی کے ساتھ غوطہ لگائیں، تو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ مراقبہ سے ایک دم میں قیامت تک کے واقعات سے باخبر ہو جاتا ہے۔ اس پر نہ ہی نکتہ چینی کر اور نہ ہی تعجب کر۔ راہ حضوری اور معرفت اور قرب اللہ حضوری میں ظاہری اور باطنی حق وباطل کا ہر مقام با توفیق تحقیق ہو جاتا ہے۔

مرشد کامل نعم البدل ہے اور نعم البدل کے مراتب دونوں جہاں کا معمہ ہیں۔ توحید کی چابی سے ہر ایک مقام کا تالا کھل سکتا ہے۔

بیت

مرتبۂ ایشان نباشد مرتبہ ھا در فنا فی اللہ وحدت با خدا

ہر کہ از معرفت تصور اسم اللہ ذات بخواند سبق تماشا بر پشت ناخن بہ بیند چہاردہ طبق ۔ ساکن لاھوت و نظر لامکان۔ این چنین مراتبین بدست آوردن از مُرشد کامل آسان کار است ۔ مرشد یکہ عارف نظارہ است' آنرا مراتب عیان لاہوت لامکان بر طالب عطا بخش کردن چہ مشکل کار است۔ ہر کہ کیمیا اکسیر میداند' نگوید و ہر کہ نداند' بگوید۔ نیز میگویند کہ من کیمیا گرام' دروغی و کذاب است۔ آن احمق مثل گاؤ خر۔ عاملان خویش را پوشیدہ لا یحتاج و مہوسان خراب خر دشد محتاج۔ معلوم شد کسی علم کہ عمل تصرف اسم اللہ ذات کامل حضور و عمل در دعوت ۔ ملاقات روحانی قبور۔ علم جملہ کیمیا گردد۔ صاحب ہنر مراتب بحضور خود آوردن آنرا نیست مشکل و دُور۔

بشنوای عزیز! مراتب طالبان صادق و مرشد کامل اہل حضوری ای احمق اہل مغرور!

ابیات

بانظر خاک را میگردند زر و زسیم و زر بہتر بود عارف نظر

نظر عارف میرساند با خُدا با نظر عارف بہ بیند کیمیا

کی شناسد عارفان حق معرفت با نظر زندہ کند عیسیٰ صفت

کامل در ہر علم آوردہ در معرفت و فقر قدم بردو احمق ناقص لاف زند۔ مرشد کامل فقیر معرفت و عامل در علم دعوت دم زندہ عیسیٰ صفت آنست جملہ کیمیا و جملہ علم و جملہ مرتبہ و جملہ حکمت و جملہ مقامات ذات صفات جملہ طی کند حی قیوم۔

ان کا مرتبہ دوسرے مراتب کی مثل نہیں ہوتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہو گئے ہیں۔

یاد رہے کہ جو شخص اسم اللہ ذات کے تصور کی معرفت کا سبق پڑھتا ہے' وہ اپنے ناخن کی پشت پر چودہ طبق کا تماشا دیکھتا ہے۔ وہ لاہوت کا مکین ہوتا ہے اور اس کی نظر لامکان پر ہوتی ہے۔ اس قسم کے مراتب مرشد کامل سے حاصل کرنا آسان کام ہے۔ جو مرشد عارف صاحب نظارہ ہے۔ اس کو لاہوت ولامکان کے ظاہری مراتب طالب کو عطا و بخشش کرنے میں کیا مشکل کام ہے۔ جو شخص کیمیا اکسیر کا علم رکھتا ہے' وہ نہیں کہتا اور جو نہیں جانتا' وہ کہتا ہے۔ پھر جو شخص کہتا ہے کہ میں کیمیا گر ہوں' وہ (سراسر) جھوٹا اور دروغ گو ہے۔ وہ گائے گدھے کی طرح بے وقوف ہے۔ عامل لوگ خود کو پوشیدہ رکھتے ہیں اور کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔ مہوس لوگ خراب حالت اور محتاج ہوتے ہیں اور (خواہ مخواہ) چلاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جس شخص کو اسم اللہ ذات کے تصرف کا عمل حاصل ہے' وہ حضوری میں کامل اور دعوت کا عامل ہے۔ اسے قبور کی روحانی ملاقات اور کیمیا کا تمام علم حاصل ہے۔ ایسے صاحب ہنر مراتب رکھنے والے کے لئے خود کو بارگاہ نبوی ﷺ میں پہنچانا کچھ بھی مشکل اور بعید نہیں ہے۔

اے عزیز! (غور) سے سُن! اور اے مغرور اور احمق تو بھی سن! سچے طالبین اور مرشد کاملین اہل حضور کے یہ مراتب ہیں:۔

ابیات

وہ نظر سے مٹی کو سونا بنا دیتے ہیں۔ عارف کی نظر کیمیا اثر سونے چاندی سے بہتر ہوتی ہے۔
عارف کی نظر بارگاہ خداوندی تک پہنچا دیتی ہے۔ کیمیا کو عارف اپنی نگاہ سے دیکھتا ہے۔
معرفت خداوندی رکھنے والے عارفوں کو کوئی نہیں پہچان سکتا۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف سے متصف ہوتے ہیں۔ وہ مُردوں کو نظر سے زندہ کر دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ جو شخص ہر علم میں کامل ہے' وہ معرفت فقر میں قدم رکھتا ہے۔ لیکن احمق ناقص صرف شیخیاں بگھارتا ہے۔ کامل مرشد فقیر معرفت اور علم دعوت کا عامل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح زندہ دم وہ شخص ہے' جو تمام کیمیا' تمام علوم' تمام مراتب' تمام حکمت اور ذات و صفات کے تمام مقامات اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم سے طے کرتا ہے۔

از حاضرات باسم اللہ ذات طالب صادق را از حضرت آدم صفی اللہ ملکی ارواح انبیاء مرسل نبی اصفیا خاتم النبیین رسول ربّ العالمین محمد رسول اللہ ﷺ و از محمد رسول اللہ ﷺ با ہر یک ارواح ملاقات اولیاء اللہ ولی اللہ وعلماء باللہ غوث قطب ابدال اوتاد اہل مراتب منصب مومن مسلمان تا قیامت با ہر یک دست مصافحہ کند و بنام آشنا شود۔ بعد از ان ملاقات با سلطان الفقر۔ اینست سبق روز اوّل طالب صادق صاحب لایق نظر ظاہر مثل حضرت موسیٰ کلیم اللہ و باطن بسیر سفر مثل حضرت نبی اللہ خضرؑ۔ مرشد یکہ روز اوّل طالب صادق را نرساند باین مراتب حقیقی احوال حق طالب بر مرشد وبال و مرشدی و طالبی نہ آسان کار است۔ در مرشدی و طالبی عظیم سرّ اسرار پروردگار است۔ این چنین مراتب را چہ داند کسانیکہ احمق گاؤ عصار است۔ علاج رُوح ہمہ از لذّت و جمعیت و شوق معرفت از قرب اللہ بزرگی است و افعال نفس ہم از سر ہوا لذّت نجس تمام پلیدی و گندگی است و اعمال قلب ہم حیات و زندگی بحق پسندگی است۔ کاملیت تصور آنست کسی را کہ در تصور صورت در خواب بیدار کند اگر مسلمان باشد بتوجہ تصور در مجلس محمدی ﷺ بحضور باشعور مشرف گرداند۔ نعمت و دولت عزّت و شرف ہدایت ولایت غنایت ولایت تعلیم علم و تلقین تصور اسم اللہ ذات بدہاند چنانچہ در خواب بہ بیند بچشم روحانی۔ چون از خواب بیداری شود حقیقت اظہار میکند بیانی وجود میگردد و ظاہر ہر یک را گردد باطن ظاہر و اگر صورت کافر باطن در تصور گرفتہ در آتش دوزخ انداز د در خواب گرفتہ در آتش دوزخ انداز دو در خواب عذاب آتش دوزخ معذّب خراب گردد و تماشاء بہشت دیدہ و لذّت چشیدہ باشد و کافران چون از خواب بیدار شوند بگویند کلمہ طیب بآواز بلند لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ "اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْكُفْرُ بَاطِلٌ" ط

اسم اللہ ذات کے حاضرات کے وسیلے طالب صادق کو حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر خاتم النبیین جناب رسول کریم ﷺ کے زمانے تک اور آنحضرت ﷺ سے لے کر قیامت تک کے تمام انبیاء مرسل اصفیاء اولیاء اللہ ولی اللہ عالم باللہ غوث قطب ابدال اوتاد اہل مراتب و مناصب اور مومن و مسلمان کی روحوں کے ساتھ مصافحہ و ملاقات کرتا ہے اور ان کے ناموں سے آشنا ہوتا ہے۔ پھر سلطان الفقر سے ملاقات کرتا ہے۔ یہ اس طالب صادق کا پہلے دن کا سبق ہے جو صاحب لایق نظر ظاہر مثل حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور باطن میں سیر و سفر مثل حضرت نبی اللہ خضرؑ کے ہو۔ جو مرشد پہلے ہی دن طالب صادق کو ان مراتب پر نہیں پہنچاتا اور حقیقی احوال اس پر منکشف نہیں کرتا طالب کے حق کا وبال اس کی گردن پر ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ مرشدی اور طالبی آسان کام نہیں ہے۔ مرشدی اور طالبی میں پروردگار کا ایک عظیم بھید ہے۔

ان مراتب (رموز) کو وہ لوگ کیا جانیں؟ جو احمق اور تیلی کے بیل کی طرح ہیں۔

رُوح کا تمام علاج لذّت و جمعیت شوق بزرگی اور معرفت قُرب الٰہی ہے۔ اور نفس کے تمام احوال و افعال بھی از روئے حرص و ہوا (سراسر) پلیدی گندگی اور نجس کی لذّت ہیں اور قلب کے اعمال بھی حق پسندی کے سبب زندگی ہیں۔ تصور کی یہ کاملیت ہے کہ کسی کو توجہ کے ساتھ تصور میں یا خواب و بیداری میں جس کو چاہے بشرطیکہ وہ مسلمان ہو بحضور باشعور مجلس محمدی ﷺ کی حضوری سے مشرف کرا دے۔ اور نعمت و دولت عزّت شرف ہدایت ولایت غنایت اور اسم اللہ ذات کے تصور کی تعلیم و تلقین اس طرح دلائے کہ وہ خواب میں روحانی آنکھ سے دیکھ سکے۔ اور جب نیند سے بیدار ہو تو زبانی وجود کی حقیقت کا اظہار کرے۔ اور اس کا ظاہر و باطن ایک ہو جائے۔ اور اگر خواب میں کسی کافر کی صورت کا تصور کر کے باطن میں اسے دوزخ کی آگ میں ڈال دے تو اسے دوزخ کی آگ کا عذاب ہو۔ اور وہ خراب ہو۔ اور پھر اسے بہشت کا نظارہ دکھلا کر اس کی نعمتوں کی لذّت چکھائے۔ اور جب وہ کافر خواب سے بیدار ہو کر اٹھے تو وہ بآواز بلند کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھے اور کہہ دے کہ اسلام برحق ہے اور کفر باطل ہے۔

شرح ذکر

ذاکر از اہل تقلید بسیار است و تجت از آنا حجاب بیشمار۔ دلیل شرح ذکر ذاکر از اہل توحید مشرف دیدار است۔ ذکر یکہ حجاب پردہ بردارد از نیما بین العبد پروردگار است۔

ابیات

ذکر یک درد است باشد لا دوا شد شفا از درد و ذکرش بالقاء
ذکر یک سوز است سوز و مغز و جان سوز از لاھوت برد لامکان

اصل ذکر ہفت است باہفت اندام قلب قالب بجان تمام از ہر یک ہفت ذکر ہفتاد ہزار از علم حکمت و ہفتاد ہزار قرب نور و ہفتاد ہزار از معرفت توحید دیدار کہ آنرا تجلی توفیق۔ از مشاہدۂ تحقیق توحیدؔ جمعیت تصور کل و تصرف کشائیدہ از ہر گنج طلسمات وجود معمات مشکل لایق حوصلہ وسیع کامل الوجود اولیاء اللہ عارف باللہ۔ جملہ ہفت ذکر عظیم ہفت اندام قلب سلیم صراط المستقیم۔ انیست علم با عتقاد و بالیقین چنانچہ اوّل ذکر عظیم ذکر حال شروع تلقین ذکر حال در تصرف گنج غنایت لایحتاج طالب کامل الغنایت لاشکایت۔

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:۔

عَذَابُ الْجُوْعِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ط (۱)

دوم ذکر عظیم ذکر نور بشروع تلقین۔ ذکر نور از سرتا قدم ہفت اندام قلب قالب طالب اللہ را میگرد و در مشاہدۂ نور ذاکر نوری مجاہدہ باسم تصور اللہ ذات مشرف حضور طالب یکبارگی رسید

---

(۱) الحدیث

شرح ذکر

اور اہل تقلید ذاکر بہت ہیں۔ خود پسند ریاکار اور صاحب حجاب بے شمار ہیں۔ ذکر کی تفصیل کی دلیل یہ ہے کہ اہل توحید کا ذاکر مشرف بدیدار ہوتا ہے۔ ذکر کے سبب بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ اُٹھ جاتا ہے۔

ابیات

ذکر سے دل میں درد پیدا ہوتا ہے' جس کا کوئی علاج نہیں۔ ذکر کے درد کی شفا و علاج اللہ تعالیٰ کا دیدار ہی ہے۔

ذکر سے سوزش پیدا ہوتی ہے۔ جو جان اور مغز کو جلا دیتی ہے۔ ذکر کی سوزش (ذاکر کو) عالم لاھوت سے لامکان میں لے جاتی ہے۔

ذکر کے سات اصول ہیں' جو ساتوں اعضاء اور قلب قالب سب سے پوری جان کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ ان ساتوں میں سے ہر ایک سے ستر ہزار علم حکمت اور ستر ہزار قرب نور اور ستر ہزار معرفت توحید و دیدار سے حاصل ہوتے ہیں۔ اس کو تجلی توفیق کہتے ہیں۔ مشاہدۂ تحقیق سے توحیدؔ جمعیت تصور کل اور ہر گنج سے تصرف کھولنے والا' طلسمات وجود اور معمات مشکل حاصل ہوتی ہیں۔ ان باتوں کے لائق وسیع حوصلہ رکھنے والا کوئی کامل وجود ولی اللہ اور عارف باللہ ہوا کرتا ہے۔ سات ذکر عظیم اور ہفت اندام قلب سلیم صراط مستقیم حسب ذیل ہیں۔ جن کو با اعتقاد اور بالیقین کرنا چاہیے۔ (۱) پہلا ذکر عظیم' ذکر حال' جو تلقین سے شروع ہوتا ہے۔ ذکر حال در تصرف گنج عنایت جس سے ذکر لایحتاج ہو جاتا ہے۔ جسے کامل درجے کی غنایت حاصل ہے' اسے کسی قسم کی شکایت نہیں۔

حدیث

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

''بھوک کا عذاب' عذاب قبر سے بھی سخت ہے۔''

دوم ذکر عظیم ذکر نور جس کے شروع میں طالب کے ساتوں اعضاء سر سے لے کر پاؤں تک مشاہدۂ حق میں نور ہو جاتے ہیں۔ ذکر نور کا ذاکر اسم اللہ ذات کے تصور سے مشاہدہ کے بغیر تمام مطالب یکبارگی حاصل کر لیتا ہے۔

سوم ذکر عظیم' ذکر بقاء۔ ذکر بقاء کے شروع میں ہی غرق فنافی اللہ کا مقام آتا ہے' ذکر بقاء سے ذاکر

مطالب ـ سوم ذکر عظیم بقا، بشروع ذکر بقا، غرق فی اللہ فنا۔ از ذکر بقاء ذاکر مشرف معرفت لاہوت لامکان توحید بقاء طالب یکبارگی رسید بہ مطالب۔ چہارم ذکر اعظم مغز بیدار بشروع تلقین ذکر مغز بیدار۔ ذکر غرق فی الانوار مشرف دیدار پروردگار با علم الیقین و با علم الاعتبار طالب یکبارگی رسید بہ مطالب پنجشم۔ پنجم ذکر عظیم حی زندہ، بشروع تلقین ذکر حی زندہ ہفت اندام قلب قالب تمام زندہ باعیان لاہوت لامکان تماشا ہژدہ ہزار عالم کل مخلوقات کونین بہ بینند۔ ششم ذکر الحق حقایق حقیقت معرفت توحید حق۔ بر دارد باطل۔ حرص، طمع، حسد، کبر، ہوا، ریا یکبار گذارد و ناظر با نظر طالبان اللہ را روز اول میرساند بہ مجلس حضرت خضرؑ۔ طالب یکبارگی رسید بہ مطالب۔ ہفتم ذکر عظمت العظام محرم اسرار خدا نہ خداوند یکدم از خدا جدا۔ طالب یکبارگی رسید بہ مطالب۔ آن کدام علم راہ است کہ مشرف شدن برب العالمین بقاء است کہ بدیدن خدا شد روا۔ بشنوای احمق! در قید نفس ناقص اہل ہوس، اہل خشم نالایق اہل غم۔ وای بیدانش بی شعور مردہ دل بی خبر از معرفت اللہ قرب حضور۔ محروم از مد نظر رحمت اللہ نامنظور۔ شرح دیدن دیدار پروردگار قلب سلب مردہ و قالب افسردہ عالم جاہل حمار کمثل الحمار یحمل اسفارا ط طالب نفس و مرید دنیا در قید شیطان بدکار۔ ہر آنکس بعید از معرفت اللہ توحید ہرگز اعتبار نیارد بر مجلس محمدی ﷺ۔ ور دنیا د بسوی دیدار۔ گوا حوال او۔

بدانکہ بعض مردود اہل بدعت عکس معکوس حسن، سرود بخط و خال تشبیہ میدہند بدیدار معرفت وصال، کاذب دروغی در مراتب زوال بی جمعیت و پریشان احوال سوی اللہ غیر مخلوق را با صورت مخلوق تشبیہ دادن موجب کفر و شرک است۔

لاہوت لامکان کی معرفت اور توحید بقا سے مشرف ہو جاتا ہے اور فوری طور پر اس کے تمام مطالب پورے ہو جاتے ہیں۔

چہارم ذکر عظیم مغز بیدار کہ شروع تلقین میں انوار الٰہی میں مستغرق اور دیدار خداوندی کے انوار سے مشرف ہو جاتا ہے اور اسے یقینی اور اعتباری علم حاصل ہوتا ہے اور طالب یکبارگی اپنے تمام مطالب حاصل کر لیتا ہے اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔

پنجم ذکر عظیم حی زندہ، اس کے شروع میں ساتوں اعضاء قلب اور قالب تمام زندہ ہو جاتے ہیں اور لاہوت ولامکان اور دونوں جہان کی اٹھارہ ہزار عالم کی مخلوقات کا تماشا عیاں طور پر کرتا ہے۔

ششم ذکر عظیم ذکر الحق، اس کے شروع میں معرفت اور توحید حق کی حقیقت اور حقائق حقیقی طور پر حاصل کرتا ہے۔ اور باطل کو ہٹا دیتا ہے۔ حرص، طمع، حسد، تکبر، نفسانی خواہشات اور ریا کو ترک کر دیتا ہے۔ اور پہلے ہی دن نظر کے ساتھ طالبان الٰہی کو حضرت خضر علیہ السلام کی مجلس میں پہنچا دیتا ہے۔ طالب فوری طور پر اپنے تمام مطالب کو پا لیتا ہے۔

ہفتم۔ ذکر عظمت العظام، جس سے اسرار الٰہی سے واقف ہو جاتا ہے۔ گو خدا تو نہیں بن جاتا، لیکن خدا سے ایک دم بھی جدا نہیں ہوتا اور طالب اپنے تمام مقاصد یکبارگی حاصل کر لیتا ہے۔

وہ کون سی علم کی راہ ہے، جس سے دیدار خداوندی سے مشرف ہو سکتے ہیں۔ وہ کون سا علم بقاء ہے، جس سے اللہ تعالیٰ کی بقاء حاصل ہو سکتی ہے، کیونکہ دیدار خداوندی جائز اور روا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اے نفس کی قید میں گرفتار ناقص و احمق، اے اہل ہوس، اہل غضب و غصہ، نالائق، اہل غم، اور اے بے دانش بے شعور، مردہ دل، معرفت خداوندی اور قرب الٰہی سے بے خبر، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم اور اللہ تعالیٰ کی نظر سے نامنظور۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار کی تفصیل (غور سے) سن! (قلب سلیم والے کو دیدار خداوندی نصیب ہوتا ہے) نہ کہ اس شخص کو جس کا دل سلب، مردہ اور قالب افسردہ ہو اور جو عالم جاہل کی طرح ہو اور جس کی حالت کمثل الحمار یحمل اسفارا کے مطابق ہو۔ ایسا شخص نفس کا طالب، دنیا کا مرید، شیطان کا اسیر اور بدکار رہتا ہے۔ ایسا شخص معرفت خداوندی اور توحید سے دور ہوتا ہے۔ اسے مجلس محمدی ﷺ کا ہرگز اعتبار نہیں ہوتا۔ دنیا میں دیدار خداوندی کا وہ قائل نہیں۔ اس کے احوال کی بات نہ کر۔

جان لے کہ دیدار خداوندی کی یہ کیفیت ہے کہ بعض مردود بدعتی، حسن کے متوالے معرفت خداوندی اور وصال کو سرود اور خد و خال سے تشبیہ دیتے ہیں۔ ایسے لوگ جھوٹے اور کاذب ہیں اور لازوال میں ہیں۔ بے جمعیت اور پریشان حال ہوتے ہیں۔ غیر مخلوق کو مخلوق سے تشبیہ دینا سراسر موجب کفر و شرک ہے۔

کرسی لوح قلم تا تحت الثریٰ مقام است و بہشت مقام است کہ با ہر یک مقام و در ہر مقام خدائی تعالیٰ را تشبیہ دادن دیدار روا نیست و نیست روا کہ در مقام مشرّف دیدار خدا گوید کافر شود و از سر ہوا است۔ انیست مراتب دیدار لقا کہ مشرّف دیدار ربّ العالمین لقاء محض فیض فضل عطا لقاء است کہ رحمت و نعمت خدا است کہ از مرحمت خدا کہ از اسم اللہ ذات پیدا میشود شعلہ تجلّی انوار کہ در آن انوار در آن وقت شان نشان جای مقام ہیچ نماند آنرا آثار انیست در لامکان مشرّف لقای دیدار۔ ہر کہ منکر میشود از قوم کاذب منافق کفار۔ دیدار لقاء تحقیق است کہ با قدرت اللہ رفیق است۔

بیت

نیست آنجا ازل و ابد نیست دُنیا نہ بہشت
آن مکان است لامکان دیدار از سرشت

در انوار دیدار آنچہ میداند مثل بستہ نمی تواند آنچہ کلام اللہ مع اللہ دور مدور میخواند تا قیامت یاد ماند۔

ابیات

اللہ ہر کہ خواہد نماید عین راز — اللہ ہر کہ خواہد وحد قُرب از آواز
اللہ ہر کہ خواہد بہ بخشد با حضور — اُو نخواہد راندہ گرداند ز دُور

انیست علم راہ دیدار لقاء و لقاء را علم گواہ آگاہ نگاہ۔ بعضی را لقاء جمعیت بخش کند و بعضی از لقاء مجذوب شود و بعضی از لقاء شب و روزی شود دیدار۔ آہ آہ آہ انّ الْمشتاقین المتدیرین ھل من مزید۔ انیست مراتب فرد توحید تجرید تفرید۔

قولہٗ تعالیٰ:۔

یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا ط (۱)

عمل صالحہ عبادت قدیم متوجہ شدن بدیدار لقاء کہ حاصل میشود واصل را از علم بقاء۔

---

(۱) سورۃ الکہف ۱۸:۱۱۰

جتنے مقام ہیں مثلاً ازل، ابد، عرش، کرسی، لوح و قلم، تحت الثریٰ اور بہشت ہیں۔ اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ کیونکہ ہر مقام کے ساتھ اور ہر مقام میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کے لئے تشبیہ دینا روا نہیں ہے۔ اور یہ بھی روا نہیں ہے کہ مقام مشرّف میں یہ کہے کہ میں نے دیدار خدا کیا ہے، اس سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ یہ از روئے حرص و ہوا ہے۔ دیدار خداوندی کے یہ مراتب ہیں، کیونکہ ربّ العالمین کے دیدار اور لقاء سے مشرّف ہونا محض فیض، فضل اور عطا ہے، جو خدا کی نعمت اور رحمت کی وجہ سے ہے۔ اور رحمت خدا اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتی ہے۔ جس وقت انوار کی تجلّی کا شعلہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس وقت کسی جگہ یا مقام کا نام و نشان نہیں رہتا۔ بلکہ لامکان ہوتا ہے، جہاں پر دیدار الٰہی سے مشرّف ہوتا ہے۔ جو اس کا منکر ہے وہ کذاب، کافر و منافق ہے اور دیدار قدرت الٰہی سے بے شک و شبہ ہوتا ہے۔

بیت

اس جگہ ازل اور ابد اور بہشت و جنّت نہیں ہے۔ وہ ایسا مقام ہے کہ اس سے حقیقی طور پر لامکان کا دیدار ہوتا ہے۔

دیدار خداوندی (حضوری) کے انوار میں جو کچھ دکھائی دیتا ہے اس کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ جو کچھ کلام اللہ مع اللہ دور مدور پڑھتا ہے، وہ قیامت تک یاد رہتا ہے۔

ابیات

اللہ جس کو چاہتا ہے، راز کی حقیقت دکھا دیتا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے، آواز الست سے مقرّب بارگاہ کر لیتا ہے۔

اللہ جس کو چاہتا ہے اس کو حضوری کی دولت عطا کر دیتا ہے۔ اور جس کو وہ نہیں چاہتا، اس کو راندۂ درگاہ کر کے دور کر دیتا ہے۔

راہ دیدار اور لقاء کا علم یہ ہے۔ لقاء کے لئے علم کی آگہی ضروری ہے۔ بعض کو لقاء سے جمعیت حاصل ہوتی ہے اور بعض دیدار خداوندی سے مجذوب ہو جاتے ہیں۔ اور بعض کو لقاء سے شب و روز دیدار ہوتا ہے اور آہ آہ کرتے ہیں۔ یہی ان المشتاقین المدبّرین ھل من مزید ہیں۔ یہ فرد، توحید، تجرید اور تفرید کے مراتب ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

”تو جسے اپنے ربّ سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے ربّ کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔“

عمل نیک اور عبادت قدیم کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے دیدار کی طرف توجہ کرنا۔ کیونکہ واصل کو علم سے لقاء حاصل ہوتی ہے۔

ابیات

گر شوم در غرق دیدارش مدام — باھوؒ در ھو گم شدہ باھوؒ کدام
باخبر باھوؒ بود یا ھو بخوان — یا ھو باھوؒ را برد باھوؒ نماند
ہر کہ از خود گم شود آنجاچہ دید — خوش ببین دیدار از خود خود برید
ہر کہ منکر از خدا و ز مصطفیؐ — آن کاذب مردود گردد بی حیاء
گر لذتی دیدار را شرح کنم — کونین را برنام او صدقہ کنم
گر بیائی زود بینی طالباء — طالبان پیدا شود بہر از لقاء
اجل پیغام است موت از معرفت — ہر کہ محرم موت شد طالب صفت

قولہٗ تعالیٰ:۔

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط (۱)

ابیات

ہر طرف بینم مشرف شد لقاء — آوردم رُو بسوی قبلہ چو او قبلہ نما
ز اللہ رونگردانم بجان گر جان بود — اگرچہ از تن سر جدا جان میشود
جام نوش ہرگ نہ ترسد جان بی جان — ساکن لاھوت نظرش لامکان
دیدہ بر دیدار دل باشتغال — غرق فی التوحید عارف دم وصال
از لقاء رو نگردانم دوام — ہر کہ روئی گرداندہ ای کافر تمام

---

(۱) سورۃ البقرۃ ۲: ۱۱۵

ابیات

اگر میں اس کے دیدار میں ہمیشہ غرق رہنا چاہوں تو اے باھوؒ! تو ھُو میں فنا ہو جا تو باھوؒ کہاں ہوگا؟
اے باھوؒ! ھُو کی خبر رکھ اور یاھُو پکار۔ یاھُو باھوؒ کو (اپنے پاس) لے جائے گا اور باھوؒ نہیں رہے گا۔

جو کوئی اپنے سے گم ہو گیا' اس نے وہاں کیا دیکھا؟ تو دیدار خداوندی کو اچھی طرح دیکھ' تو خود اپنے سے کٹ جائے گا۔

جو کوئی خدا اور رسول کا منکر و نافرمان ہے' وہ جھوٹا' مردود اور بے حیا ہو جاتا ہے۔

اگر میں دیدار خداوندی کی لذت کی شرح اور تفصیل بیان کروں' تو میں دونوں جہانوں کو اس کے نام پر قربان کردوں گا۔

اے طالب! اگر تو میرے پاس جلدی آئے گا' تو (فوراً) اس کا دیدار کرلے گا' کیونکہ طالبان حق کی تخلیق ہی دیدار خداوندی کے لئے ہوتی ہے۔ موت پیغام ہے اور موت سے معرفت خداوندی حاصل ہوتی ہے۔ جس نے موت کے راز کو پالیا۔ اس نے طالب کی صفات حاصل کرلیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"جس طرف تم رخ کرو' اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے"۔ یعنی اللہ تعالیٰ متوجہ ہے۔

ابیات

میں دیدار خداوندی سے مشرف ہو گیا۔ ہر طرف اسی کا دیدار کرتا ہوں۔ میں نے اپنا چہرہ قبلہ نما کی طرح قبلہ کی طرف کرلیا ہے۔

جب تک جان میں جان ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رُخ نہیں موڑوں گا' اگرچہ تن سے سر جدا ہو جائے اور جسم سے جان ہی نکل جائے۔

جس نے اس کی محبت کے جام کو پی لیا ہے' وہ جان کے جانے سے نہیں ڈرتا' کیونکہ وہ مقام لاھوت کا مکین ہے اور اس کی نظر لامکان میں ہے۔

دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہے اور آنکھ دیدار میں محو ہے۔ عارف وصال کے وقت دریائے توحید میں غرق ہوتا ہے۔

میں اس کے دیدار سے کبھی رخ نہیں موڑوں گا۔ جس نے بھی اس کی طرف منہ موڑا' وہ کافر مطلق ہو جاتا ہے۔

فقیر اہل اللہ کہ ہفت اندام با تصور اسم اللہ ذات تمام نُور ظاہر تصرّف در خلق مشہور و باطن تصرّف معرفت۔ در ہژدہ ہزار عالم در مجلس انبیاء و اولیاء اللہ ذکر مذکور و در تمام فرشتہ مؤکل جن و انس احوالات ظہور۔ انیست مراتب فقیر باطن معمور۔ این چنین مراتب برکت از تصور اسم اللہ ذات است۔ از ہر مراتب حاصلیت ثواب است و از تصور اسم اللہ ذات بی حجاب است، لیکن از تصور شیطانی و ربانی باخبر باش۔ بدانکہ اسم اللہ ذات مثل فرمان است و صاحب تصور اسم اللہ ذات فرمان بر، عارف صاحب نظر۔ ہر کہ اسم اللہ ذات فرمان را باعزت نبرد، ہر آنکس نافرمان فرعون شود۔ المطلب آنکہ کسیکہ در مشاہدہ باقُرب اللہ دوام حضور حصول الوصول است، سخن او گاہی غلط و خطا نشود کہ از قُرب اللہ قبول است برکت مستی السّتی۔ این چنین فقر را زبان سیف اللہ مثل تیغ زبان قتل قاتل میسر آید۔

حدیث

قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ :۔

اُقْتُلُ الْمُوْذِیَاتِ قَبْلَ الْاِیْذَاءِ ط (۱)

این مراتب را چہ داند اہل الہوا کہ در یکدم تمام عالم را میکند بہ فنا، و با توجہ تمام عالم را میکند بہ فنا بحکم خدا و باجازت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کہ در علم عمل فقرا اہل حضور غرق توحید فی اللہ فنا۔ ذکر نُور اسم اللہ جلالی جمالی ہرگز سخن نباشد از حکمت اللہ تعالیٰ خالی۔

بیت

مست را فکری نباشد از جلال   غرق فی التوحید اللہ با وصال

(۱) الحدیث

جس فقیر اہل اللہ کے ساتوں اعضا اسم اللہ ذات کے تصور سے تمام نور بن گئے ہیں اور مخلوق میں مشہور ہو گیا ہے اسے ظاہری تصرّف اور باطنی معرفت کا تصرّف حاصل ہوتا ہے۔ اٹھارہ ہزار عالم سے باخبر اور مجلس انبیاء اور اولیاء اللہ کا صاحب حضوری اور ذکر مذکور سے متصف ہوتا ہے۔ اس پر تمام فرشتوں مؤکلوں اور جنوں اور انسانوں کے حالات منکشف ہوتے ہیں۔ یہ مراتب باطن معمور فقیر کے ہیں۔ اس قسم کے مراتب اسم اللہ ذات کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ہر مرتبہ کا نتیجہ ثواب ہے۔ اور اسم اللہ ذات کا تصور بے حجاب ہوا کرتا ہے۔ لیکن شیطانی اور ربانی تصور سے باخبر اور ہوشیار ہو جا۔

واضح رہے کہ اسم اللہ ذات فرمان کی طرح ہے۔ اور عارف صاحب نظر، صاحب تصور اسم اللہ ذات حکم کی تعمیل کرنے والا ہے۔ جو صاحب تصور اسم اللہ ذات فرمان کو باعزت طور پر نہیں لیتا، وہ نافرمان فرعون ہے۔ مطلب یہ کہ جو شخص جسے ہمیشہ قرب مشاہدہ اور حضور حصول الوصول یعنی حضوری الٰہی حاصل ہے، اس کی بات کبھی خطا نہیں ہوتی، کیونکہ وہ جو کچھ کہتا ہے، قرب خداوندی کے سبب مستی السّتی کی برکت سے وہ قبول ہوتا ہے۔ اس قسم کے فقیر کی زبان رحمانی تلوار ہوتی ہے، جو قاتل کی قتل کرنے والی زبان تلوار کی طرح ثابت ہوتی ہے اور حدیث کے مطابق جو موذی کو قبل از ایذا قتل کر دیتی ہے۔

حدیث

"موذی کو ایذا دینے سے پہلے قتل کر دو"۔

ان مراتب کو اہل ہوا و ہوس کیا جانیں؟ ایسا فقیر سارے جہاں کو ایک دم میں فنا کر سکتا ہے اور ایک ہی توجہ سے سارے جہاں کو بحکم خدا و باجازت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فنا سے دوچار کر سکتا ہے۔ کیونکہ جو فقراء اہل حضور، غرق فی التوحید، فنا فی اللہ اور اسم اللہ جلالی اور جمالی نور کے ذکر سے منور ہیں، ان کی کوئی بات بھی حکمت الٰہی سے خالی نہیں ہوتی۔

بیت

مست جلال باری سے فکرمند نہیں ہوتا، کیونکہ وہ واصل باللہ اور غرق فی التوحید یعنی دریائے وحدت میں غرق ہوتا ہے۔

فقیر یکہ غرق دوام مشرف متوجہ با دیدار نظر نکند ہرگز بر جیفۂ دنیا نجس نجاست گندہ بربوی بر دہ حرام مردار۔ باید دانست کہ شیطان بر دشمنان خدا غالب میشود بروی غلبۂ غفلت میکند و دوستان خدا بر شیطان غالب۔ آنکس کہ حقیقی بحق طالب اہل توفیق فی اللہ باحق رفیق بی شک:

قولہ تعالیٰ:۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ط وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا ط (۱)

بر دشمنان خدا نفس ہوا در بدر میکند خوار تر خوار بحرص و طمع دوام حیران و پریشان و دوستان خدا بر نفس مرکب سوار۔ باعلم یقین و باعلم اعتبار و باعلم دیدار و دوام حضوری و غرق فی النور۔ پس دوستان خدا از کدام عمل خیر شناختہ می شوند و دوستی محبت معرفت خدا از کدام چیز حاصل گردد؟ از مرشد کامل و اصل را کدام مراتب است؟ یکی ذکر نور دوم تصور حضور تصرف حضور و توجہ حضور و تفکر حضور و ذکر حضور و نور و تصور حضور ہرگز حاصل نمی شود بجز عمل دعوت اہل روحانی قبور۔ ہر کہ بر قبر اولیاء اللہ باخلاص اعتقاد و اتحاد بزیارت میرود آنچہ از آیات با متصل اسم اللہ ذات و اسم اعظم کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قرآن بخواند خوانندہ بار روحانی متوجہ گردد و با فکر مراقبہ در آید روحانی بی شک در آن وقت از قبری بر آید چنانچہ می بر آید مار از پوست۔ پس آمد و برود روحانی را از قبر ہم چنان است چنانچہ غواص را آمد و برود از آب دریا۔ اگر صاحب توفیق است می بیند و اگر مردہ دل است نمی بیند اگرچہ تمام عمر بر قبر بخواند و بہ نشیند و صاحب باطن را از برای کار دینی و دنیوی روحانی متکلم می شود۔ بزبان نفس اہل نفس را متکلم و روحانی بزبان دل قلب صاحب قلب و دل را و روحانی متکلم می شود صاحب روح را بزبان روح در روحانی۔

---

(۱) سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۶۵

جو فقیر دیدار الٰہی سے دائمی طور پر مشرف اور دیدار کی طرف متوجہ ہے۔ وہ دنیا مردار حرام اور بدبودار نجس و نجاست سے بھری ہوئی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔

واضح رہے کہ شیطان اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر غالب آتا ہے۔ اور ان پر غفلت بھی غلبہ کرتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے دوست شیطان پر غالب آتے ہیں۔ جو شخص حقیقی طالب خدا ہوتا ہے، وہ اہل توفیق ہوتا ہے اور بلاشک وشبہ اللہ تعالیٰ اس کا یار و مددگار ہوتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"جو میرے بندے ہیں ان پر تو غالب نہیں آ سکتا۔ تیرا پروردگار ان کے لئے کافی وسیلہ ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر نفس ہمیشہ سوار رہتا ہے اور ان کو در بدر کرتا ہے اور وہ ہمیشہ خوار سے خوار تر اور حرص و طمع میں حیران و پریشان رہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے دوست نفس پر سواری کرتے ہیں اور انہیں علم یقین، علم اعتبار، علم دیدار اور دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے اور غرق فی النور رہتے ہیں۔

پس یہ معلوم کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے دوست کون سے عمل خیر سے پہچانے جاتے ہیں؟ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت، دوستی اور محبت کس چیز سے حاصل ہوتی ہے؟ مرشد کامل اور واصل کو کون کون سے مراتب حاصل ہیں؟ اوّل ذکر نور، دوم تصور حضور، تصرف حضور، توجہ حضور، تفکر حضور، ذکر حضور، نور حضور اور تصور حضور ہرگز حاصل نہیں ہوتا، جب تک اہل روح کی قبور پر عمل دعوت نہ پڑھے۔ جو شخص با اخلاص اور با اعتقاد و اتحاد ہو کر اولیاء اللہ کی قبروں پر جا کر آیات قرآنی، اسم اللہ ذات، اسم اعظم اور کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ کر روحانی کی طرف متوجہ ہو اور با فکر مراقبہ کرے، تو اس وقت وہ روحانی بلاشک وشبہ قبر سے اس طرح نکلے گا، جس طرح سانپ کینچلی سے۔ پس روحانی کے لئے قبر سے نکلنا اور اس میں داخل ہونا ایسا ہی (آسان) ہے، جیسا کہ غوطہ خور کے لئے دریا کے پانی سے آنا جانا۔ اگر پڑھنے والا صاحب توفیق ہے، تو دیکھے گا۔ اور اگر مردہ دل ہے، تو نہیں دیکھ سکے گا۔ خواہ ساری عمر ہی بیٹھا کیوں نہ پڑھا کرے۔ اگر طالب صاحب باطن ہے، تو روحانی اسے دینی یا دنیاوی ہر کام کے لئے ہمکلام ہوگا۔ اگر اہل نفس ہے تو نفس سے۔ اگر صاحب قلب و دل ہے، تو قلب و دل سے اور صاحب روح ہے، تو زبان روح سے اور اگر صاحب سر ہے، تو زبان سرّ سے اور روحانی کا کلام اور جواب ثواب بلا شک وشبہ درست ہوگا۔ اور ہرگز ہرگز خلاف نہ ہوگا۔

متکلم می شود بزبان سرّ۔ از کلام و ہم سخن و جواب ثواب روحانی ہیچ شک نیست و ہرگز خلاف نباشد نخواہد بود۔

حدیث شریف

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:۔

اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ ط (۱)

برکت تصور حضور و ذکر نور مراتب نور از ترک توفیق است۔ توحید و تصور حضور و توکل تحقیق است از تجرید تفرید۔

ابیات

ذکر حق نور است فکرش باحضور — بی حضوری ذکر فکر و بُعد دور
ذکر را بگذار مذکورش مگو — احتیاجی نیست ذکرش رُو برو

نیز شرح دعوت اہل قبور

گر ترا علم است دانش با حضور — نظر کن بر مردگان اہل القبور
عاقبت تو جائی خانہ خُد قبر — کس نبردہ در قبر این سیم و زر
علم میباید علم بہر از عمل — جز محبت حق دگر باطل خجل

مرد عارف عالم باللہ آنست از قوت قرآن قرب معرفت اللہ در قبر قلعہ می ساز و باجمعیت پر انوار از تجلی لقاء مشرف دیدار کہ گرد نیاید نار۔ دعوت قبور ہر آنکس خواند کہ از حال از اہل احوال قبور کشف الانوار روحانی بوقت خواندن ہیچ حجاب دخفی پردہ نماند۔ بعضی بخواندن دعوت قبور روحانی۔

---

(۱) شرح مسند امام اعظم از حضرت ملا علی قاریؒ

حدیث شریف

چنانچہ خود جناب سرور کائنات خلاصۂ موجودات ﷺ فرماتے ہیں:۔

''جب تم کسی کام میں حیران رہ جاؤ' تو اہل قبور سے مدد مانگو''۔

تصور اسم اللہ ذات کی برکت سے حضوری حاصل ہوتی ہے اور ذکر نور سے مراتب نور ترک دنیا کی توفیق سے نصیب ہوتے ہیں۔ اور تجرید و تفرید سے توحید' حضوری اور توکل یقینی طور پر حاصل ہوتا ہے۔

ابیات

اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نورانیت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کا فکر کرنے سے حضوری نصیب ہوتی ہے۔ بے حضوری کا ذکر اور فکر اللہ تعالیٰ سے بُعد اور دوری کا سبب بنتے ہیں۔

ذکر کو چھوڑ اور اس کے مذکور کی بھی بات نہ کر۔ کیونکہ ذکر کی حاجت حضوری میں نہیں ہوتی۔

اہل قبور کی دعوت کی شرح

اگر تیرے پاس علم ہے' تو دانشمندی حضوری سے حاصل ہو جائے گی۔ اہل قبور کے کامل مردوں پر نگاہ کر۔ ان کے نقش قدم پر چل۔

آخر کار انجام اور آخری گھر قبر ہی ہے۔ کوئی آدمی قبر میں سونا چاندی نہیں لے کر گیا۔

علم حاصل کرنا ضروری ہے' کیونکہ علم عمل کے لئے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے سوا کسی اور کی محبت (بالکل) باطل' غلط اور شرمندگی ہے۔

مرد عارف اور عالم باللہ وہ شخص ہے۔ جو قوت قرآن اور معرفت خداوندی سے قبر میں ایک قلعہ تیار کرے یا دیدار کی پرنور تجلی جمعیت سے مشرف دیدار ہو کہ آگ قریب نہ آسکے۔ دعوت قبور وہی شخص پڑھ سکتا ہے' جسے اہل قبور کے احوال منکشف ہوں اور انوار کا کشف اسے حاصل ہو اور روحانی سے دعوت پڑھتے وقت کوئی حجاب اور پردہ مخفی نہ رہے۔ اور بعض سے روحانی کلام باصواب کرے۔ بعض جنہیں یہ توفیق حاصل نہیں ہوتی' رجعت کھا کر خانہ خراب ہو جاتے ہیں۔ بعض بے حجاب' بعض روتے رلاتے اور بعض جان کباب کرتے' شب و روز ورد نور الٰہی میں آہیں بھرتے' خوف کے مارے امید پر ان کی نگاہیں جمی رہتی ہیں۔

متکلم جواب صواب بعضی رجعت خوردہ خانہ خراب' بعضی بی حجاب یعنی در گریہ جان کباب' بعضی بدرد نُور شب و روز آہ آہ آہ از خوف رجا نظر نگاہ۔ المطلب آنکہ حقیقت حاصل کردن مراتب قبر عظیم کبیر و مراتب ادنیٰ قبر صغیر۔ از کدام طریق با توفیق تحقیق معلوم میشود۔ کہ قبر چند قسم است و روحانی مراتب خطاب چند اسم است۔ مراتب یا مراتب منصب یا منصب' احوال یا احوال' بعضی قبر اہل نفس در قید قبر معذّب عذاب احوال خراب۔ بر قبر خواندان نفسانی آواز از جنونیت و خطرات و واہمات وسوسہ شیطانی بازی دھندہ و راہ زنندہ و دفع کنندہ و رجعت رجوع غیر بخشندہ زد برد ہرگز ہم مطلب تمامیت نبرد و بعضی قبر اہل دل البتہ روشن ضمیر تن مردہ و جان زندہ۔ فقیر اولیاء اللہ بر قبر او خواند جمعیت سرشت بہ از جنت بہشت۔ آواز مؤکل فرشتہ موافق حال احوال۔ شعلۂ انوار از میان قبر زندہ مہمات مطالب رسد۔ رستگاری و کم آزاری۔ بعضی قبر اہل روح بخواندن خواندہ از سر تا قدم طلوع زند تمام جنت اندام بدن روشن می گردد۔ ہمچون تابش نوحؑ و دل موج زند چنانچہ طوفان حضرت نوح علیہ السلام روحانی ہم صحبت میشود و خوانندہ بہ مطالب رسد و قبر اہل اسرار قدرت الٰہی بکشاید و بعینہ عین می نماید و بعضی اہل اللہ نُور است بر قبر ہم می نشینی خوانندہ صاحب نور در مجاہدہ مشاہدہ انبیاء اولیاء اللہ بی شک گردد و حضور عارف روحانی نور از ایمان است۔ از ان قوت با مردم میشود۔ از میان قبر او آواز ذکر حقیقت مذکور۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:۔

اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ ط (۱)

آواز از قبر روحانی جمعیت جاودانی مراتب صاحب تصور اسم اللہ ذات حضور است' کسی را کہ ظاہر باطن یکی گردد۔

---

(۱) شرح مسند امام اعظم از حضرت ملا علی قاریؒ

خلاصہ یہ کہ عظیم و کبیر قبر اور ادنیٰ و صغیر قبر کے مراتب کا علم کس طرح ہوتا ہے۔ پس جاننا چاہئے کہ قبور چند ایک قسم کی ہوتی ہیں اور رُوحانی کے مراتب اور خطاب چند ایک قسم کے ہیں۔ جس قسم کے رُوحانی کے حالات و مراتب ہوں گے' ویسا ہی عامل پر اثر ہوگا۔ اگر قبر اہلِ نفس کی ہے' تو قبر کی قید میں رہ کر عذاب سہے گا اور اس کی حالت خراب ہوگی۔ نفسانی آدمی کی قبر پر دعوت پڑھنے سے جنونیت' خطرات و واہمات اور وسواس شیطانی جنم لیں گے۔ ایسے شخص کی قبر پر دعوت پڑھنے سے ہرگز مطلب پورا نہ ہوگا۔ بعض روحانی البتہ اہل قلب' روشن ضمیر' تن مردہ اور جان زندہ ہوتے ہیں۔ ایسے فقیر اولیاء اللہ کی قبر پر اگر دعوت پڑھی جائے' تو جمعیت سرشت حاصل ہوتی ہے' جو جنت بہشت سے بھی اعلیٰ ہے۔ نیز مؤکل فرشتے کی آواز حال احوال کے مطابق آتی ہے اور قبر میں سے انوار کے شعلے نکلتے ہیں۔ اور طالب کی مہمات اور مطالب سرانجام پاتے ہیں۔ اس سے نجات اور کم آزاری حاصل ہوتی ہے۔ بعض اہلِ رُوح کی قبور ہیں' جن پر عامل دعوت پڑھتا ہے۔ جب وہ دعوت پڑھتا ہے' تو پڑھنے والے کے اعضاء سر سے لے کر پاؤں تک نور ہی نور ہو جاتے ہیں۔ اور قلب طوفان حضرت نوح علیہ السلام کی طرح موجزن ہوتا ہے۔ روحانی اس سے مل کر بیٹھتا ہے اور عامل کے مطالب پورے ہوتے ہیں۔ اہل اسرار کی قبر پر دعوت پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے راز منکشف ہوتے ہیں اور عین بعین دکھائی دیتے ہیں۔ بعض اہل اللہ نور ہوتے ہیں۔ ان کی قبر پر دعوت پڑھنے سے عامل بھی صاحب انوار' مجاہدہ اور مشاہدہ میں بے شک انبیاء اور اولیاء اللہ عظام بن جاتے ہیں۔ عارف روحانی کو نور ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ جس کی طاقت سے وہ آدمیوں کو ملتا ہے اور اس کی قبر سے مذکور کی حقیقت کے ذکر کی آواز آتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

"جب تم کسی معاملہ میں حیران رہ جاؤ' تو اہل قبور سے مدد مانگو"۔

روحانی کی قبر سے آواز آتی ہے اور عامل کو جمعیت جاودانی حاصل ہوتی ہے۔ اسم اللہ کے تصور والے کا ظاہر باطن ایک ہو جاتا ہے۔

بیت

عمل قرآن و قبر قرب از خدا   این عمل حاصل شود از مصطفیؐ

قبر مثل خانۂ شیر است و در قبر روحانی شیر نر بر قبر آنکس خواند کہ قوت توفیق داشتہ باشد حضرت عیسیٰؑ و خضرؑ۔

بیت

قبر بیشہ شیر در قبر فقیر   شہسواری شیر خواند یا بصیر

قبر اولیاء اللہ قلعہ نور است و روحانی دوام مشرف بحضور است۔

ابیات

ہر کہ را شد معرفت وحدت لقاء   خوش بخواند بر قبر آن اولیاء
ہر کہ خواہد معرفت توحید نور   شد حضوری راز با اہل القبور
با روحانی راہ روحی راہبر   با تصور میرود اندر قبر
با یکدگر شد ہم سخن باہم کلام   ہر حقایق یافتہ و ز خاص و عام
ہر کہ این راہی نداند بی عمل   با وسوسہ خطرات شیطانی خلل
بی سری این راہ رفتند اولیاء   روز ازل شد مشرف باللقاء
باھوؒ تو بہر از خدا این راہنما   سر ز گردن کن جدا بہر از خدا

عارف عالم باللہ صاحب استغراق فی اللہ آورد برد اہل حضور پروردگار۔ آنرا چہ خوف از مؤکل جنوئیت و چہ احتیاج گرد گردیدہ حصار۔ از وجود او شعلۂ نور اللہ چون می خیزد کہ از گرمی عزت نور اللہ جنوئیت مؤکل و فرشتہ جنوئیت از وی جملہ میگریزد۔

بیت

قرآن پر عمل کرنا اور قبر میں جانا قرب خداوندی کا ذریعہ ہے۔ یہ عمل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل ہوتا ہے۔

قبر شیر کے گھر کی طرح ہے۔ اور قبر میں روحانی شیر ببر کی طرح ہے۔ قبر پر وہی دعوت پڑھتا ہے جو حضرت عیسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کی سی قوت اور توفیق رکھتا ہو۔

بیت

قبر شیر کا جنگل ہے۔ اور قبروں میں فقیر رہتے ہیں۔ اہل بصیرت ہی شیر کی سواری کے شہسوار ہوتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی قبر کے گرد نور کا قلعہ ہوتا ہے۔ جس میں روحانی ہمیشہ کے لئے حضوری سے مشرف رہتا ہے۔

ابیات

جس کسی کو وحدت اور دیدار خداوندی کی معرفت حاصل ہوگئی تو اس کی قبر پر اولیائے کرام قرآن خوانی و چلہ کشی کرتے ہیں۔

جو کوئی نور توحید کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اہل قبور سے حضوری کا راز دریافت کرے۔

روحانی راستہ کے لئے رہبر بھی روحانی ہونا چاہئے۔ روحانیت حاصل کرنے والا تصور کر کے قبر کے اندر صاحب قبر کے پاس چلا جاتا ہے۔

عامل اور روحانی ایک دوسرے کے ساتھ ہم کلام اور ہم سخن ہوتے ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہر خاص و عام اس حقیقت کو حاصل کر لیتے۔

جو کوئی اس راستہ کو نہیں جانتا وہ یقیناً بے عمل ہے۔ کیونکہ اس راہ میں شیطانی وسوسہ اور خطرات کو بہت زیادہ دخل ہے۔

اولیاء اللہ خود کو فنا کر کے بغیر سر کے اس مقام تک پہنچے ہیں۔ اور پہلے ہی دن دیدار خداوندی کے ساتھ مشرف ہو جاتے ہیں۔

اے باھوؒ! خدا کے واسطے یہ راستہ دکھا۔ خدا کے لئے سر کو گردن سے جدا کر دے۔

جو شخص عارف اور عالم باللہ اور صاحب استغراق ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں لے جا سکتا ہے تو پھر اُسے مؤکل اور جنوئیت کا کیا خوف ہے؟ اور حصار لگانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے وجود سے جب انوار الٰہی کا شعلہ نکلتا ہے تو اس کے نور الٰہی کی عزت کی گرمی سے مؤکل فرشتہ اور جنوئیت تمام بھاگ جاتا ہے۔

بیت

مرد باشد حق شناسد باحضور آن وجود لائق است دعوت قبور

شرح دیدار لقاء

بدیدن دیدار پروردگار مشرف لقاء از کدام طریق موافق شریعت روا است۔ دیدن خدا پنج طریق: اوّل در خواب نوم الخیر۔ دوّم در مراقبہ کہ مغز موت است۔ محرم محبت و محرم معرفت۔ این راموت الوصال گویند و موت بلکہ از موت غالب تر "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا" (۱) کہ با عین العیان است عارف لاھوت لامکان است۔ این راموت انوار وات۔ از علم اجل فتوحات و موت غرق ذات الانوار مشرف کنندہ لقاء و دیدار عارفان اولیاء اللہ ازین موت مطلق حیات یافتہ و موت معرفت و موت مشاہدۂ قرب اللہ و موت مجلس انبیاء اولیاء اللہ را رفیق باتوفیق تحقیق ساختہ و جثۂ ممات را باجثۂ حیات آراستہ۔ انیست موت رحمت را از ہم سخن بی آواز مشرف تمام بی زبان کلام قم باذن اللہ حی فی الدارین۔ ولی اللہ درین مقام موت و حیات یکی گردد۔

ابیات

با تصور اسم اللہ لازوال است گر بہ بینم ہمہ اندر وصال است

کسی داند کہ ہرگز آن نداند حجاب خود ز خود رویت بماند حق نگار

لذتی و ز جاودانی لذت دیدار بہ الٰہی مرتبۂ دیدار دادی طاقت دیدار دہ

اہل محبت و اہل ذکر فکر و اہل معرفت و اہل مذکور حضور و اہل مقرب حق مشاہدۂ نور و اہل تجلی

(۱) نقل از عین العلم و شرح برزخ

بیت

کامل مردہ ہوتا ہے جو حق کو پہچانتا ہے اور باحضور ہوتا ہے۔ ایسا وجود ہی اہل قبور کی ارواح کو دعوت دینے کے لائق ہے۔

دیدار خداوندی کی شرح

جاننا چاہیے کہ مشرف بہ دیدار خداوندی کس طریق سے شریعت کے مطابق روا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کو پانچ طریق سے دیکھ سکتے ہیں:۔

(۱) خواب میں بشرطیکہ وہ نیک ہو اور خیر سے متعلق ہو۔

(۲) مراقبہ میں جو کہ موت کا مغز ہے۔ اور جو معرفت و محبت کا محرم ہے۔ اسے موت الوصال بھی کہتے ہیں۔ بلکہ موت سے بھی غالب تر ہوتا ہے۔ "مرنے سے پہلے مرجاؤ" اس سے عین العیان اور عارف لاھوت ولامکان ہو جاتا ہے۔ اسے انوار وات کی موت بھی کہتے ہیں۔ اسی کے واسطے سے علم اجل سے فتوحات حاصل ہوتی ہیں۔ غرق ذات الانوار کی موت کے سبب انسان دیدار خداوندی سے مشرف ہوجاتا ہے۔ عارفان اولیائے اللہ نے اسی موت کی وجہ سے حیات مطلق حاصل کی ہے اور اسی واسطہ سے موت معرفت، موت مشاہدۂ قرب اللہ، موت مجلس انبیاء کرام اور اولیاء عظام کو باتوفیق تحقیق کر لیا ہے۔ اور موت والے بدن کو حیات والے بدن سے آراستہ کر لیا ہے۔ اس قسم کی رحمت کی موت والے کو بغیر آواز کے مشرف تمام کے ساتھ ہم کلام کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کا کلام بازبان قم باذن اللہ دونوں جہان میں زندہ ہوتا ہے۔ اس مقام میں پہنچ کر ولی اللہ کے لئے زندگی اور موت برابر ہوتی ہے۔

ابیات

اسم اللہ تصور کے ساتھ لازوال ہے۔ اگر میں دیکھوں تو سب کچھ وصال کے اندر ہے۔

جو کوئی یہ کہے کہ میں جانتا ہوں وہ اس کو ہرگز نہیں جانتا۔ اس لئے کہ حق کو دیکھنے کے لئے تکبر کا پردہ درمیان میں موجود ہے۔

ہمیشہ کے دیدار کی لذت ایک مرتبہ کے دیدار خداوندی سے بہتر ہے۔ الٰہی تو نے جب دیدار کا مرتبہ مجھ کو عنایت کیا ہے تو دیدار کی طاقت بھی عطا فرما۔

اہل محبت، اہل ذکر و فکر، اہل معرفت، اہل مذکور و حضور، اہل قرب حق، مشاہدۂ نور، اہل تجلی۔

غرق دیدار واہل مشرف لقاء فناء بقاء درویش فقیر ولی اولیاء اللہ واصل عاشق عارف عالم عامل جامع کامل مکمل اکمل راہنماءِ خلق قطب ابدال اوتاد اخیار صاحب باطن معمور وجود صفا ہم مجلس حضرت محمد مصطفی ﷺ۔ این چنین جملہ صاحب مراتب اہل نصیب را از کدام احوال شناخته میشود کہ اہل اللہ اہل دیدار را نفس بیمار است دیدار را گویائی وشنوائی و بینائی ولذّت خوردن ذائقہ ہرگز خوش نیاید بجز حضور مشاہدہ دیدار و شنوائی دیدار و بینائی دیدار و گویائی دیدار ولذّت ذائقہ دیدار کہ آنرا طعام نور نسر انوار نور میگویند۔

ابیات

طلب کن دیدار دایم تاشوی طالب خدا	درمیان یک ہفتہ یابی معرفت وحدت لقاء
ناقصان را سال پنجاہ کاملاں را روز پنج	پنج پنجہ نیز ناقص عارفان یک روز گنج
پنج گنج و نیز ناقص دم زدن ببرد حضور	این مراتب جامع مرشد بود یا ذات نُور
دم زدن ہم دیر باشد طرفہ زن حاضر کند	این مراتب انتہائی از خدا حاصل شود
این ہریک مراتب ناقصان راہزن شد طالبان	نادیدہ را دیدہ بہ بخشد میشود روشن عیان
باھُوؒ راہ مردان با توجہ با نظر ناظر قلب	در تصرّف با تصور غرق کن در ذات ربّ

طالب طلب نام خود راہمہ کس بمطالب خوش مطالعہ کتاب شب و روز میخوانند و مریدان طالب در طلب مردار بسیار است و مریدان در طلب طالب جیفہ بی شمار است وخلیفہ خلافت خلاف لافزن از حد زیادہ کاراست۔

غرق دیدار اہل مشرف لقاء فناء وبقاء درویش فقیر ولی اللہ واصل عاشق عارف عالم عامل جامع کامل مکمل اکمل راہنمائے خلق غوث قطب ابدال اوتاد اخیار صاحب باطن معمور وجود صفا اور ہم مجلس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہوتا ہے۔ اس قسم کے تمام صاحب مراتب اور اہل نصیب کو کن احوال سے پہچان سکتے ہیں؟ پہچان یہ ہے کہ اہل اللہ اہل دیدار کا نفس بیمار ہوتا ہے۔ جس طرح بیمار کو کہنے سننے دیکھنے اور کھانے کی لذّت ہرگز اچھی نہیں لگتی اسی طرح پر اولیاء اللہ کو سوائے حضور و مشاہدہ اور دیدار کے اور کسی بات سے حظ حاصل نہیں ہوتا۔ وہ دیدار ہی دیکھتا ہے۔ دیدار ہی سنتا ہے اور دیدار ہی کہتا ہے اور دیدار کی لذّت کو ہی چکھتا ہے جس کو طعام نُور نسر انوار نُور کہتے ہیں۔

ابیات

ہمیشہ کے لئے دیدار طلب کر تا کہ تو طالب مولیٰ ہو جائے۔ تو ایک ہفتہ کے اندر وحدت اور لقاء کی معرفت حاصل کرلے گا۔

ناقص کے پچاس سال کاملوں کے پانچ دن کے برابر ہیں۔ وہ پچپن (۵۵) سال میں بھی ناقص ہی ہے اور عارف لوگ ایک دن میں خزانہ حاصل کرلیتے ہیں۔

وہ پانچ خزانوں کے باوجود ناقص ہے لیکن کامل ایک لحظہ میں حضوری کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔ یہ مرتبہ ومقام مرشد کامل کا ہوتا ہے یا ذات نُور کا۔

سانس لینے میں بھی دیر لگتی ہے۔ وہ پلک جھپکنے میں حاضر بارگاہ کردیتا ہے۔ یہ انتہائی مراتب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حاصل ہوتے ہیں۔

ناقص طالبوں کے لئے یہ تمام مراتب ومقامات ڈاکو ہوتے ہیں۔ وہ نابینا اندھوں کو دولت دیدار بخشتا ہے۔ وہ اس پر روشن اور ظاہر کردیتا ہے۔

اے باھُوؒ! کاملوں کا طریقہ نظر کے ساتھ توجہ کرکے دل کو روشن کرنے والا ہوتا ہے۔ تو تصرّف وتصوّر کے ساتھ ہم کو ذات ربّ کے تصوّر میں غرق کردے۔

تمام لوگ خود کو طالب گردانتے ہیں اور تمام لوگ مطالعۂ کتاب مطلوب شب و روز اچھی طرح کرتے ہیں۔ اور بکثرت مرید طالبِ طلب مردار میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور بکثرت خلافت کے خلیفے لافزن اور مخالف ہیں۔

ابیات

کس نہ بینم طالبی توفیق تر　　کس نیابم مرد مرید از نظر
ہم مریدی طالبی از بہر خویش　　در پیش بسیار است بد کیش بیش

عارف عیان نظارہ بین مشرف دیدار است آنرا امروز فردا چہ کار است؟

ابیات

گر نہ بیند کور مادر عیب نیست　　سرّ شد اظہار آن از غیب نیست
میدہد دیدار میگوید بہ بین　　ہر کہ آواز او نہ بیند شد لعین
گر نہ بینم میشوم مشرک تمام　　روئی من با روئی او شد ہر مدام

قولہ تعالیٰ:۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ط (۱)

ابیات

نور دیدارش نہ جثہ داشتند　　نفس قلب روح را بگذاشتند
باھوؒ ابتدا نور ست آخر گشت نور　　نور از شد نور نور از شد ظہور

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:۔

اَلنِّهَایَۃُ اِلَی الرُّجُوْعِ اِلْبِدَایَۃُ ط (۲)

مرد آنست با بتداء وانتہاء میرساند در یک ساعت۔ اینست مراتب ظاہر توفیق و باطن بحق رفیق تحقیق۔

بیت

ہمچو ابلیس مانع شد لقاء　　رحمت خدا بروی کس را شد لقاء

---

(۱)سورۃ الانعام ۶:۷۹　　۲)الحدیث

ابیات

میں نے کسی طالب کو نہیں دیکھا کہ اس کی توفیق سے زیادہ اس کو ملا ہو۔ میں نے کوئی ایسا کامل مرد نہیں پایا' جو فقط نگاہ سے مرید کرتا ہو۔

مریدی اور طلب فیض اپنے واسطے ہیں۔ سامنے بہت زیادہ ہیں اور بد مذہب اور بد عقیدہ بھی بہت زیادہ ہیں۔

جو عارف عین کا نظارہ کرتا ہے' وہ دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ اسے آج اور کل سے (بھلا) کیا سروکار؟

ابیات

اگر کوئی مادر زاد اندھا نہ دیکھے تو کوئی عیب کی بات نہیں اور کسی راز کا ظاہر کرنا علم غیب سے نہیں ہے۔

دیدار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ دیکھ۔ اور جو کوئی اس کی آواز نہیں سنتا ہے اور نہیں دیکھتا ہے' تو مردود اور لعین ہو جاتا ہے۔

اگر میں اس کو نہیں دیکھتا ہوں' تو پورا مشرک ہو جاتا ہوں۔ میرا چہرہ ہمیشہ اسی کی طرف ہمہ وقت رہتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

''میں یکسو ہو کر اپنا چہرہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی طرف کرتا ہوں اور میں مشرک نہیں ہوں۔''

ابیات

اس کے نور کا دیدار کرنے کے لئے وہ جسم ہی نہیں رکھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے نفس' قلب اور روح کو ترک کر دیا۔

اے باھوؒ! ابتدا نور ہے تو آخر وہ نوری ہو گیا۔ میں نور میں فنا ہو کر نور ہو گیا تو حضوری حاصل ہوئی۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

''ابتدا کی طرف پلٹنا ہی انتہا ہے۔''

مرد وہ ہے جو ایک دم میں ابتدا و انتہا کو پہنچا دے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں' جسے ظاہری توفیق اور باطنی رفاقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہو۔

بیت

جو چیز دیدار خداوندی سے روکے' وہ ابلیس کے مثل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس شخص پر ہے' جس کو دیدار خداوندی حاصل ہے۔

بدانکہ فضل لقاء نصیب عالم فقیر عالم تفسیر و علم عالم تاثیر و علم روشن ضمیر و علم ناظر نظیر و علم بر نفس امیر و علم فنا فی اللہ فقیر و علم کیمیاء اکسیر و علم دعوت تکسیر و علم تمام عالم گیر و علم ذکر لا زوال و علم فکر فناء النفس وصال و علم معرفت لازوال و علم محبت احوال و علم طلب طلب یار و علم مشرف دیدار و علم ورد وظائف و علم مراقبہ و علم مکاشفہ و علم مجادلہ و علم محاربہ و علم محاسبہ و علم مذکور و علم الہام و علم نور و علم حضور و علم مجاہدہ و علم مشاہدہ و علم قرب و علم قدس و علم تمثیل و علم وہم و علم دلیل و علم عیان و علم تصور و علم تصرف و علم تفکر و علم توجہ و علم استغراق و علم کلید و علم قفل و علم جامع و علم جمعیت و علم فناء و علم بقاء و علم خلاف نفس و علم صدیق قلب و علم توفیق روح و علم تحقیق سر و علم اعتقاد و علم اتحاد و علم یقین و علم تعلیم و علم تلقین و علم ہدایت و علم غنایت و علم ولایت و علم لانہایت و علم تجرید و علم تفرید و علم فیض و علم عطاء و علم علوم و علم حی قیوم و علم رسم و رسوم ۔ ہمہ علمہاء از برای تحقیقات حق و باطل بر تن لباس شریعت بپوش و در شریعت بکوش و فرمان شریعت بردار و آنچہ غیر شرع بدعت نافرمان است بگذار ۔ بعد ازان قدم در فقر بزن و روئی بدیدار اللہ و معرفت آر و بہر علم و ہر عبادت و ہر ثواب از برای بی حجاب اللہ شدن معرفت دیدار است ۔ پس معلوم شد کہ مراتب دو قسم است:

یکی مراتب مردار باطل ۔ دوم مراتب دیدار برحق است کہ از حق است ۔ خدائی تعالیٰ کہ بندہ را پیدا کردہ برای معرفت مشرف عبادت دوام دیدار نہ از برای مردار ۔

قولہٗ تعالیٰ :۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ (۱) **اَیْ لِيَعْرِفُوْنَ** ط

باید دانست کہ عالم در علم عالم بسیار است ۔ از ہزار کس عالم کہ علم خوانندہ مشرف دیدار است بجز علم دیدار دیگر علم نداند بجز دیدار نخواند و شاگرد و طالب مریدان را سبق از علم دیدار دھد ۔ بہ تحصیل علم دیدار رساند ۔

---

(۱) سورۃ الذریٰت ۵۱: ۵۶

جاننا چاہئے کہ دیدار کا فضل اس شخص کو نصیب ہوتا ہے ٗ جو عالم فقیر ٗ عالم تفسیر ٗ عالم علم تاثیر ٗ روشن ضمیر اور عالم علم ناظر نظر ہو (حسب ذیل تمام علوم حق و باطن کی تمیز کے لئے ہیں)۔

۱۔ علم برنفس امیر	۲۔ علم فنا فی اللہ فقیر	۳۔ علم کیمیاء اکسیر	۴۔ علم دعوت تکسیر
۵۔ علم تمام عالم گیر	۶۔ علم ذکر لازوال	۷۔ علم فنا ء نفس وصال	۸۔ علم محبت احوال
۹۔ علم طلب یار	۱۰۔ علم مشرف دیدار	۱۱۔ علم ورد وظائف	۱۲۔ علم مراقبہ
۱۳۔ علم مکاشفہ	۱۴۔ علم مجادلہ	۱۵۔ علم محاربہ	۱۶۔ علم محاسبہ
۱۷۔ علم مذکور	۱۸۔ علم الہام	۱۹۔ علم نور	۲۰۔ علم حضور
۲۱۔ علم مجاہدہ	۲۲۔ علم مشاہدہ	۲۳۔ علم قرب	۲۴۔ علم قدس
۲۵۔ علم تمثیل	۲۶۔ علم وہم	۲۷۔ علم دلیل	۲۸۔ علم عیان
۲۹۔ علم تصور	۳۰۔ علم تصرف	۳۱۔ علم تفکر	۳۲۔ علم توجہ
۳۳۔ علم استغراق	۳۴۔ علم کلید	۳۵۔ علم قفل	۳۶۔ علم جامع
۳۷۔ علم جمعیت	۳۸۔ علم فنا	۳۹۔ علم بقاء	۴۰۔ علم خلاف نفس
۴۱۔ علم تصدیق قلب	۴۲۔ علم توفیق روح	۴۳۔ علم تحقیق سر	۴۴۔ علم اعتقاد
۴۵۔ علم اتحاد	۴۶۔ علم یقین	۴۷۔ علم تعلیم	۴۸۔ علم تلقین
۴۹۔ علم ہدایت	۵۰۔ علم غنایت	۵۱۔ علم ولایت	۵۲۔ علم لانہایت
۵۳۔ علم تجرید	۵۴۔ علم تفرید	۵۵۔ علم فیض	۵۶۔ علم عطا
۵۷۔ علم علوم	۵۸۔ علم حی قیوم	۵۹۔ علم رسم رسوم	

بدن پر شریعت کا لباس پہن کر اس میں جدوجہد کر ۔ اور اس کی فرمانبرداری کر اور جو کچھ غیر شرع ٗ بدعت اور نافرمان ہے اُسے چھوڑ دے اور پھر فقر میں قدم رکھ اور دیدار خداوندی اور معرفت الٰہی کی طرف توجہ کر ۔ ہر ایک عبادت ٗ ہر ایک ثواب بے حجاب اللہ ہونے کے لئے اور معرفت دیدار کے لئے ہیں ۔ پس معلوم ہوا کہ مراتب دو قسم کے ہیں: (۱) مراتب مردار باطل (۲) مراتب دیدار برحق از حق ۔

قولہٗ تعالیٰ:۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ (۱) وَکَفٰی بِاللّٰہِ ط (۲)

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس

جواب بگو علم دیدار را از کدام علم راہ است؟ و علم دیدار را کدام علم گواہ است و علم دیدار را کدام آشنا و رفیق ہمراہ است۔ علم دیدار تحقیق است از اسم اللہ کہ اسم اللہ بدیدار اللہ رساند و علم دیدار را گواہ حاضرات کلمہ طیبات است "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ"۔ ہر کہ کلمہ طیب را از کُنہ کلمہ طیب میخواند کلمہ طیب بمشرف دیدار گرداند۔ واستاد عالم علم دیدار رفیق۔ مرشد کامل با توفیق است کہ بانظر توجہ روشن ضمیر باعیان گرداند و بانظر تصور رحضور برساند۔ پیر مرشد کہ علم حضوری مشرف دیدار نداند' طالب مرید را در مرتبہ ذکر فکر خراب گرداند۔ ہر آنکس احمق است کہ نام خود را پیر مرشد خواند۔ دیدار فضل العطاء بخشش خدا انیست مراتب عارفان مشرف لقاء۔ ہر کہ باور نباشد مردہ دل کور چشم بی حیاء۔

قولہٗ تعالیٰ:۔

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ط (۳)

اگر کور چشم را مینمایم و بگویم ببین کور مادرزاد کی بیند از کورچشمی۔ بی یقین مصاحب شیطان لعین۔

ابیات

در درس دیدار خوانند بی زبان   بی چشم عارف بہ بیند باعیان

---

(۱)سورۃ التوبہ ۹:۱۲۹ (۲)سورۃ الاحزاب ۳۳:۳۹ (۳)سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۷۲

اللہ تعالیٰ نے بندے کو معرفت اور عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور ہمیشہ کے لئے دیدار کے لئے پیدا کیا ہے' نہ کہ مردار کے لئے پیدا کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا' تاکہ وہ میری عبادت کریں اور مجھے پہچانیں۔"

جاننا چاہئے کہ ایسے علم کے عالم بکثرت ہیں' لیکن ہزاروں علماء میں سے کوئی ہی ہوگا' جو دیدار الٰہی سے مشرف ہو۔ جو دیدار کا عالم ہے۔ وہ دیدار کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھتا اور شاگرد اور طالب کو بھی دیدار ہی کا سبق دیتا ہے اور علم دیدار کے حصول تک پہنچا دیتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:"اس کو اللہ کافی ہے۔ وہ اللہ پر بھروسہ کرتا ہے۔"

اللہ بس باقی ہوس

جواب کہو کہ علم دیدار کی کون سی راہ ہے؟ اور علم دیدار کی کون سی علامت ہے؟ اور اس کا رفیق اور ہمراز کون ہے؟ علم دیدار تحقیق ہے جو اسم اللہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے دیدار تک پہنچاتا ہے۔ علم دیدار کے گواہ کلمہ طیبہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ" کے حاضرات ہیں۔ جو شخص کلمہ طیب کو کلمہ طیب کے کُنہ کے ساتھ پڑھتا ہے' اُسے کلمہ طیب مشرف دیدار کرا دیتا ہے۔ اور علم دیدار کا عالم یا استاد مرشد کامل رفیق راہ ہوتا ہے' جو نظری توجہ اور توفیق الٰہی سے عیاں طور پر روشن ضمیر کر دیتا ہے اور نظر و تصور کے ساتھ حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ جو پیر و مرشد علم حضوری اور دیدار خداوندی سے مشرف کرانا نہیں جانتا' وہ طالب اور مرید کو ذکر فکر میں لگا کر خراب کرتا ہے۔ ایسا شخص (بالکل) احمق ہے' جو اپنے آپ کو پیر و مرشد کہلواتا ہے۔ دیدار محض فضل و عنایت الٰہی ہے۔ اور خدا کی بخشش ہے۔ یہ ان عارفوں کے مراتب ہیں' جو دیدار خداوندی سے مشرف ہیں۔ جو ان پر یقین نہیں کرتا' وہ مردہ دل' اندھا اور بے حیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"جو شخص اس دُنیا میں اندھا ہے' وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔"

اگر اندھے کو دکھلا دوں اور کہوں کہ دیکھ' تو وہ اندھے پن کے سبب کس طرح دیکھ سکے گا؟ بے یقین شخص شیطان لعین کا ساتھی ہوتا ہے۔

ابیات

دیدار کے سبق بغیر زبان کے پڑھے جاتے ہیں۔ اور عارف باللہ بغیر آنکھ کے ظاہری طور پر دیکھتا ہے۔

شُد مطالعہ موت علم از معرفت　　عالم دیدار باشد این صفت

جسم انوارش بحاضر داشتہ　　نفس و قلب و رُوح را بگذاشتہ

اصل از نُور است وصلش نُور شُد　　ابتداء و انتہاء بحضور شُد

مُرشدی باشد چنین عالم لقاء　　طالبان را میکشد کبر و ہوا

عالم چند قسم است: عالم درعلم تفسیر و عالم درعلم مشہور و عالم درعلم شب و روز بورد وظایف، مطالعہ دعوت بذکر فکر مذکور و عالم درعلم دُنیا، دماغ پُر ہوا، محروم از معرفت خدا بکبر و غرور و عالم درفنا فی اللہ دیدار نُور و عالم درعلم مجلس محمدی ﷺ حضور۔

اساس فقر بہ علم فقہ است و عالم فقہی دو قسم است: یکی فقہی از مسائل تا ثیر فقہ فنائے نفس۔ این عالم عارف باللہ تقویٰ توفیق از دیدار است کہ بیزار از مردار است۔ دوم فقہی فربہ نفس ورا نفا، کبر ریا در قید ہوا۔

ابیات

موسیٰ را معراج شد و ز معرفت　　اگر باشد خضرؑ عیسیٰ صفت

مردہ را زندہ با دم نظر　　ہمچو قصہ مجلس موسیٰ خضرؑ

ہر کہ بیند از گناہ در خود نگاہ　　ہر کہ یابد راہ بنماید براہ

نیز شرح کل و جز

دیدار ہیچ مقام تعلق ندارد، نہ امروز دنیا، نہ فردا قیامت نہ بہشت کہ اللہ تعالیٰ را در مقام تشبیہ دادن مُوجب شرک است۔ پس دیدار چطور می شود؟ از سر تا قدم علم می بخشد نور و در آن انواری شود دیدار و در آن وقت دیدار ہیچ مقام جائی نباشد، نام آثار نیست لاہوت لامکان۔

موت کے علم کا مطالعہ معرفت سے حاصل ہوتا ہے۔ دیدار کرنے والے علماء میں یہ صفت ہوتی ہے۔

جسم کو اس کے انوار میں حاضر رکھتے ہیں۔ نفس، قلب اور روح کو چھوڑ دیتے ہیں۔

بنیاد نور سے ہے اور اس کا وصل بھی نورانی ہوتا ہے۔ ابتدا اور انتہا اس کے حضور میں حاضر رہنا ہے۔ مرشد لقاء کا ایسا عالم رکھنے والا ہو جو طالبوں کو دم زدن میں غرور اور ہوا و ہوس سے باہر نکال دے۔

علماء کی بکثرت اقسام ہیں، چند ایک یہ ہیں:۔

(۱) عالم جو علم تفسیر میں ماہر ہوتا ہے۔ (۲) عالم جو علم میں مشہور ہوتا ہے۔ (۳) عالم جو شب و روز ورد وظائف، ذکر، فکر، مذکور اور دعوت میں مصروف رہتا ہے۔ (۴) عالم جو علم دنیا میں مغرور و متکبر اور معرفت الٰہی سے محروم رہتا ہے۔ (۵) عالم فنا فی اللہ جسے دیدار نور حاصل ہوتا ہے۔ (۶) عالم علم مجلس محمدی ﷺ جو صاحب حضوری ہوتا ہے۔

فقر کی بنیاد علم فقہ پر ہے اور عالم فقہی دو قسم کے ہیں:۔

(۱) ایک فقہی وہ ہے جو تاثیر فقہ کے مسائل سے متعلق ہے اور فنائے نفس میں لگا ہوا ہے۔ اس عالم عارف باللہ کا تقویٰ دیدار خداوندی کی توفیق سے ہے، جو کہ مردار سے بیزار ہے۔ (۲) دوسرا فقہی وہ ہے، جو فربہ نفس رکھتا ہے اور خود پسندی، غرور، ریا اور حرص و ہوا میں پھنسا ہوا ہے۔

ابیات

موسیٰ علیہ السلام کو معرفت کی معراج ہوئی۔ اگر خضر علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام کی صفات رکھتے۔ (تو وہ بھی اس صفت سے متصف ہو جاتے) نظر کی طاقت سے مردہ کو زندہ کر دیتا ہے، جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا قصہ مشہور ہے۔

جو کوئی گناہ کو دیکھتا ہے، وہ اپنے اندر نظر کرے۔ جو کوئی راستہ معلوم کر لے وہ دوسرے راستہ چلنے والوں کی رہنمائی کرے۔

کل و جز کی شرح

دیدار کسی خاص مقام سے تعلق نہیں رکھتا۔ نہ آج کی دنیا سے تعلق رکھتا ہے، نہ کل قیامت سے اور نہ بہشت سے۔ اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو کسی خاص مقام میں کہنا موجب شرک ہے۔ پس دیدار کیسے ہوتا ہے؟ دیدار کی کیفیت یہ ہے کہ سر سے پاؤں تک علم نُور بخشتا ہے اور اس نُور میں دیدار الٰہی ہوتا ہے۔ اس وقت دیدار کے لئے کسی مقام کا نشان تک نہیں رہتا اور (صرف) لاہوت ولامکان ہوتا ہے۔

بشنو ای احمق پریشان! لائق دیدار آنست کامل انسان علم سخرات جنوقیت درقید آوردن طریق دیگراست وعلم سخرات مؤکلات فرشتہ درقید آوردن طریق دیگراست۔ علم سخرات ملاقات مجلس ارواح انبیاء اولیاء اللہ مؤمن مسلمان درقید آوردن بخواندن واسم اعظم وجود معظم توفیق دیگر وعلم ذکر فکر وردو وظایف سیر طبقات ہفت طبق زمین وہفت فلک آسمان تماشائی عرش کرسی ومطالعہ علم لوح محفوظ این دیگر است۔ این چنین مراتب حاصلہ بی جمعیت پریشان احوال بعید وبی خبر از معرفت اللہ قرب اللہ توحید وصال وعلم انوار مشرف شدن دیدار پروردگار۔ این توفیق بالتحقیق دیگراست وعلم فنا وعلم بقا وعلم صفا وعلم مشرف لقاء۔ این توفیق طریق باتحقیق دیگراست۔ وعلم سر اسرار معرفت محبت مشاہدہ طلب ملی حی قیوم روشن ضمیر واضح معلوم فتح الابواب فرحت روح زندہ قلب نفس معذب خراب۔ شب وروز از تصور اسم اللہ ذات جان کباب بی حجاب فی اللہ دوام مجلس محمد رسول اللہ ﷺ بحضور مشرف نور بحد نظر اللہ منظور باتوفیق این طریق تحقیق دیگراست۔ این جملہ علم علوم حی قیوم وجملہ علم رسم رسوم بیکقدم ودریکدم بی ریاضت وبی رنج بحکم اجازت طرفۃ العین حاصل کند واولیاء اللہ واصل شود۔ آن کدام راہ است آئینہ کل وجز نما روشن صفا مشرف لقاء معلوم کنندہ کل وجز مخلوقات آنچہ فنا بقا تصور اسم اللہ ذات حاضرات است وتحقیق حاضرات کلمہ طیبات است لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ این راہ کیدا است۔ ازین راہ منکر ہر آنکس باشد کہ مصاحب شیطان لعین از اہل تقلید است وبرین راہ جان فدا کند۔ ہر آنکس طالب اللہ کہ در طلب دیدار توحید است مثل حضرت رابعہؒ وسلطان بایزیدؒ است۔

اے پریشان حال بے وقوف سن! دیدار خداوندی کے لائق کامل انسان ہوتا ہے۔ علم سخرات جنوقیت اور ہے اور علم کے ذریعے مؤکلات وفرشتہ کو مسخر کرنا اور قید میں لانا دوسرا طریقہ ہے۔ اور مجلس ارواح انبیاء اور اولیاء اللہ مؤمن اور مسلمان کی ملاقات اور سخرات کا علم اسم اعظم کی برکت سے ہوتا ہے۔ ذکر، فکر، ورد وظائف، سیر طبقات ارض وسماوات، عرش وکرسی اور لوح محفوظ کے مطالعہ کا علم اور ہے۔ ایسے تمام علوم ومراتب سراسر بے جمعیتی اور پریشانی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی معرفت، قرب خداوندی، توحید اور وصال سے دوری اور بے خبری کی نشان دہی کرتے ہیں۔ علم انوار اور دیدار پروردگار سے مشرف ہونا اور ہے۔ یہ توفیق باتحقیق دوسری چیز ہے۔ علم فنا، علم بقا، علم صفا، دیدار الٰہی سے مشرف ہونے کا علم اور ہے۔ یہ توفیق طریق باتحقیق اور ہے۔ علم سر اسرار، معرفت محبت، مشاہدہ اور حی قیوم کی طلب، روشن ضمیری، فتح الابواب، فرحت روح زندہ، قلب مردہ، نفس معذب خراب اور ہے۔ شب وروز اسم اللہ ذات کے تصور سے جان کباب کرنا، بے حجاب فی اللہ ہونا، حضور اکرم ﷺ کی مجلس پاک کی دائمی حضوری حاصل ہونا اور اللہ تعالیٰ کے نور سے مشرف ہونا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو مدنظر رکھنا اور اس کا منظور نظر ہونا اور ہے۔ یہ سب کے سب علوم حی قیوم ہیں اور سب رسم ورسوم ایک قدم اور ایک دم میں بغیر ریاضت ومشقت صرف اجازت وحکم سے حاصل کرنا اور اللہ تعالیٰ کا دوست بن کر دنیا سے رخصت ہونا کس طریق سے حاصل ہوسکتا ہے؟ نیز کل وجز آئینہ نما، روشن صفا، مشرف بقاء ہونا، کل وجز مخلوقات کا معلوم کرنا اور فنا وبقا کس طرح حاصل ہوتی ہے؟ یہ تمام اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات کے وسیلے سے تحقیق باتوفیق حاصل ہوسکتا ہے۔ اس راہ کا منکر وہی شخص ہوتا ہے۔ جو شیطان لعین کا ساتھی اور اہل تقلید ہو۔ اور اس راہ پر وہ شخص جان تک قربان کرتا ہے، جو طالب اللہ اور دیدار خداوندی اور توحید باری تعالیٰ کا طالب ہے، جس طرح کہ حضرت رابعہ بصریؒ اور حضرت بایزید بسطامیؒ ہیں۔

نیز تصور برزخ مشاہدات احوال لازوال بی شکل مثال۔

باید دانست تصور تصرف برزخ توجہ اصل تفکر بر وصل است۔ آنرا برزخ گویند۔ تصور برزخ بجز مشاہدات دیدار انوار تجلیات آنچہ ذکر فکر مراقبہ ورد وظائف کہ تعلق وہم خطرات ومہمات عمل نفس شیطان عمل دُنیا ہر سہ را از دل جدا گرداند ومیکند منسوخ۔ تصور مشاہدات غیب الغیب انوار از قُرب اللہ دیدار است۔ تصور مشاہدات۔ از تصور لقاء است۔ از قُرب اللہ لقاء است۔ تصور مشاہدات از تصور نُور از قُرب بند نظر اللہ منظور است۔ تصور مشاہدات از تصور ذکر الہام مذکور از نفس فناء روح بقاء تماشای حور قصور است۔

ابیات

در تصوّر شد تصوّر راز حق   میدر آید در مطالعہ دل ورق

راز دانی ہر علم شد راہنما   روز اوّل سبق خواند از خدا

خرّمی خوشوقت گردد راز بین   عین را با عین بیند بالیقین

عالم و فاضل شود عارف کرم   از علم عین است عالم راچہ غم

علم رسم و با رسوم مردگان   مردہ قالب زندہ قلب علم دان

باید دانست کہ راہ مشرّف علم مشرّف کنندہ بالقاء درسانندہ بہ مقام کبریا از حاضرات اسم اللہ ذات وحاضرات حاضر کنندہ تماشای کل مخلوقات از کلمہ طیب است لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ این چنین راہ حاضرات حضور نُور راز ہزار کس کامل عارف داند کہ صرف فقیر است وہر آنکس مکمّل داند کہ بر کونین امیر است وہر آنکس اکمل داند کہ بر ہر مخلوقات غالب قدیر است۔ مردہ دل چہ داند

نیز برزخ کے تصوّر سے مشاہدات اور احوال لازوال اور بے شکل مثال کا ظہور ہوتا ہے۔

تصوّر اور تصوّر برزخ کا بیان

جاننا چاہیئے کہ اصلی اور با تفکر توجہ سے برزخ کے تصوّر و تصرّف کا ہدف وصل خداوندی ہے۔ جس کو برزخ کہتے ہیں۔ تصوّر برزخ سے ماسوا دیدار انوار کی تجلیات کے مشاہدات کے ذکر، فکر، مراقبہ، ورد وظائف اور وہم وخطرات اور مہمات عمل نفس وشیطان اور عمل دُنیا تمام دل سے دور ہو جاتے ہیں اور منسوخ ہو جاتے ہیں۔ مشاہدات غیب الغیب کا تصوّر قُرب خداوندی کے دیدار کے انوار ہیں۔ اور تصوّر مشاہدات تصوّر دیدار خداوندی سے حاصل ہوتے ہیں۔ قُرب الٰہی سے دیدار خداوندی حاصل ہوتا ہے۔ نیز تصوّر مشاہدات تصوّر نُور سے قُرب خداوندی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول و منظور ہیں۔ اور تصوّر مشاہدات سے اور ذکر مذکور اور الہام کے تصوّر سے فنائے نفس، بقائے روح اور حور و قصور کا تماشا حاصل ہوتا ہے۔

ابیات

تصوّر (شیخ) میں اللہ تعالیٰ کے رازوں کا تصوّر حاصل ہوتا ہے، جو دل کے صفحات و اوراق کے مطالعہ میں مصروف ہوتا ہے۔

اگر تُو اس راز کو جانتا ہے کہ ہر علم کا ایک راہنما ہوتا ہے، تو پہلے ہی دن اللہ تعالیٰ سے اس کی توحید کا سبق پڑھ۔

راز بین اپنی زندگی خوش وقتی اور خوش نصیبی سے گزارتا ہے۔ ذات باری کو رُوح کی آنکھ سے یقین کے ساتھ دیکھتا ہے۔

عالم و فاضل اس کے کرم سے عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ جب اس کی ذات کا علم حاصل ہو گیا، تو عالم کو کیا غم ہے؟

علم مردوں کے طریقوں رسموں سے ایک رسم و طریقہ بھی ہے۔ مگر حقیقتاً عالم اس کو جان جس کا بدن مر گیا ہے اور دل زندہ ہے۔

جاننا چاہیئے کہ علم سے انسان اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرّف ہو جاتا ہے اور اسم اللہ ذات کے حاضرات مقام کبریا تک پہنچاتے ہیں اور کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے تمام مخلوقات کا تماشا حاصل ہوتا ہے۔ حاضرات نُور حضور کی اس قسم کی راہ ہزار میں سے کسی ایک آدھ کامل عارف کو معلوم ہوتی ہے اور وہ صرف فقیر ہے۔ یا وہ شخص مکمل طور پر جانتا ہے، جو دونوں جہان پر حکمران ہے۔ اور وہ شخص اکمل طور پر جانتا ہے، جو تمام مخلوقات پر غالب ہو۔ وہ مردہ دل کیا جانے، جو

کہ در قید نفس اسیر است۔ اگر خواہد کہ نا خواندہ علم آنرا یکی گردد۔ این مراتب عالم کلمات ربّانی است و بخواندن کلمات ربّانی نفس مردہ و قلب زندہ بعین العیانی۔

قولہٗ تعالیٰ ۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ؕ (۱)

بیت

کی تواند اسم اللہ را شمار　　اسم اللہ ذات را با خوش نگار

از تصور اسم اللہ صاحب تصور بی حجاب است و جملہ ثواب کہ بیند بکل وجز ثواب و بی حجاب درآید۔ بعد ازان از گرمی انوار مشرف دیدار بار گرانی ربّانی جباری قہاری برداشتن۔ وجود کامل انسانست بہ ہیچ حال پریشان نگردد۔ المطلب آنکہ ہر طالب کہ محرم شود از آواز روحانی و الہام یابد از قرب ربّانی و اعتبار نیارد و اسم اللہ ذات و اعتبار نیارد بر گفتۂ مرشد بزرگوار۔ پس معلوم شد کہ آن طالب خود پسند با خود ہوا در قید نفس نیابد راہ صفا۔ این چنین طالب بی ادب بی حیا بلکہ بی نصیب از معرفت اللہ محروم ماند از توحید بعید این مطالب است کہ بر طمع خود مطلوب است۔ اگر مرشد در باب طالب ظاہر باطن توجہ نکند و با طالب رفیق با توفیق نگردد طالب ہرگز بہ ہیچ مقام مطالب نرسد اگرچہ تمام عمر ہم صحبت با مرشد اخلاص سالہا سال بر احوال گرمی سردی مردی نامردی گاہی رجا گاہی خوف۔ این نیز مراتب از خرد ہوشیاری است باختیاری خود۔ ہر کہ از خود رود راہبر آنرا اسم اللہ شود۔ ہر جائی کہ خواہد ببرود ہم توفیق و ہم تحقیق طالب آنست کہ جثہ با جثہ مرشد و طالب یکی گردد چنانچہ قلب با قلب روح با روح و نفس با نفس ہفت اندام با ہفت اندام۔

---

(۱) سورۃ الکہف ۱۸: ۱۰۹

نفس کی قید میں اسیر ہے۔ اگر وہ چاہے کہ ان پڑھ پڑھے ہوئے کی برابری کرے تو کبھی نہیں ہو سکتا (کیونکہ یہ مراتب پڑھے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے) یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو کلمات ربانی کا عالم ہے۔ اور ربانی کلمات پڑھنے سے نفس مردہ اور قلب واضح طور پر زندہ ہو جاتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"کہہ دے کہ اگر کلمات ربی لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جائیں تو پیشتر اس کے کہ کلمات ربی ختم ہوں۔ سمندر ختم ہو جائیں خواہ ویسے ہی ان کی مدد کے لئے اور بھی آملیں۔"

بیت

اللہ تعالیٰ کے ناموں کا شمار کون کر سکتا ہے؟ بس اللہ تعالیٰ کے اسم ذاتی اللہ کو خوشخط لکھ (اور اس کا تصور کر)۔

(یاد رہے کہ) اسم اللہ ذات کے تصور والا بے حجاب ہوتا ہے۔ اُسے کل و جز کا پورا ثواب نظر آتا ہے۔ اور بے حجاب (ثواب میں) داخل ہوتا ہے۔ اس کے بعد انوار کی گرمی سے دیدار الٰہی سے مشرف ہوتا ہے۔ پھر اسے ربانی جباری اور قہاری کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔ اس وقت کامل انسان کا وجود ہی کام دیتا ہے جو کسی حالت میں بھی پریشان نہیں ہوتا۔ مطلب یہ کہ ہر طالب جو آواز روحانی سے محرم ہو جاتا ہے وہ قُرب ربانی سے الہام پاتا ہے۔ جو طالب اسم اللہ ذات اور اپنے مُرشد کے حکم کا اعتبار نہیں کرتا وہ خود پسند حریص اور نفس کی قید میں پھنسا ہوتا ہے اسے صفائی کا راستہ ہاتھ نہیں آتا۔ اس قسم کا طالب بے ادب بے حیاء بلکہ بے نصیب ہوتا ہے اور معرفت خداوندی سے محروم رہتا ہے اور توحید سے دُور رہتا ہے۔ یہ وہ مطالب ہیں جو انسان کے اپنے طمع پر دلالت کرتے ہیں۔ اگر مرشد طالب کے ظاہر و باطن پر توجہ نہ دے اور اس کا رفیق با توفیق نہ بنے تو طالب کبھی بھی کسی مقام پر اپنے مطالب تک نہیں پہنچ سکتا خواہ تمام عمر ہی مرشد کی صحبت میں اخلاص کے ساتھ بسر کیوں نہ کر دے اور کئی سال اس کے حالات پر گرمی سردی مردی نامردی اور خوف و رجاء کا اثر ہوتا رہتا ہے۔ یہ مراتب بھی ہوشیاری اور اپنے اختیار سے ہیں۔ جو شخص تکبر کو ترک کر دیتا ہے اس کا راہبر خود اسم اللہ بن جاتا ہے۔ اور جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے۔ اس کی مہمات بخوبی سرانجام پاتی ہیں۔ حقیقت میں طالب وہی ہے جو جسم بہ جسم قلب بہ قلب یا قالب روح بہ روح نفس بہ نفس ہفت اندام بہ ہفت اندام مرشد کے ہمراہ ہو۔ فنافی الشیخ کے پورے مراتب یہی ہیں کہ مرشد اپنے عظیم مرتبہ کو قلب سلیم رکھنے والے طالب کے مراتب سے تبدیل کر لیتا ہے۔ استقامت راہ اسی کا نام ہے۔

انیست مراتب ثانی الشیخ تمام کہ مرشد مرتبۂ خود عظیم با مراتب طالب قلب سلیم مبدّل گرداند۔ این چنین راہ را اثبات قدم گویند استقامت۔

قولہٗ تعالیٰ:۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ط (۱)

بموافق این آیت کریمہ:

قولہٗ تعالیٰ:۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ط (۲)

این مراتب عالم حق الیقین است۔

ابیات باھُوؒ

عَلم باعین است عالم باعیان　　این چنین عالم بود عارف زبان
مردہ دل عالم بود قہر از خدا　　خون خورد آدم ز رشوت با ریا
عالم آن باشد کہ باشد حق پسند　　مسئلہ گوید مردمان از وعظ پند

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ط (۳)

اللہ بس ماسویٰ اللہ ھوس

ابیات

ہر علم قران و حدیث آواز دل دان　　ہر کہ عالم شد شدہ عارف عیان
علم یک نکتہ است الف و لام و میم　　ہر کہ خواند الف عالم دل سلیم
دال بہر از شد دلالت دم کرم　　دال شکندہ ز دل خطرہ صنم

(۱) سورۃ ھود ۱۱:۱۱۲　(۲) سورۃ الحجر ۱۵:۹۹　(۳) الحدیث

ارشاد خداوندی ہے:۔

"جیسا کہ تجھے حکم کیا گیا ہے تو اس پر ثابت قدم اور قائم رہ۔"

اس آیت کریمہ کے مطابق:

"مرتے دم تک اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہ۔"

یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو عالم حق الیقین ہو۔

ابیات باھُوؒ

علم آنکھ سے حاصل ہوتا ہے اور عالم ذات کا علم رکھنے والا ہے۔ اس قسم کا عالم عارف باللہ ہوتا ہے۔

مردہ دل عالم قہر الٰہی ہے عوام کا خون چوستا ہے رشوت اور ریا سے۔

عالم اصل میں وہ ہے جو حق پسند ہو۔ وہ مسئلہ بیان کرے اور لوگ اس کے وعظ سے نصیحت حاصل کریں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

اپنے رب کے سیدھے راستہ کی طرف لوگوں کو دعوت دے حکمت اور اچھے وعظ سے۔

اللہ بس باقی ہوس

ابیات

قرآن و حدیث کے ہر علم کو دل کی آواز جان۔ جو کوئی عالم (باطنی) ہوا وہ ذات باری کا عارف ہے۔

الف۔ لام۔ میم کا علم ایک پوشیدہ نکتہ اور پاکیزہ راز ہے۔ جس کسی نے الف کے نکتہ کو سمجھ لیا۔

اس عالم کے دل نے حیات جاودانی کی سلامتی پالی۔

دال کرم اور دم پر دلالت کرتی ہے۔ دال دل سے بت پرستی کے خطرے کو ختم کر دیتی ہے۔

صورتی دل یافتن از علم دال شد دلالت دال قرب حق وصال
دال دیدار از وحد وحدت لقاء دال دل را صیقل است بہر از صفاء

شرح فقر عالم

عارف باللہ اولیاء اللہ تجلیہ ذالرحمٰن غالب بر نفس شیطان۔ دنیا دنبال او سرگردان پریشان۔ دنیا ہر چند با عجز انکساری عرض کند قبول نشود۔ این چنین فقیر اویسی سروری سرمدی فقیر اہل انوار و فقیر اہل دیدار و فقیر اہل بقاء و فقیر اہل لقاء و فقیر اہل باطن صفاء و فقیر اہل حیاء و فقیر اہل دوام مجلس مشرف حضوری محمد مصطفیٰ ﷺ و فقیر اہل نفس فنا۔

باید دانست ای جان عزیز!

اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُہْلِکُ حَقًّا ثُمَّ حَقًّا ط

و بعزت اللہ فقیر آنچہ میگوید با حکم خدا و بفرمودۂ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دوست شد از سر ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرا و نور ارواح بقدرت ازلی پیدا کردہ از کرم فیض فضل از آن وقت و ازان روز مشرف دیدار رب العالمین با ستغراق متوجہ بالذات نور ذات لقاء یکدم و در یک ساعت و یک لحظہ و یک لمحہ و یک طرفہ ز مشرف غرق دیدار خدا۔ نبودم دم جدا در ازل مشرف لقاء با خدا دوام و در دنیا عمر تمام مشرف لقاء خدا دوام اگرچہ ظاہر ہم سخن با مردم عوام باطن مشرف دیدار دوام و در قبر مشرف دیدار دوام و در حشرگاہ قیامت بدیدار دوام و در بہشت بدیدار دوام نظر نگاہ کردن بجانب حور قصور بر من حرام۔

حدیث شریف۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :۔

خَلَقْتُ السَّادَاتَ مِنْ صُلْبِیْ وَخَلَقْتُ الْعُلَمَاءَ مِنْ صَدْرِیْ وَخَلَقْتُ الْفُقَرَاءَ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی ط (۱)

---

(۱) الحدیث

دال کے علم سے دل کی صورت (حقیقت) کو معلوم کرتے ہیں۔ دال قرب خداوندی اور واصل باللہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

دیدار کی دال اللہ تعالیٰ کی وحدت اور لقاء کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ دال دل کو صیقل کرتی ہے اور اس کی صفائی کرتی ہے۔

فقر عالم کی شرح

جاننا چاہئے کہ عارف باللہ اولیاء اللہ تجلیہ ذالرحمٰن نفس شیطان اور دنیا پر غالب ہوتا ہے۔ دنیا اس کے پیچھے سرگرداں اور پریشان ہوتی ہے۔ گو دنیا کتنی ہی عاجزی اور انکساری سے عرض کرتی ہے لیکن وہ قبول نہیں کرتا۔ اس قسم کا فقیر اویسی سروری سرمدی اہل انوار اہل دیدار اہل بقاء اہل لقاء اہل باطن صفا اہل حیاء اہل نفس فنا ہوتا ہے اور اسے مجلس نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ہمیشہ حضوری حاصل ہوتی ہے۔

اے جان عزیز! جاننا چاہئے کہ سچائی سے نجات حاصل ہوتی ہے اور جھوٹ ہلاک کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عزت کے طفیل فقیر جو کچھ کہتا ہے وہ حکم خدا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرمان سے کہتا ہے کچھ اپنی خواہشات سے نہیں کہتا۔ اللہ تعالیٰ نے جب روحوں کو اپنے نور سے پیدا کیا اور مجھے ازلی قوت سے تخلیق کیا تو اسی دن سے فیض فضل اور کرم سے اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ اسی روز سے لے کر اب تک ہر دم ہر گھڑی ہر لحظہ ہر لمحہ میں اللہ تعالیٰ کے دیدار میں مستغرق ہوں۔ ایک لمحہ کے لئے اس سے جدا نہیں ہوں۔ ازل میں بھی دیدار خداوندی سے مشرف تھا اور دنیا میں بھی تمام عمر دائمی طور پر دیدار خداوندی سے مشرف رہوں گا۔

اگرچہ دنیا میں لوگوں کے ساتھ بظاہر کلام کرتا ہوں لیکن باطن میں دیدار خداوندی سے مشرف رہتا ہوں اور قبر میں بھی ہمیشہ دیدار الٰہی سے مشرف رہوں گا اور قیامت کی حشرگاہ میں بھی ہمیشہ دیدار خداوندی سے مشرف رہوں گا اور بہشت میں بھی ہمیشہ دیدار الٰہی سے مشرف رہوں گا اور مجھ پر حور و قصور پر نگاہ کرنا حرام ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"سادات میری پیٹھ سے پیدا کی گئی۔ علماء میرے سینے سے اور فقراء کو اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کیا گیا۔"

قولہ تعالیٰ:۔

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ ط (۱)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :۔

اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ط (۲)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :۔

کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ ط (۳)

ابیات

اصل من نور است با دیدار نور وصل من شد دایم باحق حضور
ہر کہ منکر از اصل وصل از خدا کاذبی مردود گردد سر ہوا

نور تصور حضور تصرّف مغفور در وجودِ ہفت اندامِ من چنان آمیختہ چنانچہ شیر در آب۔ اگر من نور حضور را بگذارم مرا نور حضور نمیگذارد۔ اگر من از سوزش گرمی دیدار انوار تجلّیات عاجز می شوم وبگریزم بنفس مطالب، نور حضور برمن غالب میگردد۔

بیت

ہر طرف بینم دھد دیدار خویش ہر طرف بینم نماید پیش پیش

من عالم علم دیدار نور بینم، بجز علم دیدار دیگر علم ذکر، فکر، مراقبہ ندانم ونخوانم کہ جملہ علوم از برای دیدار اللہ است۔ جائیکہ دیدار است، نہ صبح، نہ شام، نہ روز منزل نہ جا، نہ مقام در ذات بی مثل بی مثال معرفت لاہوت لامکان وصال از میان اسم اللہ ذات وحروف انوار تجلّیات بجیز وانوار تجلّیات۔ ودر آن انواری بیند بقاء دیدار۔ اینست مراتب فقر مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ط (۴) ہیچ کس طالب نمی بینم باعتبار لایق مشرّف دیدار با طالب اللہ مطالعہ علم دیدار تکرار گردانم وطالب اللہ را۔

(۱) سورۃ النور ۲۴، ۳۵ (۲) خطبات احمد جان (۳) الحدیث (۴) نقل از عین العلم وشرح برزخ

ارشاد خداوندی ہے:۔

"وہ نُور علیٰ نُور ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے نُور کی طرف ہدایت (راہنمائی) کرتا ہے۔"

جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اب تک اس کی وہی شان ہے جیسے پہلے تھی۔"

نیز فرماتے ہیں:۔

"ہر چیز اپنے اصل کی طرف لوٹتی ہے۔"

ابیات

نور دیدار خداوندی کے ساتھ میرا اصل نور ہے۔ میں ہمیشہ کے لئے واصل باللہ ہو گیا ہوں۔ میں حق کے حضور حاضر ہوں۔

جو کوئی اللہ تعالیٰ سے واصل ہونے کا اصل میں منکر ہے۔ وہ جھوٹا مردود ہو جاتا ہے۔ اور ہوا و ہوس کا بندہ بن جاتا ہے۔

تصوّر حضور کا نور اور تصرّف مغفور میرے ساتوں اعضا میں اس طرح گھل مل گیا ہے جس طرح دودھ پانی میں۔ اگر میں نور حضور کو چھوڑنا چاہتا ہوں، تو وہ مجھے نہیں چھوڑتا۔ اگر میں انوار تجلّیات کے دیدار کی گرمی کی سوزش سے عاجز ہو کر بھاگنا چاہتا ہوں، تو نفس مطالب کے ساتھ نور حضور مجھ پر غالب آ جاتا ہے۔

بیت

جس طرف بھی میں دیکھتا ہوں، وہ مجھے اپنا دیدار کراتا ہے، جس طرف بھی میں نگاہ کرتا ہوں، وہ مجھے (نور الٰہی) پیش پیش دکھائی دیتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ میں علم دیدار کا عالم ہوں۔ مجھے نُور ہی نُور دکھائی دیتا ہے۔ مجھے علم دیدار کے علاوہ اور کوئی علم، ذکر، فکر اور مراقبہ معلوم نہیں اور نہ ہی پڑھتا ہوں (اور نہ کرتا ہوں) کیونکہ تمام علوم دیدار خداوندی کی خاطر ہیں (سو وہ مجھے حاصل ہیں) جہاں پر دیدار الٰہی ہے، وہاں نہ صبح ہے، نہ شام، نہ منزل ہے نہ مقام، بے مثل و بے مثال ذات لاھوت ولامکان کے اندر سے اسم اللہ ذات سے انوار تجلّیات کی صورت میں معرفت ظاہر ہوتی ہے۔ اس نُور میں دیدار بقاء نظر آتا ہے۔ یہ مراتب اس فقیر کے ہیں، جو "مرنے سے پہلے مر جاؤ" کا مصداق ہے۔ میں کسی طالب کو با اعتبار اور لائق مشرّف بدیدار الٰہی نہیں پاتا کہ اس سے علم دیدار کے مطالعہ کا تکرار کروں۔ اور طالب اللہ کو دیدار الٰہی کی معرفت سے مشرّف کر دوں۔ میں دیدار کے درس کا علم جانتا ہوں اور پڑھتا ہوں۔

مشرف معرفت دیدار رسانم۔ من علم درس دیدار دانم و نخوانم۔ این مراتب برکت رفاقت محمد رسول اللہ ﷺ و یار رفاقت یاران محمد رسول اللہ ﷺ و رفاقت پنج تن پاک۔ دشمن ایشان دوام خراب و ہلاک۔

قولہٗ تعالیٰ:۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ط (۱)

قولہٗ تعالیٰ:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ط (۲)

ابیات

کوشش پوشم نمانَدم با چشم باعیان دیدار بینم و ز کرم
درمیانش کس نگنجد ہیچ کس طالبان اللہ را اللہ بس

در ذات انوار دیدار است۔ بیرون از انوار دیدار نیست کہ انوار بی حمل است کہ مطلق معرفت نور اللہ وصل است۔ و انوار بسیار۔ بعضی تجلی نور۔ بعضی تجلی شیطانی نار است۔ در انوار کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ و آواز سرّ ھُوْ سرّ ھُوْ سرّ ھُوْ ھُوَ الْحَقُّ لَيْسَ فِي الدَّارَيْنِ اِلَّا ھُوْ۔ در نار شرک و کفر صورت کافران اہل زنار صنم بسیار است کہ محروم از معرفت پروردگار است۔

ابیات

حق را بردار باطل را بگذار این وجود بود لائق شد دیدار
ہر دمی گویم محمدؐ یا نبیؐ این مراتب عارفان بر دین قوی

در راہ حضوری ذکر فکر زبان کبر مراتب ہوا عید گرداند۔ از تصور توحید اللہ ذات است۔

بیت

از قبر باھُوؒ ہمہ آید ھُو آواز راہ حضوری را بود از اہل راز

---

(۱) سورۃ شوریٰ ۴۲: ۲۳ (۲) سورۃ آل عمران ۳: ۳۱

مجھے یہ مراتب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ اور پنجتن پاکؓ کی رفاقت کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان کے دشمن ہمیشہ خراب وخستہ اور ہلاک ہوں۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"کہہ دے کہ میں تم سے اس کا اجر طلب نہیں کرتا۔"

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو تا کہ اللہ تم سے محبت کرے۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔"

ابیات

میں کوشش کرتا ہوں کہ میں اپنی آنکھیں بند رکھوں، لیکن اس کے فضل و کرم سے میں آنکھوں سے دیدار کرتا ہوں۔ اللہ اور بندے کے درمیان کوئی آدمی سما نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے چاہنے والوں کو اللہ تعالیٰ کافی ہے اور بس۔

واضح رہے کہ ذات کے انوار میں دیدار ہے، انوار کے باہر دیدار نہیں ہے۔ کیونکہ انوار بے حمل ہیں، اس لئے کہ نور الٰہی کی مطلق معرفت وصل ہے۔ انوار کی کئی اقسام ہیں: بعض تجلی نور ہیں اور بعض تجلی نار شیطانی ہیں۔ انوار ذات میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اور سرّ ھُوْ سرّ ھُوْ سرّ ھُوْ ھُوَ الْحَقُّ لَيْسَ فِي الدَّارَيْنِ اِلَّا ھُوْ کی آواز آتی ہے۔ اور شرک اور کفر کی تجلیات نار میں اہل زنار بت پرست اور کفار کی صورتیں بہت ہیں۔ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم رہ جاتا ہے۔

ابیات

حق کو اختیار کر باطل کو چھوڑ دے۔ یہ وجود اس لائق ہے کہ دیدار خداوندی ہو۔
میں ہر گھڑی یا محمدؐ یا نبیؐ پکارتا ہوں۔ یہ مراتب عارفوں کے لئے دین میں تقویت کا باعث بنتے ہیں۔

راہ حضوری میں زبانی ذکر و فکر، مراتب تکبر اور ہوا و ہوس دوری پیدا کرتے ہیں۔ یہ صرف ذات توحید الٰہی کے تصور سے حاصل ہوتا ہے۔

بیت

باھُوؒ کی قبر سے (ہمیشہ) ھُو کی آواز آتی رہتی ہے۔ حضوری میں رہنے والے اس کے راز دار ہوتے ہیں۔

مطالعہ علم از غیب اللہ خواندن ہر کہ بحضور مدرسہ علم خواند آنرا بظاہر علم خواندن احتیاج نماند۔

حدیث شریف

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ ط (۱)

تصور در سکوت نعم البدل فیض فضل کہ بیرون بر کشد از خطرات خلل۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس

بدانکہ ذاکر را دو گواہ است: یکی بذکر تاثیر روشن ضمیر با عیان۔ دوم گواہ ذکر ذاکر با نظر ناظر و فکر را نیز دو گواہ است: یکی از فقر فنا نفسی۔ دوم گواہ بہ مجلس محمدی ﷺ دوام میباشد بحضور حاضر۔ از تاثیر ذکر ذاکر با عیان نگردد ناظر و از فکر مجلس محمدی ﷺ نشدہ حاضر آنرا ذکر زوال با خطرات است و فکر فتنہ نفس واہمات بی خبر از ذکر فکر معرفت اللہ ذات است۔ شرح فقر و شرح و مرتبہ فقیر کہ بدین صفت موصوف فقیر است۔ صادق فقیر کہ بدین صفت موصوف نباشد کاذب۔ فقیر پنج گنج است و پنج حکمت است و در حکمت پنجاہ ہزار علم است و در ہر علم پنجاہ پنج ولایت است و پنجاہ پنج عنایت است۔ و پنج پنجاہ تصور است۔ با تصور و توجہ با تفکر توحید کلید لازوال با قرب اللہ وصال از ازل تا ابد در یکدم بگذارد۔ بمشاہدہ حضوری احوال۔ اول مراتب فقر فنا الفناء۔ دوم مراتب فقر بقا البقا۔ سوم مراتب مشرف لقاء۔ فنا کرا گویند؟ و بقا کرا گویند و لقاء کرا دانند کہ مثل بستہ نمی تواند۔ مراتب فنا بقا يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ط (۲) فنا در یکدم تمام عالم را فنا گرداند و بقا در یکدم تمام عالم را حیات رساند۔

(۱) حدیث نقل از شرح شیخ فریدالدین عطارؒ (۲) سورۃ روم ۳۰: ۱۹

جو شخص علم غیب اللہ پڑھتا ہے اور اس کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور حضوری مدرسہ میں علم حاصل کرتا ہے اس کو ظاہری علوم حاصل کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔

حدیث شریف

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"جس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ پس اس کی زبان گونگی ہو گئی۔"

خاموشی میں ایسا تصور نعم البدل اور فیض فضل ہے جو خطرات و خلل کو باہر نکال دیتا ہے۔

اللہ بس باقی ہوس

جاننا چاہئے کہ ذکر کے دو گواہ ہیں:۔

۱۔ ایک گواہ یہ کہ ذکر کی تاثیر سے عیاں طور پر روشن ضمیری آ جائے۔ ۲۔ دوسرا یہ کہ ذکر کرنے والا ذاکر بانظر ناظر ہو۔ اسی طرح فکر کے بھی دو گواہ ہیں:۔

۱۔ فقیر فنا نفسی ۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی ہمیشہ کی حضوری۔

جو ذاکر ذکر کی تاثیر سے ظاہر اور ناظر نہ ہو اور فکر سے مجلس نبوی ﷺ میں حاضر نہ ہو۔ اس کے لئے ذکر زوال با خطرات کا باعث ہے۔ اور فکر فتنہ نفس اور اوہام کا وسیلہ ہے۔ ایسا شخص ذکر فکر اور ذات معرفت خداوندی سے بے خبر ہوتا ہے۔

شرح فقر و مرتبہ فقر

جاننا چاہئے کہ جس فقر میں حسب ذیل اوصاف نہیں پائے جاتے اور جو سچا فقیر ان صفات سے متصف نہیں وہ سراسر جھوٹا ہے۔ فقر میں پانچ خزانے ہیں اور پانچ حکمتیں ہیں۔ اور ہر حکمت میں پچاس ہزار علوم ہیں۔ اور ہر علم میں پچپن ولایت پچپن عنایت اور پچپن تصور ہیں۔ تصور توجہ با تفکر توحید قرب وصال خداوندی کی لازوال چابی ہے۔ جس سے ازل سے ابد تک ایک دم میں طے کر جاتا ہے۔ اور اسے مشاہدہ احوال کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔

فقر کے مختلف مراتب

فقر کے مختلف مراتب ہیں:۔ پہلا مرتبہ: فنا الفناء۔ دوسرا مرتبہ: بقاء البقاء۔ تیسرا مرتبہ: مشرف بلقا ہونا۔

اب یہ سمجھ لینا چاہئے کہ فنا کس کو کہتے ہیں؟ بقاء کس کو کہتے ہیں اور لقاء سے کیا مراد ہے۔ لقاء کی تو مثال نہیں ہو سکتی۔ البتہ فناء و بقاء سے "مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ" نکالنا ہے کی فناء بقاء مراد ہے۔ پھر اگر چاہے تو تمام جہاں کو ایک دم میں فنا کر سکتا ہے اور اگر چاہے تو تمام عالم کو ایک لحظہ میں ہمیشہ کے لئے زندہ اور باقی رکھ سکتا ہے۔

بموجب مرتبۂ حیّ القلب ومیت النفس، بموجب ہستی ونیستی، بموجب تنگی وآسانی وبموجب ویرانی وآبادانی، بموجب جمعیت وپریشانی۔ اینست مراتب فقیر بر کونین امیر۔ غالب روشن ضمیر، بر جملہ مخلوقات صادق عارف، بر مسند فقر سریر۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" ط (۱) در حکم حاکم عالمگیر۔ اینست مراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ ط (۲) فانی اللہ فقیر۔ بدین صفت مثل رابعہؒ (بصری) وسلطان بایزیدؒ (بسطامی) کہ بدست دارد کلید کونین را معرفت توحید۔ فقیر کہ بدین صفت موصوف نباشد از اہل تقلید زن مرید۔ باید دانست کہ کامل انسان ہمیشہ در طلب مولیٰ دیدار است وناقص چون احمق ہمیشہ در طلب دُنیا جیفہ مردار است۔

بیت

معرفت توحید حکمت ہر سہ شد راہبر خدا   با مطالعہ دل ورق شد غرق فی اللہ باللہ

غوث قطب اگر تمام عمر ریاضت مجاہدہ تصرّف کند، ہرگز بابتدای مرتبۂ فقر نرسد کہ ابتداء مرتبۂ فقر مشرّف لقاء است ودر مرتبۂ مشرّف لقاء حاصل کردن مرتبۂ نفس فناء است ودر مرتبۂ نفس فناء حاصل کردن زندہ قلب روح بقاء است۔ پس مرتبۂ فنا بقاء بغیر از مشرّف لقاء ہرگز نمی شود حاصل وفقیر نگردد واصل۔ در میان مرتبۂ غوث ومرتبۂ فقر چہ فرق است کہ از عرش تا تحت الثریٰ طیر سیر جملہ مقامات، طبقات زمین وآسمان ومطالعۂ لوح محفوظ وہفتاد ہزار منزل فوق العرش در عمل وبایک نظر در حکم غوث قطب است۔ این چنین مراتب ابتداء وانتہاء میگویند۔ طبق عن طبق ہوای نور کہ فقیر ہرگز نظر نکند بطیر ہواء نور کہ دوام غرق انوار مشرّف دیدار ومشاہدہ با قرب اللہ حضور مد نظر اللہ منظور۔

---

(۱) سورۃ البقرۃ ۲:۱۰۹   (۲) مرغوب القلوب تبریزیؒ

کیونکہ اسے زندہ دل، مردہ نفس، ہستی، نیستی، تنگی، آسانی، ویرانی، آبادی، جمعیت اور پریشانی کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ یہ مراتب اس فقیر کے ہیں، جو دونوں جہانوں پر غالب اور روشن ضمیر ہو، ایسا شخص تمام مخلوقات پر غالب، سچا عارف اور مسند فقر "بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔" پر جاگزین ہوتا ہے۔ اور تمام جہان اس کے حکم پر چلتا ہے۔ یہ مراتب فنا فی اللہ فقیر کے ہیں، جس کا حال "جب فقر انتہاء کو پہنچتا ہے۔ تو وہی اللہ ہوتا ہے۔" کا مصداق ہو۔ اس صفت سے متصف مثلاً حضرت رابعہ بصریؒ اور حضرت بایزید بسطامیؒ ہیں، جن کے ہاتھ میں کونین کی چابی ہو اور توحید کی معرفت رکھتے ہوں۔ جو فقیر ان صفات سے متصف نہیں، وہ اہل تقلید اور عورت کا مرید ہے۔

جاننا چاہئے کہ کامل انسان ہمیشہ دیدار خداوندی کی طلب میں رہتا ہے، اور ناقص بے وقوف کی طرح دنیا مردار کا طالب بنا رہتا ہے۔

بیت

معرفت، توحید اور حکمت تینوں خدا کی طرف راہنمائی کرتی ہیں۔ تو ورق دل کے مطالعہ و مشاہدہ سے فانی فی اللہ باقی باللہ کا مقام حاصل کرے گا۔

یاد رہے کہ غوث، قطب خواہ تمام عمر ریاضت ومجاہدہ میں گزار دیں، تو پھر بھی فقر کے پہلے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتے، کیونکہ فقر کا پہلا مرتبہ دیدار الٰہی ہوتا ہے۔ اور دیدار الٰہی سے مشرّف ہونا فنائے نفس، زندہ قلبی اور بقائے روح سے ہاتھ آتا ہے۔ پس فنا، بقاء کا مرتبہ دیدار خداوندی سے مشرّف ہوئے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے بغیر فقیر واصل باللہ بن سکتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ غوث اور فقیر کے مراتب میں کیا فرق ہے؟ فرق یہ ہے کہ غوث، قطب تو عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک تمام مقامات اور تمام طبقات ارضی وسماوی کی طیر سیر، اور لوح محفوظ کا مطالعہ اور عرش سے اوپر ستر ہزار منازل کی سیر ایک نظر کے ساتھ کر سکتا ہے اور یہ تمام مقامات غوث وقطب کے حکم کے تحت ہوتے ہیں۔ پس اسی کو مراتب منتہی کہا جاتا ہے۔ لیکن فقیر ان مراتب کی جانب آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا، کیونکہ وہ ہر وقت دیدار الٰہی کے انوار میں مستغرق رہتا ہے۔ وہ دیدار سے مشرّف، اور اسے حضوری اور قُرب خداوندی سے مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہوتا ہے۔

بیت

فقر یک سرّ است اسرار خدا ابتدائی انتہاء بیند لقاء

فقیر را قوت از لقاء است و توجہ از لقاء است و جمعیت از لقاء است و مشاہدۂ حضور قرب از لقاء است۔ و ذکر فکر فناء بقاء ادب حیاء از لقاء است و اتحاد یقین با صدق صفاء زندگی قلب تزکیۂ نفس از لقاء است و گویائی و شنوائی از لقاء است۔ طالب مولیٰ در طلب لقاء است و طالب دنیائی حیاء است۔ مجلس اہل لقاء و بی حیا راست نیاید۔

ابیات

مرتبہ فقر است با فخر از نبیؐ فقر را دشمن بود اہل از شقی

عالم او باشد غلام اہل از فقر عالمان را برد حاضر با نظر

عالم مثل طالب فقیر بر عالم غالب۔ اگر عالم در طلب مولیٰ جان فدا تیار است فقیر را بحضور مجلس محمدی ﷺ رسانیدن آسان کار است۔ در وجود طالب سہ چیز است۔ یکی نفس دوم قلب سوم روح۔ نفس طالب شب و روز در طلب شہوت زن فرزند نان فربہی صحت جان طول العمر بی حیا ہوا است کہ از ہوا است۔ قلب طالب شب و روز بدرد شوق تعطش نور روشن ضمیر صفاء است کہ در طلب مجلس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کہ شفیع شفقت شفا است و روح طالب شب و روز در طلب مشرف لقاء است کہ از جذب خدا است کہ از رحمت لطف عطا خدا است۔ طالب اللہ را سوگند قسم باللہ ثم باللہ کہ روز اوّل از مرشد عالم سبق علم طلب کند و بخواند اللہ از اسم اللہ ذات تصور حاضرات مشرف میگردد۔ لقاء و اصل لقاء اصل از مجلس محمد مصطفیٰ ﷺ است۔

بیت

فقر اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ایک راز ہے۔ ابتداء سے انتہاء تک دیدار خداوندی کو دیکھتا رہتا ہے۔

فقیر کی قوت توجہ جمعیت مشاہدۂ حضور قرب ذکر فکر فناء بقاء ادب حیا اتحاد یقین صدق و صفا حیاتی قلب تزکیۂ نفس بولنا سننا سب کچھ دیدار سے ہوتا ہے۔ طالب مولیٰ دیدار کی طلب میں رہتا ہے لیکن دُنیا کا طالب بے حیا ہوتا ہے۔ اہل دیدار اور بے حیا کی مجلس باہم راس نہیں آتی۔ (یعنی اہل دیدار اور بے حیا اکٹھے نہیں رہ سکتے)۔

ابیات

فقر کے مرتبہ پر نبی اکرم ﷺ نے فخر کیا۔ فقر کا دشمن سخت بد بخت ہوتا ہے۔ اصلی اور حقیقی عالم فقراء کا غلام ہوتا ہے۔ عالموں کو ایک نظر میں اس کی بارگاہ میں حاضر کر دیتا ہے۔

فقیر کو عالم پر فوقیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر عالم طلب مولیٰ میں جان قربان کرنے کو تیار ہے تو فقیر کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس پاک میں پہنچا دینا بہت آسان کام ہے۔

طالب وجود میں تین چیزیں رکھتا ہے: (۱) نفس (۲) قلب (۳) روح۔

طالب کا نفس دن رات شہوت زن و فرزند روٹی فربہی صحت جان اور لمبی عمر کی طلب میں رہتا ہے۔ وہ بے حیا ہے جو نفسانی خواہشات میں لگا ہوا ہے۔ (اس کے برعکس) قلب کا طالب شب و روز نُور کی پیاس شوق اور درد میں رہتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس پاک کی طلب میں رہتا ہے جو کہ اُمت کی شفاعت کرنے والے ہیں اور شفقت و شفا کے پیکر ہیں۔ اور طالب کی روح شب و روز دیدار کے شرف میں لگی رہتی ہے جو جذب خُدا سے ہے اور اس کی رحمت سے لطف و عطائے الٰہی ہے۔

طالب اللہ کے لیے قسم ہے کہ جو پہلے ہی دن مُرشد عالم سے علم کے سبق کی طلب نہ کرے بلکہ اسے اسم اللہ ذات کے حاضرات و تصور سے دیدار اور مجلس نبوی ﷺ سے مشرف ہونا چاہیے۔

ابیات

طالب از مرشد طلب دیدار کن   دیدار حاصل میشود از انوار کن

طالب از مرشد طلب ذکر خدا   سبق خوانی از خدا وحدت لقاء

طالب از مرشد طلب قرب از قبر   روئیتی دیدار بینی راز بر

اگر مرشد میرساند و مشرف کند لقاء خدا یا دیدار و طالب بی یقین بی اعتبار است' عاقبت مردود۔ اگر طالب بالیقین با اعتبار است' یکدم جدا نگردد از دیدار غلبات انوار غرق فی اللہ دیدار۔ طالب اللہ را معلوم۔ حقیقت تصور حقیقی با توفیق و تصرف تحقیقی توجہ مرشد رفیق۔

ابیات

طالب شدی مرشد شدی کامل کدام   روز و شب دیدار بین ہر صبح و شام

طالب صادق بود بر حق نگار   طالب کاذب بود خدمت شمار

کس نیابم طالبی لایق لقاء   نیست لایق طالب احمق بی حیاء

باھوؒ بہر خدا دیدار دہ   تیغ بر گردن زنم سر پیش نہ

بی سرش طالب بود اسرار بین   بی سرش حاضر شود اہل یقین

باید دانست کہ عالم را فتویٰ از علم روایت است و فقیر عالم را فتویٰ کشتن و گردن زدن بہ نفس از علم ہدایت است و عالم ولی را فتویٰ از علم ولایت است و درویش عالم را فتویٰ از علم غنایت است و اولیاء اللہ عالم را فتویٰ از علم غنایت است و اولیاء اللہ عالم را فتویٰ از علم دیدار عنایت است۔

ابیات

اے طالب! مرشد سے اس کے دیدار کو طلب کر۔ اور دیدار کن کے انوار سے حاصل ہو جاتا ہے۔ اے طالب! مرشد سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو طلب کر۔ مرشد سے دیدار خداوندی اور توحید کا سبق پڑھ۔

اے طالب! مرشد سے قبر میں اس کے قرب کی طلب کر کہ تو اس کا دیدار کرے گا اور اس کا رازدار بن جائے گا۔

اگر مرشد بارگاہ الٰہی میں پہنچا دے اور دیدار خداوندی اور لقائے الٰہی سے مشرف کر دے' لیکن اگر طالب اس پر یقین اور اعتبار نہ کرے' تو وہ آخر مردود ہو جائے گا۔ اگر طالب صاحب یقین ہے اور اعتبار کرتا ہے' تو وہ ایک لحہ بھی جدا نہیں ہوتا۔ بلکہ انوار دیدار کے غلبات میں غرق فی اللہ رہتا ہے۔ طالب اللہ کے لئے مرشد کی توجہ رفیق ہوتی ہے اور اسے حقیقت تصور حقیقی باتوفیق اور تصرف تحقیقی کا علم ہوتا ہے۔

ابیات

تُو طالب بھی ہو گیا اور مرشد بھی ہو گیا' مگر تو کامل کہاں ہوا ہے؟ دن رات اس کے دیدار میں وقت گزار۔

طالب صادق کی نظر اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہے۔ جھوٹا طالب اپنی خدمات کو گنتا رہتا ہے۔ (جو وہ مرشد کی صحبت میں رہ کر کرتا ہے)۔

میں کسی طالب کو دیدار خداوندی کے قابل نہیں پاتا۔ کیونکہ احمق بے حیا طالب دیدار خداوندی کے لائق نہیں ہوتا۔

اے باھوؒ! خدا کے لئے دیدار الٰہی کرا دے۔ میں گردن پر تلوار مارتا ہوں تو اپنا سر سامنے رکھ دے۔

طالب حقیقی سر کے بغیر اسرار بین ہوتے ہیں۔ اہل یقین حضرات سر کے بغیر (یعنی سر کٹا کر) بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ عالم کا فتویٰ علم روایت سے ہوتا ہے۔ اور فقیر عالم کا فتویٰ نفس کی گردن زنی اور اُسے قتل کرنے اور علم ہدایت سے ہوتا ہے۔ اور عالم ولی کا فتویٰ علم ولایت سے ہوتا ہے۔ اور درویش عالم کا فتویٰ علم غنایت سے ہوتا ہے۔ اور اولیاء اللہ عالم کا فتویٰ (بھی) علم غنایت سے ہوتا ہے' مگر اولیاء اللہ عالم کا فتویٰ علم دیدار عنایت سے ہوتا ہے۔

بیت

عالم شدی فاضل شدی عارف کجا　　معرفت قرب است از علم و لقاء

طالب اللہ راچہ درکار است دوازدہ سال وتمام عمر تصرف بی شمار۔ طالب اللہ رامشرف دیدار است خواہ یکقدم خواہ بریکقدم دیدار مشرف میشود خواہ وقت مرگ جانکندن خواہ درقبر مشرف دیدار میشود خواہ درحشر خواہ دربہشت مشرف دیدار میشود۔ طالب صادق روبگرداند شب وروز درخدمت مرشد جان نثاند وبااعتقاد بماند بموجب آیت کریمہ۔

قولہ تعالیٰ:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ط (۱)

مرشد کامل راطالب خواندہ ناخواندہ برابر است کہ علم درجات است۔ علم درجات روز اوّل عطا بخش کند۔ فیض فضل کند از تصوّر اسم اللہ ذات۔

ابیات

بزبان الفؔ و بدل تصدیق بےؔ　　باز احتیاجی نیست خواندن الفؔ بےؔ

ہر مطالعۂ علم بہر از خد لقاء　　طالبان حق سبق خوانند از خدا

سبق خواندن از خدا سنت رسولؐ　　شد علم تحصیل عالم حق وصول

قولہ تعالیٰ:۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ط خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ ط (۲)

تمامیت تحصیل علم جامع جمعیت بشرف اللقاء مشاہدہ بعین الجمال صاحب قرب اللہ مع اللہ وصال ودرنظر اہل عالم اللہ دوری خدا بی معرفت ہم مطلق جہال نفس وخصال علم مشرف لقاء ومشاہدۂ حضوری بخشد حاضر کند وبی حضوری مشاہدات دیگر علم حجاب اگر چہ عمر ضائع میشود۔

---

(۱) سورۃ التوبہ ۹:۱۲۰　　(۲) سورۃ الرحمٰن ۵۵:۱۔۴

بیت

تُو عالم وفاضل ہوگیا' مگر عارف نہیں ہوا۔ معرفت قرب ہے۔ اور یہ دیدار خداوندی کے علم سے حاصل ہوتی ہے۔

جاننا چاہئے کہ طالب اللہ کو کیا ضرورت کہ بارہ برس اور تمام عمر کا قیمتی وقت ریاضت ومجاہدہ میں گزارے۔ وہ تو ایک دم اور ایک ہی قدم پر اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوجاتا ہے' خواہ جانکنی کے وقت' خواہ قبر میں' خواہ حشر میں' خواہ بہشت میں ضرور بالضرور دیدار الٰہی سے مشرف ہوجاتا ہے۔ طالب صادق روگردانی نہیں کرتا اور دن رات مرشد کی خدمت میں جان قربان کرتا رہتا ہے' لیکن پھر بھی اس آیت کریمہ کے بموجب بےاعتقاد نہیں ہوتا۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔"

مرشد کامل کے لئے پڑھا ہوا اور ان پڑھ طالب برابر ہے' کیونکہ اسے درجات علم حاصل ہوتا ہے۔ پس اسم اللہ ذات کے تصوّر سے اسے پہلے ہی دن فیض فضل خداوندی سے عنایت کر دیتا ہے۔

ابیات

زبان سے الفؔ اور دل سے بؔ کی تصدیق اگر کر دی' تو پھر الفؔ' بؔ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

علم کا ہر مطالعہ دیدار خداوندی کے لئے ہے۔ اس لئے طالبان حق اللہ تعالیٰ سے پڑھتے ہیں۔ (یعنی اللہ تعالیٰ طالبوں کو حق کی تعلیم خود دیتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ سے سبق حاصل کرنا سنت رسولؐ ہے۔ علم حاصل ہوجاتا ہے اور عالم واصل باللہ ہوجاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"وہ رحمٰن ہے' جس نے علم سکھایا' انسان کو تخلیق کیا اور اسے بیان سکھایا۔"

تمام علوم اور جمعیت ایک دیدار خداوندی اور جمال الٰہی کے مشاہدہ میں شامل ہیں۔ صاحب قُرب الٰہی کو وصال الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ عالم باللہ کی نظروں میں ہی خدا سے دُور افتادہ اور بے معرفت کو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف کرتا ہے۔ اور صاحب حضوری کر دیتا ہے۔ حضوری اور مشاہدہ کے علاوہ دیگر علوم صرف پردہ ہی ہیں' خواہ تمام عمر ہی ان کے حاصل کرنے میں کیوں نہ ضائع ہوجائے۔

بیت

علم معراج است محرم سر بسر عالم و عارف بود صاحب نظر

عالم نفسانی در قید طمع ' حرص ' حسد و عالم روحانی مشرّف علم لقاء اللہ پسند علم۔ عالم نفسانی از جلالیت علم بسیار غصہ ' درد خشم و عالم روحانی از جمالیت بینائی دارد معرفت چشم۔ مجلس اہل چشم و اہل خشم براست نیاید۔

اہمیّت وافادیّت مراقبہ

شرح مراقبہ بخشش خدا ' شرح مراقبہ ملاقات ملازم مشرّف مجلس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ' شرح مراقبہ باطن صفاء و شرح مراقبہ علوم علم فیض عطا و شرح مراقبہ نفس را باز داشتن از کبر ' ھوا ' نفس و از ہستی و نیستی ' از بود نابود گردد۔ مطلق فناء شرح مراقبہ از تصوّر اسم اللّٰہ ذات مردہ وجود میشود بقاء مشرّف وحدت معرفت لقاء شرح مراقبہ قلب میگردد۔ لحظہ لحظہ چاک چاک از تصوّر اسم اللّٰہ ذات ہفت اندام طالب پاک پاک شرح مراقبہ از غلبات محبت روشن ضمیر بعیان۔ دل بیدار دوام و مشاہدۂ دیدار۔ طالب بینا را بر مشاہدۂ دیدار کلّیہ باید آورد اعتبار۔ این مراتب قلب قالب پُر نور اللہ محمود است۔ طالب کہ بر دیدار مشاہدۂ حضوری دیدار قرب اللہ نیارد اعتبار مردود است۔ شرح مراقبہ مصافحہ دست با ہر یک انبیاء اولیاء اللہ شرح مراقبہ غرق با توفیق و باطن آنچہ می بیند ظاہر در یابد با جمعیت تحقیق بشرطا آنکہ مراقبہ نعم البدل را واقف احوال باشد در فیض فضل لازوال باشد۔ مراتب روز اوّل وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ (۱) بر وعدۂ حقیقی باوصل باشد۔ مراتب جمعیت۔

---

(۱) سورۃ البقرۃ ۲:۴۰

بیت

علم معراج ہے ' جو سراسر محرم راز ہے۔ عالم باعمل اور عارف صاحب نظر ہوتے ہیں۔

واضح رہے کہ نفسانی عالم طمع ' حرص و حسد کی قید میں رہتا ہے۔ اور روحانی عالم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ علم دیدار سے مشرّف ہوتا ہے۔ نفسانی عالم بہت علم کی جلالیت کی بناء پر غصہ اور درد میں پھنسا رہتا ہے۔ اور عالم روحانی کو جمالیت کی وجہ سے معرفت خداوندی کی آنکھ کی روشنی حاصل ہوتی ہے۔ پس اہل چشم و اہل خشم کی مجلس کبھی برابر نہیں ہو سکتی۔

اہمیّت وافادیّت مراقبہ

جاننا چاہیے کہ مراقبہ اللہ تعالیٰ کی بخشش ' ملاقات و ملازمت ' مجلس نبوی ﷺ کی مجلس پاک سے مشرّف ہونا ' باطن کی صفائی ' علم علوم فیض و عطا ' نفس کو حرص و ہوا اور غرور سے روکنا ' ہستی سے نیستی اور بود سے نابود ہونا ' مطلق فنا تصوّر اسم اللّٰہ ذات کے وجود سے مردہ وجود ہونا ' مشرّف بوحدت معرفت دیدار خداوندی ' دل کا لحظہ بہ لحظہ پھٹنا ' تصوّر اسم اللّٰہ ذات سے طالب کے ساتوں اعضاء کا پاک ہونا۔ غلبات محبت کی وجہ سے عیاں طور پر روشن ضمیر ہو جانا ' دل کا دائمی طور پر بیدار ہونا ' اور دیدار کا مشاہدہ کرنا سب کچھ حاصل ہوتا ہے۔ طالب بینا کو دیدار کلّیہ کے مشاہدہ پر اعتبار کرنا چاہیے۔ یہ مراتب قلب قالب پُر نور ربّ العزت کے ہیں ' جو طالب قرب و مشاہدۂ حضوری اور دیدار خداوندی پر اعتبار نہیں کرتا ' وہ مردود ہے۔ نیز مراقبہ سے ہر ایک نبی اور ولی اللہ سے مصافحہ حاصل ہوتا ہے ' غرق با توفیق ہوتا ہے۔ جو کچھ باطن میں دیکھتا ہے ' اسے ظاہر میں جمعیت تحقیق کے ساتھ پا لیتا ہے۔ بشرطیکہ مراقبہ نعم البدل سے واقف احوال ہو اور فیض فضل لازوال اسے حاصل ہو۔ "اور تم میرے اقرار کو پورا کرو ' میں تمہارے اقرار کو پورا کروں گا" کے وعدۂ حقیقی باوصل پر قائم ہو۔ یہ اس کے روز اوّل کے مراتب ہیں۔ یعنی جمعیت یعنی جمال کے مراتب اسے حاصل ہوں۔ تب اس قسم کا مراقبہ برحق ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ حق پر ہوتا ہے۔ ویسے تو شیطانی خطرات کے مراقبے بکثرت

یعنی جمال باشد۔ این چنین مراقبہ است برحق کہ از حق ھّٰا عزت اللہ باللہ ثم باللہ و مراقبہ خطرات شیطانی بسیار است و مراقبہ وسوسہ جنونیت نفسانی بیشمار۔ مراقبہ واھمات آفات دنیا مثل خیال پریشانی از حد زیادہ کار است۔

ابیات

طالب بیا طالب بیا طالب بیا　　بر تو کنم دیدار وحدت حق عطاء

طالبا! خواہی اگر دیدار دم　　دم کہ با دیدار شد اہل از کرم

درمطالعہ غرق شو فضل از لقاء　　این مراتب عارفان رؤیت نما

المطلب آنکہ طالب دیدار آنست۔ در طلب دیدار حاصل کردن دیدار اوّل از دنیا وضو کند و از عقبیٰ غسل سازد و دوگانہ نماز یگانہ۔ یک رکعت ترک نفس فناء دوم رکعت توحید توکل بروح لقاء۔ بعد ازان سلام گوید بینائی اسلام آید آنچہ لاسوی اللہ از دل بشوید۔

اللہ بس ماسوی اللہ ھوس

طالب نام تحقیق است و مرشد نام توفیق است۔ طالب کہ در نیک و بد مرشد جاسوس پریشان است آن طالب مرشد را بدتر از شیطان است۔ مرشد کہ طالب را حقیقت احوال مشاہدہ پیش از تلقین از ازل و از ابد و از دُنیا ماضی، حال، مستقبل مشروحاً طالب را نہ نماید آن مرشد لایق تلقین نشاید کہ مرشد ناقص ناتمام۔ تلقین از دگرفتن مطلق حرام است۔ اوّل قاعدۂ علم فقر اینست کہ آنچہ علوم علم در قید رقم رقوم بہ لوح محفوظ مرقوم طالب را مرشد بہ سبق اوّل میکند معلوم۔ اینست مرشد مراتب شیخ مخدوم۔ مراقبہ دوام اہل تقلید را و مراقبہ دوام با دیدار اہل توحید را و تو از ان کدامی؟ ناقص طالب مرشد ہر دو راہزنی و سلک شکست و سلب با گناہ کبیرہ و صغیرہ یا بلذت نفس بشریت ہم چنان خراب کند

ہیں اور جنونیت نفسانی کے وساوس کے مراقبے کی کوئی انتہا نہیں۔ اور آفات و اوہام دنیا' مثلاً پریشان خیالیوں کے مراقبے حد سے زیادہ ہیں۔

ابیات

اے طالب صادق! میرے پاس آ۔ اے طالب صادق! میرے پاس آ۔ اے طالب صادق! میرے پاس آ۔ تا کہ میں تجھے وحدت حق کا دیدار عطا کر دوں۔

اے طالب! اگر تو ایک لحظہ میں دیدار باری تعالیٰ کرنا چاہتا ہے۔ تو ایک لحظہ کے دیدار خداوندی سے تو اہل کرم حضرات میں شامل ہو جائے گا۔ اس کے مطالعہ میں مستغرق ہو جا۔ دیدار خداوندی اس کے فضل سے ہوتا ہے۔ یہ مراتب عارفوں کو دیدار خداوندی سے حاصل ہوتے ہیں۔ الحاصل کلام یہ کہ طالب دیدار وہ ہے' جو دیدار کی طلب میں پہلے دنیا سے وضو کر لے اور پھر عاقبت سے غسل کر لے۔ اور پھر دوگانہ نماز یگانہ ادا کرے۔ پہلی رکعت میں نفس کو ترک کر دے اور اس کو فنا کر دے اور دوسری رکعت میں توحید و توکل بروح لقاء کی ادا کرے۔ اس کے بعد سلام کہے اور اسلام کی روشنی کی طرف آئے۔ اور ماسوا اللہ جو کچھ ہے' دل سے مٹا دے۔

اللہ بس باقی ہوس

یاد رہے کہ طالب تحقیق کا نام ہے۔ اور مرشد توفیق کو کہتے ہیں' جو طالب مرشد کے نیک و بد کی پرکھ میں لگا رہتا ہے' وہ طالب شیطان سے بھی بُرا ہے۔ جو مرشد طالب کو تلقین سے قبل ازل سے ابد تک اور دنیا کے ماضی' حال اور مستقبل کے حالات کا تفصیلاً مشاہدہ نہیں کراتا' وہ مرشد تلقین کے لائق نہیں (اور اسے تلقین کرنا زیب بھی نہیں دیتا)۔ بلکہ وہ ناقص اور ادھورا ہے۔ ایسے شخص سے تلقین حاصل کرنا مطلق حرام ہے۔ یاد رہے کہ علم فقر کا پہلا قاعدہ یہ ہے کہ لوح محفوظ کے تمام تحریر شدہ علوم کا مطالعہ پہلے ہی روز مرشد پہلے ہی سبق میں طالب کو کراوے۔ یہ شیخ مخدوم مرشد کے مراتب ہیں۔ اہل تقلید کو مراقبہ دوام حاصل ہوتا ہے اور اہل توحید کو بھی دیدار کے ساتھ مراقبہ دوام حاصل ہوتا ہے۔ تو ان میں سے کسے پسند کرتا ہے؟ ناقص طالب و مرشد دونوں کو نفسانی لذات' گناہ کبیرہ و صغیرہ خراب و شکستہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ آگ کو پانی' لیکن جو طالب اور مرشد کامل ہیں' ان پر کسی قسم کا زوال

وشکستہ سازد۔ چنانچہ آب آتش وکامل را طالب کامل را ہیچ زوال نرسد۔ لازوال است اگرچہ شب وروز با گناہ او مثل حباب در وجود او مثل دریا آب۔ اگر هزار پلیدی در دریا افتد دریا تاریک ورنگ بدل نخورد و ناپاک نگردد۔

بیت

دل مرا دریا ز ان دریای هو　　از ازل تا ابد موجش پاک زن

ہر کہ از تصور اسم اللہ ذات صفت اندام وجود پاک است آنرا محاسبہ چہ باک است؟

اللہ بس ماسوی اللہ هوس

شرح مراقبہ

ہر کہ باستغراق اخلاص قلب روح اتفاق خود را در بیعت معرفت لباس بر تن پوشیدہ با مراقبہ آورد۔ مراقبہ با تصور اسم اللہ ذات طرفۃ زد آنرا بحضور بردہ از حضور مشروحاً جواب سوال آورد۔ چنانچہ در باطن حکم محمدی ﷺ از مجلس محمدی علیہ السلام رسید بچشم ظاہر یافت و دید۔ پس معلوم شد کہ مراقبہ بحسب اربع عناصر از خطرات خام خیال بیان است بلکہ این بیان مراتب حیوانی بی جمعیت پریشان است۔ مراقبہ بحسب عیان کہ بعین از ان است۔ مراقبہ بحسب روح دلیل آگاہ سلطان الوہم قرب الٰہ است کہ کل وجز در نظر نگاہ است۔ مراقبہ بحسب سرّ اسرار پردہ پرور از مشرف دیدار پروردگار بالیقین وباعتبار۔ ہر کہ منکر از دیدار محمد رسول اللہ ﷺ شفاعت او نکند از وبیزار بلکہ از امت نباشد۔ روز حشر روئی او مثل خرس وخوک وسگ وحمار۔

لاحق نہیں ہوتا۔ وہ لازوال ہیں۔ خواہ وہ دن رات معصیت میں گرفتار ہوں۔ وہ دریا میں بلبلے کی مانند رہتے ہیں۔ اور ان کا وجود دریا کے پانی کی طرح ہوتا ہے۔ خواہ اس میں ہزار قسم کی پلیدی بھی گرے پھر بھی پاک رہتا ہے۔ نہ اس میں تاریکی پیدا ہوتی ہے۔ اور نہ ہی رنگ تبدیل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ناپاک ہوتا ہے۔

بیت

میرا دل ھُو کے دریاؤں میں سے ایک دریا ہے۔ ازل سے ابد تک اسی طرح پاک اور موجزن رہے گا۔ تصور اسم اللہ ذات کی وجہ سے جس کسی کا وجود پاک ہے اس کو محاسبے کا کیا ڈر خوف ہے؟

اللہ بس باقی ہوس

مراقبہ کی شرح

جاننا چاہیے کہ جو کوئی اخلاص قلب اور روح سے (نفس کو مردہ کر کے) استغراق کے ساتھ معرفت کی پیروی میں لباس جسم پر پہن کر مراقبہ کرتا ہے تو یہ مراقبہ اسم اللہ ذات کے تصور کی وجہ سے ایک لحظہ میں حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ اور حضور سے تفصیل کے ساتھ سوال و جواب حاصل کر سکتا ہے۔ چنانچہ باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس پاک سے حکم حاصل کرتا ہے۔ اور پھر اسے ظاہری آنکھ سے دیکھ لیتا ہے اور پالیتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جو مراقبہ اربعہ عناصر کی وجہ سے کیا جائے وہ خام خیالی اور (سراسر) خطرات کا سبب ہے بلکہ حیوانیت بے جمعیتی اور پریشانی کا حامل ہے۔ اور جو مراقبہ عیاں طور پر کیا جائے کیونکہ عین اسی کی وجہ سے ہے اور یا جو مراقبہ دلیل آگاہ سلطان الوہم روح کی وجہ سے کیا جائے اس کے بموجب قرب خداوندی کی وجہ سے کل وجز مد نظر رہتا ہے اور جو مراقبہ سرّ اسرار کی وجہ سے کیا جائے وہ حجابات اٹھا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف کرا دیتا ہے اور اسے یقین واعتبار آجاتا ہے۔

یاد رہے کہ جو شخص دیدار نبوی ﷺ کا منکر ہے اس کی شفاعت نہ ہوگی۔ اس شخص سے حضور اکرم ﷺ بیزار ہوں گے۔ بلکہ وہ ان کی امت میں سے شمار نہ ہوگا۔ اور بروز قیامت اس کا چہرہ ریچھ سؤر کتے اور گدھے کی مثل ہوگا۔

مراقبہ بحسب نور در مشاہدہ قرب حضور' مراقبہ بحسب ابرار حیات البقاء مشرف لقاء خدا۔ مراقبہ بحسب جوہر نور ایمان' ترک دنیا' غالب بر نفس وشیطان' این بیداد پنہان ہفت مراقبہ ہفت اندام و ہفت کلید ہفت قفل ہفت حکم ہفت حکمت ہفت طلسمات وجود یہ ہفت گنج یکجا گروذ یک وجود میشود۔ بعد ازان قدم در فقر زند کہ این ابتداء ہفت تختی الف بی طفل خوانی حروف قاعدہ فقر است۔ بعد ازان شروع از لاھوت لامکان لانہایت' لاعد و لاحد فقر برسد کہ محقق مواحد را مراتب فقر گواہ شاہد راہ است کہ راہ گواہ قرب الٰہ است۔

بیت

ہفت را بگذار ہر یک ہفت در تا شوی عارف خدا صاحب نظر

المطلب آنکہ این جہان دار الفناء دنیا است کہ مردمان نفسانی لذات از نفس میگیرند دل افسردہ سیاہ مردہ باحسرت بمیرد۔ جہان دار البقاء کہ جای روحانیت است' خفتہ اند۔ حقیقت احوال خود را ہیچ کس نگفتہ اند۔ بعضی قبر خاک نور بہشت روضہ پاک است و بعضی قبر نار پر آتش خار معذب خراب باحساب و فقیر اہل نفسانی و اہل روحانی کونین را تماشابین قدرت اسرار ربانی عارف حق الیقین بجز دیدار دیگر راہ نہ طلبند و نور دیدہ نخریدہ خرم باشوق وصال' اگرچہ ظاہر زیربار علایق عوائق اہل عیال مثل شتر است۔ خار خورد و بار بکشد و ہیچ کس را آزار ندہد۔ بار گرانی بردارند' عارف پروردگار اند۔

ابیات

عارفان دیدار روز دیدار بین دیدۂ دیدار با عین الیقین

جو مراقبہ نور کی رو سے کیا جائے گا' اس میں مشاہدہ اور قرب حضور شامل ہوتا ہے۔ جو مراقبہ ابرار کی رو سے کیا جائے گا' اس میں بقاء اور دیدار دونوں حاصل ہوتے ہیں۔ جو مراقبہ ایمان کے نور کے جوہر کی رو سے کیا جائے' تو اس سے ترک دنیا' نفس اور شیطان پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ ظاہر و باطن سات مراقبے' سات اعضاء' سات کلید' سات تالے' سات حکم' سات حکمتیں' سات طلسمات وجود یہ اور سات خزانے اگر جمع ہوں' تو ایک وجود بنتا ہے' پھر اس کے بعد فقر میں قدم رکھا جاتا ہے' کیونکہ یہ ساتوں ابتدائی چیزیں فقر کے قاعدہ کے حروف کی طفل خوانی کی الف' ب ہیں۔ جب یہ ختم ہوں' تو پھر لاھوت و لامکان سے شروع ہو کر فقر کے لاحد' ان گنت اور لانہایت مقام پر پہنچتا ہے۔ مواحد و محقق کے لئے فقر کے مراتب بالکل درست گواہ ہیں۔ یعنی اسے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہوتی ہے۔

بیت

سات چیزوں کو چھوڑ کہ تجھ پر سات دروازے کھلیں' تا کہ تو عارف خدا اور صاحب نظر ہو جائے۔ حاصل کلام یہ کہ یہ جہان فانی مکان ہے۔ کیونکہ یہاں نفسانی لوگ نفس کی لذتیں حاصل کرتے ہیں۔ اور بالآخر سیاہ افسردہ دل ہو کر عالم حسرت زدگی میں جان دے دیتے ہیں۔ دوسرا جہاں بقاء کا گھر اور روحانیت کا مقام ہے' جو وہاں سوئے پڑے ہیں' انہوں نے اپنی حقیقت احوال کسی کو نہیں بتائی ہے۔ بعض کی قبریں بہشتی روضہ ہیں اور بعض کی آگ سے پُر' عذاب و حساب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ فقیر دونوں جہانوں کے اہل روحانی اور اہل نفسانی دونوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ لیکن ماسوا دیدار الٰہی فقیر حق الیقین عارف ربانی کسی کی خواہش نہیں رکھتا اور مسرت و شوق و وصال کے ساتھ اگرچہ بظاہر اہل و عیال کی بندھنوں اور جھمیلوں کے مثل اونٹ زیربار رہتا ہے۔ کانٹے کھاتا ہے۔ اور بوجھ اٹھاتا ہے' مگر کسی شخص کو تکلیف نہیں دیتا۔ عارف باللہ اس بھاری بوجھ کو اٹھاتے ہیں۔

ابیات

عارف روزانہ دیدار کرتے ہیں۔ دیدار کی آنکھ عین الیقین سے حاصل ہوتی ہے۔

دیده با دیدار برده عین را ۔ عین را یا عین بیند شد لقاء

گر نبودی این مراتب هر دوام ۔ کس نا گفتی کاملان ختم الاتمام

نیست دیدارش بدم دیوانگی ۔ نیست دیدارش ز حق بیگانگی

در شریعت شد بدیداری خدا ۔ در شریعت یافتم دیدار را

دیدار در مرشد بود دیدار را ۔ کامل و اکمل بود صاحب نظر

بی طمع طالب بود جان خدا ۔ مال و تن گردد تصرف راه خدا

به یقینش تا قیامت دم قدم ۔ طالبی باشد چنین اهل از کرم

ذکر فکر کشف ببرد با هواء ۔ باز دارد معرفت قرب از خدا

طالب از مرشد طلب دیدار کن ۔ دیدار حاصل میشود بایک سخن

جز بدیداری دگر دلدار نیست ۔ هرکه فانی شد بما آن یار نیست

باھوؒ در ھوٗ خویش را پیچیده ای ۔ مرا از برای دیدار خود آفریده ای

باید دانست کہ علم دیدار لقاء تحصیل کردن وعلم لقاء بقاء مراتب مشرق لقاء در عمل آوردن وکامل شدن در معرفت ۔ لقاء نگار است ۔ لیکن در مراتب لقاء محو شدن فی اللہ فناء و در مراتب فی اللہ فنا حاصل کردن باللہ بقاء و بیرون برآمدن از ناشائستہ عجب کبر ہوا مشکل خیلی دشوار است ۔ گر توفیق بخش پروردگار ۔ مراتب دیدار نہ گفتگو لاف خلاف است ۔ تحقیق توحید معرفت اللہ لاھوت نور پاک صاف است ۔ ہم چنان مشاہدۂ

دیدار میں آنکھ کو ذات باری تک پہنچانے کی کوشش کر۔ جب آنکھ ذات باری کا مشاہدہ کرتی ہے تو دیدار خداوندی ہو جاتا ہے۔

اگر یہ مقامات و مراتب ہمہ وقت میسر نہ ہوتے' تو تجھ کو کامل کون کہتا؟ یہاں بات پوری طرح ختم ہو جاتی ہے۔

دیوانگی اور پاگل پن میں اس کا دیدار نصیب نہیں ہوتا۔ حق تعالیٰ سے بیگانگی کی صورت میں بھی اس کا دیدار ممکن نہیں۔

شریعت پر عمل کرنے سے دیدار خداوندی ہوتا ہے۔ میں نے شریعت پر عمل کرنے سے دیدار الٰہی کو پایا ہے۔

مرشد کامل دیدار باری تعالیٰ کا دروازہ ہوتا ہے۔ صاحب نظر کامل اور بہت زیادہ کامل ہوتا ہے۔

بغیر لالچ کے اللہ تعالیٰ کو چاہنے والا اس کا محبوب ہوتا ہے۔ اس کا مال' اس کا جسم (و جان) سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہوتا ہے۔

اس (اللہ تعالیٰ) کے اوپر یقین کامل رکھنے والا قیامت تک دائمی طور پر اس کا شمار ایسے طالبوں میں ہوتا ہے' جو اہل کرم میں سے ہوتے ہیں۔

ذکر' فکر اور کشف اگر نفسانی خواہشات کی طرف لے جائیں' تو اللہ تعالیٰ کا قرب اور معرفت ان کا راستہ روک لیتی ہیں۔

اے طالب سالک! تو اپنے مرشد سے دیدار کی طلب کر۔ دیدار تو ایک بات سے حاصل ہو جاتا ہے۔

دیدار خداوندی کے سوا ہمارا اور کوئی دلدار نہیں ہے۔ (جس کا دیدار کیا جائے) جو کوئی فنا ہو گیا' ہمارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اے باھوؒ! تو نے اپنے آپ کو ھوٗ میں لپیٹا ہوا ہے یعنی فنا کیا ہوا ہے۔ اور تو نے اپنے دیدار کے لئے مجھ کو پیدا کیا ہوا ہے۔

جاننا چاہئے کہ دیدار کے علم کا حصول اور علم لقاء بقاء کے مراتب سے مشرف ہونا اور ان کو عمل میں لانا اور دیدار کی پہچان میں کامل ہونا آسان ہے۔ لیکن دیدار خداوندی کے مراتب میں محو ہونا۔ اور فنافی اللہ کے مراتب حاصل کرنا' بقاء باللہ ہونا اور ناشائستہ اعمال مثلاً تکبر' خود پسندی اور ہوا و ہوس کا ترک کرنا مشکل اور انتہائی دشوار ہے۔ اس کے لئے آسان ہیں' جسے توفیق خداوندی حاصل ہو۔ دیدار کے مراتب کا تعلق قیل و قال سے نہیں اور نہ لاف زنی سے ہے۔ دیدار کے مراتب محض اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے' جیسا کہ نور پاک و صاف ہے۔ اسی طرح جب مشاہدۂ حضوری

حضوری قرب اللہ۔ دیدار میشود نام نشان منزل' مقام مخلوق ہرگز نبود' شکل مثال رؤیت ربوبیت بعین الجمال وصال۔

بیت

ہرکہ می بیند بنماید ترا بعد ازان معلوم کن رؤیت لقاء

این چنین نصیب عارفان عاشقان فقیر اولیاء اللہ۔

ابیات

عبادت عاشقان عین از عنایت بجز دیدار دیگر نیست طاعت

چہ خوش خرم بلذت راز دیدن بعین از عین بین باحق رسیدن

کسی اینجا رسیدہ باللقاء شد فنا فی اللہ کہ دائم با خدا شد

در مدرسۂ دیدار طالب اللہ ہر آنکس اللہ سبق خواند کہ دیدار اللہ را قدرت عزت تعظیم داند۔

قدر دیدار دان عارف رسیدہ لاھوت لامکان۔

ابیات

ہرکہ گوید دیدہ ام من غیب را ہیچ کس باور نیارد جز خدا

غیب بینی دیدہ با دیدار بین نیست آنجا نفس نی شیطان لعین

ہر کہ می بیند بود بر خود گواہ معرفت دیدار حاصل شد إلٰہ

غیب دان داند بآن کس غیب دان دیدنی دیدار با چشم عیان

چشم سر عینک درآن شیشہ نگر خوش بہ بین دیدار را صاحب نظر

ھم . ناظرم ھم حاضرم ھم باللقاء ناظر و حاضر کنم طالب بیا

اور دیدار الٰہی ہوتا ہے' تو منزل' مقام اور مخلوق کا ہرگز نام و نشاں تک نہیں ہوتا۔ رویت ربوبیت' حرف جمال و وصال کی شکل مثال نظروں سے دیکھی جا سکتی ہے۔

بیت

جو کوئی دیکھتا ہے' وہ تجھ کو دکھاتا ہے۔ اس کے بعد دیدار خداوندی کی کیفیت کو معلوم کر۔ یہ کیفیات عارفوں' عاشقوں اور فقیر اولیاء اللہ کو نصیب ہوتی ہیں۔

بیت

عاشقوں کی عبادت اللہ تعالیٰ کی عنایت خاص سے ہے۔ اس کے دیدار کے علاوہ کوئی اور طاعت نہیں ہے۔

دیدار خداوندی سے کتنی خوشی و خرمی اور لذت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار عین بعین دل کی آنکھ سے کر۔

جو شخص اس مقام تک پہنچ گیا' اس کو دیدار خداوندی حاصل ہو گیا۔ وہ فنا فی اللہ ہو گیا۔ اور اس کو ہمیشہ کے لئے خدا کی مصاحبت نصیب ہو گئی۔

دیدار کے مدرسہ میں وہی طالب اللہ سبق الٰہی پڑھتا ہے' جو دیدار خداوندی کی قدر و منزلت جانتا ہے۔ جو شخص اس کی عظمت و بزرگی سے آگاہ ہو جاتا ہے' وہ لاہوت و لامکان میں پہنچ جاتا ہے۔

ابیات

جو کوئی یہ کہے کہ میں نے عالم غیب دیکھا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شخص اس پر یقین نہیں کرے گا۔ اگر تو غیب دیکھنا چاہتا ہے' تو دل کی آنکھ سے اس کا دیدار کر۔ اس مقام پر نفس اور شیطان لعین کی کوئی گنجائش نہیں۔

جو کوئی دیدار کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ پر خود ہی گواہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت دیدار سے حاصل ہوتی ہے۔

غیب دان اس شخص کو غیب دان جانتا ہے' جس نے اس کا دیدار ظاہری آنکھ سے کیا ہے۔

سر کی آنکھ چشمہ ہے' اس کے شیشہ میں نظر کر۔ صاحب نظر بہتر طور پر اس میں سے دیدار خداوندی کر سکتا ہے۔

میں دیکھ بھی رہا ہوں اور حاضر بھی ہوں اور دیدار خداوندی بھی مجھ کو حاصل ہے۔ اے طالب صادق! میرے پاس آ۔ میں تجھ کو حاضر و ناظر کر دوں گا۔

ہرکہ شب وروز متوجہ غرق بدیدار است مرتبہ او فقیر ولی اللہ۔ ہرکہ از دیدار منکر است مرتبہ أُو فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰہِ ط (۱)

ابیات

کور مادر زاد طالب بی نظیر — کور طالب کور رفتہ بی بصر
کور را گر می نمایم آفتاب — کور بیند ہرطرف یابد حجاب

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس

ابیات

اولاً موت است بعد از معرفت — وز چہار بگذر و یکتا صفت
پنج را با پنج دارد ہوشیار — نہ یک طرف یک طرف عارف شمار
نہ گرسنہ میشود یک سیر تر — گر یک گرسنہ میشود نہ در امر
دہ دیوی خود در وجود بند کن — بعد ازان ارشاد مردم پندکن
معرفت توحید جملہ شد او را — ہرکہ یک را یافتہ عارف خدا

علم غیب خاصہ خدا داند و علم غیب شب وروز بندگان خاصہ عارف خدا خوانند۔ اہل ایمان کہ ایمان بر علم غیب آوردن است ۔ ہرکہ ایمان بر علم غیب نیارد ہرگز ایمان ندارد بموجب این آیت کریمہ۔

قولہ تعالیٰ:۔

لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ o الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ط (۲)

بموافق این حدیث شریف نبوی ﷺ۔

---

(۱) سورۃ الذٰریٰت ۵۱:۵۰ (۲) سورۃ البقرہ ۲:۲-۳

جو شخص دن رات دیدار خداوندی میں مستغرق ہونے کی طرف متوجہ ہے اس کا مرتبہ فقیر ولی اللہ کا ہے۔ اور جو کوئی دیدار خداوندی کا منکر ہے اس کا مرتبہ "اللہ تعالیٰ سے بھاگو" کا ہے۔

ابیات

مادر زاد اندھا بے نظر کا طالب ہے۔ اندھا طالب اندھا ہی بغیر آنکھوں کے چلا جائے گا۔
اندھے کو اگر میں سورج دکھانا چاہوں تو اندھا ہر طرف پردہ ہی پردہ دیکھے گا۔ یعنی اس کو ہر طرف اندھیرا ہی نظر آئے گا۔

اللہ بس باقی ہوس

ابیات

پہلے مرنا ہے (یعنی مرنے سے پہلے مر جاؤ) اس کے بعد معرفت خداوندی حاصل ہوتی ہے۔
چاروں سے گزر تا کہ یکتا صفت تجھ کو حاصل ہو۔
انسان حواس خمسہ کو پانچ چیزوں سے ہوشیار رکھتا ہے۔ کسی ایک جانب سے بھی اس کو عارف مت شمار کر۔
بہت زیادہ پیٹ بھرا بھوکا نہیں ہوتا۔ اگر ایک بھوکا ہو جائے تو وہ کسی امر میں داخل نہیں ہوتا۔
اپنے دیو نفس کو اپنے وجود میں بند کر دے۔ اس کے بعد صاحب ارشاد بن کر لوگوں کو پند و نصیحت کر۔
اس کو تمام معرفت توحید ہو گئی۔ جس کسی نے ایک کو بھی پا لیا وہ عارف باللہ ہو گیا۔

جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا برگزیدہ اور خاص آدمی علم غیب کو جانتا ہے اور خدا تعالیٰ کے خاص بندے اور خدا کے عارف دن رات علم غیب کو پڑھتے ہیں۔ اہل ایمان علم غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو کوئی علم غیب پر ایمان نہیں رکھتا وہ اس آیت کریمہ کے مطابق ہرگز ایمان نہیں رکھتا۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"اس (قرآن شریف) میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اس میں ان پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔"

نیز اس حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے:۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:۔

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ ط (۱)

بموجب این آیت کریمہ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ط (۲)

فقیر علم اللقاء بہ تصدیق القلب چنان با توفیق بستاند کہ علم ظاہر زبان تمامی نسیان گرداند از الف بی یک حرف یاد نماند۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ ط (۳)

فقیر را قرب و عزت و عظمت و شرافت و کرامت و جمعیت و فخر و حکمت و امر و حکم و تصرف و توجہ و تفکر و تصور و غالب شدن بر کونین امیر، روشن ضمیر، تجلیات، ذات انوار عیانی، واقف احوال اسرار قدرت سبحانی از علم دیدار است بجز مطالعہ علم دیدار رود بدیگر آورد۔ بر فقراء مردار و فقیر را بذکر، فکر، ورد وظائف، مراقبہ چہ در کار است؟

ابیات

مرشد دیدار دیدارش نظر با نظر ناظر کنم موسیٰ خضرؑ

این شرف شد امتی از مصطفیٰ نحن اقرب یافت قرب از الٰہ

لیست مراتب فقراء ای احمق گمراہ!

باید دانست کہ ہر یک مراتب سلک سلوک ابتدای از قرب الٰہ و انتہای مجلس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔

.....

(۱) الحدیث (۲) سورۃ الملک ۶۷: ۱۲ (۳) نقل از شرح شیخ فرید الدین عطارؒ

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔"

نیز اس آیت کریمہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے:۔

"بیشک جو لوگ غائبانہ طور پر اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں انہیں کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔"

فقیر علم دیدار خداوندی کو دل کی تصدیق کے ساتھ ایسا با توفیق حاصل کرتا ہے۔ کہ وہ ظاہری زبانی علم تمام بھول جاتا ہے یعنی الف اور بے سے اسے ایک حرف بھی یاد نہیں رہتا۔

اللہ بس باقی ہوس

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"جس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ پس اس کی زبان گونگی ہوگئی۔"

فقیر کو دیدار خداوندی سے مندرجہ ذیل چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

قرب، عزت، عظمت، شرافت، کرامت، جمعیت، فخر، حکمت، امر، حکم، تصرف، توجہ، تفکر، تصور، دونوں جہان پر امیر اور غالب ہونا، روشن ضمیری، تجلیات، ظاہری انوار ذات اور واقفیت احوال اسرار قدرت سبحانی۔ وہ علم دیدار کے مطالعہ کے سوا اور کسی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اور مردار فقراء پر تو نگاہ تک نہیں کرتا۔

فقیر کو ذکر، فکر، ورد وظایف اور مراقبہ سے بھلا کیا سروکار ہے؟

ابیات

مرشد (کامل) کا دیدار محض اس کی نظر کرم کا دیدار ہے۔ میں ایک نظر سے تجھ کو حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہ السلام کا دیدار کرادوں۔

یہ شرف مجھے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ایک (ادنیٰ) امتی ہونے کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ کہ نَحْنُ اَقْرَبُ سے اس نے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کر لی ہے۔

اے احمق گمراہ! یہ ہیں فقراء کے مراتب۔

جاننا چاہئے کہ راہ سلوک کے ہر ایک مراتب کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے قرب سے ہوتی ہے اور اس کی انتہاء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس پر۔

است کہ ابتدائی و انتہائی حتوسط دیدار است کہ عطا اللہ فیض فضل بخش پروردگار است۔ ابتدائی و انتہائی مراتب ناتمام است۔ والانہ ابتدائی و انتہائی یکی تام است۔ ہر کہ مشرّف شود برب العالمین در خواب یا در مراقبہ ویدار تمام عمر زدیدۂ او خواب نگیرد۔ شد بیدار و اگر میگیرد خواب اُو مشرّف حضوری بی حجاب۔ ہر کہ مشرّف شود بدیدار آن را خوش نیاید دُنیا جیفہ مُردار۔ ہر کہ این دو گواہ ندارد اُو از مشرّف دیدار ندارد۔

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

اَلنِّهَایَتُ هُوَالرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَتِ ط (۱)

محبت راہ از قُرب اِلٰہ است کہ آخر با قُرب اللہ است۔ طالب راہ است کہ از قرب اِلٰہ است۔ آخر قرب اِلٰہ است و ذکر فکر ذوق وشوق۔ مراقبہ مکاشفہ راہ است کہ از قُرب اِلٰہ است آخر باقُرب اِلٰہ است۔ تصوّر تصرّف توجہ تفکر۔ معرفت توحید راہ کہ مشرّف دیدار راہ است کہ با دیدار قُرب اللہ آگاہ است و نظر نگاہ است۔

پس معلوم شد کہ مُرشد کامل انتہائی در مراتب ابتدائی نماید۔ بدیدار مشرّف کند ابتدائی و انتہائی یاد نماند۔ اینست مراتب عین باعین۔

بیت

گر بگویم دیدہ ام مدعی با دعویٰ در   کور چشمی کی بدبیند سگ مثال خوک خر

دیدار و روشنی انوار دیدار بر طالب چنان شود غالب چنانچہ بر آتش آب۔

بیت

با دمی دیدار ببرم شد حضور   شد مشرّف بالقاء در غرق نُور

---

(۱) الحدیث

ان دونوں کے وسط میں دیدار ہے۔ جو محض عطاءِ الٰہی اور فیض فضل پروردگار ہے۔ ابتدائی اور انتہائی مراتب ناتمام ہیں۔ ورنہ ابتداء اور انتہاء ایک ہی بات ہے۔ جو شخص ربّ العالمین کے دیدار سے خواب یا مراقبہ میں مشرّف ہو جاتا ہے تو پھر ساری عمر اس کی آنکھ نہیں لگتی اور وہ بیدار رہتا ہے اور اگر وہ نیند کرتا ہے تو اس کی نیند بھی بے حجاب مشرّف حضوری ہوتی ہے۔ جو ایک مرتبہ دیدار خداوندی سے مشرّف ہو جاتا ہے پھر اسے مردار دنیا اچھی نہیں لگتی۔ جس میں یہ دونوں علامات نہیں پائی جاتیں وہ مشرّف بدیدار ہی نہیں۔

حدیث

''ابتدا کی طرف لوٹنا ہی انتہا ہے۔''

راستے کی محبت قُربِ الٰہی کی وجہ سے ہے کہ آخر قرب اللہ کے ساتھ ہے۔ جو راستے کا طالب ہے وہ قُربِ الٰہی سے ہے۔ آخر قُرب اللہ کے ساتھ ہے۔

ذکر فکر ذوق وشوق مراقبہ مکاشفہ تصوّر تصرّف توجہ تفکر معرفت اور توحید سب کچھ دیدار کی خاطر ہے کیونکہ قُربِ الٰہی دیدار کے ساتھ آشنا ہے اور نظر نگاہ ہے۔

پس معلوم ہوا کہ مُرشد کامل انتہائی مراتب یعنی دیدار خداوندی ابتدا ہی میں دکھا دیتا ہے۔ چنانچہ پھر ابتداء اور انتہاء یاد بھی نہیں رہتی۔ یہ عین باعین مراتب ہیں۔

بیت

اگر میں کہوں میں نے دیکھا ہے تو اس میں مدّعی کی دعویٰ کی بات آ جاتی ہے۔ اندھا سُور گدھے اور کتے کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟

دیدار کے انوار کی روشنی طالب پر اس طرح غالب آتی ہے جس طرح کہ آگ پر پانی غالب آ جاتا ہے۔

بیت

میں تجھے ایک لمحہ میں حضوری میں لے جاتا ہوں۔ وہ دیدار خداوندی کے ساتھ مشرّف ہو گیا اور نور میں غرق ہو گیا۔

طالب کورچشم رااوّل مُرشد داروی بینائی چشم روشنائی بخشد۔ بعد ازاں بنماید دیدار دائم۔ ہر کرا با ایمان لازوال واولیاء۔

قولہٗ تعالیٰ:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط (۱)

عالم دیدار بحکم میفرماید و مُرشد کامل ودیدار بنماید۔ درمیان نماید وفرماید فرق است۔ بر فقیر فرض عین است کہ جُملہ تصرف گنج وملک سلیمانی وجُملہ ارواح انبیائی واولیاء اللہ روحانی وجُملہ فرشتگان تسبیح خوانی وکل وجز آنچہ دُنیا است درقبض وقید آورد۔ این چنین مراتب فقر اختیاری ترک توفیق گویند۔ وچنانچہ دُنیا تمامی درتصرف درآورد۔ دست بدست فی سبیل اللہ تصرف کند یکبارگی بگزارد وفقر را توکل تحقیق است غنایت حال وہدایت احوال است بغیر از غنایت فقر اضطراری مطلق شکایت است۔

بیت

توحید سر عطاء است کہ تقلید سر خطا است
از دست نارساست کہ مکارہ پارسا است

قولہٗ تعالیٰ:۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى (۲)

تا آنکہ طالب اللہ دیدار از تماشای کونین نشود بیزار۔ ہزار بار استغفار۔ باروشن غیر سواد سویدا دیدہ از دل دوام نگردد بیدار۔ بالیقین با اعتبار خیلی دشوار مشکل کار محال است۔ رسیدن بہ معرفت مولیٰ وصال ومشرف شدن دیدار پروردگار است۔

---

(۱) سورۃ یونس ۱۰:۶۲ (۲) سورۃ النجم ۵۳:۱۷

اندھے طالب کو پہلے مُرشد آنکھوں کی بینائی اور روشنائی بخشتا ہے۔ اور پھر دائمی دیدار دکھاتا ہے جو کوئی باایمان ہے اور اولیاء اللہ ہے وہ لازوال ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

''اولیاء اللہ کو کسی قسم کا ڈر اور خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی انہیں کوئی غم ہوتا ہے۔''

عالم دیدار کسی کے حکم سے فرماتا ہے۔ اور مُرشد کامل (خود) دیدار کرا دیتا ہے۔ پس فرمانے اور کرانے میں فرق ہے۔ فقیر پر فرض عین ہے کہ تمام خزائن اور ممالک سلیمانی، تمام ارواح انبیاء اور اولیاء اللہ تمام تسبیح خواں ملائکہ اور تمام دُنیاوی صغیرہ وکبیرہ اشیاء کو اپنے قبضے میں لائے۔ فقر اختیاری کے اس قسم کے مراتب کو ترک توفیق کہا جاتا ہے۔ جس طرح آئے اسی طرح فوراً دست بدست اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر ڈالے اور چھوڑ دے۔ فقر کے لئے توکل غنایت حال اور ہدایت احوال ضروری ہے۔ غنایت کے بغیر فقر اضطراری مطلق شکایت ہے۔

بیت

توحید سراسر عطائے الٰہی ہے اور تقلید سراسر خطا ہے۔ مکارہ میں طاقت نہیں رہی اس لئے وہ پارسا بن گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

''نگاہ نہیں بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔''

جب تک طالب اللہ دونوں جہاں کے دیدار تماشا سے بیزار نہ ہو جائے اور اس سے ہزار بار استغفار نہ کرے اور دیدۂ دل سے ہمیشہ کے لئے سیاہی ختم کر کے روشن ضمیر اور بیدار نہیں ہو جاتا اور یقین واعتبار کو بروئے عمل نہیں لاتا، تب تک معرفت اور وصال خُداوندی کو ہاتھ میں لانا بہت مشکل، محال اور بہت دُشوار کام ہے۔

بیت

دیدۂ دیدار ما را از ازل معرفت دیدار ما را شد فضل

اگر کسی تمام عمر تصرف در مطالعۂ علم کند' صاحب تحصیل عالم فاضل است۔ علم را میداند و میخواند از باطن توحید' معرفت' قرب اللہ حضوری بیخبر و محروم ماند۔ اگر کسی تمام عمر تصرف در ریاضت کند در ہر یک پا استادہ صد سی سال مجاہدہ کشد' آنرا از طریقت' معرفت باطن' لقاء بقا و فنا ہیچ خبر نبود از خود ہیچ کس نشد بجز توفیق مرشد کامل تحقیق۔ او سالہای سال عبادت ثواب از ان بہتر است. بتوجہ مرشد یکبارگی میکند بی حجاب اللہ بی حجاب۔

ابیات

مرشدی مراتب ترا راہنما طلب کن از مرشدی رؤیت خدا
حافظ شدی عالم شدی زندہ زبان و ز بی خبر تصدیق وحدت فی عیان

عجب دارم ازان احمق قوم کہ بعضی طایفہ اہل بدعت فرعونی شیطانی اہل شرب نفسانی می بیند مرتبۂ کفار اہل ابلیس' اہل زنار و میگویند یافتہ ایم معرفت دیدار رحمان۔ اساس این اہل بدعت برخلاف است و گفتۂ ایشان سخن لاف است۔

ابیات

ہرکہ بیند دیدار خدای آن طالبان را با نظر ببرد لقاء
در معرفت دیدار حق ناظر کند با نظر مجلس نبیؐ اللہ برد
دم دلم دیدار می بردہ حضور روح را روحی برد اہل القبور

بیت

دیدار کرنے والی آنکھ مجھ کو ازل ہی سے عنایت ہوگئی۔ اور دیدار کی معرفت مجھ کو اس کے فضل و کرم سے نصیب ہوئی۔

واضح رہے کہ اگر کوئی شخص تمام عمر علم کے مطالعہ میں صرف کرتا ہے اور صاحب تحصیل عالم فاضل بن جاتا ہے۔ علم کو جانتا ہے اور پڑھتا ہے' لیکن (باوجود اس کے) باطن میں توحید' معرفت اور قرب خداوندی سے محروم اور بے خبر رہتا ہے' پھر اگر کوئی شخص تمام عمر ریاضت میں بسر کرتا ہے۔ اور ایک پاؤں پر کھڑا رہ کر تین سو سال مجاہدہ کرتا رہتا ہے' تو بھی طریقت' معرفت باطنی' لقاء' بقاء' اور فنا سے بے خبر رہتا ہے' بلکہ اپنے سے بے علم رہتا ہے۔ یہ بات ہرگز مرشد کامل کی توفیق کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ کامل مرشد کی ایک توجہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسکی کئی سالوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

ابیات

مرشد کامل تجھ کو مراتب و مقامات کی راہنمائی کرنے والا ہے۔ تُو مرشد کامل سے دیدار خداوندی طلب کر۔ تو حافظ ہو گیا۔ عالم ہو گیا اور واعظ ہو گیا (لیکن اب تک تو) وحدت کی تصدیق سے بے خبر ہے' کیونکہ وہ بغیر دیکھے نہیں ہوتی۔

میں ان احمق لوگوں پر انتہائی حیران ہوں' جو بعضے اہل بدعت' اہل فرعون اور اہل شیطان کے گروہ سے ہیں۔ یہ لوگ اہل شرب اور اہل نفس ہو کر کفار' اہل شیطان اور اہل زنار کے مراتب دیکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں دیدار الٰہی اور معرفت خداوندی حاصل ہے۔ ان اہل بدعت کی بنیاد (سراسر) غلط ہے اور یہ ان کی کہی ہوئی بات لاف زنی پر مبنی ہے۔

ابیات

جو کوئی خداوند کریم کا دیدار کرتا ہے۔ وہ طالبان خدا کو ایک نظر میں مرتبۂ خداوندی تک پہنچا دیتا ہے۔ معرفت خداوندی میں نظر کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتا ہے۔ وہ ایک نظر میں اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی مجلس پاک میں پہنچ جاتا ہے۔

میری جان و دل کو دیدار کی طاقت حضوری میں لے جاتی ہے اور روح کو اہل قبور کی روح مقام قرب میں لے جاتی ہے۔

ابیات

لایقِ دیدار اوّل دیده کن دیدۂ دیدار را تران دیده کن
نیست منزل نیست آن جای مقام غرق فی التوحید فی اللہ شد تمام
طالب موسیٰ طلب دیدار جو باھوؒ معرفت دیدار موسیٰ را بگو

دیدار بہ تصرّف تصوّر مراتب اعتبار است۔ خدمت ماہ ایّام دوازدہ سال شمار است۔

بیت

باھوؒ طلب دیدار روز خود جدا از میان خود رفت می بیند لقاء

زن، فرزند، مال، ذکر، فکر، خیال، طمع، نفس مردار باز دارد از معرفت اللہ دیدار۔ دیدار مشرّف لقاء در نماز است۔ آن نماز دوام مشرّف معرفت نور حضور۔ دیدار راز است۔

ابیات

سر رود در سجدہ دل شد با خدا روح شد باحق مشرّف اتحاد بالقاء
این نماز عارفان با دل حضور فرض عین است این نماز بالضرور

باید دانست کہ انسان مخلوق است واللہ قادر حی قیّوم غیر مخلوق۔ پس معلوم شد کہ مخلوق را چہ قدرت است کہ بغیر مخلوق اللہ برسد و معرفت قرب وصال جمال حضوری حاصل کند۔ مشرّف دیدار لقاء ربّ العالمین میشود۔ دیدار مشرّف لقاء حضوری شرح اینست۔ ہر کہ منکر از مشرّف دیدار لقاء، ملعون بیدین است۔ المطلب آنکہ علم، ذکر، فکر، تلاوت، وظایف، مراقبہ، مجاھدہ، بعید است از قرب اللہ۔ توحید راہ مشرّف دیدار علم است۔ مراتب عین العلم اعلیٰ قرب مشرّف دیدار حق تعالیٰ۔ علم تصوّر اسم اللہ ذات مطالعہ غرق بخواند از دل سبق ورق اسم اللہ ذات علم معرفت توحید است۔ تیز تر میشود۔

ابیات

اپنے دل کی آنکھ کو پہلے دیدار کے لائق بنا۔ پھر اس آنکھ سے اس کا دیدار دیکھ کر کر۔ اس جگہ نہ تو کوئی منزل ہے نہ مقام ہے۔ ہر چیز مکمّل طور پر توحید الٰہی میں غرق ہو کر فنا فی اللہ ہو گئی ہے۔ موسیٰ کی طرح دیدار الٰہی کا طالب ہو۔ اے باہوؒ! موسیٰ علیہ السّلام سے معرفت دیدار خداوندی کے لئے کہو۔

دیدار کے مراتب اعتبار تصرّف و تصوّر اسم اللہ ذات سے ہاتھ آتے ہیں، نہ کہ ماہ و ایام اور بارہ سال (مرشد) کی خدمت شمار کرنے سے ہاتھ آتے ہیں۔

بیت

اے باہوؒ! دیدار کو طلب کرنے والے دن تو اپنے آپ سے جدا ہو جا اور گزر جا۔ جب تو اپنے آپ سے نکل گیا، تو تو دیدار خداوندی کو پا لے گا۔

بیوی، اولاد اور مال کے لئے ذکر و فکر، خیال، طمع و نفس مردار معرفت خداوندی اور اللہ تعالیٰ کے دیدار سے باز رکھتے ہیں۔ دیدار خداوندی نماز میں ہے۔ شرط یہ ہے کہ وہ نماز ہمیشہ نور حضور کی معرفت سے مشرّف رہے۔ دیدار خداوندی ایک راز ہے۔

ابیات

سر سجدہ میں جائے اور دل خدا کے ساتھ ہو اور روح اتحاد دیدار خداوندی کے ساتھ مشرّف ہو۔ عارفوں کی یہ نماز دل کی حضوری کے ساتھ ہوتی ہے۔ ایسی نماز حقیقتاً فرض عین ہے۔

جاننا چاہئے کہ انسان مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ قادر حی قیّوم ہے۔ یعنی غیر مخلوق ہے۔ اس معنی میں کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور زندہ قائم و دائم ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مخلوق کی کیا طاقت کہ خالق تک پہنچے جو کہ غیر مخلوق ہے۔ اور معرفت، قرب وصال و جمال حضوری حاصل کرے۔ اور ہاں دیدار ربّ العالمین سے مشرّف ہوتا بھی ہے۔ جو شخص دیدار خداوندی کا منکر ہے، وہ ملعون اور بے دین ہے۔ مطلب یہ ہے کہ علم، ذکر، فکر، تلاوت، وظائف، مراقبہ اور مجاہدہ قُرب الٰہی سے دور ہے۔ توحید کی راہ علم دیدار سے مشرّف ہے۔ عین العلم کے اعلیٰ قرب خداوندی کے مراتب دیدار حق تعالیٰ سے مشرّف ہیں۔ اسم اللہ ذات ہی خدا کی پہچان اور توحید کا سبق ہے۔ طالب نفس پر سوار ہو کر ہوا اور بجلی سے بھی تیز تر ایک لحظہ میں دیدار خداوندی سے مشرّف ہوتا ہے۔

از بادو برق بر مرکبِ نفس براق طالب دیدار میشود طرفۃ زد مشرّف گردد بدیدار۔ درمیان بندہ خُدا نیست حجاب سنگ کوہ۔ ایست مراتب بالیقین بااعتبار۔

ابیات

تا نہ بینم من بچشم خود خدا ‏ ‏ نیست باور گفتۂ درویش را

ہرکہ می بیند بود در غرق نُور ‏ ‏ معرفت توحید اینست حق حضور

بی سری سجدہ کنم حاضر خُدا ‏ ‏ این نماز عارفان از لقاء

بی سری سجدہ بود ہم بی جبین ‏ ‏ نیست آنجا آسمان و نی زمین

بی چشم بینم بخوانم بی زبان ‏ ‏ معرفت لاھوت اینست لامکان

سجدہ در نُور است زد رویت دوام ‏ ‏ قبلہ در قبلہ بود قبلہ تمام

ہرسہ قبلہ قُرب بخشد در نماز ‏ ‏ معرفت توحید اینست فضل راز

نفس نُورش قلب نُورش رُوح نُور ‏ ‏ اہل نوری را نمازی شُد حضور

دل پریشان نمازی کی روا ‏ ‏ دل بخطرہ نفس و شیطان کی ھوا

نماز معراج است می بیند خُدا ‏ ‏ عارفان را در نمازی شُد لقاء

باید دانست کہ دم عارفان دوام در نماز است و دل عارفان مدام در نماز است و رُوح عارفان تمام در نماز است۔ نماز باراز است و راز با نماز است۔ مُرشد نُور الہدیٰ از علم دیدار سبق میدھد کفٰی باللہ۔ و طالب صادق میخواند لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ط (۱) این چنین مُرشد مشرّف کنندہ را دیدار مخدوم است و مُرشد یکہ بذکر فکر مراقبہ حبس دم طالب۔

---

(۱) سورۃ المزمل ۷۳:۹

اللہ اور بندے کے درمیان کوئی پہاڑ کے پتھر کے برابر حجاب نہیں۔ (یعنی اللہ اور بندے کے مابین کوئی بڑا حجاب نہیں)۔ یہ مراتب یقین و اعتبار کے ہیں۔

ابیات

جب تک میں اپنے دل کی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ کرلُوں۔ مجھے درویش کے کہے ہوئے پر یقین نہیں ہے۔

جو کوئی اس کا دیدار کرتا ہے۔ تو نُور کے دریا میں ڈوب جاتا ہے۔ حق حضور کی توحید کی معرفت (اصل میں) یہی ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کے حضور بغیر سر کے سجدہ کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا ہوں۔ عارفوں کی یہ نماز دیدار خداوندی سے ادا ہوتی ہے۔

بغیر سر اور بغیر پیشانی کے بھی سجدہ کیا جاتا ہے' کیونکہ لامکان میں زمین و آسمان نہیں ہے۔

میں بغیر آنکھ کے دیکھتا ہوں' اور بغیر زبان کے اس سے ہمکلام ہوتا ہوں۔ لاھوت اور لامکان کی معرفت یہی ہے۔

سجدہ نُور کے سامنے ہوتا ہے اور چہرہ ہمیشہ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے۔ قبلہ میں قبلہ کا مکمل قبلہ ہوتا ہے۔

تینوں قبلے نماز میں قُرب خداوندی کا موجب ہوتے ہیں۔ توحید کی معرفت اور افضلیت کا یہی راز ہے۔ جس کا نفس نُور' قلب نُور اور رُوح نُورانی ہو جاتی ہے۔ ایسے اہل نُور کی نماز حضوری کے ساتھ ہوتی ہے۔

دل کی پریشانی میں نماز کب روا ہوتی ہے؟ جبکہ دل نفس اور شیطان کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔

نماز معراج ہے' اس میں دیدار باری تعالیٰ ہوتا ہے۔ عارفوں کو نماز میں اس کا دیدار ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ عارفوں کا دم ہمیشہ نماز میں ہوتا ہے۔ اور ان کا دل اور رُوح ہمیشہ پُوری طرح نماز میں مشغول ہوتے ہیں۔ نماز باراز ہے۔ اور راز با نماز ہے۔ مُرشد نور الہدیٰ علم دیدار سے کفٰی باللہ (اللہ کافی ہے) کا سبق دیتا ہے۔ اور طالب صادق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ط پڑھتا ہے۔ اس قسم کا مرشد جو دیدار سے مشرّف کرنے والا ہے' وہ مخدوم ہے اور جو مُرشد طالب کو ذکر' فکر' مراقبہ اور حبس دم کا سبق دیتا ہے' طالب ہرگز اپنے مطلب تک نہیں پہنچتا۔ ایسا مُرشد ناقص ہے اور معرفت خداوندی سے محروم ہے۔

لیکن معرفت بسیار طریق است۔ خاصۂ معرفت مشرّف دیدار با توفیق است و مشرّف لقای خُدا با تحقیق است بشنو! اگر کور چشم مادرزاد را گفتہ شود کہ ببین دیدار پروردگار میگوید کہ دیدار فرد است' از انکہ مطلق امروز در حجاب بردہ است و اہلِ چشم بینا باعیان دوام مشرّف دیدار اللہ رحمٰن۔ از ہیچ کس نلرزد کہ امروز فردا یکی گردد۔

قولہٗ تعالیٰ:۔

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ط (۱)

ابیات

ہرکہ در دُنیا نہ بیند حق لقاء   بی نصیبی اُو بود آخر کجا
آخرت او کُور خواہد ہم قصور   بی نصیبی اُو ز دیدارش حضور

قولہٗ تعالیٰ:۔

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰى ط (۲)

اینست مراتب نصیب عارفان لقاء ای احمق بی حیاء!

ابیات

از ناف تا سر جلوۂ انوار حق   آنچہ می بینم ازان دیدار حق
حق باطل را کُنم تحقیق تر   می برم دیدار طالب را نظر
زندگی شُد بالقاء بی بندگی   بی لقائش زندگی شرمندگی

مُرشد عارف کہ روز اوّل طالب اللہ را دولت عظیم دیدار رب کریم مشرّف در نصیب نکند'

---

(۱) سورۃ بنی اسرائیل' ۷۲:۱۷   (۲) سورۃ النجم' ۱۷:۵۳

لیکن معرفت کے بکثرت طریق ہیں۔ مگر معرفت کا طریقۂ خاص مشرّف بدیدار باتوفیق ہوتا ہے اور یہ ضرور ہوتا ہے۔

اے (طالب صادق! غور سے) سُن لے! اگر مادر زاد اندھے کو کہا جائے کہ پروردگار کا دیدار دیکھو۔ ؤہ کہتا ہے کہ دیدار کل ہوگا۔ اس لئے کہ آج کا دن مطلق حجاب میں پڑا ہے۔ (دراصل مادر زاد اندھے کو آج کے حجاب کے سبب آنے والا کل نظر نہیں آتا' اس میں کسی کا کیا قصور ہے؟) آنکھ والے اور بینا آدمی ہمیشہ دیدار الٰہی سے مشرّف ہوتے ہیں۔ وہ کسی سے لرزہ نہیں کھاتے۔ ان کے لئے آج اور کل یکساں ہو جاتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"جو شخص اس دُنیا میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔"

ابیات

جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ کر سکا۔ آخرت میں اس کے نصیب میں دیدار کب ہوگا؟

آخرت میں وہ حُور و قصور کا خواہاں ہے۔ نصیب کے بغیر اس کو دیدار خُداوندی اور حضوری کب میسّر ہوگی؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"نگاہ نہیں بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔"

اے بے حیا احمق! یہ ہیں مراتب ان عارفوں کے جن کے نصیب میں دیدار خُداوندی ہے۔

ابیات

ناف سے لے کر سر تک اللہ تعالیٰ کے انوار کا جلوہ ہے۔ جو کچھ میں دیکھتا ہوں یہ اُسی دیدار حق سے ہے۔

حق اور باطل کی میں بہتر تحقیق کر کے تجھ کو دوں گا۔ میں ایک نظر میں طالب کو دیدار کی منزل تک لے جاتا ہوں۔

بغیر بندگی کے اگر زندگی میں دیدار خداوندی میسّر آ جائے' تو ؤہ کامیاب زندگی ہے اور بغیر دیدار کے جو زندگی ہے' وہ حقیقتاً شرمندگی ہے۔

یاد رہے کہ عارف مُرشد جو پہلے ہی دن طالب اللہ کو ربّ کریم کے دیدار کی دولت عظمیٰ نہیں بخشتا ہے' ایسا مُرشد لائق ارشاد نہیں ہوتا۔

آن مُرشد لایق ارشاد بود مرشد عارف نور خدا آنست کہ طالب اللہ را دوام در باطن دوام مشرّف کند بدیدار و ظاہر طالب در مطالعہ علم و در شریعت ہوشیار۔

دانیکہ چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام آب حیات از ظلمات ہمچنان عارفان از تصور اسم اللہ ذات یافت حیات۔

بیت

خضرؑ را طالب کنم بہر از خدا — من کہ طالب باحضوری مصطفیٰ

حضرت خضرؑ از مرتبہ فقر امت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ شب و روز تمام عبرت و حیرت برد۔ قرب ایشان کہ مع اللہ مشرّف دوام ہمہ نظر رحمت اللہ منظور دیداری شود۔

ابیات

خضرؑ را خبری نبا شد از قرب وحدت لقاء — شرف امت را تمام از مصطفیٰ
فکر فرحت نفس ذکر و راہزن — طالبان دیدار را بس این سخن
باتوجہ محرم دیدار حق — زیر پای تو میشود جملہ طبق
با الف اللہ رسانم باحضور — این مراتب عارفان است غرق نور
عالم شدم در علم توحید از خدا — احتیاجی نیست علم از سر ہوا
شیطان را علم کبر و بی کرم — گر بگویم انا شیطان میشوم
علم قرآن است قرب و معرفت — علم آن باشد بود نبویؐ صفت
خلق با خلق است با خالق تمام — نیک خصلت ہیچو نبویؐ والسلام

عارف نُورِ خدا مرشد وہ ہے جو باطن میں ہمیشہ کے لئے طالب کو دیدار خداوندی سے مشرّف کردے۔ اور طالب ظاہر میں مطالعہ علم اور شریعت میں ہوشیار ہو۔ تم جانتے ہی ہو کہ جس طرح حضرت خضر علیہ السلام کو ظلمات سے آب حیات کے سبب زندگی جاودانی حاصل ہے اسی طرح عارفوں کو اسم اللہ ذات کے تصور سے ہمیشہ کی زندگی نصیب ہوتی ہے۔

بیت

میں اللہ تعالیٰ کی خاطر حضرت خضر علیہ السلام کو اپنا طالب کرتا ہوں کیونکہ میں مصطفیٰ ﷺ کی حضوری کا طالب ہوں۔

حضرت خضرؑ فقر کے مرتبہ کے لحاظ سے امت محمد ﷺ کے مراتب سے شب و روز عبرت و حیرت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب اور دیدار خداوندی امت محمد ﷺ ہی کو دوائی طور پر نصیب ہوتا ہے۔

ابیات

خضر علیہ السلام کو وحدت کے قرب اور لقاء کی کوئی خبر ہی نہیں ہے (یعنی ان کو وہ مقام حاصل نہیں ہے) جو مصطفیٰ ﷺ کی امت کو شرف تقرب حاصل ہے۔

نفس کا ذکر خوشی کے ساتھ کرنا اور غور و فکر سلوک کی راہ کے ڈاکو ہیں۔ طالبان دیدار کے لئے بس اتنی ہی بات سمجھنے کے لئے کافی ہے۔

میں ایک توجہ سے تجھ کو دیدار خداوندی کرادوں گا۔ اور تیرے پاؤں کے نیچے چودہ طبق ہوں گے۔

میں صرف اللہ کے الف کے ورد سے تجھ کو حضوری میں پہنچادوں گا۔ یہ مراتب ان عارفوں کو حاصل ہیں جو نور خدا میں مستغرق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں علم توحید کا عالم ہو گیا ہوں۔ مجھے نفسانی خواہشات کے (اسرار و رموز کے) علم کی احتیاج نہیں ہے۔

کرم کے بغیر تکبر کا علم شیطان کو حاصل ہے۔ اگر میں تکبر کروں تو شیطان ہو جاؤں گا۔

قرآن قرب و معرفت کا علم ہے۔ علم وہ ہے جو نبی کریم ﷺ کی سی صفات کا حامل ہوتا ہو۔

مخلوق کا اخلاق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکمل ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر یہ نیک خصلت و خوبی کسی میں نہیں ہے۔

عالم فقیہی کہ فربہ نفس مردہ دل سیاہ باو ہم سخن مشو کہ بی خبر از باطن معرفت الٰہ و آنرا نباشد از باطن آگاہ بر نفس خود نگاہ۔ اساس و بیخ ہر علم علم تصوف۔ سخنان خدای تعالیٰ و رسول خدا اُم العلم احیاء العلم۔ از علم تصوف حی قیوم کل وجز علم را حقیقت حق باطل میشود معلوم۔ ہر کہ علم تصوف نخواند سیاہ دل در جہل و در نفاق بماند۔ علم تصوف علم فقر است از فیض اللہ۔ علم تصوف سلک سلوک فقر است۔ صفت القلب تصدیق با توفیق بحق رفیق تحقیق، فضل اللہ۔ علم تصوف عارف رحمت اللہ۔ مانع از علم تصوف از قوم زندیق۔

ابیات

گر بی علم عالم شدی بی معرفت   جاہلی علم است خر عیسیٰ صفت

تا نیابی معرفت راہبر خدا   طلب کن مرشد شوی تو اولیاء

طالب اوّل از مرشد طلب کن کل و جز مخلوقات ذات صفات حاصل میشود در یک سخن کن۔

مرشد چہار حرف است۔ م ر ش د از حرف م مشاہدہ حضور معرفت معراج۔ از حرف ر رازق حق غرق فی التوحید نور۔ از حرف ش شہسوار عارف نظار بر روحانیت اہل قبور و از حرف د دوام بخش الہام و طالب نیز چہار حرف است۔ ط ا ل ب از حرف ط طاعت طوق بندگی سر افگندگی دوام در حکم حق پسندگی و از حرف الف ارادہ صادق باادب۔ آہ نکشد آنچہ بر سر گذرد و از حرف ل لایق لقاء لا یحتاج لاف نزند و از حرف ب بہرہ مند باوفا باحیاء قلب صفا در قضاء چہار حرف مرشد با چہار حرف طالب مبدل یک وجود یک جثہ یک جسم یک قلب قالب قال زبان طالب قال بر زبان مرشد، چشم مرشد چشم طالب، گوش

جاننا چاہئے کہ جو عالم یا فقیہہ فربہ نفس، مردہ دل اور باطن سیاہ ہے اس سے کلام نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ باطن میں اللہ تعالیٰ کی معرفت سے بے خبر ہے۔ اور وہ اپنے باطن سے بھی آگاہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کی نگاہ اپنے نفس پر ہے۔ ہر علم کی بنیاد اور مغز علم تصوف ہے۔ اللہ اور رسولؐ خدا کی باتیں علوم کی ماں علوم کی زندگی ہیں۔ زندہ اور قائم دائم علم تصوف سے علوم کے کل وجُز اور حق و باطل میں تمیز ہوتی ہے۔ جو شخص علم تصوف نہیں پڑھتا، وہ سیاہ دل ہوتا ہے اور جہالت و نفاق میں رہتا ہے۔ علم تصوف علم فقر فیض خداوندی سے ہے۔ علم تصوف ہی سلک سلوک فقر ہے۔ اس سے دل کی توفیق و تصدیق بحق رفیق، تحقیق، فضل اللہ حاصل ہوتے ہیں۔ علم تصوف سے عارف رحمت الٰہی بن جاتا ہے۔ جو شخص علم تصوف سے منع کرتا ہے وہ (سراسر) قوم کفار سے ہے۔

ابیات

اگر جاہل عالم بھی ہو گیا، مگر پھر بھی وہ بے معرفت رہے گا۔ جہالت ایسا علم ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے پر کتابیں لادی جائیں تو وہ گدھے کی صفات رکھنے والا ہے۔ تُو اس وقت تک معرفت حاصل نہیں کر سکتا، جب تک اللہ تعالیٰ تیری رہبری نہ کرے۔ تُو مرشد کامل تلاش کر، تا کہ تُو اللہ تعالیٰ کا دوست بن جائے۔ یاد رہے کہ طالب پہلے مُرشد سے کُل و جُز، مخلوقات اور ذات و صفات حاصل کرے اور یہ چیزیں ایک ہی بات کُن سے حاصل ہو سکتی ہیں۔

لفظ مُرشد چار حرفوں پر مشتمل ہے۔ م ر ش د حرف م سے مشاہدۂ حضور معرفت و معراج۔
حرف ر سے رازق حق غرق فی التوحید نُور۔
حرف ش سے شہسوار عارف نظار بر روحانیت اہل القبور۔
حرف د سے دوام بخش الہام مراد ہے۔ اور طالب بھی چار حروف پر مشتمل ہے۔
حرف ط سے طاعت طوق بندگی سر افگندگی دوام در حکم حق پسندگی۔
اور حرف الف سے ارادۂ صادق باادب۔ اور جو کچھ سر پر گزرے اس سے آہ تک نہ کرنا۔
حرف لام سے دیدار کے لایق، لا یحتاج اور لاف زنی نہ کرے۔
حرف ب سے بہرہ مند، باوفا، باحیاء، قلب صفا اور قضاء و رضا میں رہنے والا مُراد ہے۔
مُرشد کے چاروں حروف طالب کے چاروں حروف میں اس طرح تبدیل ہونے چاہئیں کہ مُرشد کا وجود، جسم، قالب، زبان، کان، رُوح اور ہاتھ پاؤں طالب کے ہو جائیں۔ اور طالب کے مُرشد کے ہو جائیں۔ یعنی دونوں ایک ہو جائیں۔ طالب کو فنافی الشیخ ہونا چاہئے۔

مرشد' گوش طالب قلب مرشد' قلب طالب' روح مرشد' روح طالب' دست طالب' پای مرشد بر سر طالب مرتبہ' مرشد طالب ممات' نفس بر ممات' نفس حیات' قلب حیات' قلب فرحت' روح فانی الشیخ یک اسم رسم رسوم از صورت مرشد طالب یکی احوال میگردد معلوم۔ توفیق طالب از تحقیق رفیق مرشد۔ اینست جمعیت جمال مرشد بر احوال وصال لازوال۔ مرشد کل اتو حید تعہد۔

قولہٗ تعالیٰ:۔

یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ط (۱) میگویند۔

بیت

گر بیائی طالبا حاضر خدا درمیان پردہ نماند شد لقاء

مرشد کامل از حاضرات معلوم می شود کہ کل و جز طی کند بانظر۔

بیت

گر تو طالب صادقی با ما بیا شد مشرف در مجالس مصطفیٰؐ

بدانکہ در طریقہ قادری طالب مرید مثل گل است و ہر طریقہ بگرد گل مثل خار است کہ مطلق در قید نفس خوار است و طالب مرید قادری با اعتبار است۔ قادری را ذکر' فکر' مراقبہ چہ درکار است؟

بیت

منکہ مرشد قادریم قدردان شد قرب قدرت خدا عارف عیان

جمعیت با دیدار است۔ بجز دیدن دیدار مردار است۔

---

(۱) سورۃ الفتح' ۴۸:۱۰

مرشد کی تمام رسم رسوم یہاں تک کہ مرشد کی صورت تک طالب میں آ جائے اور دونوں کے احوال ایک ہو جائیں۔ مرشد کامل کی توفیق اور توجہ سے طالب ''ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔'' کہنے لگے۔ یہ ہے جمال جمعیت مرشد' جو احوال وصال لازوال پر مشتمل ہے۔ مرشد توحید کل کی ذمہ داری اٹھائے ہوئے ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

''ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے'' کہتے ہیں۔

بیت

(اے طالب صادق!) اگر تو صدق دل سے آئے گا' تو اللہ تعالیٰ کو موجود پائے گا۔ بندے اور معبود کی ملاقات میں کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔

مرشد کامل کی شناخت یہ ہے کہ وہ حاضرات اسم اللہ ذات کے ذریعے نظر ہی سے کل و جز طے کر جاتا ہے۔

بیت

اگر تو طالب صادق ہے تو میرے ساتھ آ اور مصطفیٰ ﷺ کی مجالس کا شرف حاصل کر۔

جان لے کہ طریقہ قادری میں طالب مرید مثل پھول کے ہے اور باقی طریقے اس کے مقابلے میں اس طرح ہیں کہ جس طرح پھول کے گرد کانٹے ہوتے ہیں' کیونکہ وہ محض نفس کی قید میں ذلیل ہوتے ہیں' لیکن قادری طالب مرید با اعتبار ہوتا ہے' کیونکہ وہ پہلی دفعہ ہی دیدار سے مشرف ہوتا ہے' اسے ذکر' فکر اور مراقبہ کی کوئی حاجت نہیں ہوتی۔

بیت

میں سلسلۂ قادریہ کا مرشد کامل ہوں۔ میری قدر کر۔ اللہ تعالیٰ کی قرب کی قدرتیں عارف پر روشن اور عیاں ہوتی ہیں۔ جمعیت دیدار پر منحصر ہے۔ دیکھنے کے بغیر دیدار مردار ہے۔

بیت

باھوؒ در ھُو گم شدہ چُون آب شیر   انتہاء توحید این فی اللہ نقیر

طالب دنیا بسیار است و طالب عقبیٰ بیشمار است۔ از ھزار کس باشد طالب دیدار۔ آنرا بدنیا بہشت چہ کار است؟ بدانکہ وجود آدمی ھفت اندام و ہر اندام در قید حرص، طمع وحسد و با عجب با تمام است ہفت اندام طالب اللہ را مرشد کامل ھفت اکسیر علم کیمیاء تصرّف گنج با حکمت ظاہر وصفت علم اکسیر کیمیاء اکسیر تصور گنج حکمت باطن وجود ھفت اندام را آنچہ کامل با علم کل وجز آراستہ کند۔ بعد ازان طالب را چہ لایق ارشاد تلقین با اعتبار بالیقین دست بیعت شود۔ در یک ہفتہ بتمامیت فقر وتمامیت معرفت وتمامیت ولایت عنایت وتمامیت فیض فضل عنایت لاغم، ولازوال، لاسلب، لا رجعت با وصال، لا یحتاج ہمیشہ در مشاہدۂ معرفت دیدار معراج۔ از مرد مرشد طالب صادق را روز اوّل بمرتبہ جمعیت برسد۔ طالب کُل کامل مرشد را مشرّف لقاء با خدای اوّل مرتبہ۔ طالب را اکسیر کیمیاء سیم وزر۔ بعد ازان حضوری دیدار نظر مُرشد کہ نہ توفیق مرتبہ کیمیاء زر ونہ مرتبہ مشرّف دیدار بحضوری قرب اللہ۔ نظر ازان مُرشد ناقص بہتر گاؤ عصار گاؤ خر۔

بیت

باھوؒ کاملان را وقوف است بر ہر کیمیاء   از خود دھند یا میدھانند از خدا

در نظر فقیر اہل دنیا گدا مفلس و در نظر اہل دنیا فقیر گدا مفلس۔ فقر تمام کُل وجز گنج بیشمار و تصرّف بسیار در نظر دارد و اہل دنیا گنج تصرّف حساب بزر دارد و نہ بنظر دارد۔

بیت

باھوؒ ھُو میں فنا ہوا ہے' جیسے دُودھ میں پانی ہوتا ہے۔ فنا فی اللہ فقیر کی انتہا وانجام توحید باری تعالیٰ ہے۔ طالب دنیا بکثرت ہیں۔ اور طالب عقبیٰ شمار سے باہر ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا طالب ہو۔ جو دیدار کا طالب ہے' اسے دنیا اور بہشت سے کیا سروکار ہے؟

جاننا چاہیے کہ آدمی کے وجود میں سات اعضاء ہیں۔ اور ہر عضو حرص' طمع' حسد اور خود پسندی میں پوری طرح گرفتار ہے۔ پس کامل مرشد طالب اللہ کے ساتوں اعضاء کو ساتوں اکسیر علم کیمیاء تصرّف گنج با حکمت ظاہر وباطن سے کامل بنا دیتا ہے اور اس کے کُل وجز کو علم کے ساتھ آراستہ کرتا ہے۔ پھر ایسے طالب کو کیا ضرورت ہے کہ دست بیعت کرتا پھرے۔ اسے ایک ہی ہفتہ میں کامل فقر' کامل معرفت' کامل ولایت عنایت' کامل فیض فضل عنایت اور وصال خداوندی میں نہ غم' نہ زوال' نہ سلب' نہ رجعت کا خوف طاری ہوتا ہے اور وہ معرفت کے دیدار کے مشاہدہ میں دائمی طور پر معراج کرتا رہتا ہے۔ کامل مرشد طالب صادق کو پہلے ہی دن جمعیت کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔ کامل اور سچا مرشد طالب کو سیم و زر کی کیمیائے اکسیر اور پھر اوّل مرتبہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرّف کر دیتا ہے۔ جس مرشد میں یہ توفیق نہیں' اس سے تیلی کا بیل اور گائے گدھا اچھا ہے۔

بیت

اے باھوؒ! کامل حضرات کو ہر کیمیاء (سونا بنانے کا علم) بنانے پر قدرت حاصل ہے۔ وہ خود دیتے ہیں یا اللہ تعالیٰ سے دلا دیتے ہیں۔

فقیر کی نظر میں دنیا دار گداگر اور مفلس ہیں' اور دنیا دار کی نظر میں فقیر گداگر اور مفلس ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کامل فقیر کل وجز بیشمار خزانے رکھتا ہے۔ اور بیشمار تصرّف نظر میں رکھتا ہے۔ (مگر وہ غنی ہونے کے سبب سے ان کی طرف نگاہ نہیں کرتا) اور دنیا داران صفاتؓ سے سراسر محروم ہے۔

ابیات

ظاہری توفیق دارم در عمل   باطن از تحقیق دارم بی خلل
باھُوؒ از بہر خدا این راہ نما   گر بیائی میرسانم با خدا

تمامی تصرف اکسیر کیمیاء گنج کُل دجز سہ قسم است؟ در سہ مدرسہ علم رادا است کہ علم راعلم گواہ است وعلم را ازعلم آگاہ است وعلم را ازعلم نگاہ است۔ جاہل وجہل ہمہ گمراہ است گناہ۔ علم اکسیر کیمیاء ترکیب ہنر فناء وعلم اکسیر توفیق است بقاء وعلم اکسیر کیمیاء معرفت مشرف لقاء است۔

بیت

ہرکہ دعوٰی کرد من عالم خدا   طلب کن از وی مطالعۂ حق لقاء

طالب در طلب اکسیر کیمیاء ظاہر نامرد و طالب در طلب اکسیر کیمیاء باطن زن و طالب در طلب اکسیر کیمیاء معرفت خدا مرد۔ این چاردہ کیمیاء در عمل خود آوردہ باشد در چہار روز پنج بار توجہ و چہار توفیق بر طالب بخش عطا کند از حاضرات قرآن نصیب کناند۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :۔

مَنْ لَّہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ حَسْبِیَ اللّٰہُ ط (۱)

ہرکہ با اخلاص از مرشد طلب دیدار اللہ کند ہر مراتب و ہر تصرف و ہر کیمیاء و ہر گنج و ہر حکمت و ہر موکل ہر ارواح انبیاء واولیاء اللہ حاضر بودہ و ہر دو جہان کونین بہ تحت اقدام مثل غلام فرمانبردار شود۔

---

(۱) الحدیث

ابیات

ہر ظاہری عمل کی توفیق مجھ کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ میں اس کے باطن کی تحقیق بھی کسی خلل کے بغیر رکھتا ہوں۔ اے باھُوؒ خدا کے واسطے اس راستہ کی راہنمائی کر دے۔ اگر تُو میرے پاس آ جائے تو میں تجھ کو واصل باللہ کر دوں۔

سب خزانوں کی کیمیائے اکسیر کُل وجز تین قسم کی ہوتی ہیں جو تین مدرسوں میں تین علوم حاصل کرنے سے ہاتھ آتی ہے۔ مثلاً

(۱) علم علم کا گواہ ہے۔ (۲) علم علم سے آگاہ ہے۔ (۳) علم کو علم سے نگاہ ہے۔

جاہل اور جہالت سب گمراہ ہیں اور گناہ ہیں۔ علم اکسیر کیمیائے ترکیب ہُنر فنا ہے۔ علم کیمیائے اکسیر توفیق بقاء ہے۔

اور علم کیمیائے اکسیر معرفت دیدار سے مشرف ہے۔

بیت

جس کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ میں عالم خُدا ہوں۔ تو اس سے دیدار خداوندی کے مطالعہ کو طلب کر۔

اکسیر کیمیائے ظاہر کا طالب نامرد اکسیر کیمیائے باطن کا طالب عورت اور اکسیر کیمیائے معرفت کا طالب اللہ کا ولی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ولی ان چودہ کیمیاء کو اپنے عمل میں لاتے ہوئے چار دن میں پانچ بار توجہ کے ساتھ اور چار توفیق سے حاضرات قرآن کی برکت سے طالب کو عطا کر سکتا ہے اور اس کے نصیب میں کرا سکتا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

''جس کا اللہ توفیق خداوندی سے اس کا سب کچھ۔''

جو طالب اخلاص کے ساتھ مُرشد سے دیدار خُداوندی طلب کرتا ہے۔ اس کے سامنے ہر ایک مرتبہ ہر ایک تصرف ہر کیمیاء ہر گنج ہر حکمت ہر موکل اور ہر ارواح انبیاء واولیاء اللہ حاضر ہوتے ہیں اور دونوں جہان غلام کی طرح اس کے قدموں کے نیچے غلام کی طرح فرمانبردار ہوتے ہیں۔

ابیات

مرشدی باشد عنایت از غنی   از غنی طالب غنی حاضر نبیؐ

بی عنایت در شکایت روز و شب   بی حیا و بی وفا و بی ادب

کامل چیست؟ کامل چہار حرف است۔ ک ا م ل ۔ از حرف ک کامل در تصرف اوست۔ ہرچند کہ تصرف کند کم نہ شود۔ واز حرف ا طالب صادق را تصور اسم اللہ ذات عطا و بخشش کند۔ واز حرف م مردہ دل را بانظر زندہ گرداند در مشرف دیدار معرفت اللہ بحضور رساند واز حرف ل بقرب اللہ لقاء خدا۔ ہردو طالب اللہ را لایحتاج کند۔ مرتبۂ کامل انسان است و مرتبۂ مکمل پریشان است و مرتبۂ اکمل حیوان است۔ و مرتبۂ مرشد نور الہدیٰ طالب آنرا بخش کند روز اول لاھوت لامکان است۔ این چنین مرشد قادری قدرت سبحان است۔ با دیدار مشرف باعیان است کہ از اللہ فیض فضل احسان است۔

باید دانست کہ مرتبۂ ہر تصرف گنج مشرف دیدار آسان کار است، لیکن حوصلہ در وجود نگاہداشتن واز گناہ صغیرہ وکبیرہ لازوال شدن مشکل خیلی دشوار است۔ آب تشنہ می نوشد و طعام گرسنہ میخورد و سر فدای عاشق کند و طالب مولیٰ گرسنہ طعام از خون جگر خود خورد۔ طالب مولیٰ تشنہ دریای معرفت نوشکار مستقی است کہ عاشق دیدار است کہ دنیا و عقبیٰ نظر کردن بروی دشوار است۔

ابیات

ہرکہ گوید دیدہ ام دیدار نیست   دیدنی مخلوق را درکار نیست

ہرکہ می بیند بود دائم حضور   ہر تصرف می شود از وی ظہور

ابیات

اللہ تعالیٰ غنی کی عنایت پر مُرشد کامل ہوتا ہے۔ غنی طالب غنی ہونے کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کی مجلس اقدس میں حاضر ہو جائے گا۔

بغیر عنایت کے وہ شب و روز اس کی شکایت کرتا ہے۔ وہ بے حیاء بے وفا اور بے ادب ہے۔

جاننا چاہئے کہ کامل کسے کہتے ہیں؟ کامل کے چار حرف ہیں: ک ا م ل۔ حرف ک سے کامل مُراد ہے۔ اس میں کامل تصرف ہو کہ جتنا خرچ کرے کم نہ ہو اور حرف الف سے مُراد یہ ہے کہ مُرشد کامل طالب صادق کو تصور اسم اللہ ذات عطا کرے (اور وہ دونوں جہان کا تماشا پشت ناخن پر کرے)۔ اور حرف م سے مُراد یہ ہے کہ مُردہ دل کو نگاہ ہی سے زندہ کر دے اور معرفت حضوری الٰہی میں پہنچا کر دیدار خُداوندی سے مشرف کر دے اور حرف ل سے مُراد یہ ہے کہ طالب اللہ کو دیدار خداوندی عطا کرے اور لایحتاج بنا دے۔ کامل درجہ انسان کا ہے اور مکمل درجہ پریشان کا اور اکمل درجہ حیوان کا ہے۔ اور نُور الہدیٰ کا مرتبہ یہ ہے کہ طالب اللہ کو پہلے ہی دن لاہوت و لامکان عطا کرے۔ یہ طاقت مُرشد قادری کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ وہ ظاہری دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا فیض فضل اور احسان ہوتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ ہر ایک تصرف گنج کا مرتبہ اور دیدار خُداوندی سے مشرف کرنا آسان کام ہے لیکن حوصلہ کو وجود میں نگاہ رکھنا اور صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے بچانا بہت مُشکل اور دُشوار ہے۔ پیاسا ہی پانی پیتا ہے۔ اور بھوکا ہی کھانا کھاتا ہے اور عاشق ہی سر دے دیتا ہے۔ اور طالب مولیٰ کا بھوکا اپنا خون جگر پیتا ہے۔ طالب الٰہی کا پیاسا دریائے معرفت کو مستقی کی طرح پیتا ہے۔ جو عاشق دیدار ہے وہ دُنیا اور عقبیٰ کی جانب نظر بھی نہیں کرتا۔ یعنی دُنیا اور عقبیٰ کی جانب نظر کرنا بھی اس کے لئے دشوار ہے۔

ابیات

جو کوئی یہ کہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے۔ وہ دیدار نہیں ہے کیونکہ مخلوق کو اس کا دیکھنا لازمی نہیں ہے۔

جو کوئی اس کو دیکھتا ہے وہ ہمیشہ حضوری میں رہتا ہے۔ اس حضوری کی وجہ سے ہر کرامت اس سے ظاہر ہوتی ہے۔

ابیات

آن صاحبی گنج است عامل با حکم   مُردہ را زندہ کند با حکم قم
ہرکہ می بیند بود از اہل لقاء   دل سلیم وجود کرم و با حیاء

آگاہ و دانا باش!

ابیات

چون نمی بینم کہ بنماید مرا   از لقای یافتم وحدت صفا
با حضوری مصطفیٰ ہم جان نفس   احتیاجی کس ندارم ہیچ کس

این مراتب عظمیٰ اکبر کبیر و سعادت کبریٰ اصغر صغیر از شریعت یافتم و شریعت دوام پیشوای خود ساختم۔ طالب اللہ را خواہ مبتدی باشد خواہ منتہی۔ ہر صبح و شام پیش شریعت عرض کند۔ آنچہ شریعت میفرماید فرمانبردار کہ حق از حق است و آنچہ شریعت مانع شود بگذارد کہ باطل است۔ از باطل بدعت ھزار بار استغفار۔ شریعت چیست؟ و شریعت کرا گویند؟ شریعت قرآن است و تمام قرآن در باطن اسم اللہ ذات رحمٰن است۔ مخالف دُنیا نفس امارہ شیطان است۔

ابیات

شریعتی شہر است آن دارالامن   نیست آنجا نفس و قلب و رُوح و تن
شریعتی نور سرّیست از نبیؐ   این شریعت کی رسد اہل شقی
شریعت شرف است عرب با رسولؐ   اینا شریعت برد حاضر با رسولؐ
ہر مراتب از شریعت دیدہ ام   بی حجابی از میان بدریدہ ام
شریعت شوق است برشہد از شکر   لذتی دیدار بخشد بہرہ ور

ابیات

اس کے حکم سے وہ عامل خزانوں کا مالک ہے اور قُمْ بِاِذْنِی کہہ کر مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔
جو کوئی اس کا دیدار کرتا ہے تو وہ اہل دیدار سے ہوتا ہے۔ اس کا دل سلیم اور اس کا وجود سخی اور حیاء دار ہوتا ہے۔
آگاہ ہو جا اور دانا ہو جا!

ابیات

میں جب دیکھنا نہیں چاہتا تو مجھے کون دکھا سکتا ہے؟ میں نے اس کی ملاقات سے توحید میں صفائی پائی ہے۔
نہ صرف میرے نفس کو بلکہ جان کو بھی حضور اکرم ﷺ کی حضوری حاصل ہے۔ میں کسی کام میں ان کی ذات کے سوا کسی شخص کی حاجت نہیں رکھتا۔

یاد رہے کہ یہ مراتب عظمیٰ و کبیرا اور سعادت کبریٰ اصغر و صغیر مجھے شریعت سے ملے ہیں۔ میں نے ہمیشہ شریعت کو ہی اپنا پیشوا بنایا ہے۔ طالب اللہ خود مبتدی ہو یا منتہی ہو، ہر صبح و شام شریعت پر عمل کرے اور جو شریعت مطہرہ حکم کرے اسی پر عمل پیرا ہو کیونکہ وہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہے اور جس کام سے شریعت رد کرے اُسے چھوڑ دے اس لئے کہ وہ باطل ہے اور باطل بدعت سے ہزار بار استغفار کرے۔ شریعت کیا ہے؟ اور شریعت کسے کہتے ہیں؟ شریعت قرآن حکیم ہے اور تمام قرآن حکیم باطن میں اسم اللہ ذات کی طے میں ہے۔ یہ سراسر دُنیا، شیطان اور نفس امارہ کے خلاف ہے۔

ابیات

شریعت ایک شہر کی مانند ہے جو امن کا گھر ہے۔ اس میں نفس، قلب، رُوح اور جسم نہیں ہے۔
شریعت نبی اکرم ﷺ کے اسرار کا نُور ہے۔ سنگدل اور بدبخت آدمی اس شریعت تک کب پہنچ سکتا ہے؟
شریعت کو رسول عربی ﷺ کے ساتھ شرف حاصل ہے۔ یہ شریعت رسول اکرم ﷺ کی مجلس پاک میں لے جاتی ہے۔
میں نے تمام مراتب و درجات شریعت میں دیکھے ہیں درمیان کے (بہت) سے پردے میں نے پھاڑ دیئے ہیں یعنی دُور کر دیئے ہیں۔
شریعت شوق ہے جیسے شہد شکر سے زیادہ شیریں ہوتا ہے۔ صاحب نصیب کو دیدار کی لذّت سے ہمکنار کرتا ہے۔

جز شریعت نیست راہی معرفت   اہل بدعت چیست باشد خرصفت
شریعت خلعت بود برتن تمام   بی شریعت نیست عارف اہل خام
شریعتی خوشوقت گرداند مرا   از شریعت یافتم اللہ لقاء
شریعت ایمان انوارش عطاء   این عطائی خُد مرا راہبر خُدا
باھوؒ سری راستی در شرع کوش   از شریعت معرفت توحید نوش

اوّل بر مُرشد فرضِ عین است کہ طالب اللہ را سہ مراتب جمعیت بخشد۔ جمعیت نفس و جمعیت قلب و جمعیت رُوح۔ این ہر سہ مجموعہ مجمل جمل در وجود طالب اللہ قرار گیرد۔ و جمعیت کُل و جز میشود۔ بعد از ان مُرشد را لایق است کہ طالب اللہ کہ معرفت مشاہدۂ حضور از قُرب اللہ دیدار ارشاد تلقین دست بیعت کند۔ معلوم گردد کہ مُرشد جمعیت بخش کامل است۔ ہفت جمعیت ہفت است اکسیر کیمیاء۔ نفس آنچہ گنج خزاین اللہ تمام تصرف دُنیا بر طالب اللہ عطا کند و جمعیت قلب، جملہ تصرف دُنیا در یک قدم و بر یکدم فی سبیل اللہ تصرف کند و در دل افسوس نخورد و جمعیت رُوح مشرف با دیدار پروردگار، مشاہدۂ دوام است مراتب ممات و حیات مراتبین در تصور و تصرف تفکّر توجّہ تمام۔ بعد از ان قلب طالب دل غنایت۔ طالب لائق تلقین دست بیعت ہدایت و میسر آید نفس از شکایت۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ھوس

ای عزیز! عجب احمق اند کہ بہ حُبّ دُنیا شب و روز بی جمعیت، پریشان، سائل گدائی حیا و دعویٰ

شریعت کو چھوڑ کر معرفت کا کوئی اور راستہ نہیں ہے اور بدعتی لوگ گدھوں کی سی صفات رکھتے ہیں۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔ شریعت لباس کا نام ہے جو تمام جسم پر اوڑھا جاتا ہے۔ شریعت پر عمل کئے بغیر کوئی عارف نہیں ہو سکتا۔ وہ خام اور ادھورا ہے۔ شریعت پر عمل کرنے سے میرا وقت بہت اچھا گزرتا ہے۔ میں نے شریعت پر عمل پیرا ہو کر دیدار خُداوندی پایا ہے۔ شریعت ایمان ہے اور اس کا نُور اللہ تعالیٰ کی عطاء ہے۔ ان عطاؤں کی طرف اللہ تعالیٰ نے میری راہنمائی فرمائی ہے۔ اے باھوؒ! خلوص نیت سے شریعت (کے احکام) پر عمل کر۔ شریعت مطہرہ پر عمل کر کے معرفت توحید کے جام کو نوش کر۔

مُرشد پر فرض عین ہے کہ پہلے طالب اللہ کو جمعیت کے تین مراتب عطا کرے۔ مثلاً:

(۱) جمعیت نفس   (۲) جمعیت قلب   (۳) جمعیت رُوح

جب یہ تینوں جمعیتیں طالب اللہ کے وجود میں کُل و جز جمع ہو جائیں، تو پھر مُرشد کے لئے مناسب اور لائق ہے کہ معرفت مشاہدۂ حضوری اور قُرب خداوندی دکھا کر تلقین و ارشاد کے ساتھ دست بیعت کرے تا کہ طالب کو بھی یقین ہو جائے کہ حقیقتاً میرا مُرشد جمعیت بخش اور کامل ہے۔ اکسیر کیمیائے نفس کی سات جمعیتیں ہیں۔ مثلاً گنج خزائن اللہ، بلکہ تمام دُنیا کا تصرف مُرشد طالب اللہ کو عطا کرے۔ اور اس کے علاوہ جمعیت قلب بھی اور پھر دُنیا کے تمام تصرف کو ایک سانس میں ایک ہی قدم پر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صرف کر دے۔ اور دل میں ملال تک نہ لائے۔ یعنی دل میں افسوس تک نہ کرے۔ جب طالب کی رُوح دائمی طور پر دیدار الٰہی سے مشرف ہو جائے اور مشاہدۂ دوام حاصل کر لے اور توجہ تصرف اور تفکر تمام سے زندگی اور موت کے مراتب اُسے حاصل ہو جائیں، تو پھر طالب کا دل غنایت اختیار کرتا ہے۔ اور طالب دست بیعت اور تلقین و ہدایت کے لائق ہوتا ہے۔ اور اس کا نفس شکایت نہیں کرتا۔

اللہ بس باقی ھوس

اے عزیز! وہ لوگ عجیب احمق ہیں، جو شب و روز دنیا کی محبت میں بے جمعیت، پریشان،

کند کہ مُرشد مَن باطن صفاء۔ مُرشد کامل کہ بہ کسی التفات نوازش گنج بسیار وخزائن علم اکسیر کیمیاء بیشار طالب را علم تعلیم سیم و زر۔ بعد ازان بتوجہ مراتب قُرب حضوری اللہ عنقہ بانظر۔ مُرشد یکہ روز اوّل سبق سیہ حدا ز علم معرفت توحید و در مشاہدۂ دیدار است آ ترا ذکر مذکور چہ در کار است؟ آ ترا ورد وظایف۔ مراقبہ چہ کار است؟ عارف اہل دیدار دیدہ چشم بمشاہدۂ بتوجہ دیدار است و دل بتوجہ بمشاہدۂ دیدار است و رُوح متوجہ دیدار است و نظر عیان را اسرار بی حجاب اللہ فنا فی اللہ در مشاہدہ متوجہ دیدار است و اہل دیدار الہام مشاہدہ از دیدار است و نگاہ مشاہدۂ دیدار است و دلیل از مشاہدۂ دیدار است و سلطان الوھم از مشاہدۂ دیدار است و حقیقت کُل عنایت از قُرب مشاہدۂ دیدار است و ہدایت از مشاہدۂ دیدار است۔ اوّلہ دیدار بعدہٗ اعتبار۔ اوّل ثُما مشاہدۂ حضور۔ بعدہٗ لقاء غرق فی التوحید نُور۔

بیت

این فقر را شُد مراتب از ازل حق لقاء فیض و عطایش با فضل

این راہ رحمت آثار از تلقین دیدار است۔

ابیات

ہر مراتب را کنم تحقیق تر ہر طریقت کُل و جز در من نظر

شُد مرا تلقین از حضرت رسولؐ طالبان را میرسانم با حضور

این مراتب دیدار حاصل کردن از شریعت نماز زبان نماز قلب طریقت نماز حقیقت بروح نماز سر باعیان نماز بچشم راز ہر کہ بسجدہ رود وبی سر حضوری مشرف دیدار شود۔

سائل گدا اور بے حیاء ہیں اور باطن صفا مُرشد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کامل مُرشد وہی ہے جو کسی پر نظر عنایت و نوازش کرے تو اسے بہت سے گنج و خزائن بخش دے۔ وہ طالب کو پہلے سونے چاندی کا بیشار علم اکسیر کیمیاء سکھاتا ہے۔ بعد ازاں توجہ اور نظر سے اللہ تعالیٰ کے قُرب حضوری کے مراتب عطا کرتا ہے۔ جو مُرشد پہلے روز ہی علم معرفت اور توحید کا سبق دے دے اور مشاہدۂ دیدار سے مشرف کر دے اسے ذکر مذکور کی کیا حاجت ہے اور ورد وظائف اور مراقبہ سے اُسے کیا سروکار ہے؟ اہل دیدار کی آنکھیں ہمیشہ مشاہدۂ دیدار کی طرف لگی رہتی ہیں اور دل بھی مشاہدۂ دیدار کی طرف مائل رہتا ہے۔ اور رُوح بھی متوجہ دیدار رہتی ہے۔ اور وہ نظر عیاں سے بے حجاب اسرار الٰہی دیکھ کر فنا فی اللہ اور مشاہدۂ متوجہ دیدار رہتا ہے۔ اور اہل دیدار کو دیدار ہی سے الہام مشاہدہ ہوا کرتا ہے۔ اور ان کی نگاہ بھی مشاہدۂ دیدار میں رہتی ہے اور ان کی دلیل بھی مشاہدۂ دیدار سے ہوتی ہے۔ اور سلطان الوہم بھی شاہدۂ دیدار سے ہے۔ اور حقیقت کُل بھی قرب دیدار کے مشاہدہ سے عنایت ہوتی ہے اور ہدایت بھی شاہدۂ دیدار سے ہاتھ آتی ہے۔ پہلے دیدار پھر اعتبار۔ پہلے مشاہدۂ حضور۔ بعد میں دیدار خُداوندی رق فی التوحید نُور۔

بیت

ایسے فقیر کو مراتب و مقامات یوم ازل سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے فیض و فضل اور عطاء سے اُسے دیدار خداوندی کا حق حاصل ہوتا ہے۔
یہ رحمت آثار کی راہ تلقین دیدار سے ہاتھ آتی ہے۔

ابیات

میں ہر مرتبہ و درجہ کی بہت زیادہ تحقیق کرتا ہوں۔ ہر طریقت کا کُل و جز میرے اندر دیکھ لے۔ مجھے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے تلقین فرمائی ہے۔ طالبان مولیٰ کو میں (آن واحد میں) حضوری تک پہنچاتا ہوں۔
دیدار کے یہ مراتب شرعی نماز سے حاصل ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ نماز زبان، قلب، روح اور سر سے ادا کی جائے۔ جو شخص چشم راز کے ساتھ بے سر سجدے میں جاتا ہے وہ دیدار کی حضوری سے مشرف ہو جاتا ہے۔

بیت

سر در سجدہ بود بیند خُدا　　سجدہ تا دیدہ کجّی کی باشد روا

نمازِ خاصگان بمشرف دیدار۔ روبرو سجود دوام راز و نمازِ عوام رسم رسوم با سجدہ آواز۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :۔

مَنْ لَّمْ يُؤَدِّ فَرْضاً دَائِماً لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهَا فَرْضَ الْوَقْتِ ط (۱)

ترجمہ: کسی کہ ادا نکند فرض دائمی را اللہ تعالیٰ قبول نکند فرض وقتی او۔

بیت

لعنتی بر بی نمازان بر دوام　　در نمازی خُد لقاء وحدت تمام

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :۔

اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ ط (۲)

فقیر کامل ہر گنج و ہر تصرف و ہر تصوف و ہر تفکر و ہر توجہ و ہر حکمت و ہر علم علوم و ہر مقامات ذات صفات آنچہ کُل وجود خداوندی مخلوقات از ازل تماشا تا ابد تماشا تا عقبیٰ و تماشا از عرش تا تحت الثریٰ از ماہ تا بماہی قدرت سرّ اسرار الٰہی۔ علم غیب آگاہی، علم توفیق، علم تحقیق، علم صدیق، علم تصدیق، علم عیان، علم لقاء لامکان، علم لاھوت، علم ملکوت، علم جبروت، علم ناسوت، علم معرفت، علم شریعت، علم طریقت، علم حقیقت، علم حق، علم باطل، علم فقر، علم نص و حدیث، علم تفسیر، علم روشن ضمیر،

علم با تاثیر، علم علم تمامی جُملہ کیمیا و اکسیر، علم سنگ پارس، علم سنگ شفاء، علم نظر، علم طلب، علم محبت، علم جمعیت، علم جامع، علم تلقین، علم راسخ دین، علم حیاء، علم ادب، علم راز، علم کلید، علم قفل، علم نصاب، علم دور مدور، علم بذل، علم وقت، علم نحس،

---

(۱) الحدیث　　(۲) ایضاً

بیت

سجدے میں سر رکھے اور خُدا کا دیدار ہو۔ تو بغیر دیدار کے سجدہ کرتا ہے یہ (بھلا) کب جائز ہوتا ہے؟

خاص الخاص آدمیوں کی نماز مشرف بدیدار ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ با راز رُوبرو سجدہ کرتے ہیں۔ اور عام لوگوں کی نماز رسم رسوم کے طور پر آواز سجدہ کے ساتھ ہوتی ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:۔

"جو شخص ہمیشہ کا فرض ادا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کا وقتی فرض بھی قبول نہیں کرتا۔"

بیت

بے نمازیوں پر ہمیشہ لعنت ہوتی ہے۔ نماز میں اس واحد وقدوس کا دیدار پُورا ہوتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:۔

"نماز مؤمنوں کے لیے معراج ہے۔"

فقیر کامل ہر ایک خزانہ، ہر تصرف، ہر تصوف، ہر تفکر، ہر توجہ، ہر حکمت، ہر علم علوم، ہر مقامات ذات وصفات، کُل وجر خداوندی، مخلوقات، ازل سے ابد تک تماشا، عقبیٰ تک تماشا، عرش سے تحت الثریٰ تک تماشا، ماہ سے بماہی قدرت سرّ اسرارِ الٰہی اور حسب ذیل علوم یعنی علم غیب آگاہی، توفیق، تحقیق، صدیق، تصدیق، ظاہر، دیدار لامکان، لاھوت، ملکوت، جبروت، ناسوت، معرفت، شریعت، طریقت، حقیقت، حق، باطل، فقر، نص و حدیث، تفسیر، روشن ضمیر، با تاثیر جُملہ کیمیائے اکسیر سنگ پارس، سنگ شفا، نظر، طلب، محبت، جمعیت، جامع، تلقین، راسخ دین، حیاء ادب، راز، کلید، قفل، نصاب، دور مدور، بذل، وقت نحس، سعد سعید، تجرید، ترک توکل،

علم سعد، علم سعید، علم تجرید، علم ترک، علم توکل، علم الہام، علم مجاہدہ۔ مرشد جملہ علمہا از کنہ کلمہ طیبات است لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بکشاید و طالب اللہ را از میان حروف از ہر یک کلمہ می نماید۔ از حق است۔ کہ برحق است۔ بخشندہ برحق است۔ این چنین علم از بخش مرشد کامل فی الدنیا والآخرۃ لایحتاج گرداند۔ ہر کہ روز اوّل از کنہ کلمہ طیب سبق خواند کہ اسم اعظم دریافتن از کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کل مخلوقات ہژدہ ہزار عالم جز است و ہر کہ بر کل مخلوقات امیر است جز محتاج کل و کل لایحتاج۔ مرشد کامل طالب صادق را علم جز تعلیم کند و از علم کل تلقین شود و علم جز توفیق است و علم کل توفیق تحقیق است۔ الحق رفیق است۔ طالب اللہ کہ از مرشد جامع علم کل و جز روز اوّل سبق خواند، کل و جز تماشا مجاہدہ و تصرف کونین کیمیا گنج در قبض قید از قوت تصور و در تصرف در آید۔ عمل عامل ہر تصرف میگردد کامل۔ طالب کہ بشروع تعلیم تلقین عمل علم کل و جز داند۔ آنرا احتیاج تمام عمر ریاضت و علم و مجاہدہ و حکمت نماند۔ کہ این را مراتب جمعیت گویند و منصب جمعیت از مرشد جامع میشود نصیب و مراتب جمعیت گویند مجمل مجموعہ دفاتر حساب رقم رقوم کل و جز رسم رسوم آنچہ مخلوقات حی قیوم در یک حرف طاعت طی آوردہ، تمام کونین را بر کف دست و پاء در دست در یک مشت۔ تماشا بیند یا بر ناخن پشت۔ این را نیز جمعیت در وجود خطرات محروم گرداند از معرفت اللہ ذات۔ جمعیت خطرات در وجود پریشان بیماری زحمت مرض تمام است دارو معالجہ دوا مشرف دیدار لقاء۔ مشاہدہ معراج جمعیت دوام است۔ بکرم لایحتاج و بی غم لا رجعت لا غلط، لا سلب و لا زوال جمعیت و حضوری معرفت اللہ با قرب وصال جمعیت

الہام علم اور مجاہدہ۔ یہ سب علوم مرشد کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے کنہ سے منکشف کرتا ہے۔ اور یہ سب کچھ طالب کو کلمہ طیبہ کے حروف سے دکھلا دیتا ہے۔ کیونکہ یہ حق تعالیٰ کی طرف سے برحق ہے۔ بخشنے والا برحق ہے۔

اس قسم کا علم مرشد کامل سے حاصل کر کے طالب اللہ دنیا اور آخرت میں لایحتاج ہو جاتا ہے۔ جو شخص پہلے ہی روز کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی کنہ سے سبق پڑھتا ہے۔ تو اسی اسم اعظم کی وجہ سے اٹھارہ ہزار عالم اور تمام مخلوقات جو کہ جز ہے اس کی مطیع ہو جاتی ہے اور جو کوئی کل مخلوقات پر غالب ہے، تو جز کل کی محتاج ہے اور کل لایحتاج ہے۔ مرشد کامل طالب صادق کو علم جز کی تعلیم دے کر علم کل تک پہنچا دیتا ہے۔ علم جز توفیق اور علم کل توفیق تحقیق ہے۔ اور رفیق حق ہے۔ جو طالب اللہ ایسے مرشد سے جو علم کل و جز کا جامع ہے، پہلے روز سبق پڑھتا ہے۔ وہ کل و جز کا مجاہدہ و تماشا کر لیتا ہے اور قوت تصور سے دونوں جہاں کے کیمیا خزانے اس کے قبضے اور قید میں آ جاتے ہیں۔ وہ ہر عمل میں عامل اور تصرف میں کامل ہو جاتا ہے۔ جو کامل طالب تعلیم و تلقین کے آغاز میں کل و جز کا علم جانتا ہے۔ پھر اسے ساری عمر ریاضت، مجاہدہ، علم اور حکمت کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ اسی کو مراتب جمعیت کہتے ہیں اور منصب جمعیت مرشد کامل سے حاصل ہوتے ہیں۔ مجمل مجموعہ کو مراتب جمعیت کہتے ہیں۔ تمام زندہ اور قائم دائم مخلوقات کے کل و جز رسم رسوم اور دفاتر حساب و رقم رقوم طاعت کے ایک ایک حرف کے طے کرنے میں حاصل ہو جاتے ہیں اور دونوں جہان کو ہاتھ کی ہتھیلی یا پاؤں کی پشت اور مٹھی میں دیکھ سکتا ہے۔ یا پشت ناخن پر اس کا تماشا دیکھ سکتا ہے۔ اسے بھی وجود میں جمعیت خطرات کہتے ہیں جو معرفت اللہ ذات سے محروم کر دیتی ہے۔ جمعیت خطرات وجود پریشان میں بمنزلہ مرض ہے، جس کا علاج مشرف بدیدار الٰہی ہوتا ہے۔ جس سے دائمی طور پر معراج جمعیت کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ (یعنی جس سے ہمیشہ جمعیت حاصل ہوتی ہے) اور پھر فضل الٰہی سے لایحتاج اور بے غم ہو جاتا ہے نہ وہ رجعت کھاتا ہے، نہ اسے زوال آتا ہے، نہ اسے سلب کا ڈر رہتا ہے اور نہ غلطی کا۔ جمعیت ہی سے حضوری، معرفت الٰہی، قرب اور وصال خداوندی حاصل ہوتا ہے۔ جمعیت کے مراتب عظیم ہیں، چنانچہ جمعیت ہی سلک

ومراتب عظیم است جمعیت وعلم جمعیت وحکمت وسلک سلوک جمعیت وتوفیق جمعیت واقرار وتصدیق جمعیت وگنج جمعیت وقال وحال جمعیت وتصور تصرف جمعیت وترک وتوکل جمعیت وعنایت ہدایت جمعیت۔ در طریقۂ کامل قادری عارف فقر صفت محمود محمد ﷺ حق بردار وشکر گزار وودوام مشرف دیدار پروردگار است۔ طالب مرید از طریقہ ویا از خانوادۂ دیگر دعویٰ کند لاف زن ودروغ سخن چنانچہ ظاہر عالم در علم خواندن زیانست۔ اندرون سہ علم عالم نفس وعالم قلب وعالم روح اگر نفس وزبان یکی گردد عالم نفسانی با کبر ہوا واگر زبان قلب یکی گردد عالم قلبی یافت قرب خدا واگر زبان وروح یکی گردد عالم روحانی دوام مشرف لقاء۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :-

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ ط (۱)

پس مجلس عالم قلب وعالم روح از یکدگر مخالف است۔ راست نیاید وحق شناس مرشد کامل بانظر ہر یکی را تحقیق کند چنانچہ صراف تحقیق سیم وزر کند۔ بر مرشد فرض عین است کہ روز اوّل طالب اللہ را باین مراتب جمعیت کل وجزو رسانیدن باتوجہ ضرور وخود طالب از سرتا قدم نور شود ورو جواب سوال اللہ بگیرد حضور۔

ابیات

علم بہر از قرب اللہ حق لقاء ۔۔۔ علم دنیا باز دارد از خدا

علم دنیا فتنہ از فرعون لعین ۔۔۔ علم بہر از معرفت حق الیقین

ہر کہ خواند علم را بہر از ثواب ۔۔۔ علم آنرا میدہد عالم خطاب

ہر کہ خواند علم را بہر از مصطفیٰ ۔۔۔ واقف اسرار گردد از الٰہ

---

(۱) الحدیث

سلوک کی حکمت ہے۔ جمعیت ہی توفیق، تصدیق خزانہ قال وحال، تصور، تصرف، ترک وتوکل، عنایت اور ہدایت ہے۔

طریقۂ قادریہ کے کمالات

طریقۂ قادریہ کامل میں عارف، صاحب فقر اور صاحب صفات محمودہ محمد ﷺ شکر گزار اور ہمیشہ دیدار خداوندی سے مشرف ہوتا ہے۔ اگر کسی اور خانوادے یا طریقہ کا طالب مریدان باتوں کا دعویٰ کرے، تو یہ لاف زن اور جھوٹی باتیں بنانے والا ہے۔ چنانچہ ظاہری علم پڑھنے والا عالم نقصان میں رہتا ہے۔ تین علوم کے اندر تین عالم ہوتے ہیں۔ (۱) عالم نفس (۲) عالم قلب (۳) عالم روح۔ اگر زبان ونفس ایک ہو جائیں، تو عالم نفسانی کبر وہوا کا بندہ ہو جاتا ہے۔ اگر زبان اور قلب ایک ہو جائیں، تو عالم قلبی قرب خداوندی حاصل کر لیتا ہے۔ اور اگر زبان اور روح ایک ہو جائیں، تو عالم روحانی ہمیشہ دیدار خداوندی سے مشرف ہو جاتا ہے۔

جناب سرور کائنات خلاصۂ موجودات ﷺ فرماتے ہیں:۔

"جس نے اپنے نفس کو پہچانا، پس اس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ اور جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا، پس اس نے اپنے پروردگار کو باقی سمجھا۔"

پس عالم قلب کی مجلس اور عالم روح کی مجلس ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ ان کی مجالس باہم راس نہیں آتیں۔ حق شناس مرشد کامل نظر سے دونوں کی حقیقت اس طرح معلوم کر لیتا ہے، جس طرح صراف سونے اور چاندی کی تحقیق کر لیتا ہے۔ مرشد پر فرض عین ہے کہ طالب اللہ کو اپنی توجۂ خاص سے پہلے روز ہی جمعیت کل وجزو کے مرتبے پر پہنچا دے، جس سے طالب سر سے قدم تک نور ہی نور ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سے سوال وجواب لے سکے۔

ابیات

اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے علم حاصل کرنا واصل باللہ کرتا ہے، اگر حصول دنیا کے لئے پڑھا، تو علم اللہ تعالیٰ سے دور کرتا ہے۔

دنیاوی علوم (سراسر) لعنتی فرعون کی طرف سے فتنہ ہیں۔ معرفت خداوندی کے لئے علم پڑھنے سے حق الیقین پیدا ہوتا ہے۔

جو کوئی علم کو حصول ثواب کے لئے پڑھتا ہے۔ تو علم اس کو عالم کے خطاب سے نوازتا ہے۔

جو کوئی علم حضور ﷺ کی خوشنودی کے لئے پڑھتا ہے، تو وہ شخص اسرار خداوندی سے واقف ہو جاتا ہے۔

جمعیت سہ قسم است: (۱) جمعیت نفسؔ (۲) جمعیت قلب (۳) جمعیت روح۔

وروح را جمعیت لذت از مشاہدۂ معراج عطاء است وقلب را جمعیت لذت از قرب خدا است ونفس را جمعیت از شہوت لذت ہوا است۔ این ہر سہ جمعیت طالب اللہ را بہشتی است' چنانچہ آب بہشتی کشتی را جمعیت بر دریا است' چنانچہ ماہی را جمعیت در آب است۔ نفس را جمعیت از تصرف علم اکسیر و سنگ پارس و یا تصرف دعوت علم تکسیر است جمع سیم و زر جمعیت تمام تصرف دنیا مراقبہ استدراج است نفس جمعیت تصرف دنیا بازی گری لذات ہوا استدراج و قلب را جمعیت از عنایت تاثیر تصور اسم اللہ ذات لا یحتاج و روح را جمعیت از ہدایت مشاہدۂ قرب اللہ مشرف دیدار پروردگار دوام معراج است۔ نفس دوام در طلب استدراج۔ قلب دوام در طلب عنایت لایحتاج و روح دوام در طلب دیدار معراج است۔ مرشد کامل ہر سہ را چنانچہ نفس قلب روح را از تلقین حاضرات اسم اللہ ذات از تعلیم حاضرات کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بریک قدم و در یک دم طالب اللہ نفس' قلب روح را جمعیت کُل و جو بخش کند کہ طالب مینماید ہر حال و مرید لا یرید۔ بعد ازاں نفس صفت قلب گردد و قلب خصلت روح گیرد و روح در قلب و نفس از غایت جمعیت مطلق بگردد توحید نور۔ دوام مراتب قرب اللہ مشرف دیدار حضور۔

ابیات

دیدار در ہفت علم و ہفت راہ — در یک ہفتہ رسد وحدت الٰہ

این ہفت علم از ہفت آیت یاد کن — تاشوی محرم خدا و ز راز کن

ہفت آیت قرآن اینست۔ آیت وعدہ آیت وعید' آیت امر معروف' آیت نہی منکر' آیت قصص الانبیاء' آیت منسوخ' آیت ناسخ۔

جمعیت تین قسم کی ہے۔ جمعیت نفس جمعیت قلب اور جمعیت روح۔

روح کو جمعیت اس وقت حاصل ہوتی ہے' جب وہ مشاہدۂ معراج سے بانصیب ہو۔ اور قلب کو جمعیت اس وقت حاصل ہوتی ہے' جب وہ قرب خداوندی سے لذت پائے۔ اور نفس کو جمعیت شہوات اور حرص و ہوا کی لذات سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ تینوں جمعیتیں طالب اللہ کے لئے ایسی ہیں۔ جیسے کشتی کے لئے جمعیت دریا کی سطح ہے اور مچھلی کو جمعیت پانی کے اندر ہے۔ نفس کو جمعیت علم اکسیر اور سنگ پارس کے تصرف یا علم تکسیر کی دعوت کے تصور اور سونا چاندی جمع کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ تمام دنیا کے تصرف سے جو جمعیت مراقبہ حاصل ہوتی ہے' وہ استدراج ہے۔ نفسانی جمعیت محض تصرف دنیا اور لذات ہوا و ہوس کی بازی گری ہے۔ اور یہ استدراج ہے۔ قلب کو جمعیت عنایت اور اسم اللہ ذات کے تصور کی تاثیر سے حاصل ہوتی ہے' جس سے وہ لایحتاج ہو جاتا ہے۔ روح کو مشاہدۂ ہدایت سے اور قرب الٰہی سے جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے وہ ہمیشہ کے لئے دیدار الٰہی سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اور یہی اس کی معراج ہے۔ نفس ہمیشہ استدراج کی طلب کرتا ہے۔ اور قلب ہمیشہ عنایت کی طلب میں لگا رہتا ہے' جس سے وہ لایحتاج ہو جاتا ہے۔ اور روح ہمیشہ معراج دیدار کی طلب میں رہتی ہے۔ مرشد کامل ان تینوں کو یعنی طالب الٰہی کے نفس' قلب اور روح کو اسم اللہ ذات کے حاضرات کی تلقین اور کلمۂ طیبہ کے حاضرات کی تعلیم ایک دم میں اور ایک قدم پر جمعیت کلی اس قسم کی بخشتا ہے کہ مرید ہر حال میں لا یرید دکھائی دیتا ہے۔ اور اس کا نفس قلب کی صفات حاصل کر لیتا ہے۔ اور قلب روح کی خصلت اختیار کر لیتا ہے۔ اور روح نفس و قلب میں بہ سبب جمعیت کی زیادتی کے مطلق توحید نور ہو جاتی ہے۔ اور طالب ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے مراتب قرب سے مشرف دیدار حضور ہو جاتا ہے۔

ابیات

دیدار کے لئے سات علم ہیں اور سات ہی راستے ہیں۔ تو ایک ہفتہ میں اللہ تعالیٰ کی وحدت (کے راز) کو پالے گا۔ ان سات علوم کو ان سات آیتوں سے حاصل کر کے یاد کر' تاکہ تو محرم راز خداوندی ہو جائے۔

قرآن شریف کی آیات سات قسم کی ہیں:۔

آیت وعدہ' آیت وعید' آیت امر معروف' آیت نہی منکر' آیت قصص الانبیاء۔ آیت منسوخ۔ آیت ناسخ۔

ہر مراتب از شریعت بکشاید۔ باز ہر مراتب در شریعت در آید۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :۔

اَلنِّهَايَةُ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ ط (۱)

و شریعت قرآن است و طریقت از قرآن بیان است و حقیقت از قرآن عین بخش عیان است و معرفت از قرآن جمعیت بخش جاودان است ۔ و ہر یک مقام قرآن دلالت کنندہ قرب معرفت مشرف دیدار رحمٰن است و ہیچ علم و ہیچ حکمت' ہیچ تصرف از قرآن بیرون نیست و نخواہد شد۔ و درمیان علمای مردہ دل و فقیر زندہ قلب چہ فرق است؟ علماء کہ تصور اسم اللہ ذات و اسم محمد ﷺ نداند' طفل نادان اند و فقیر کہ با تصور اسم اللہ عامل و با تصرف اسم محمد ﷺ کامل و در دنیا و آخرت لایحتاج مانند و جملہ علم در قید تصرف ذات است و اسم اللہ در قید علم نیست کہ اسم اللہ نفس را میست و نابود گرداند و بحضور اللہ رساند۔

قولہ تعالیٰ:۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ط (۲)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :۔

اِنَّ قُرْاٰنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى خَلَائِقِ ط (۳)

---

(۱) الحدیث (۲) سورۃ الانعام ۶: ۵۹ (۳) الحدیث

یہ تمام مراتب شریعت سے منکشف ہوتے ہیں۔ پھر یہ مراتب شریعت میں داخل ہوتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:۔

''آغاز کی طرف رجوع کرنا انتہاء ہے۔''

اور شریعت قرآن شریف ہے۔ اور حقیقت بھی قرآن شریف سے عین ظاہر ہے۔ اور قرآن شریف سے معرفت خداوندی حاصل ہوتی ہے' جس سے جمعیت جاودانی ہاتھ آتی ہے۔ قرآن شریف کا ہر مقام قرب' معرفت اور دیدار رحمٰن پر دلالت کرتا ہے' اور کوئی علم' اور کوئی حکمت اور کوئی تصرف قرآن شریف سے باہر نہیں اور نہ ہوگا۔

مردہ دل عالم اور زندہ قلب فقیر میں کیا فرق ہے؟ یہ کہ جس عالم کو تصور اسم اللہ ذات اور اسم محمد ﷺ کا تصور کرنا نہیں آتا۔ وہ ایک ناداں بچے کی طرح ہے۔ اس کے مقابلے میں فقیر کو اسم اللہ ذات اور اسم محمد ﷺ کا تصور کرنا آتا ہے۔ اس واسطے وہ دُنیا اور آخرت میں عامل' کامل اور لایحتاج ہوتا ہے' تمام علوم اسم اللہ کی قید اور تصرف میں ہیں۔ لیکن اسم اللہ کسی علم کی قید میں نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نفس کو نیست و نابود کر کے حضور الٰہی میں پہنچا دیتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

غیب کی چابیوں کو اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ خشکی اور تری کی تمام چیزوں کو وہ جانتا ہے۔ ہر ایک پتے کے گرنے اور زمین کے اندر کے ہر ایک دانے کو وہ جانتا ہے۔ کوئی چھوٹی بڑی ایسی چیز نہیں' جس کا ذکر قرآن شریف میں نہ ہو۔

جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

''بے شک قرآن شریف خلقت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے''۔

شرح حاجی الحرمین الشریفین

بعضی حاجی حرم و بعضی حاجی کرم۔ ہر کہ با اخلاص وجود خاص با اعتقاد تمام در حرم کعبۃ اللہ در خانہ کعبہ طواف کند تمام حرم و تمام خانۂ کعبہ دیوار جملگی نور انوار و در انوار حاجی مشرف مع اللہ۔ مشاہدۂ دیدار پروردگار۔ حاجی کرم راکلّی شد بر خانہ کعبہ یقین اعتبار ہر کہ فقیر با این مراتب رسد لائق حج طواف خانہ کعبہ شود و اگر حاجی در حرم حضرت مدینہ داخل روضہ مبارک میگردد حرم مدینہ در روضہ مبارک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ در و دیوار نور انوار مشرف می شود بدیدار سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ۔ حاجی کرم این چنین حاجی اہل مجلس دیدار بالیقین باعتبار و اگر حاجی در میدان جبل کوہ عرفات خطبہ بشنود دعا بدست ایستادہ لبیک لبیک وحدک لا شریک لک لبیک گوید تمام میدان و کوہ جبل عرفات جملہ میگردد نور انوار و مشرف میشود مع اللہ پروردگار۔ عیب نیار و عجب مدار۔ برحق است کہ از حق است۔

ابیات

ہر دمی من حاجیم قرب از کرم   کعبہ را در دل بہ بینم نیست غم
ہم صحبتم با مصطفیٰ با ہر دوام   ظاہر و باطن یکی گردد تمام

مرشد کامل ہر کرا نام طالب مرید خواند ہمو دم بانظر توجہ بمعرفت معراج قرب مشاہدۂ دیدار اللہ حضور برساند۔ طالب دوام بمد نظر اللہ منظور۔ مرشد را فرض عین است کہ طالب را باین مراتب رسانیدن حضور ضرور۔

حاجی الحرمین الشریفین کی شرح

بعض حرم کے حاجی ہوتے ہیں اور بعض کرم کے۔ جو شخص وجودی اخلاص اور مکمل اعتقاد خاص سے حرم کعبہ میں بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے تو بیت اللہ شریف اور اس کے تمام در و دیوار نور ہو جاتے ہیں۔ اور اس نور میں حاجی دیدار خداوندی سے مشرف ہوتا ہے۔ اور دیدار پروردگار کا مشاہدہ کرتا ہے۔ وہ حاجی کرم ہے جسے خانہ کعبہ پر کلی یقین اور اعتبار ہو جاتا ہے۔ جس فقیر کے یہ مراتب ہوں اس کے لئے خانہ کعبہ کا طواف اور حج زیبا ہے۔ اور اگر حاجی مدینہ منورہ میں آنحضرت ﷺ کے روضہ اقدس میں داخل ہو تو حرم مدینہ اور روضہ مبارک کی ہر در و دیوار سے نور ٹپکتا ہے جس میں وہ حاجی سرور کائنات ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ اہل دیدار اور بالیقین اعتبار حاجی اگر کوہ عرفات کے میدان میں خطبہ سن کر ہاتھ اٹھا کر لبیک لبیک وحدک لا شریک لک لبیک کہے تو تمام میدان اور کوہ عرفات نور ہی نور ہو جائیں۔ اور وہ اللہ پروردگار کے دیدار سے مشرف ہو۔ اس پر عیب جوئی نہ کر۔ اور تعجب نہ ہو۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برحق ہے۔

ابیات

مجھے اس کے کرم سے اس کا قرب حاصل ہے۔ ہر لحظہ میرا حج ہو رہا ہے۔ میں کعبہ کو اپنے دل میں دیکھتا ہوں مجھے کچھ غم نہیں ہے۔

میں ہمہ وقت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صحبت میں رہتا ہوں۔ میرا ظاہر و باطن مکمل طور پر یکساں ہو گیا ہے۔

مرشد کامل جس طالب مرید کا نام لیکر توجہ کرتا ہے اسے اسی گھڑی معرفت معراج قرب اور مشاہدۂ دیدار تک پہنچا دیتا ہے۔ اور طالب ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہو جاتا ہے۔ اور طالب دائمی طور پر اللہ تعالیٰ کو مد نظر رکھتا ہے۔

مرشد کامل ہر کرا طالب مرید خواند جملہ گنج تصرف اکسیر کیمیاء ہنر وتکثیر کیمیاء دعوت نظر آنچہ بروی زمین است خزائن اللہ سیم وزر طالب را نصیب گرداند۔

بیت

باھوؒ کاملان را در عمل ہر کیمیاء   از خود دهند یا میدهانند از خدا

کامل مرشد ہر کرا طالب مرید خواند مرتبہ ولی اللہ از مرتبہ بادشاہ ظل اللہ فایق تر گرداند کہ در نظر فقیر خدا بادشاہ سائل عاجز مفلس گدا۔ مرشد کامل کہ طالب مرید را می بخشد تصور اسم اللہ ذات بعین العیانی در قید قبض در حکم در آید ملک ملک سلیمانی مرشد کامل طالب مرید خود را در عمل ہر تصرف و ہر کیمیاء سنگ پارس عنایت تمام کہ بادشاہ در خدمت او مثل حلقہ بگوش جان فدا غلام در زندگی تمام عمر ماہ سال قیام داشتہ باشد۔

ابیات

من غنیم بادشاہ ہم با خدا   بادشاہ در نظر من مفلس گدا
احتیاجی نیست ما را سیم و زر   غالبم باموسیؑ غالب بر خضرؑ
ہر تصرف از تصور بردہ ایم   کونین را در حکم خود آوردہ ایم
سنگ پارس در نظر من بیشمار   صد زبانم ہمچو تیغی ذوالفقار
حوصلہ باید وسیع طالب بود   طالب کم حوصلہ دشمن شود
عاقلان را محرمیت سر عطاست   احمقان را محرمیت سر خطاست
کس نیابم طالبی توفیق تر   کم حوصلہ لائق نباشد سیم و زر

مرشد پر فرض عین ہے کہ وہ طالب کو ان مراتب پر ضرور پہنچائے۔ کامل مرشد جس طالب مرید کو چاہے اکسیر کیمیاء ہنر تکثیر کیمیاء دعوت اور تمام خزانوں کا تصرف اور روئے زمین کے تمام الٰہی خزانوں اور سیم وزر کا تصرف طالب اللہ کو نصیب کرا دے۔

بیت

اے باھوؒ! عارف کاملوں کا ہر کام و عمل کیمیاء سونے بنانے والا ہے یا تو وہ خود ہی دے دیتے ہیں یا وہ خدا سے دلا دیتے ہیں۔

کامل مرشد اپنے جس طالب مرید کو چاہے ولی اللہ کے مرتبہ پر پہنچا سکتا ہے اور اسے بادشاہ اللہ کے سائے کے مراتب سے فائز تر کر سکتا ہے۔ کیونکہ فقیر کی نگاہ میں بادشاہ سائل عاجز و مفلس ہوتا ہے۔ کامل مرشد جس طالب مرید کو اسم اللہ ذات کا تصور بخشتا ہے ملک سلیمانی عین العیانی اس کے قبضہ اور حکم میں آ جاتا ہے۔ کامل مرشد اپنے مرید کو عملی طور پر ہر ایک تصرف ہر ایک کیمیاء اور عنایت کا سنگ پارس پوری طرح عنایت کر سکتا ہے۔ جس سے بادشاہ اس کی خدمت میں تمام عمر کے لئے جان فدا حلقہ بگوش غلام ہو جاتا ہے۔

ابیات

میں فنا فی اللہ ہو کر غنی اور بادشاہ ہو گیا۔ میری نظر میں بادشاہ مفلس اور گداگر ہیں۔ مجھے سونے چاندی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب ہوں اور خضر علیہ السلام پر بھی غلبہ رکھتا ہوں۔

میں نے اپنے تصور سے ہر تصرف حاصل کر لیا ہے۔ اور دونوں جہانوں کو اپنے حکم میں لے آیا ہوں یعنی دونوں جہانوں کو اپنا ماتحت و فرمانبردار کر لیا ہے۔

میری نظر میں سنگ پارس بیشمار ہیں۔ ذوالفقار تلوار کی طرح میری سو زبانیں ہیں جن کا کہا خطا نہیں ہوتا۔

طالب مولیٰ کا حوصلہ بلند اور وسیع ہونا چاہئے۔ کم ہمت بے حوصلہ طالب اپنا دشمن ہوتا ہے۔

عقلمندوں کے پاس کچھ نہ ہونا خصوصی عنایت الٰہی ہے۔ بیوقوفوں کے پاس کچھ نہ ہونا ان کی سراسر خطا ہے۔

میں کسی طالب کو زیادہ توفیق والا نہیں پاتا۔ کم حوصلہ شخص سونے چاندی کے لائق نہیں ہوتا۔

ابیات

کس نیابم طالبی حق حق طلب　　میرسانم با حضوری را ز رب

نفس و قلب و روح را بگذار تو　　تا بیابی معرفت دیدار او

آنچه می بینی ولی باشد چه بود　　جثہ شد نور وحدت می ربود

این مراتب روز اوّل اولیاء　　روز اوّل اولیاء را شد لقاء

جمیع اولیا بمجمل ولی را خطاب فقیر است۔ این حقیقت را چہ داند کہ احمق بہ نفس اسیر است۔

ابیات

آنچہ می یابم بیابم از خدا　　آنچہ می بینم بہ بینم از لقاء

درمیانش کس نگنجد ہیچ کس　　عاشقان را بس بود اللہ بس

جبرائیلش در نگنجد این مقام　　این شرف امت محمدؐ والسّلام

ہر کتابی را جوابی حق طلب　　ہر کہ حق از حق نہ بیند از کلب

از مطالعۂ علم طالع باقتضاء　　علم ذکر و فکر باز دارد از خدا

شد مطالعہ معرفت توفیق تر　　خوش بین دیدار عارف با نظر

ہم ناظرم ہم حاضرم ہم حق راہ نما　　طالبان را می برم وحدت لقاء

چون در آیم لامکان بالا مکان　　کونین پر پشہ بود بین باعیان

ابیات

میں کسی طالب حق کو اللہ تعالیٰ کا چاہنے والا نہیں پاتا۔ تو اللہ تعالیٰ کی طلب کر۔ میں تجھ کو اس کی بارگاہ میں لے جاتا ہوں۔ اور رب کا رازدار بناتا ہوں۔

تو نفس وقلب اور روح کو چھوڑ دے۔ تاکہ تو اس کے دیدار کی پہچان حاصل کر سکے۔

اور وہ جو تو دیکھے گا ولی ہوگا جیسا کہ ہونا چاہیے تھا۔ جسم نورانی ہو گیا اور وہ وحدت تک لے گیا۔

اولیاء اللہ کو یہ مراتب پہلے دن ہی حاصل ہو جاتے ہیں۔ اولیاء اللہ کو پہلے دن ہی دیدار خداوندی نصیب ہو جاتا ہے۔

تمام اولیاء اللہ کے مجموعہ کا خطاب فقیر ہے۔ اس حقیقت کو وہ شخص کیا جانے جو احمق ہے اور نفس کا قیدی بنا ہوا ہے۔

ابیات

جو کچھ مجھ کو ملتا ہے اللہ تعالیٰ کا دیا ملتا ہے جو کچھ میں دیکھتا ہوں اسی کی تجلیات سے دیکھتا ہوں۔

اس کے درمیان غیر کی گنجائش نہیں ہوتی۔ عاشقوں کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہوتا ہے اور بس۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کو یہ مقام حاصل نہیں ہے۔ یہ شرف صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کو حاصل ہے۔ اور سلام ہو۔

ہر کتاب کا ایک جواب ہے۔ حق کی طلب کر۔ جو کوئی حق کو حق سے نہ دیکھے وہ کتا ہے۔

علم کے مطالعہ سے منشائے خداوندی کے ساتھ نصیبہ بنتا ہے۔ علم ذکر وفکر اللہ تعالیٰ سے باز رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے معرفت خداوندی کا مطالعہ بڑھ جاتا ہے۔ تو عارف باللہ کو خوش عقیدگی کی نگاہ سے دیکھ۔

میں دیکھنے والا بھی ہوں۔ ہر مقام پر حاضر بھی ہوں اور حق کا راستہ دکھانے والا بھی ہوں۔ طالبوں کو وحدت دیدار خداوندی کی طرف لے جاتا ہوں۔

جب میں لامکان والے کے ساتھ لامکان میں داخل ہوتا ہوں تو یہ دونوں جہاں حقیقت میں مچھر کے پر کے برابر نظر آتے ہیں۔

لامکان ملک است ملک لازوال نہ مطالعہ علم فی شد قیل و قال

نیست آب و باد آتش خاک را ہر طرف کردم نظر بینم لقاء

این شرف امت محمدؐ باشرف ہر علم را کرد حاصل از حرف

آن مقامی نور پاک و پاک تر سیاح توحید است شد عارف خضرؑ

نہ علم نہ صوت نہ حرف نہ آواز عین برسد عین باشد عین راز

عین را باعین دیدن شد روا علم خواند عین علم باللقاء

بر باھوؒ شد غالب بدیدار ختم نیست باھوؒ یا ھُو در جان تنم

مراتب فقیر ومراتب ومراتب ترک توکل ومراتب مست الست درطریقہ کامل قادری است۔ دیگر یکہ دعویٰ کند لافزن' دروغ سخن۔ اوّل آدمی راچشم باید شناسای اوّل۔ کسیکہ ظاہر باطن از عقل شعور مجلس حضور فرض عین است ضرور چشم بینای علم دانش دانائی حاصل کند وجاہل رسوای ترک دھد۔ بعدازان لائق است کہ طلب مرشد وطلب پیر وطلب علم وطلب تصرف وطلب گنج وطلب جمعیت کند ودر معرفت فقر قدم زند۔ از باطن آباد مبارک باد۔ طالب مرشد رانی شناسد ومرشد چنان می شناسد طلب طالب را' چنانچہ شناسد قسمت اہل قسمت را۔ طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِہٖ ط (۱) معشوق عاشق راشناسد وعاشق معشوق را' چنانچہ بندہ خدارا میشناسد وچنانچہ عالم علم رامیشناسد وچنانچہ پیر مرید رامیشناسد وچنانچہ پدر پسر رامیشناسد وچنانچہ استاد شاگرد رامیشناسد وچنانچہ

---

(۱) الحدیث

ابیات

لامکان ایسا مُلک ہے' جس کو زوال نہیں ہے۔ نہ اس کا علم مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ نہ قیل وقال (بحث ومباحثہ) سے۔

پانی' ہوا' آگ اور مٹی کچھ نہیں ہے۔ میں نے جس طرف بھی نظر کی' دیدار خُداوندی کو ہی دیکھا۔

یہ شرف حضرت محمد ﷺ کی شرافت سے آپ کی اُمت کو حاصل ہے۔ کہ ہر علم کو حرف بحرف حاصل کر لیا ہے۔

نُور کا وہ مقام پاک ہے' بلکہ بہت زیادہ پاک ہے۔ مقام توحید کی سیر وسیاحت کرنے والا حضرت خضر علیہ السلام کی طرح عارف باللہ ہے۔

حقیقت ذات عین ذات تک پہنچ جاتی ہے۔ حقیقی راز یہی ہے۔ ایسا علم نہ تو علم کے پڑھنے سے' نہ ظاہری حالات سے' نہ حروف سے ہو سکتا ہے اور نہ آواز سے ہو سکتا ہے۔

حقیقت ذات باری تعالیٰ کا دیدار حقیقت کے ساتھ کرنا جائز ہے۔ علم پڑھنا دراصل اس کے دیدار کا علم ہے۔

باھوؒ پر دیدار کا غلبہ ہے اور دیدار اس پر ختم ہے۔ اور بس باھوؒ باھو نہیں رہا۔ بلکہ ھُو ہو گیا ہے' جیسے میرے جسم میں جان ہے۔

فقیر ترک وتوکل اور مست الست کے مراتب کامل قادری کے طریقہ میں ہیں۔ اگر کوئی دوسرا دعویٰ کرے' تو لاف زن اور جھوٹا ہے۔ اس کی تمیز کے لئے سب سے پہلے شناخت کرنے والی آنکھ چاہئے۔ جس شخص کا ظاہر وباطن باشعور ہے۔ اور اسے حضوری مجلس حاصل ہے' اس پر فرض عین ہے کہ علم ودانش اور دانائی حاصل کرے اور جہالت ورسوائی کو ترک کرے۔ اور بعد ازاں مُرشد پیر علم تصرف گنج اور جمعیت کی طلب کرے۔ اور معرفت فقر میں قدم رکھے۔ ایسے باطن آباد کو مبارک ہو۔ طالب مُرشد کو نہیں پہچان سکتا۔ طلب طالب کو اس طرح پہچان لیتی ہے' جس طرح قسمت' قسمت والوں کو۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

"رزق کی طلب موت کی طلب سے سخت (مشکل) ہے۔"

عاشق معشوق کو اور معشوق عاشق کو اس طرح پہچان لیتا ہے' جس طرح کہ بندہ خُدا کو پہچان لیتا ہے۔ عالم علم کو پہچان لیتا ہے اور جیسے پیر مُرید کو پہچان لیتا ہے جس طرح باپ بیٹے کو پہچان لیتا ہے' جیسے استاد شاگرد کو پہچان لیتا ہے اور جس طرح غلام آقا کو

غلام خداوند را ہمیشہ شناسد و چنانچہ اسپ کار ہمیشہ شناسد۔

بیت

چشم ظاہر با چشم و ز دل نگر چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

شرح فقیر

مُرشد کامل را تماشا کن کونین را بر ہر دو چشم بیجانست ' چنانچہ شیشہ و عینک بر ہر مردمک روشنی چشم۔ این مراتب چشم بصر است از برای فقیر از چشم سر برآید و در چشم عیان میدر آید کہ چشم عیان معرفت مشاہدہ معراج دیداری نماید و از دیدار تماشای دیدار میکشاید۔ معرفت مردود و عارف مُرتد بسیار است کہ دیگر را می بیند بجز دیدار پروردگار۔

ابیات

این معرفت مردود عارف بی حیا آن معرفت فی اللہ می بیند لقاء

در معرفت عارف بود عیسیٰ صفت مُردہ را زندہ کند با معرفت

معرفت معراج عارف باحضور کی بود این عارفان اہل از غرور

عارف دو قسم است :عارف فقیر اولیای۔ عارف طیر سیر ہوا۔ عارف رُوحانی و عارف لامکانی و عارف حیات و ممات یکی ' اگر چہ ظاہر از خلق جُدا غایت از مردم نظر از قوت مراتب ممات بر اہل حیات غالب تر ' اگر چہ خلق میداند زیر خاک در قبر ملک قبر قُرب است۔ با خدای و دوام ہم مجلس است با حضرت محمد ﷺ۔ اولیاء اللہ فقیر ' چنانچہ در حیات مردم را طالب مرید تعلیم علم و تلقین معرفت مکند در ممات دو چندان ازان کہ در حیات میبودند ممات و در ممات حیات ' بلکہ از تصور اسم اللہ ذات از حیات و ممات ہر دو نجات فنا فی اللہ فی ہُو حید ر نور برکات۔

اور گھوڑا اپنے سوار کے کام کو پہچانتا ہے۔

بیت

ظاہری آنکھ کو چھوڑ۔ باطنی آنکھ سے دیکھ۔ ظاہری آنکھ تو گدھا اور بیل بھی رکھتے ہیں۔

شرح فقیر

یاد رہے کہ جو فقیر مُرشد کامل دونوں جہان کا مشاہدہ کرنے والا ہے ' اس کی دونوں آنکھیں ایسی ہوتی ہیں جیسے شیشہ اور عینک اور ہر آنکھ کی پُتلی میں آنکھوں کی روشنی۔ یہ مراتب چشم بصر کے ہیں۔ فقیر سر کی آنکھیں رکھتا ہے۔ وہ ظاہری اور باطنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ ظاہر آنکھ سے معرفت اور معراج دیدار کا مشاہدہ کرتا ہے اور دیدار کر کے دیدار کروا بھی سکتا ہے۔ جو عارف اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو دیکھے ' تو ایسے عارف کی معرفت مردُود ہے اور عارف مُرتد بہت ہیں۔

ابیات

ایسی معرفت مردود ہے اور اس معرفت کا عارف بے غیرت اور بے حیا ہے ' اگر وہ معرفت اور دیدار خداوندی میں غیر اللہ کو شریک کرے۔

عارف معرفت میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی صفات رکھتا ہے۔ وہ مُردہ دل کو معرفت سے زندہ دل کر دیتا ہے۔

عارف کو معرفت میں معراج بارگاہ الٰہی کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اہل غرور عارفوں کو بھلا یہ بات کہاں نصیب ہو سکتی ہے؟ عارفوں کی دو اقسام ہیں :۔

(۱) عارف فقیر اولیاء (۲) عارف طیر سیر ہوا۔

عارف رُوحانی اور عارف لامکانی کے لئے موت و حیات برابر ہے۔ اگر چہ ظاہر میں موت کے مراتب کی قوت کی وجہ سے لوگوں کی نظروں سے غایت درجہ غائب ہوتے ہیں ' لیکن اہل حیات سب پر غالب ہوتے ہیں اگر چہ مخلوق انہیں جانتی ہے کہ وہ خاک کے نیچے سوئے ہوئے ہیں ' لیکن وہ قبر ان کے لئے قرب ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ہمیشہ ہم مجلس ہوتے ہیں۔ اولیاء اللہ فقیر جس طرح زندگی میں لوگوں کو طالب اور مُرید کر کے تعلیم علم و تلقین معرفت کرتے ہیں ' اسی طرح موت کے بعد بھی بلکہ حیات سے دو چند کہ زندگی میں مرے ہوئے تھے اور موت میں حیات رکھتے تھے ' وہ ارشاد و تلقین میں مصروف رہتے ہیں۔ کیونکہ اسم اللہ ذات کے تصور کے سبب وہ حیات و موت دونوں سے نجات حاصل کر کے فنا فی اللہ و فنا فی ہُو حید اور فنا فی النور برکات ہوتے ہیں۔

ابیات

اولیاء ہرگز نباشد در قبر با خدا بیرون جثہ قبر ز و
بنام گشتن شود حاضر قبر بر دوام مجلس مصطفیٰ باحضوری
حضور یا و جواب با کامل پیش قبور از اہل کن طلب مطالب ہر
لامکان در برند خود با را جثہ نشان و نام بی گمنام قبر بعضی
ساختن رفیقی خود با کند حاضر یافتن نامی لوح مطالعہ از

عارف وفقیر اولیاء صاحب منصب' ہر کرا درویش ولی اللہ خوانند' حقیقت حال' ماضی' مستقبل ہر یکی را میداند و آنچہ در کونین گنج خزائن اللہ کلی وجز تصرف است' از وہیچ مخفی و پوشیدہ نماند۔ ہر کہ گوید نداند وہر کہ داند نگوید' و کامل صاحب اختیار است' خواہ گوید۔ خواہ نگوید۔ این قال من بر حال من۔ نیز

شرحِ اولیاء اللہ

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ :۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ ط (۱)

این مراتب مُرشد اہل دیدار است۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ط (۲)

بیت

بصر از اہل بوند این عارفان نظر یک در جہان آن و جہان این

مُرشد کامل آنست کہ اوّل طالب صادق را از تصور اسم اللہ ذات حاضرات جملہ ارواح انبیاء و اولیاء اللہ حاضر گرداند و با قوت اسم اللہ ذات لامکان مشرف دیدار باخُدا رساند کہ تمام عمر احتیاج مجاہدہ' چلّہ و ریاضت و خلوت ماند۔ اوّل مُرشد کامل را این مرتبہ امتحان است۔

---

(۱) عین العلم شرح زین الحکم از حضرت ملا علی قاریؒ (۲) نقل از عین العلم وشرح برزخ

ابیات

اولیاء اللہ جسم کے ساتھ قبروں سے نکل کر واصل باللہ ہوتے ہیں۔ اولیاء اللہ قبروں میں ہرگز مقید نہیں رہتے۔

اولیاء اللہ حضور ﷺ کی مجلس میں ہمیشہ حاضر رہتے ہیں۔ ولی صرف اللہ تعالیٰ کا نام لینے سے اپنی قبر میں حاضر ہو جاتا ہے۔

تمام مقاصد اہل قبور سے طلب کر۔ ولی کامل سامنے تشریف لا کر اس کا جواب دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے بعض اولیاء اللہ کی قبریں غائب ہو گئی ہیں اور وہ بے نام و نشان رہ گئے ہیں' کیونکہ وہ اپنے وجود کو اپنے ساتھ لامکان میں لے گئے ہیں۔

لوح محفوظ کے پڑھنے سے ان کے نام پاتے ہیں۔ وہ اپنا ساتھی بنانے کے لئے حاضر کرتے ہیں۔

عارف اور فقیر اولیاء صاحب منصب جسے درویش ولی اللہ کہا جاتا ہے' اسے ماضی' حال اور مستقبل کے حالات کا اچھی طرح علم ہوتا ہے اور دونوں جہان کے کُل و جز خزائن الٰہیہ کا تصرف اسے حاصل ہوتا ہے اور اس سے کوئی چیز بھی مخفی اور پوشیدہ نہیں ہوتی۔ جو شخص کہتا ہے' وہ جانتا نہیں اور جو جانتا ہے وہ کہتا ہی نہیں۔ لیکن کامل کو اختیار ہے وہ خواہ کہے یا نہ کہے۔ یہ میری بات میرے حال پر دلالت کرتی ہے۔

شرحِ اولیاء اللہ

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

''خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ کے دوست کبھی نہیں مرتے' بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہو جاتے ہیں''۔ ''مرنے سے پہلے مر جاؤ''۔ یہ مراتب اہل دیدار مُرشد کے ہیں۔

بیت

یہ جہاں اور وہ جہاں جس کی ایک نظر میں ہوں' اہل بصیرت کے نزدیک عارف یہی ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ کامل مُرشد وہ ہے جو پہلے طالب صادق کے لئے اسم اللہ ذات کے حاضرات کے تصور سے تمام انبیاء اور اولیاء اللہ کی ارواح کو حاضر کر دے اور اسم اللہ ذات کی قوت کے ساتھ اسے دیدار خداوندی سے مشرف کر کے لامکان میں خُدا تک پہنچا دے' تاکہ تمام عمر کے لئے وہ تنہائی' مجاہدہ' چلّہ اور ریاضت سے بے نیاز ہو جائے۔ کامل مُرشد کا یہ مرتبہ پہلا امتحان ہے۔ جو مرشد ان صفات سے متصف نہیں' وہ خود راہزن ہے۔

مُرشد کہ بدین صفت موصوف نباشد راھزن طالب ثانی شیطان است۔ یا آنکہ طالب احمق گاؤ خر حیوانست کہ بی معرفت کور چشم بی عیان (است) ویا آنکہ طالب بی شعور طفل نادان است۔

بیت

بہ قبر رو تا شود مطلب تمام · معمد با تو رُوحانی ہر مقام

قولہٗ تعالیٰ:۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ط (۱)

بیت

ہرکہ گوید مُردہ آن مُردہ ای · اولیاء با خود حیاتی بُردہ ای

اولیاء زندہ شود با اسم ذات · و ز خلائق ازھمی باید نجات

اوّل بر مُرشد کامل فرضِ عین است کہ نفس طالب را جمعیت بخشد و جمعیت نفس در تمام تصرف دُنیا لذّت مُردار است۔ بغیر از لذّت دُنیا جمیع مُردار نفس را بر مُرشد ہرگز نشود اعتبار اگرچہ ظاہر طالب سرزنش خواند استغفار ھزار بار۔ از بسیاری دُنیا مُردار نفس میشود بیزار۔ بعد ازان نفس مطمئنہ گردد لایق دیدار پروردگار کہ پارچہ نجس را گازر پاک کند از گندگی و بندگی ہر دو در یک جا نگنجد۔ دیدار و مُردار ہر دو در یک خانہ نباشد بطن وجود چنانچہ کفر و اسلام یہود و مسلمان۔ مُرشد یکہ اوّل توفیق جیفہ تصرف تمام دُنیا مُردار نداند بہ تحقیق دیدار نداند بہ تحقیق یکی سپارد۔ مطلب اینست کہ ظاہر تصرف گنج طالبان را توفیق است و باطن کل و جز مقامات ذات صفات در آوردن

(۱) سورۃ البقرہ ۲:۱۵۴

اور اس کا طالب شیطان ثانی ہے۔ یا یہ کہ وہ طالب احمق بمنزلہ گائے اور گدھے کے حیوان ہے جو بے معرفت اندھا اور نابینا ہے اور یا یہ کہ وہ طالب بے شعور ناداں بچہ ہے۔

بیت

کسی عارف فقیر کی قبر پر چلہ کشی کرتا کہ تجھے پُورا مقصد حاصل ہو۔ کیونکہ یہ رُوحانی تجھ کو ہر مقام پر لے جاسکتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"جو لوگ راہ خدا میں قتل ہوئے ہیں اُنہیں مردہ نہ کہو۔ وہ تو دراصل زندہ ہیں۔ لیکن تُم ان کے بارے میں شعور نہیں رکھتے۔"

بیت

جو کوئی اولیاء اللہ کو مُردہ کہے وہ خود مُردہ ہے۔ اولیاء اللہ اپنے ساتھ حیات جاوداں لے کر گئے ہیں۔

اولیاء اللہ اسم ذات کے تصوّر سے زندۂ جاوید ہو جاتے ہیں۔ مخلوق سے ان کو کوئی سروکار نہیں ہوتا وہ اُن سے نجات چاہتے ہیں۔

مُرشد کامل پر پہلے فرض عین ہے کہ طالب کے نفس کو جمعیت بخشے۔ اور نفس کی جمعیت تمام تصرّف دُنیا میں لذّات سے ہوتی ہے جو مردار ہے۔ تمام لذّات دُنیا کے بغیر مُردار نفس کو مُرشد پر ہرگز اعتبار نہیں آتا۔ خواہ ظاہر میں طالب کی سرزنش ہی کیوں نہ کی جائے۔ (جب اسے جمعیت حاصل ہو جاتی ہے تو) دنیاوی بہت سی لذّات سے اس کا مردار نفس بیزار ہو جاتا ہے اور وہ ہزار بار استغفار پڑھتا ہے۔ بعد ازاں نفس مطمئنہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح پاک وصاف ہو جاتا ہے جس طرح کہ دھوبی گندے کپڑوں کو صاف کر دیتا ہے۔ گندگی اور بندگی دونوں ایک جگہ اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ دیدار اور مُردار دونوں بطن وجود کے ایک مکان میں نہیں رہ سکتے، جس طرح کفر اور اسلام اور اہل یہود اور مسلمان۔ جو مُرشد اوّل تمام دنیائے مُردار کے تصرّف کی توفیق کو نہیں جانتا۔ وہ دیدار کس طرح کروا سکتا ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ ظاہر میں طالبین کا دُنیاوی خزانوں پر تصرّف کرا دینا توفیق ہے۔ اور باطن میں ذات وصفات کے تمام کل وجز مقامات قُرب خداوندی سے طے کرا دینا تحقیق ہے۔

طی از قرب اللہ تحقیق است۔ مُرشد کہ نہ خبر از توفیق دارد و نہ از تحقیق دارد ہر آنکس مُرشد احمق است از طریق اہل زندیق بعضی مُرشد دعویٰ کنند دیدار و در قید مُردار و بعضی مُرشد دعویٰ کنند لقاء و در طلب دُنیا احمق بی حیاء۔ مُرشدی و طالبی نہ آسان کار است۔ در مُرشدی و طالبی تمام تصرف در کار و حاصل کردن عظیم سرِّ اسرار پروردگار۔ در شریعت ہوشیار۔ از کفر شرک بدعت بیزار۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس

ابیات

ہر کرا مرشد شود آن راہبر حاضر و ناظر بود صاحب خبر
احتیاجی کس ندارد شد غنی روز و شب حاضر بود مجلس نبیؐ

اوّل مُرشد را باید کہ مُرشدی خود اثبات کند و مُرشد را از اثبات دو گواہ است۔ از حاضرات اسم اللہ ذات طالب گرامی بر در مشاہدۂ دیدار۔ دوم گواہ مُرشد بر طالب عطا بخش کند گنج تصرف بسیار شمار۔ و طالب را نیز طالبی چہ طور است میشود اثبات۔ یکی مال و جان تصرف کند آنچہ مُرشد را در کار است۔ دوم گواہ طالب در حکم مُرشد با اختیار۔ ہر کار یکہ کند بغیر از جاری حکم مُرشد نکند، خواہ کار دین۔ خواہ کار دنیا۔ آخر انتہاء فقر و معرفت درویش اولیاء اللہ چیست و چہ باشد؟ بجثہ نُور با خدا و با کُل مخلوقات حضور، چنانچہ آفتاب ہمہ جا حاضر بود۔ فیض روشنی دھد۔ اینست جثہ مشرّف دوام دیدار۔ این چنین صاحب جثہ بزبان نطق در گویائی در آید۔ چون ظاہر لب بجنباند، خدا داند کہ بما ہم سخن است و ارواح انبیاء و اولیاء اللہ و ارواح مؤمن مسلمان میدانند کہ بما ہمسخن است و جملہ مؤکل و فرشتہ میدانند کہ بما ہمسخن است و جن و انس میدانند کہ بما ہمسخن است و ظاہر مردم

جو مُرشد کہ نہ توفیق کا علم رکھتا ہے اور نہ ہی تحقیق کا۔ وہ سراسر بیوقوف اور بے دین ہے۔ بعض مُرشد دیدار کا دعویٰ کرتے ہیں۔ حالانکہ نفس مردار کی قید میں پھنسے ہوتے ہیں اور بعض مُرشد ملاقات خداوندی کا دعویٰ کرتے ہیں، حالانکہ دنیا کی طلب میں بیوقوفوں اور بے حیاؤں کی طرح مشغول ہوتے ہیں۔ طالبی اور مُرشدی کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس میں ہر کام کا تصرف حاصل کرنا پڑتا ہے۔ یہ عظیم سرِّ اسرارِ الٰہی ہے۔ شریعت میں ہوشیار رہے اور کفر، شرک اور بدعت سے بیزار ہونا چاہیئے۔

اللہ بس باقی ہوس

ابیات

جس کسی کا کوئی مُرشد ہو جاتا ہے، وہ راہبر کہلاتا ہے۔ وہ مُرشد حاضر و ناظر ہوتا ہے اور صاحب خبر ہوتا ہے۔ وہ دن رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہتا ہے، اسے کسی شخص کی احتیاج نہیں رہتی اور وہ غنی ہو جاتا ہے۔

مُرشد کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنا مُرشد ہونا ثابت کرے۔ مُرشد ہونے کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔

۱۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات سے طالب کو اللہ تعالیٰ کی یاد میں لا کر مشاہدۂ دیدار سے مشرّف کرے۔

۲۔ طالب کو بیشمار خزائن کا تصرف عطا کرے۔

طالب میں بھی دو باتوں کا ہونا لازمی ہے: (۱) مال و جان خرچ کرے، جو کچھ مُرشد کو درکار ہے۔ (۲) طالب مُرشد کے اختیار اور حکم میں رہے۔ جو کام بھی کرے، بغیر حکم مُرشد کے نہ کرے۔ خواہ دین کا کام ہو، خواہ دُنیا کا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فقیر، درویش اور اولیاء اللہ کی معرفت کی انتہاء کیا ہے اور کیا ہونی چاہیئے؟ یہ کہ اس کا جسم نُورِ خدا سے معمور ہو۔ اور کُل مخلوقات کے ساتھ ہو۔ جیسا کہ سورج ہوتا ہے کہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے اور روشنی کا فیض پہنچاتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں، جن کا جسم ہمیشہ دیدار خداوندی سے مشرّف ہوتا ہے۔ اس قسم کا صاحب جسم جب زبان سے بات کرتا ہے تو اگرچہ وہ بظاہر لب جنبانی کرتا ہے، مگر وہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ انبیاء اور اولیاء اللہ کی روحیں، مؤمن مسلمان کی روحیں خیال کرتی ہیں کہ ہم سے ہمکلام ہوا ہے اور تمام مؤکل اور ملائکہ جانتے ہیں کہ ہم سے ہمکلام ہے اور جن و انس بھی خیال کرتے ہیں کہ ہم سے محوِ گفتگو ہے اور خاص و عام بظاہر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سے ہمکلام ہو رہا ہے۔

خاص و عام میدانند کہ بما ہم سخن است۔ بقیت جثہ نور ہر مقام کسیکہ درآید ی بیند حضور۔ چنانچہ حضرت سلطان بایزید بسطامی کی سال باخدا ہمسخن بودم و خلق میدانست کہ بما ہمسخن است۔ این جثہ عظیم سخن از مراتب کنہ از اسم اللہ ذات کُن۔ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ط (۱)

ہر دو جہان را در یکدم تصرف قید قبض در حکم آوردن آسان کار است۔ از نفس خلاص شدن خیلی مشکل و دشوار است۔ مگر تصور ذات و تصرف غایت درجات از کنہ۔ خواندن قرآن آیات و باترتیب خواندن کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

ابیات

نبودی کس نبودی ہیچ کس ۔۔۔ خلکہ بودم باخدا بودیم ای اہل از ہوس
شد مرا دیدار دائم در آئینہ عین از نما ۔۔۔ زان بقایم زان بقایم یافتم من از خدا
بر تنم ہر موی عارف شد وجود معرفت ۔۔۔ احتیاج نیست ذکرش ہر کرا این شد صفت
باھوؒ رابدنام کردی خویش راپس نام تن ۔۔۔ تن ولایت لایزالی لامکان دارالامن

ہر کرا جثہ نور الحق انوار پختہ معرفت مشاہدہ معراج دیدار پروردگار نور۔ این چنین جثہ اسرار در دنیا بچشم سر از قبر برآمدہ ملاقات کند و ہم سخن شود و ہم صحبت دوام

---

(۱) سورۃ البقرہ ۲: ۱۱۷

یہ وہ مقام ہے جہاں جسم سراسر نور ہو جاتا ہے۔ جو شخص اس مقام میں آتا ہے وہی مقام حضوری کو دیکھتا ہے۔ چنانچہ حضرت سلطان بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ میں تیس (۳۰) سال اللہ تعالیٰ سے ہمکلام رہا لیکن لوگ یہ خیال کرتے رہے کہ میں اُن سے ہمکلام ہوتا ہوں۔ عظیم جسم سے یہ بات اسم اللہ ذات کے کُنہ کی مراتب کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔

"وہ جس کام کو کرنا چاہے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا بس وہ وہیں ہو جاتا ہے۔"

نیز اسم اللہ ذات سے دونوں جہاں کو اپنے تصرف و قبضہ میں کر لینا آسان کام ہے لیکن نفس کے برخلاف ہونا بہت مشکل اور دشوار ہے۔ ہاں تصور ذات اور کنہ سے تصرف غایت درجات کی وجہ سے اور قرآنی آیات کے پڑھنے اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے باترتیب پڑھنے سے آسانی سے نفس کی مخالفت کی جا سکتی ہے۔

ابیات

انسان کچھ نہیں ہوتا آدمی کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اے اہل ہوس! میں جو ہوں اس لئے کہ میں خُدا کے نور میں فنا ہو کر باقی ہو گیا ہوں۔

مجھ کو دیدار کی دولت ہمیشہ کے لئے حاصل ہے۔ اس لئے کہ میں شیشہ دل میں مشاہدہ ذات کرتا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے خُدا کی طرف سے مرتبہ بقاء حاصل کر لیا ہے۔

عارف کے جسم کا ہر بال معرفت کا وجود ہو جاتا ہے۔ جس کو یہ صفت حاصل ہو جائے۔ اس کو ذکر زبانی کی حاجت نہیں رہتی۔

تو نے باھوؒ کو بدنام کر دیا۔ لیکن خود تو جسم و نام کی فکر میں ہے۔ حالانکہ جسم اس لم یزل کی ولایت ہے اور لامکان امن کا گھر ہے۔

یاد رہے کہ جس کا جسم انوار حق کے نور سے پختہ ہے اسے معرفت مشاہدہ معراج اور نور دیدار پروردگار حاصل ہے۔ اس قسم کا جسم اسرار دُنیا میں سر کی آنکھ سے قبر سے نکل کر ملاقات کرتا ہے اور ہمکلام اور ہم صحبت ہوتا ہے ظاہر و باطن میں

ظاہر و باطن بہ نظرِ منظور تمام مشرف خدا و مجلس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ و روحانی انبیاء و اولیاء اللہ۔ برین غیب عیب مبر و برین غیب عجب مدار و عیب تیار کہ از قوم کفار میشوی از اہل زنار لائق نار۔ توبہ بکن هزار بار استغفار۔

حدیث

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا يَمُوْتُوْنَ ط (۱)

واقع شد در عالم و عالم باللہ فقیر ہمین فرق است کہ نام این علماء است و نام فقیر اولیاء است و نام این عامل است و نام فقیر کامل است و نام این ممات است و نام فقیر حیات است و ہر یک از علم عالم است ۔ مسائل فقہ، نص و حدیث تفسیر میفر مایند و فقیر مشرحاً از حضوری قرب می نمایند۔ مجلس اہل میفر مایند و مجلس مینمایند، راست نیاید۔ چنانچہ مجلس مست و ہوشیار، چنانچہ مجلس اہل خواب بیدار۔ باید دانست۔

ابیات

نفس را رسوا کنم بہر از خدا   بر ہر دری قدمی زنم بہر از خدا

در تصرف عالمم کامل تمام   احتیاج از کس ندارم خاص و عام

دانیکہ دزد و دغاباز فتنہ انگیز، زبان گیر ہم فقیر است و صاحب تصرف کیمیا و اکسیر تاثیر بخش اہل گنج خزائن اللہ ولی اولیاء اللہ روشن ضمیر بر کونین امیر عالمگیر ہم فقیر است۔ پس فقیر کاذب و فقیر صادق در کدام عمل و از کدام علم و از کدام حکمت و از کدام سخن معما کل وجز شناختہ میشود۔ چنانچہ ناقص امروز فردا دفع الوقت و از قصہ و

(۱) رجوع کنید بہ کتاب برزخ، عین العلم شرح زین الحکم از حضرت ملا علی قاری "شرح الصد ور از علامہ سیوطی"۔

ہمیشہ کے لئے منظورِ نظر اور اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف اور مجلس نبوی ﷺ سے مشرف ہوتا ہے۔ اور انبیاء اور اولیاء اللہ کی ارواح سے ملاقات کرتا ہے۔

اس غیب پر عیب نہ لگا اور اس غیب پر تعجب نہ کر اور اس غیب پر نکتہ چینی نہ کر۔ ایسا نہ ہو کہ اہل زنار کفار سے ہو جاؤ اور اہل دوزخ سے ہو جاؤ۔ توبہ کرو اور ہزار بار استغفار کرو۔

حدیث

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

"خبردار! بے شک اولیاء اللہ کبھی مرتے نہیں۔" واقع ہوا ہے۔

ظاہری علماء اور باطنی فقراء میں فرق

جاننا چاہئے کہ ظاہری علماء اور عالم باللہ فقیر میں یہی فرق ہے کہ ظاہری عالم کا نام علماء اور فقیر کا نام اولیاء اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست، اس (عالم) کا نام عامل ہے اور فقیر کا نام کامل ہے۔ اور اس (عالم) کا نام موت اور فقیر کا نام زندگی ہے۔ علم کے لحاظ سے ہر ایک عالم ہے۔ فقہ کے مسائل اور نص و احادیث کی تفسیر بیان کرتے ہیں۔ اور فقیر مفصل طور پر قرب و حضوری سے دکھا دیتا ہے۔ ان دونوں کی مجلس کس طرح راست آسکتی ہے؟ جب کہ ایک حرف بیان کر دے اور دوسرا دکھا دے۔ ان کی مثال ایسی ہی جاننا چاہئے کہ جیسے مست اور ہوشیار کی اور اہل خواب اور بیدار جیسی ہے۔

ابیات

خدا کی خاطر میں نفس کو ذلیل و رسوا کرتا ہوں۔ اور خدا کے لئے ہر دروازے پر سوال کرنے کے لئے قدم رکھتا ہوں۔

میں تصرف میں عالم ہوں اور پوری طرح کامل ہوں۔ کسی خاص یا عام آدمی سے مجھے کچھ حاجت نہیں۔

جاننا چاہئے کہ فقیر ہی چور، دغاباز، فتنہ انگیز اور زبان گیر ہوتے ہیں اور فقیر ہی صاحب تصرف کیمیاء اکسیر، گنج و خزائن الٰہی بخشنے والا، روشن ضمیر اور دونوں جہاں پر امیر اور حکمران بھی فقیر ہوتا ہے۔ پس جھوٹے اور سچے فقیر میں کس عمل، کس علم، کس حکمت، کس کل وجز گنجلک بات سے پہچان ہو سکتی ہے۔ کذاب اور ناقص آج کل کر کے وقت ٹالتا رہتا ہے اور قصہ کہانیاں پوری دلیری کے ساتھ سناتا ہے لیکن سچا اور کامل توجہ ہی سے مشاہدہ کروا دیتا ہے اور تمام مطالب و مقاصد پہلے ہی دن طالب کو پورے کرا دیتا ہے۔

از فسانہ از برای دلیری میسر ماید و کامل با توجہ، مشاہدہ و آنچہ مطالب است، روز اوّل طالب را بنماید۔

بیت

مرشدی نامرد صورت زن نما — از طالبان زر طالب باشد حیاء

مرشد کامل از تصور اسم اللہ ذات عینہ بعین بینماید و از علم عین بکشاید۔ مرشد ناقص با ذکر، فکر، مراقبہ، ورد وظائف خراب گرداند خوار۔ مرشد کامل روز اوّل مشرف کند بدیدار پروردگار۔

بیت

جز بدیداری دگر راہی ندید — این مراتب رابعہؒ حضرت بایزیدؒ

مراتب ذکر زوال است و مراتب فکر خام خیال است و مراتب مراقبہ مبتدی احوال است و مراتب الہام ناتمام است و مراتب مذکور نا منظور است۔

ابیات

طالب از مرشد طلب دیدار کن — دیدہ در دیدۂ مرشد راز کن
ذکر و فکر دور گرداند ترا — ذاکران بیخبر وحدت و ز لقاء

فقیر کامل بچند صفت موصوف است۔ اوّل بخیل با نفس و خلیل با طالبان، دوام مشرف بدیدار رب جلیل وحی القلب از قرب اللہ حضوری و ہم دلیل۔

ابیات

از کجا آوردہ یا کہ بردہ ای — اہل دیدارش نہ ہرگز مردہ ای
من با خدا بودیم می باشم دوام — این بود توحید مطلق حق تمام
ہر کہ حق پوشید آن کافر است — ہر کہ گوید دیدہ ام اہل از بہشت

بیت

مرشد ناقص نامرد ہے۔ عورتوں کا ہم شکل ہے۔ مریدوں سے جو روپیہ پیسہ مانگے، وہ بے حیاء ہوتا ہے۔
مرشد کامل تصور اسم اللہ ذات سے عین بعین دکھا دیتا ہے اور علم عین سے منکشف کر دیتا ہے۔
مرشد ناقص ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد وظائف میں ڈال کر خستہ و خوار کرتا ہے۔ لیکن مرشد کامل پہلے ہی روز اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف کر دیتا ہے۔

بیت

دیدار کے سوا دوسرا کوئی راستہ نہیں دیکھا۔ یہ مراتب حضرت رابعہ بصریؒ اور حضرت بایزید بسطامیؒ کو حاصل ہیں۔

ذکر کے تمام مراتب سراسر زوال اور فکر کے خام خیال ہیں، مراقبہ کے مراتب ابتدائی احوال ہیں اور الہام کے مراتب نا تمام ہیں اور مذکور کے مراتب نا منظور ہیں۔

ابیات

اے طالب! مرشد سے دیدار طلب کر۔ مرشد کے دیدار میں (اُس) راز کو حاصل کر۔
ذکر و فکر اس کے دیدار سے تجھ کو دور کر دے گا۔ زبانی ذکر کرنے والے اس کی وحدت اور اس کے دیدار سے بے خبر ہیں۔

فقیر کامل چند ایک صفات سے متصف ہوتا ہے:۔
(۱) نفس سے بخیل اور طالبین کا دوست ہوتا ہے۔
(۲) اللہ تعالیٰ کے دیدار سے ہمیشہ مشرف رہتا ہے۔
(۳) قرب خداوندی کی حضوری سے اس کے دل کو وحی آتی ہے اور دلیل بھی۔

ابیات

وہ کہاں سے آئے اور کس کے ساتھ فنا ہو گئے۔ اس کے دیدار کرنے والے کو ہرگز موت نہیں آتی۔
میں ہمیشہ کے لئے واصل باللہ ہو گیا ہوں۔ یہی اللہ تعالیٰ کی توحید مطلق کا مقام ہے اور یہی تمام حق ہے۔
جس نے حق کو چھپایا، وہ کافر ہے۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے، وہ جنتی ہے۔

اگر کسی گوید بدہ صورت نشان　　آن لایزالی بی مثالی لامکان

ہرکہ خواند این مطالعہ بالیقین　　لایق دیدار شد دیدار بین

بانظر ناظر کند حاضر خدا　　چون نگویم دیدہ ام ہر دم لقاء

جز حضوری باللقاء کس دل مبند　　ذکر دم روح و قلب احمق پسند

ہر طریقت را بدانم ہر طریق　　طلب کن دیدار توفیق از غریق

احتیاجی نیست گفتن عاقلان　　عارفان دیدار بین صاحب عیان

منکہ رو آوردہ ام دیدار او　　دیدہ را دیدار شد صاحب نظر

دیدۂ باحق باطل گذار　　روز و شب دیدار بین باعتبار

آن دیدۂ دیدار بین باشد کجا　　دیدۂ لایق دیدار باشد با خدا

باھوؒ بہر از خدا دیدہ بدہ　　بی چشم دیدار بین آن دیدہ بدہ

اہل ناسوت مردہ قلب فسردہ قالب' آنچہ درخواب یادر مراقبہ می بیند' از مردار ھوا خواب خیال و زندہ قلب وحیات آنچہ می بیند از لاھوت لامکان لقاء مشاہدۂ تجلی دیدار خواب وصال واہل تقویٰ آنچہ می بیند از حور قصور بہشت نہال احوال۔ چون قیامت قائم میشود روحانی از قبر برآیند' اہل دنیا ہیچ کس رارُو بقبلہ نباشد۔ پشت باقبلہ واہل محبت واہل دیدار رارو بقبلہ از قرب اللہ درو دنیا کہ اہل دنیا و از فقیر سائل بگردانند ہرگز برو قبلہ نمانند۔

اگر کوئی کہتا ہے کہ اس کی نشانی اور صورت بتا' تو وہ لایزال اور بے مثال اور لامکانی ہے۔ (یعنی اس کا کوئی گھر نہیں ہے' بے شکل ہے)۔

جو کوئی یقین سے اس بات کو سمجھ کر پڑھ لے' تو وہ دیدار کے لائق ہے۔ اس کا دیدار کر۔

ناظر نظر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حضوری میں پہنچ جاتا ہے۔ جب میں نہیں کہتا ہوں کہ میں نے دیکھا ہے' تو اس وقت ہر لحظہ دیدار خداوندی ہوتا ہے۔

لقاء کی حضوری کے سوا کسی آدمی کے ساتھ دل نہ لگا۔ سانس کے ذکر کو بے وقوف آدمی کی روح اور دل پسند کرتا ہے۔

میں طریقت کے تمام طریقوں کو جانتا ہوں۔ کسی مستغرق فنا فی اللہ سے دیدار خداوندی کی توفیق کی آرزو کر۔

عقل مندوں سے کہنے کی حاجت نہیں ہے۔ اے عارفو! دیدار کرو اور صاحب نظر ہو جاؤ۔

میں نے اپنا چہرہ اس کے دیدار کی طرف کر لیا ہے۔ کیونکہ دیدار کی دید سے (انسان) صاحب نظر ہو جاتا ہے۔

اپنی آنکھ کو حق کی طرف رکھ اور باطل کو چھوڑ دے۔ دن رات معتبر طریقہ سے دیدار میں مصروف رہ۔

یہ ظاہری آنکھ اس کا دیدار کر سکے۔ یہ آنکھ اس لائق کہاں ہے؟ جو آنکھ خدا کی طرف سے عطا ہوتی ہے' وہ دیدار کے لائق ہوتی ہے۔

اے باھوؒ! خدا کے لئے مجھے وہ چشم بینا عطا کر۔ کہ بغیر آنکھ کے اس کا دیدار کروں' مجھے وہ آنکھ عطا کر۔

جاننا چاہئے کہ مردہ قلب اور افسردہ قالب ناسوت سے جو کچھ خواب یا مراقبہ میں دیکھتا ہے' وہ مردار نفسانی خواہشات اور خواب وخیال ہوتے ہیں۔ اور زندہ قلب وحیات جو کچھ خواب میں دیکھتا ہے۔ وہ لاہوت ولامکان سے لقائے الٰہی اور مشاہدۂ تجلی دیدار ربانی اور وصال خداوندی ہوتا ہے۔ اور متقی جو کچھ دیکھتا ہے' وہ حور وقصور اور بہشت کے احوال کو دیکھتا ہے۔ جب قیامت قائم ہو گی اور روحانی قبروں سے نکلیں گے' تو اہل دنیا کے کسی شخص کا چہرہ بھی قبلہ رو نہ ہو گا۔ پیٹھ قبلہ کی طرف ہو گی۔ البتہ اہل محبت اور اہل دیدار کا رخ قرب خداوندی کی وجہ سے قبلہ کی طرف ہو گا۔ کیونکہ اہل دنیا' فقیر اور سائل سے جو منہ پھیرتے ہیں' بروز محشر ان کا رخ ہرگز قبلہ کی طرف نہیں ہو گا۔

ابیات

قبلہ را از قبلہ قبل از یافتم   قبلہ را با سجدہ قبلہ یافتم

دو خدا را کشتہ بایک یک شود   معرفت توحید از یک میشود

بند نقش بند آنچہ زین قایم مقام   سہروردی را نباشد زین مقام

ھرکہ دنیا دوست دارد دور تر   خواہ باشد غوث قطب با نظر

قادری را قرب قدرت با خدای   قادری را اُمید باشد با لقای

ہر کہ گوید دین و دنیا ہر دو بہ من عطا است از قوم فرعون باشد این حیلۂ شیطانی سر خطا است۔

بیت

دوست دارد دنیا را ازان سگ سرشت   ترک دادہ دنیا را اہل از بہشت

دنیا ہمیشہ دنبال ما خوار است۔ بر دنیا قادری نظر نکند کہ نظر قادری بر دیدار است، دوام تارک تمام۔ ھر آنکس عجب احمق اند حماقت شعار روز و شب در طلب دنیا مردار را با خود فخر عزت دانند و در بمعرفت اللہ نیارند۔ لہٰذا مومن مسلمان چطور باشند کہ بدتر از گاو ستور باشند۔

بیت

گر کنم شرح دیدار از خدا   باستماع زندہ شود عالم بقاء

علم دیدار در درس دیدار دیدہ دیدار است و تلقین دیدار از علم یقین۔ دیدار بہ یقین دیدار است۔ و علم علم دیدار در حکمت دیدار است و علم ارشاد دیدار از مرشد دیدار است۔

ابیات

قبلہ کو میں نے تعمیر قبلہ سے قبل ہی پالیا تھا۔ قبلہ کو اپنے سجدہ سے میں نے قبلہ جانا ہے۔

دو خداؤں کو قتل کر کے تو ایک میں فنا ہو جا۔ (یعنی دوئی کو چھوڑ کر خدائے واحدۂ لاشریک کا پرستار بن جا) توحید کی معرفت ایک سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

نقش بند جو اس (طریقہ قادریہ) کا قائم مقام ہے اس کے تصور کو باندھ۔ سہروردی کو یہ مقام حاصل نہیں ہوتا۔

جو کوئی دنیا کو دوست رکھتا ہے وہ اس سے بہت دور ہے۔ خواہ وہ غوث ہو یا قطب ہو یا اہل نظر ہو۔

قادری کو خدا کی قدرت کا قرب حاصل ہوتا ہے اور قادری کو اس کے دیدار کی امید ہے۔

جو کوئی یہ کہتا ہے کہ مجھے دین و دنیا دونوں عطا ہوئی ہیں وہ فرعونی گروہ سے ہے اور اس کا یہ حیلہ شیطانی ہے جو سراسر خطا پر مبنی ہے۔

بیت

جو کوئی دنیا کو دوست رکھتا ہے وہ کتے کی سرشت رکھتا ہے۔ جس نے دنیا کو ترک کر دیا وہ جنتی ہے۔

دنیا ہمیشہ ہمارے پیچھے پیچھے پھرتی ہے اور خوار ہوتی ہے۔ قادری (ہرگز) دنیا پر نظر نہیں کرتا کیونکہ اس کی نظر دیدار خداوندی پر ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے پوری طرح دنیا کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہ عجیب حماقت شعار احمق لوگ ہیں جو دن رات دنیا مردار کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں اور پھر اس کو اپنا فخر و عزت خیال کرتے ہیں اور معرفت خداوندی کی طرف رخ نہیں کرتے۔ یہ لوگ مومن مسلمان کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟ یہ تو حیوانوں سے بھی بدتر ہیں۔

بیت

اگر میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی تفصیل بیان کروں تو صرف اس کے سننے سے تمام عالم زندہ ہو جائے گا۔

دیدہ دیدار کے سبق پر علم دیدار منحصر ہے۔ اور تلقین دیدار علم یقین سے ہے اور دیدار یقین دیدار پر ہے۔ اور علم و علم دیدار حکمت دیدار میں ہے اور علم ارشاد دیدار مرشد کے دیدار سے ہے۔

ابیات

در صورتی مخلوق را دیدار نیست علم دیدارش بخطرہ خوار نیست
صورتی مخلوق خاک از خاک خاک وز نور دیدارش شود دل پاک پاک
آن گلی دیگر بود گل یا گلاب خوردنی آن گل شوی تو بی حجاب
آن گلی کز بود تہی کف نبی المرسلینؐ خوردنی آن گل شوی عارف عیان

این امداد از فقر عظیم بکرم نبی ﷺ صراط المستقیم است۔ از عطای لقای گاہی فقر سکت دگاہی حب۔ اگر بخورد آن گل علم یکشاید از نص وحدیث غالب بر ابلیس۔ آن احمق جاہل تارک الصلوٰۃ گردد خبیث۔ علم عالم ظاہر وعلم عالم باطن غیب لا غلط ولا زوال معرفت اللہ قرب وصال لا رجعت لا سلب زندہ قلب توفیق وَمَا تَوْفِيقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ ط (۱) تحقیق اولیاء اللہ عالم باللہ وفقیر ولی اللہ آن را گویند کہ در عمل تصرف گنج کیمیا دارد تمام و بر نفس از دنیا روا ندارد یک دام۔ حقا ثم حقا وبقرب اللہ ہیچ کس طالب پیشین نماید در طلب خدا حاصل کردن لقاء و ہیچ کس عالم ندیدم کہ علم را میخواند بہر از معرفت قرب دیدار روشن ضمیر قلب بیدار مگر برای دنیا روز معاش روزگار۔

ابیات

خود پسند آن عالم است مغرور تر عالم آن باشد بود بر حق نظر
ہر مطالعۂ علم بہر از معرفت بی معرفت عالم بود شیطان صفت
قلب کن وصلت وسیلہ پیشوا تا ترا حاصل شود وحدت خدا

---

(۱) سورۃ ھود ۱۱:۸۸

ابیات

ظاہر میں مخلوق کو اس کا دیدار نہیں ہوسکتا۔ علم میں اس کے دیدار سے کوئی خطرہ اور خواری نہیں ہے۔
مخلوق کی ظاہری تخلیق صرف خاک مٹی سے ہے۔ اور اس کے دیدار کے نُور سے دل پاک پاک ہوجاتا ہے۔
وہ گلاب کا پھول ہو یا دوسرے پھول ہوں۔ ان پھولوں کے کھانے سے تو بے آبرو ہوجائے گا۔
اگر وہ پھول سید المرسلین ﷺ کے صرف خالی ہاتھ سے بھی ملے تو اس پھول کے کھانے سے تو عارف کامل ہوجائے گا۔

یہ امداد فقر عظیم کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ کے کرم سے صراط مستقیم پر چلنے سے حاصل ہوتی ہے۔ دیدار کی عطا سے کبھی تو منہ کے بل گرنے والا فقر حاصل ہوتا ہے۔ اور کبھی محبت کرنے والا' اگر وہ پھول کھائے' تو قرآن اور حدیث کا علم اس پر منکشف ہوتا ہے۔ اور وہ ابلیس لعین پر غالب آجاتا ہے۔ لیکن جو جاہل بے وقوف ہے' وہ بے نمازی بن کر خبیث بن جاتا ہے۔ عالم ظاہری کے علم اور غیبی باطنی عالم کے علم میں بہت فرق ہے۔ علم باطنی غلط نہیں ہوتا اور نہ اسے زوال آتا ہے۔ اس سے معرفت خداوندی اور قرب وصال حاصل ہوتا ہے۔ اس سے نہ رجعت کھاتا ہے اور نہ ہی یہ سلب ہوتا ہے۔ اس سے اس کا قلب زندہ اور وَمَا تَوْفِيقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ والی توفیق وتحقیق حاصل ہوتی ہے۔ اولیاء اللہ عالم باللہ اور فقیر ولی اللہ اُسے کہتے ہیں' جو عمل میں پوری طرح تصرف گنج کیمیا ور کھتا ہو۔ اور پھر دنیا میں سے اپنے نفس کو ایک دام بھی دنیا روا نہ رکھے۔ یہ سچ ہے اور پھر سچ ہے۔ دیدار خداوندی اور قرب الٰہی کے حاصل کرنے کے لئے طالب صادق بہت کم ہوتے ہیں۔ میں نے کوئی ایسا عالم نہیں دیکھا' جو معرفت' قرب اور دیدار کی خاطر علم پڑھتا ہو۔ اور اس کی غرض اس سے روشن ضمیری اور قلب کی بیداری ہو۔ بلکہ وہ دنیاوی رزق اور روزگار کی خاطر علم پڑھتے ہیں۔

ابیات

جو عالم خود پسند اور بہت زیادہ مغرور اور متکبر ہے' وہ عالم نہیں ہے۔ حقیقتاً عالم تو وہ ہوتا ہے' جس کی نظر حق پر ہو۔
علم کا ہر مطالعہ معرفت خداوندی کے لئے ہو۔ کیونکہ معرفت کے بغیر عالم شیطانی صفات رکھتا ہے۔
اس کے وصل کو طلب کر اور وسیلے کو اپنا پیشوا بنا۔ تاکہ تجھ کو اللہ تعالیٰ کی وحدت کا علم حاصل ہوجائے۔

قلب بند نظر اللہ منظور دور قبضہ قدرت در دو انگشت اللہ تعالیٰ است۔ یکی انگشت جلالی از فقیر مؤمن جلالیت آنچہ از وجود آید سکر، صحو، قبض، بسط، ذکر، فکر، مراقبہ، کشف کرامات، از آنست۔ دوم انگشت جمالی مشاہدہ دیدار بالیقین باعتبار۔

حدیث شریف

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ ط (۱)

افتخار جذب نظر کل و جز در حکم روشن ضمیر بر نفس امیر خوانند، بیان کند علم نص و حدیث و تفسیر جملہ تاثیر از آنست۔ و مردہ دل را دل در دو انگشت شیطانست۔ یکی انگشت طمع و حرص کہ درمیان حلال و حرام فرق نکند، مطلق کافر شود۔ دوم انگشت ہوا و کبر۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :۔

وَمَنْ کَانَ قَلْبُہٗ ذَرَّۃٌ مِّنَ الْکِبْرِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ ط (۲)

مرشد کامل بانظر طالب مردہ دل را از ہر دو انگشت شیطان خلاص کناند، بحضور مجلس محمدی ﷺ رساند و غرق فی اللہ توحید گرداند۔ ظاہر و باطن ولی نیاز صاحب تصرف گنج تصدیق با توفیق و صاحب خزائن اللہ از قرب اللہ تصور العیان صدیق تحقیق اللہ۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس

ابیات

چون از مرشد حاصل شود توحید رب   معرفت توحید از مرشد طلب

---

(۱) زین الحکم از حضرت ملا علی قاریؒ و جامع الصغیر از علامہ سیوطیؒ (۲) الحدیث

یاد رہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہے، اس کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے قبضہ و قدرت میں ہوتا ہے:۔

ایک انگشت جلالی، جس کی وجہ سے مؤمن فقیر سے جلالیت وجود سے باہر نکلتی ہے۔ مثلاً سکر، صحو، قبض، بسط، ذکر، فکر، مراقبہ، کشف و کرامات اُسی سے ہے۔ دوسری انگشت جمالی، جس سے اُسے بالیقین اور باعتبار مشاہدہ اور دیدار حاصل ہوتا ہے۔

حدیث شریف

جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات ﷺ فرماتے ہیں:۔

"فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔"

روشن ضمیر اور صاحب نظر شخص کے قبضے اور حکم میں جز و کل ہوتے ہیں۔ وہ نفس پر حکمران اور غالب ہوتا ہے۔ اور وہ قرآن اور حدیث اور تفسیر یا تاثیر وغیرہ کے تمام علوم بیان کر سکتا ہے۔ اس کے برعکس مردہ دل کا دل شیطان کی دو انگلیوں میں ہوتا ہے۔ جس میں سے ایک انگلی طمع اور دوسری انگلی حرص کی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہ حلال و حرام میں تمیز نہیں کر سکتا اور مطلق کافر ہو جاتا ہے، اور دوسری انگلی نفسانی خواہشات اور غرور و تکبر کی ہوتی ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"اور جس کے دل میں ذرہ بھر کبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

مرشد کامل نظر ہی سے طالب کے مردہ دل کو شیطان کی دونوں انگلیوں سے خلاصی دلا دیتا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس پاک میں پہنچا دیتا ہے۔ اور مستغرق فی اللہ و توحید کر دیتا ہے۔ اور ظاہر و باطن میں بے نیاز کر کے صاحب تصرف گنج تصدیق با توفیق اور قرب الٰہی سے خزائن الٰہیہ کا مالک بنا دیتا ہے۔ یہ سب کچھ تصور اسم اللہ ذات تصدیق تحقیق اللہ سے ہوتا ہے۔

اللہ بس باقی ہوس

ابیات

جب تجھ کو مرشد سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا علم حاصل ہو جائے۔ اس کے بعد تُو مرشد سے توحید کی معرفت کو طلب کر۔

ہرکہ بی مرشد بود آن بی نصیب　　نفس عالم پیشوای شد رقیب
گر بخوانی علم تفسیر و حدیث　　اندرونش نفس جاہل دیو خبیث
مرشدی باشد سلیمانی مثل　　دیو در زندان شود بعد از وصل
در وجودی تو شود دارالامن　　عالمان را بس بود این یک سخن
علم گوید ترک حرص و ہوا　　نفس را بگذار شو عالم خدا
علم حق غیب است با ایمان بود　　بر غیب گر عیبش کند ایمان رود

قولہ تعالیٰ:۔

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ج هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ط (۱)

بسیار خواندن فرض عین نیست' مگر علم فرض' واجب' سنت' مستحب' واز گناہان بیرون بر آمدن و از خدای تعالیٰ ترسیدن و معرفت و محبت اللہ ورزیدن فرض است عنایت ہدایت' بر آمدن از غیبت و شکایت الغیب اَشَدُّ مِنَ الزِّنَاءِ ط

قولہٗ تعالیٰ:۔

وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ط (۲)

معرفت و فقر جمعیت و ہدایت متحقق تعلق و دیدار رحمٰن است۔ نفس امّارہ و دنیا و ہوا متحقق شیطانست۔ ترا کدام پسند است؟

ابیات

علم بہر از سجدہ وی صوم و صلوٰۃ　　علم بہر حج کلمہ با زکوٰۃ
ہرکہ خواند علم از بہر درم　　بی نصیب از معرفت جود و کرم
در طلب شہوت از سر ریا　　این علم را کی خدا دارد روا

(۱) سورۃ البقرۃ' ۲:۱-۳　　(۲) سورۃ طٰہٰ' ۲۰:۴۷

جس کا کوئی مرشد نہیں' وہ بدنصیب ہوتا ہے۔ عالم کا نفس مرشد کا رقیب ہوتا ہے۔

اگر تو پڑھے' تو تفسیر اور حدیث کے علم کو پڑھ۔ اس لئے کہ اس کے اندر تجھ کو نفس کی جہالت اور شیطان کی خباثت کا علم حاصل ہوگا کہ یہ کیسے ہیں۔

مرشد حضرت سلیمان علیہ السّلام کی طرح ہونا چاہئے کہ اس کی ملاقات کے بعد تیرا شیطان صفت نفس قید میں پڑ جائے۔

تیرے وجود میں دل مطمئن اور امن کے گھر میں ہونا چاہئے۔ علماء کے لئے صرف یہی ایک بات کافی ہے۔

علم کہتا ہے کہ حرص و ہوا کو ترک کر دے۔ نفس کو چھوڑ دے اور عالم ربانی بن جا۔

اللہ تعالیٰ کا علم غیب ہے' اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر تو غیب پر عیب جوئی کرتا ہے' تو ایمان چلا جاتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"یہ وہ کتاب ہے' جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ ہدایت اہل تقویٰ کے لئے ہے' جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔"

زیادہ پڑھنا فرض عین نہیں ہے' مگر صرف فرض' واجب' سنت' مستحب' گناہوں سے اجتناب' خوف خدا' معرفت خداوندی اور محبت الٰہی اختیار کرنا فرض ہے۔ عنایت' ہدایت' غیبت سے بچنا اور غیب کے بارے میں شکایت کرنا زنا سے زیادہ شدید (برا) ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

جو لوگ ہدایت کی پیروی کرتے ہیں' ان پر سلامتی ہو۔

معرفت' فقر' جمعیت اور ہدایت و دیدار خداوندی سے متعلق و متحقق ہیں۔ اور نفس امّارہ اور دنیا اور نفسانی خواہشات شیطان سے متحقق ہیں۔ تجھ کو کون سی بات پسند ہے؟

ابیات

علم سجدے اور روزہ و نماز کی ادائیگی کے لئے ہے۔ حج' کلمہ اور زکوٰۃ کا علم اور ان کے ادا کرنے کے طریقوں کو جاننا ہے۔

جو کوئی حصول دنیا کے لئے علم پڑھتا ہے' وہ معرفت خداوندی اور جود و کرم سے بےنصیب رہ جاتا ہے۔ اگر علم ریاکاری دکھاوے اور شہوات نفسانی کے لئے پڑھا' تو ایسے علم کو اللہ تعالیٰ کیسے روا رکھ سکتا ہے؟

قولہٗ تعالیٰ:۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (۱)

علم از ہر علم در عمل آوردن آسان کار است و عالم عامل شدن مشکل عمل دشوار۔

ابیات

علم سہ حرف است عالم سہ طلب　علم عمل و معرفت از بہر ربّ

علم سہ حرف است عالم سہ طلب　باحیا و بارضاء و باادب

علم ہم چو شجر بر او معرفت　ہرکہ بر از علم خورد عارف صفت

علم تمامی منصب درجات قال مطالعہ آواز است معرفت ہمیشہ مشاہدۂ قرب اللہ حضوری دیدار و راز است۔ اگر بیائی در باز است و اگر نیائی اللہ بی نیاز است۔ طالب اللہ کہ مطلق در طلب دیدار است آنرا طمع بہشت و از خوف دوزخ چہ کار است؟ کہ دوام متوجہ بادیدار نظار است۔

حدیث شریف

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:۔

مَنْ طَلَبَ شَيْءٍ وَجُهْدَ فَقَدْ وَجَدَ ط (۲)

بیت

اولیاء را کیست راہبر پیشوا　باجذب وحدت میکشد طالب خُدا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:۔

اَلْجَذْبُ جَذْبَاتُ الْحَقِّ مِنْ جَذْبِ اللهِ تَعَالٰى ط (۳)

---

(۱) سورۃ الصف ۶۱:۲　(۲) الحدیث (۳) ایضاً

ارشادِ خداوندی ہے:۔

"اے ایمان والو! جو تم خود نہیں کرتے' وہ تم کہتے ہی کیوں ہو۔"

ہر علم کا حاصل کر لینا اور اس کو عمل میں لانا آسان کام ہے۔ لیکن عالم عامل ہونا مشکل اور بہت دشوار ہے۔

ابیات

علم میں تین حرف ہیں۔ اس کا عالم تین چیزوں کا طالب ہوتا ہے۔ علم' عمل اور معرفت خداوندی۔

علم میں تین حرف ہیں۔ اس کا عالم تین چیزوں کا طالب ہوتا ہے۔ حیا' رضائے الٰہی اور ادب۔

علم بھی درخت کی مانند ہے اور اس کا پھل معرفتِ خداوندی ہے۔ جو کوئی علمِ معرفت کا پھل کھا لے' اس میں عارف باللہ کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں' علم قال کے تمام مناصب و درجات مطالعۂ آواز ہیں۔ اور ہمیشہ کی معرفت' مشاہدۂ قرب الٰہی اور حضوری دیدار راز ہیں۔ اگر تو آئے' تو دروازہ کھلا ہے اور اگر نہ آئے' تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ جس طالب اللہ کو محض طلب دیدار ہے' اسے جنّت کی امید اور دوزخ کے خوف سے کیا سروکار ہے' کیونکہ وہ دائمی طور پر دیدار کی طرف متوجہ ہو کر اس کو دیکھتا ہے۔

حدیث شریف

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:۔

"جو جس چیز کی طلب کرتا ہے۔ اور اس کے لئے جدوجہد کرتا ہے' وہ اس کو پالیتا ہے۔"

بیت

اولیاء اللہ کا راہبر اور پیشوا کون ہے؟ خدا کا طالب جذب و مستی سے وحدت کو پالیتا ہے۔

پھر ارشادِ نبوی ﷺ ہے:۔

"جذب و مستی جذبات الحق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے جذبات میں سے ہیں۔"

ابیات

الله هرکرا خواهد کند باخود حضور — هرکرا خواهد براند خود ز دور

رفت کوشش چون رسد کشش از خدا — رفت کوشش کشش چون بیند لقاء

در حقیقت معرفت زحمت مجو — هریکی را ترک بدنامش مگو

و ز چهار بگذرد یکتا صفا — زان هر چهار بگذرد واصل خدا

هر مقامی ناتمامی راهزن — واصلان را بس بود این یک سخن

هر طالب که مرشد اخلاص کند بروی عطا علم مطالعہ معرفت بخش شود۔ هر علم از مطالعہ معرفت کشاید۔ و هر علم در مطالعہ معرفت درآید۔ از مطالعہ علم موت علم محبت، علم معرفت و علم مشاهده و علم مراقبه و علم مکاشفه و علم مطالب و علم معراج دیدار لقاء و آنچه سوای ازین علم است علم یکدم و علم یکدم آنرا گویند که در جنبش یکدم تماشا آید تماشای ازل و تماشای ابد و تماشای دنیا و تماشای عقبیٰ، بهشت حور و قصور و تماشای معرفت مشاهده انوار دیدار غرق فنا فی الله فنا فی الله بقاء در یکدم او را بر در زیر اقدام استقامت نیز گویند۔ مطالعہ علم موت از کدام علم بکشاید۔ علم تصور اسم الله ذات باتوفیق و علم تصرف تحقیق و علم توجہ بحق رفیق۔ مراتب عالم صدیق علم سودا سویدا هویدا غیب الغیب از علم لطیفه در دل میشود پیدا۔ هرکه مطالعه علم موت خواند از وی هیچ علم علوم کل و جز مخفی و پوشیده نماند۔

ابیات

مرتبه مردود منزل ناتمام — برفقیر هریک مقامی شد حرام

عین را باعین بیند عین بین — نیست آنجا آسمان و نی زمین

ابیات

اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنا مقرب بنالیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے اپنے سے دور ہانک دیتا ہے۔ کشش بیکار ہو جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب دیکھنے اور ملاقات کی کشش ہو تو کوشش ختم ہو جاتی ہے۔

حقیقت و معرفت کی تلاش میں آرام مت ڈھونڈ۔ ہر چیز کو ترک کر دے اور اس کو بدنامی مت کہہ۔

عمدہ صفات والا چار حالتوں سے گزر جاتا ہے۔ واصل خدا ان چار حالتوں سے گزر جاتا ہے۔

ہر مقام و مرتبہ ناقص ہے اور راستہ کی رکاوٹ ہے۔ واصلوں کو بس یہی ایک بات کافی ہے۔

جاننا چاہئے کہ جس طالب پر مرشد اخلاص سے نگاہ کرے تو اُسے مطالعۂ معرفت بخش دیتا ہے۔ ہر علم مطالعۂ معرفت سے کھلتا ہے۔ اور ہر علم مطالعۂ معرفت میں آتا ہے۔ چنانچہ موت، محبت، معرفت، مشاہدہ، مراقبہ، مکاشفہ، مطالب، معراج دیدار الٰہی اور اس کے علاوہ بھی جو علم ہیں ایک لحہ میں حاصل ہو جاتے ہیں، جس سے ایک سانس میں ازل، ابد، دنیا، آخرت، بہشت، حور و قصور، معرفت اور انوار دیدار کا مشاہدہ ہو جاتا ہے۔ غرق فنا فی اللہ ہو کر اسی ایک سانس میں خدا تک پہنچ جاتا ہے۔ اسے استقامت بھی کہتے ہیں۔ علم موت کا مطالعہ کس علم سے منکشف ہوتا ہے؟ یہ بات اسم اللہ ذات کے باتوفیق علم تصور، علم تصرف تحقیق اور علم توجہ دل سے حاصل ہوتی ہے۔ سچے عالم کے مراتب اور علم سودا سویدا ظاہر ہو جاتا ہے۔ غیب الغیب علم لطیفہ سے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ جو شخص علم موت کا مطالعہ کرتا ہے اس سے کوئی کلی و جزوی علم مخفی و پوشیدہ نہیں رہتا۔

ابیات

مرتبہ مردود ہے۔ اور منزل ادھوری ہے۔ فقیر کے لئے راہ فقر میں یہ تمام مراتب اور مقامات حرام ہیں۔

تُو ذات باری تعالیٰ کو عین ذات سے دیکھتا ہے۔ عین ہی دیکھ۔ کیونکہ اس مقام میں آسمان اور زمین نہیں ہیں۔

هرکه از خود بگذرد آن یافته پیشوای اسم الله ساخته

اسم میرساند مسمّیٰ دریافتن مسمّیٰ حرف دریک حرف کُل وجُومعما۔ کاملان رامعلوم ناقصان را محروم۔ ازاسم مسمّیٰ ناقص میسّر باید سلک سلوک طریقت راہ۔ کامل قرب حضوری می بخشد۔ لہٗ بینماید۔

بیت

هرکه می بیند بداند آنکسی شد بدیداری مرا الله بسی

ثواب همه حجاب است وبی حجاب همه ثواب است۔

بیت

حجتی بگذار رو دیدار آر جز بدیداری مرا جنت چه کار

دوزخ بہشت ہردو مقام باختیار الله تمام است۔ مرا باختیار خود چه کار و چه کلام است۔ فقیر بر کونین امیر۔ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ط زبان مطالعہ علم تفسیر و نظر مطالعہ علم تاثیر و قلب مطالعہ علم روشن ضمیر و روح مطالعہ علم لقاء ناظر دوام حاضر نظیر۔

الله بس ماسویٰ الله ہوس

فقیر کامل را از دعوت دو عمل کُل کلام تمام ختم لا یحتاج بی غم۔ یکی تصور اسم اللہ ذات حضور۔ دوم عمل ملاقات روحانیت اہل از قبور۔ ازین عمل تمام عالم فناء و تمام عالم بقاء۔

بدانکه ثواب از عمل نیک خبر است و بی حجاب و بی حساب بخشش خدا اشرف لقاء است۔ علم بعمل خواندن مقصود است و تصور اسم اللہ ذات تیغ قاتل نفس یہود است۔

جوکوئی اپنے آپ کو معدوم (فنا) کر لیتا ہے تو اس کو پالیتا ہے' وہ اپنا پیشوا اسم اللہ ذات کو بنا لیتا ہے۔

اسم مسمّیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔ صرف ایک ہی حرف سے تمام کُل وجُو معمات حل ہو جاتے ہیں۔ اس بات کو کامل لوگ جانتے ہیں۔ لیکن ناقص لوگ اس بات سے محروم ہیں۔ ناقص تو اسم مسمّیٰ سے طریقت کی راہ کا سلک سلوک بتاتا ہے' لیکن کامل قرب اور حضوری بخشتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ دکھلاتا ہے۔

بیت

جوکوئی دیکھتا ہے' تو جانتا ہے وہ کون ہے۔ دیکھنے کے لئے مجھے صرف اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

ثواب سراسر حجاب ہے اور بے حجاب سراسر ثواب ہے۔

بیت

حجتوں (دلائل) کو چھوڑ جا۔ دیدار میں مشغول رہ۔ دیدار کے سوا مجھے جنت سے کیا سروکار ہے؟

یاد رہے کہ بہشت دوزخ دونوں مقام اللہ تعالیٰ کے پورے اختیار میں ہیں۔ مجھے اپنے اختیار سے کیا واسطہ اور کیا کلام ہے۔ فقیر دونوں جہاں پر حکمران ہوتا ہے۔ ایک گروہ جنت میں اور دوسرا جہنم میں جائے گا۔ زبان علم تفسیر کا مطالعہ کرتی ہے۔ نظر علم تاثیر کا مطالعہ کرتی ہے۔ قلب علم روشن ضمیر کا مطالعہ کرتا ہے اور روح علم دیدار خداوندی کا مطالعہ کرتی ہے اور ناظر ہمیشہ حاضر ناظر رہتا ہے۔

اللہ بس باقی ہوس

فقر کامل کو دعوت سے کُل کلام کے دو عمل حاصل ہوتے ہیں' جس سے وہ لا یحتاج اور بے غم ہو جاتا ہے۔ ایک تصور اسم اللہ ذات حضور۔ اور دوسرا عمل اہل قبور کی روحانیت کی ملاقات حاصل ہوتی ہے۔ اس عمل سے اگر وہ چاہے تو تمام جہاں کو فنا کر سکتا ہے اور تمام جہان کو بقاء کی دولت سے سرفراز کر سکتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ عمل صالح کرنے سے ثواب حاصل ہوتا ہے اور بے حجاب اور بے حساب اللہ تعالیٰ کی عنایت و بخشش شرف دیدار خداوندی ہے۔ علم پڑھنے سے مقصود یہ ہے کہ پڑھے پر عمل بھی کیا جائے۔ اسم اللہ ذات کا تصور نفس یہود کے لئے قتل کرنے والی تلوار ہے۔

ابیات

نماز و روزہ و بسیار طاعت ۔۔۔ تزان بہتر بدم دیدار ساعت

دمی دیدار زا دیدار بُردہ ۔۔۔ ولی مُردہ دلی خطرات خوردہ

کلید علم از دیدار دارم ۔۔۔ شریعت مصطفیٰؐ جان را سپارم

مراتب دیدار وعلم دیدار از شریعت ۔ ہر علم را روح و جان زندگی است و بی شریعت زندگی بی حیاء وشرمندگی است ۔ اصل شریعت حدیث قرآن است ۔ از قرآن ہیچ چیز بیرون نیست ونخواہد شد۔ باید دانست کہ طالب صادق را سوگند خدا وسوگند رسولؐ خدا است و سوگند قرآن باللہ و سوگند کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہ از مرشد مراتب نعم البدل فیض فضل از حاضرات اسم اللہ ذات جملہ تصرف وجملہ گنج علم حکمت و جملہ حکم از مرشد طالب طلب تلقین کند ومرشد را نیز ہمچنان جملہ سوگند است طالب را از قرب اللہ حضور وعمل روحانی قبور جمعیت من کل الوجوہ بخشد۔

بیت

مرشدی نامرد را نامی مگو ۔۔۔ مرشدی نامرد را شیطان بگو

قولہ تعالیٰ:۔

یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ط (۱)

مرشد مثل قلندر افسونگر وطالب مثل مار۔ تمام عمر در قید مرشد خود را امروز فردا با ادب باعتبار امید وار۔ طالب مثل بچہ شہباز است، ہرگز اختیار نکند مجلس غلیواز۔ از برای طلب خدا میشود جدا واگر طالب بچہ شیر است، در طلب معرفت وصال آزا شرم آید از مجلس اہل شغال۔

---

(۱) سورۃ یٰسین ۳۶:۶۰

ابیات

نماز وروزہ اور کثرت سے بندگی۔ ان سے بہتر ایک گھڑی کا دیدار ہے۔

دیدار کے وقت دیدار میں مشغول رہ۔ اگرچہ مرجائے یا خطرات وپریشانی میں پڑ جائے۔

دیدار خداوندی کے لئے علم کی چابی رکھتا ہوں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت پر جان چھڑکتا ہوں۔

جاننا چاہئے کہ دیدار کے مراتب اور علم دیدار شریعت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور شریعت ہی ہر علم کی روح رواں ہے۔ شریعت کے بغیر زندگی سراسر بے حیائی اور شرمندگی ہے۔ شریعت کی اصل قرآن وحدیث ہے۔ قرآن سے کوئی چیز بھی باہر نہیں اور نہ ہی ہوگی۔

جاننا چاہئے کہ طالب صادق کو اللہ اور رسولؐ خدا، قرآن مجید، کلمہ طیبہ کی قسم ہے کہ مرشد کو اسم اللہ ذات کے حاضرات نعم البدل، فیض فضل، تمام تصرف، جملہ گنج علم حکمت میں نہ آزمائے۔ جب آزمالے تو پھر احکام مرشد سے طالب تلقین حاصل کرے۔ اسی طرح مرشد کو بھی مذکورہ بالا قسم ہے، جو وہ طالب کو قرب وحضور الٰہی اور قبور روحانی کا عمل اور ہر طرح کی جمعیت بخشے۔

بیت

ناقص مُرشد کا نام مت لے۔ ناقص مرشد کو شیطان کہہ۔ (یعنی ناقص مرشد شیطان کی مانند ہے)۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"اے اولادِ آدم! تم شیطان کی عبادت نہ کرو۔ وہ کھلم کھلا تمہارا دشمن ہے۔"

اگر مرشد قلندر سپیرے اور مداری کی طرح ہے، تو طالب سانپ کی طرح ہے۔ وہ تمام عمر اپنے مرشد کی قید میں رہے گا اور وہ ٹال مٹول میں تمام عمر برباد کردے گا۔ باادب اور باعتبار امید وار رہے گا۔ طالب شہباز کے بچے کی طرح ہے، جو کبھی چیل وغیرہ کی ہم نشینی اختیار نہیں کرتا۔ وہ طلب خدا کے لئے جدا رہتا ہے۔ اور اگر طالب شیر کا بچہ ہے، تو معرفت وصال کی طلب میں اُسے گیدڑ کی مجلس سے شرم آتی ہے۔

بیت

ھرکہ طالب نام خواں سلطان بود　　مرشد آنرا مرتبہ سلطان دھد

اگر سلطان و مُرشد پریشان واگر مُرشد پشیمان و طالب احمق حیوان مجلس راست نیاید۔

ابیات

باھُوؒ منکہ طالب از یتیم غنی　　ھر دمی حاضر مرا مجلس نبیؐ

احتیاج از کس ندارم مقام تر　　طالبان را میکنم عارف نظر

عجب دارم احمق قوم ازان مردم کہ مُرشدی وطالبی از شاہ دل سیاہ بی خبر از معرفت قرب الٰہ۔ این چنین طالب بنام طالب بی شعور خام۔ معلوم شد کہ این چنین طالب مُرشد با تقلیدی لباس عوام الناس۔

ابیات

مُرشدی مرد است طالب مرد تر　　گنج بخشد طالبان را سیم و زر

یا برد در معرفت وحدت حضور　　مُرشدی طالب چنین باید ضرور

خام مُرشد زر طلب از طالبان　　این چنین گمراہ شد در دو جہان

ھرکہ گیرد میدھد بروی رواہ　　مرشدی باشد چنین راھبر خدا

باھُوؒ میشناسد طالبان را با نظر　　ہمچو زر گر میشناسد سیم و زر

طالب قوت قوت از مُرشد توفیق۔ اگر طالب باطن ظاہر تحقیق است مُرشد کامل حق طالب روز اوّل از گردن خود ساقط سازد کہ طالب اللہ از ہر عمل تصرّف می نوازد۔ لہٰذا طالب را حوصلہ وسیع باید۔ طالب کم حوصلہ ہیچکار نیاید۔

بیت

جو کوئی طالب مُرید مشہوری وعزت چاہتا ہے تو وہ سلطان ہو جاتا ہے۔ مُرشد کامل اس کو بادشاہ کا مرتبہ دے دیتا ہے۔

اگر سلطان و مُرشد پریشان ہیں اور اگر مرشد پشیمان ہے اور طالب بے وقوف حیوان ہے تو دونوں کی ہم نشینی کبھی راست نہیں آئے گی۔

ابیات

اے باھُوؒ! میں ہر طالب مُرید کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ سمجھتا ہوں۔ میری خدمت کا ہر حاضر باش ہمیشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر ہوتا ہے۔

جس کسی کا کتنا ہی مقام کیوں نہ ہو میں کسی کی احتیاج نہیں رکھتا۔ میں طالبوں کو ایک نظر میں عارف باللہ کر دیتا ہوں۔

مجھے ان احمق لوگوں پر تعجب ہے جو معرفت قرب الٰہی سے بے خبر ہونے کے باوجود اور سیاہ دل ہونے کے باوجود طالب اور مُرشد بنتے ہیں۔ ایسے طالب صرف نام کے طالب ہوتے ہیں اور بے شعور اور خام ہوتے ہیں۔ اس قسم کے طالب و مُرشد دونوں ہی دکاندار ہوتے ہیں۔

ابیات

مُرشد مرد ہے اور طالب کامل مرد ہے۔ مُرشد کامل طالبوں کو سونے چاندی کے خزانے عطا کر دیتا ہے۔

جو طالبوں کو وحدت اور حضوری کی معرفت کرا دے۔ طالب کو ایسا مُرشد کامل ضرور حاصل کرنا چاہئے۔ ناقص مُرشد مریدوں سے روپیہ پیسہ طلب کرتا ہے۔ ایسا مُرشد دونوں جہاں میں گمراہ کرنے والا ہے۔

جو کوئی مُرشد مُریدوں سے لے کر راہ خدا میں خرچ کرتا ہے تو اس کے لئے ایسا کرنا روا ہے۔ ایسے مرشد کا راہبر خدا ہوتا ہے۔

باھُوؒ طالبان مولیٰ کو ایک نظر میں پہچان لیتا ہے۔ جس طرح سنار سونے اور چاندی کو پرکھ لیتا ہے۔

طالب کو مرشد کی قوت کی بناء پر قوت کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ اگر طالب باطن کو ظاہری تحقیق حاصل ہے تو کامل مُرشد ایسے طالب کے حق حقوق پہلے دن ہی اپنی گردن سے اُتار دیتا ہے۔ یعنی طالب اللہ کو ہر تصرّف عمل عنایت کرتا ہے۔ لیکن اس کام کے لئے طالب کا حوصلہ وسیع ہونا چاہئے کیونکہ تھوڑا حوصلہ کسی کام نہیں آتا۔

بیت

ہم طالبم ہم مرشدم ہم راز بین　　مرشدم طالبان رامی شناسم و ز چنین

راہ ناراہ و دراز است تا بلب جان تمام عمر مرشد طالب اللہ را مرتبہ بخشد و مشرف دیدار حضور۔

قولہ تعالیٰ:۔

وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ ط (۱)

ابیات

عبادتی دیدار را با دیدار بر　　بالیقین و بایمان رو در قبر

این عبادت رحمۃ للعلمین　　معرفت توحید انیست بالیقین

شد عبادت از فضل عفو و کرم　　ھرکہ منکر از لقاء اہل صنم

ھر عبادت از برای دیدار حق　　از برای دیدار شد پیدا خلق

مرشدی تلقین بخشد از لقاء　　از علم حاضر رساند با خدا

این عبادت دائمی طاعت طلب　　طاعتی باشد حضوری راز رب

قولہ تعالیٰ:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (۲) اَیْ لِیَعْرِفُوْنَ ط

بیت

دل مرا بیدار از دیدار شد　　دیدہ بہر از دیدنی نظارہ شد

---

(۱) سورۃ الحجر ۱۵:۹۹　(۲) سورۃ الذریٰت ۵۱:۵۶

بیت

میں طالب بھی ہوں مرشد بھی ہوں اور رازوں کو جاننے والا بھی ہوں۔ میں مرشد ہوں۔ طالبوں کو ہر طرح سے پہچانتا ہوں۔

جو راستے کا علم نہیں رکھتا وہ واقعی بہت لمبی راہ رکھتا ہے۔ وہ تمام عمر تا بلب جاں اسی میں لگا رہتا ہے۔ لیکن مرشد طالب کو مرتبہ بخشتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف کرا دیتا ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:۔

''اور تو اپنے رب کی عبادت کر حتیٰ کہ تجھے موت آ جائے۔''

ابیات

تُو دیدار کی عبادت کو دیدار کے ساتھ لے جا۔ اور تُو یقین اور ایمان کے ساتھ قبر میں جا۔

ایسی عبادت دونوں جہانوں کے لئے رحمت ہے۔ یقیناً توحید کی معرفت یہی ہے۔

عبادت اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم اور فضل خاص سے ہوتی ہے۔ اور جو کوئی اس کے دیدار کا منکر ہے وہ بُت پرست ہے۔

تمام عبادات اللہ تعالیٰ کے دیدار کرنے کے لئے ہیں کیونکہ انسان اور تمام مخلوق کی پیدائش صرف دیدار کے لئے ہوئی ہے۔

مرشد کامل دیدارِ خداوندی کی تلقین کرتا ہے۔ اور علم حضوری سے خدا تک پہنچا دیتا ہے۔

یہ دائمی عبادت ہے بندگی طلب کر۔ یہ راز رب کی حضوری کی طاعت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں'' یعنی مجھے پہچانیں۔

بیت

میرا دل دیدار باری تعالیٰ سے زندہ ہو گیا۔ (دل کی) آنکھ اس کی دید کا نظارہ کرنے کے قابل ہو گئی۔

ھر کہ تصور عین الطعم ذات اسم اللہ مید اند صاحب تصور راز دیدن دیدار پروردگار طرفۃ دیا زنہ ماند۔ چشم سراز برای دیدن خلق دیدہ ظہور دیگر است و چشم سراز برای دیدن خلق دیدۂ نور عیانی قدرت اسرار سبحانی ربانی دیگر است۔ طالب کہ در طلب لقاء خدائی تمام عمر جان فدا کفن بر سر بستہ و تشنہ معرفت حضوری لقای پروردگار بر مردن خود تیار است۔ آنرا در یک دم و در یک قدم مشرف کردن دیدار چہ مشکل کار است مرشد کامل را ہیچ دشوار نیست۔

ابیات

کس نیابم طالب تشنہ طلب   معرفت دیدار چشم راز رب

طالبان با خود مطالب خود نماء   احمقان بی ادب باشند بی حیاء

طالبی گر مثل موسیٰؑ یا خضرؑ   نیک بد را با تفکر در نظر

در نظر موسیٰؑ ھر ثوابی شد گناہ   کار حضرت خضرؑ بودند خاص راہ

بر خضرؑ موسیٰؑ غالب است امت رسولؐ   عارفان دیدار و از اہل الوصول

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:۔

اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِیْ اَفْضَلُ مِنْ اَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ط (١)

علما فقیر عارف باللہ ولی است۔

بیت

عالم خدم از علم وحدت با خدا   علم بهر از وحدت است باطن صفا

(١) الحدیث

جو شخص اسم اللہ ذات کا عین العظم تصور جانتا ہے وہ ایک لحظہ بھی دیدار پروردگار سے باز نہیں رہتا۔ مخلوق کو دیکھنے کے لئے سر کی آنکھیں اور ہوتی ہیں اور اسرار ربانی اور قدرت نور عیانی سے یہ آنکھیں اور ہی ہوتی ہیں۔ جو طالب دیدار خداوندی کی طلب میں تمام عمر جان قربان کرنے اور کفن سر پر باندھنے اور دیدار پروردگار کی حضوری معرفت کے لئے پیاسا مرنے کو تیار ہے اس کو ایک سانس اور ایک قدم میں دیدار سے مشرف کر دینا مرشد کامل کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔

ابیات

میں کسی شخص کو طالب تشنہ طلب نہیں پاتا۔ راز رب کی معرفت کے لئے میں دیدار کی آنکھیں نہیں پاتا۔

طالب اپنے مقاصد کو وضاحت سے بیان نہیں کر سکتے۔ اور احمق لوگ بے ادب اور بے حیاء ہوتے ہیں۔

طالب اگر حضرت موسیٰ یا خضر علیہ السلام کے نقش قدم پر ہے تو نیک و بد کو غور و فکر سے معلوم کر لے گا۔

حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کی نظر میں خضرؑ کا ثواب بھی گناہ تھا۔ مگر حضرت خضر علیہ السلام کے کام میں ایک خاص راہ تھی۔ (یعنی خضرؑ کے کام میں پوشیدہ راز خاص تھا)۔

امت رسول ﷺ ہونے کے ناطے سے موسیٰ علیہ السلام خضر علیہ السلام پر غالب ہیں۔

عارفوں کو دیدار وصلوں کی معرفت سے حاصل ہوتا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

”میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء سے افضل ہیں۔“

لیکن علماء وہ ہیں جو فقیر عارف باللہ اور ولی اللہ ہیں۔

بیت

اللہ تعالیٰ کی توحید کے علم کو حاصل کرنے میں عالم بنا۔ علم سے وحدت کی تعلیم اور باطن دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

مجلس انبیاءُ نما است کہ فارغ از کبر، حرص و ہوا است۔

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :۔

اَلْعُلَمَآءُ وَارِثُ الْاَنْبِیَآءِ ط (۱)

ابیات

عالم خُدا فاضل خُدا باخود نماند   ھرکہ باخود نماند علم از حق نخواند
نفس مُوذی را بکش با تیغ قال   نفس اہل قالی رابکشد از تیغ زوال
ھرکہ خواہد کشت کشتن نفس را   با تصور تیغ بکشد و ز ہوا

قولہٗ تعالیٰ:۔

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى لا فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ط (۲)

نفس تا آنکہ از علم دیدار مشرّف حضوری سبق نخواند ھرگز از ھوا و گناہ باز نماند کسی اگرچہ تمام عمر ریاضت سر بسنگ زند ہیچ سود نشود۔

قولہٗ تعالیٰ:۔

وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ج اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ م بِالسُّوْٓءِ ط (۳)

ابیات

این نفس را در قید آوردن چہ غم   کی شناسد نفس را اہل از صنم
نفس را بشناختن قُرب از خُدا   نفس شرمندہ بماند و ز ھوا
نیست نفس و نی بروح و نی قلب   غرق فی التوحید عارف با ادب

(۱) الحدیث   (۲) سورۃ النّزعٰت ۷۹: ۴۰-۴۱   (۳) سورۃ یوسف ۱۲: ۵۳

انبیاءنُما مجلس غرور اور حرص وہوا سے فارغ ہوتی ہے۔

حدیث

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:۔

"علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔"

ابیات

عالم فاضل خُدا کی معرفت اپنے عمل سے کرتا ہے۔ جوکوئی (عمل کے لحاظ سے) اپنے ساتھ نہیں رہا اُس نے اللہ تعالیٰ کے لئے علم نہیں پڑھا۔

مُوذی نفس کو اللہ اور رسول ﷺ کے فرمان کی تلوار سے قتل کر۔ صرف کہنے والے بے عمل کو نفس زوال کی تلوار سے قتل کردے گا۔

جوکوئی اپنے نفس کو قتل کرنا چاہے تو تصورِ اسم اللہ ذات کی تلوار اور ترکِ خواہشاتِ نفسانی سے مرتا ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:۔

"جس نے اپنے نفس کو نفسانی خواہشات سے روکا تو بے شک اس کا ٹھکانا جنّت میں ہوگا۔"

جب تک نفس علم دیدار سے مشرّف حضوری کا سبق نہیں پڑھتا وہ ہرگز گناہ اور خواہشاتِ نفسانی سے باز نہیں رہتا خواہ تمام عمر محنت اور ریاضت سے سر پتھر پر کیوں نہ دے مارے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

"اور میں پاکی نہیں کہتا اپنے جی کو۔ بے شک جی تو بُرائی سکھلاتا ہے۔"

ابیات

بے فکر و غم اس نفس کو قید میں ڈال دے۔ بُت پرست نفس (کے حیلہ و بہانہ) کو کب سمجھتے ہیں؟

نفس کو پہچان کر (انسان) مقربِ خدا ہوجاتا ہے۔ نفس اپنی نفسانی خواہشات پر شرمندہ رہتا ہے۔

نفس، قلب اور رُوح کچھ بھی نہیں ہیں۔ عارف مؤدب ہو کر دریائے وحدت میں مستغرق ہوجاتا ہے۔

وز ہفت اندام بود ہفتاد نور ۔ باز گردد یک شود باشد حضور
طالبی دیدار می یابد خدا ۔ طالبی مردار با نفس و ہوا
طالبان را چیست آخر حق طلب ۔ جان خود را کن فدا بر راز رب
دم مزن گر عاشقی سر پیش نہ ۔ سر ز گردن گر جدا این راہ بہ
ہرکہ شد گمنام آن نامرد تر ۔ نام را نام آرد دہد صاحب نظر
باھوؒ باکہتر بہتر ہمہ دارد طلب ۔ طلب قلب از قلب کلب از باکلب

بدانکہ شاعران را علم از بلاغت و دانش بلکہ شعور است از شعر پختگی و فقراء را علم از قرب اللہ حضور است اگرچہ خام است۔ در سخن شعراء مذلت تمام است و سخن فقرا خام مثل شہد شیرین بالذت دیدار شوق تر سخن بیش بہا از سیم و زر۔

بیت

سخن من سر بیست خواندن آن بی سر ۔ عارف بی سر بود صاحب نظر

اہل علم تصوف تقویٰ است و عالم تقویٰ را دو گواہ است۔ خوردن اہل تقویٰ را نور است و خواب اہل تقویٰ را مشرف معرفت لقاء حضور است۔ عالم تقویٰ را ہر دو بال و پر است۔ کل و جز مقامات ذات صفات تصور توفیق طرفۃ زدکند تحقیق و بانظر تصرف ہر مردہ را حی کند۔ اہل تقویٰ متقی آنست کہ کلمہ طیب بر زبان خود خواند لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ در مقام کُنۡ کن خواند آنچہ خداوندی است، از وہیچ چیز مخفی و پوشیدہ نماند۔

ساتوں اعضائے وجود سے سات نورانی لطائف ظاہر ہوتے ہیں۔ پھر ایک نور ہو کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوتے ہیں۔

طالب دیدار خدا کو پا لیتا ہے۔ مردار دُنیا کا طالب نفس و خواہشات کے پھندے میں مبتلا رہتا ہے۔

طالبوں کو اللہ تعالیٰ کی طلب کے سوا اور کیا چاہیے۔ تو اپنی جان کو رب کے رازوں پر قربان کر دے۔

اگر تو عاشق ہے تو دم نہ مار اور اپنا سر سامنے رکھ دے۔ اس کے راستہ میں سر گردن سے جدا ہو جاتے ہیں، یہی بہتر ہے۔

جو کوئی گمنامی کی موت مر گیا، وہ بہت بڑا نامرد تھا۔ صاحب نظر مُرشد کامل اس کے نام کو روشن کر دیتا ہے۔

اے باھوؒ! تمام ادنیٰ و اعلیٰ اس کی طلب و آرزو رکھتے ہیں۔ نفس دل کی خواہشات کا طالب کتے کے دل کی مثل ہے۔ وہ کتا ہی ہے۔

جاننا چاہیے کہ شعراء کے لیے علم فصاحت و بلاغت و دانش کا جاننا ضروری ہے۔ بلکہ شعر کی پختگی سے شعور آتا ہے۔ اور فقراء کو قرب و حضوری کا علم حاصل ہوتا ہے اگرچہ خام اور ناقص ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن شعراء کے کلام میں اگر وہ ناقص و خام ہو تو اس کے لئے ذلت ہے۔ مگر فقراء کا خام کلام بھی شہد کی طرح میٹھا اور دیدار شوق کی لذت سے بھرپور ہوتا ہے اور وہ سیم و زر سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔

بیت

میری بات اسرار میں لپٹی ہوئی ہے اس کو بے سر ہی پڑھ سکتا ہے۔ عارف بے سر ہوتا ہے اور صاحب نظر ہوتا ہے۔

اہل علم تصوف کے لئے تقویٰ ضروری ہے۔ اور عالم تقویٰ کے لئے دو علامات ہیں: (۱) اہل تقویٰ کا کھانا نور ہے۔ یعنی حلال روزی کھانا۔ اہل تقویٰ کی نیند معرفت دیدار خداوندی حضور سے مشرف ہوتا ہے۔ عالم تقویٰ کے ہر دو بال و پر ہیں۔ (۲) ذات و صفات کے تمام کل و جز مقامات تصور اور توفیق سے یک دم طے کرنے کی طاقت اور نظری تصرف سے ہر مردہ کو زندہ کرنا۔ اہل تقویٰ متقی سے یک دم طے کرنے کی طاقت اور نظری تصرف سے ہر مردہ کو زندہ کرنا۔ اہل تقویٰ متقی وہ شخص ہے جو کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خود اپنی زبان سے پڑھے اور جب مقام کُنۡ کن سے حکم خداوندی کے ساتھ پڑھے تو اس سے کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہ رہے۔

قولہٗ تعالیٰ:-

وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ط هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ط (۱)

علم تقویٰ چنانچہ تصور تصرف کلید معرفت مشاہدہ دیدار است۔ تقویٰ مجاہدہ نیست۔ بحضوری مشاہدہ وصال لازوال۔ باید دانست کہ از غلبات تصور تجلیات نور و شوق تصرف حضور تعطش اشتیاق فراق ازلی فیض فضلی حرف توفیق توکل واز تصدیق توحید صدیق تحقیق از کنہ آنست۔ آواز کن راز نکب نام اسم اللہ ذات با عزت بگیرد۔ با استماع نام اللہ از عظمت و ہیبت نام اللہ نفس مطلق بمیرد در وجود ہفت اندام از سر تا قدم نور اللہ بیرزد آنچہ در وجود کدورت زنگار ظلمات حجاب سراپردہ جملگی بگریزد۔ بعد از ان قلب با روح حق گردد روح با ذوق نام اسم اللہ بخواند۔ با استماع نام اللہ از قہر و قدرت نام اللہ نفس زندہ نماند۔ معرفت عیانی و دیدار ربانی مشرف دوام فقر تمام۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:-

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ ط (۲)

پس بمردن نفس صاحب حضور زندہ نماند۔ مردان از خصلت بد باز آید از گناہ تا بلب جان رسید قبر لحد۔

ابیات

از ازل تا ابد بودم بی حجاب — در چشم من ہرگز نیاید ہیچ خواب
دیدہ را دیدار پردہ خواب نیست — از میان خود رفتہ را عذاب نیست
خواب ما را بہر مذکور و جواب — اہل حاضر را نباشد ہیچ خواب

---

(۱) سورۃ المدثر ۷۴: ۵۶ (۲) الحدیث از مشکوٰۃ

ارشاد خداوندی ہے:-

"جو لوگ یاد الٰہی کرتے ہیں، وہی انشاء اللہ متقی اور اہل مغفرت ہیں۔"

علم تقویٰ بھی علم تصور کی طرح معرفت، مشاہدہ اور دیدار کا تصرف اور چابی ہے۔ تقویٰ مجاہدہ نہیں ہے، بلکہ حضوری میں مشاہدہ اور وصال لازوال ہے۔

جاننا چاہئے کہ تجلیات نور کے تصور کے غلبات اور تصور حضور کے شوق اور اشتیاق کی خواہش سے فراق ازلی، فیض فضلی، توفیق کل اور تصدیق توحید حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات عزت کے ساتھ لیتا ہے۔ اس کا نفس بہ سبب عظمت و ہیبت اسم اللہ بالکل مر جاتا ہے۔ اور سر سے پاؤں تک ساتوں اعضاء میں نور اللہ سرایت کر جاتا ہے۔ اور وجود میں جو کچھ کدورت، زنگار اور حجاب کی تاریکی ہوتی ہے، سب دور ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں قلب اور روح حق ہو جاتے ہیں اور روح ذوق و شوق کے ساتھ اسم اللہ ذات پڑھتا ہے۔ اسم الٰہی سنتے ہی بہ سبب قہر اور قدرت اسم اللہ نفس زندہ نہیں رہتا۔ فقیر کامل معرفت عیانی اور دیدار ربانی سے پوری طرح مشرف ہوتا ہے۔

جناب سرور کائنات خلاصۂ موجودات ﷺ فرماتے ہیں:-

"جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا۔ پس اس نے گویا اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ جس نے اپنے نفس کو فنا کے ساتھ پہچانا، پس اس نے اپنے رب کو بقا کے ساتھ پہچانا۔"

نفس جب مر جاتا ہے، تو انسان آخری دم تک گناہ اور خصلت بد سے اجتناب کرتا رہتا ہے۔

ابیات

ازل سے ابد تک میں بے حجاب بے پردہ رہا۔ میری آنکھوں میں ہرگز کبھی نیند نہیں آتی ہے۔

آنکھ کو دیدار کے لئے کھول۔ یہ خواب نیند نہیں ہے۔ اپنے سے گزرنے والے فنا فی اللہ کو کوئی عذاب نہیں ہے۔

میری نیند سوال و جواب کے لئے ہے۔ صاحب دیدار حضوری والوں کو نیند نہیں آتی۔

خواب ما را خلوت و باشد حضور　　چشم را پوشند بهر از صد ضرور

هرکه پوشد چشم را آن کور تر　　کی به بیند کور مثل گاؤ خر

باعیان بینم بقاو هم حق لقاء　　چشم پوشیدن بود مکر و ریا

هرکه در تحصیل عالم باللہ تمام دوام مجلس محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فقیر کہ در معرفت مشرف دیدار دوام مجلس محمد رسول اللہ ﷺ متقی کہ در علم تقوی تمام مجلس محمد رسول اللہ ﷺ۔

ابیات

این مراتب از علم توفیق تر　　اولیاء اللہ بخشد با نظر

هر کرا مرشد نه ای مُردود دان　　بی خبر از معرفت وحدت عیان

مراتب مُرشد عیان است کہ در توجہ مرآت مینماید ہر دو جہان۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :۔

اَلْعَقْلُ یَنَامُ" فِی الْاِنْسَانِ اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰتُ الْاِنْسَانِ اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰتُ الرَّبِّ ط (۱)

ابیات

خوش به بین دیدار را گوید حدیث　　هر کرا باور نه ای کاذب خبیث

هرکه علم عالم شُده بهر از لِقاء　　نه از برای لذّت دُنیا هوا

اولیاء در قبر هم چون آفتاب　　حرکه گیرد نام حاضر با ثواب

بانظر عارف شناسد اولیاء　　این قدر قُدرت بود قُرب از خُدا

---

(۱) الحدیث

میری نیند تنہائی اور حضوری کے لئے ہوتی ہے۔ آنکھوں کو وہ حضرات ضرور بند کر لیتے ہیں۔ جو کوئی (دل کی) آنکھ کو بند کر لے وہ بہت بڑا اندھا ہے۔ اندھا (بھلا) کب دیکھ سکتا ہے؟ وہ تو گدھے اور گائے کی مانند ہے۔

میں بقاء کو بالکل ظاہر دیکھتا ہوں اور اسی طرح دیدار خُداوندی کو بھی۔ آنکھیں بند کرنا مکاری دریاکاری ہوتا ہے۔

جو شخص علم کے حصول میں عالم باللہ ہے اُسے ہمیشہ کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس حاصل ہے۔ جو فقیر معرفت میں دیدار سے مشرّف ہے اُسے بھی دائمی طور پر مجلس نبوی ﷺ حاصل ہے۔ جو متقی علم تقویٰ میں کامل ہے وہ بھی ہمیشہ کے لئے مجلس نبوی ﷺ میں حاضر رہتا ہے۔

ابیات

علم پر عمل کرنے سے یہ مراتب اکثر حاصل ہو جاتے ہیں۔ اولیاء اللہ اپنی نظر سے یہ مراتب عطا کرتا ہے۔

جس کسی کا کوئی مرشد نہ ہو اُس کو مردود جان۔ وہ وحدت کی معرفت سے کُھلم کُھلا بے خبر ہے۔

مُرشد کے مراتب عیاں ہیں۔ کیونکہ وہ توجہ ہی سے دونوں جہان کو اس طرح دکھا دیتا ہے جس طرح کہ آئینہ میں چہرہ دکھائی دیتا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"عقل انسان میں ہوتی ہے۔ انسان انسان کا آئینہ ہے انسان اللہ تعالیٰ کا آئینہ ہے۔"

ابیات

حدیث پاک میں آیا ہے کہ دیدار خوش نصیب کو ہوتا ہے۔ جس کو دیدار خُداوندی پر یقین نہیں ہے وہ جھوٹا اور خبیث ہوتا ہے۔

جو کوئی علم کا عالم ہوا اس کا حصہ دیدار خداوندی ہے۔ نہ کہ لذات دنیا اور نفسانی خواہشات کے لئے۔

اولیاء اللہ قبر میں سورج کی طرح چمک رہے ہیں۔ جو کوئی ان کا نام لیتا ہے وہ ثواب کے ساتھ حاضر ہو جاتے ہیں۔

عارف باللہ اولیاء اللہ کو نظر کے ساتھ پہچان جاتا ہے۔ عارف کو اس قدر قُدرت قُرب خُداوندی کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔

عالم باطن غیبی وحدت فردانیت لاریبی علم دیدار و علم قلب بیدار و علم بقاء و علم نفس فنا و علم زندہ قلب روح بقاء علم ادب و علم حیاء و علم جمعیت آئینہ روشن ضمیر صفا و علم لقاء از مطالعہ علم موت بکشاید۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط (۱) سبق یاد دار و کل متاع الدنیا قلیل را بگذار تا شوی لائق علم مطالعہ از موت لائق دیدار پروردگار۔ معرفت نیز سہ قسم است: از مطالعہ موت مبتدی در دل زاید از مطالعہ علم موت آنچہ در دل معرفت زاید از مطالعہ علم موت منتہی در دل مشاہدہ دیدار حضور قرب اللہ نور زاید۔ بر مرشد فرض عین است۔ اوّل طالب اللہ را از این مطالعہ سہ سبق دہد کہ طالب از علم محروم و جاہل نماند۔ در مطالعہ علم شب و روز میخواند کہ تمام تحصیل علم درین یک است آیت۔

قولہ تعالیٰ:۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ط وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ط (۲)

ابیات

هر ذره مثلی زراعت خرمن است نیک بد را نظر کن در جان تن است

نیست در تو هیچ بیرون آنچه هست آنچه شد مخلوق زان روز ش است

طالب اللہ همون علم بخواند کہ در حیات و ممات از خوانندہ علم جدا نماند۔ آن علم باید از مشرف معرفت دیدار است۔ علم آنست کہ در قبر لحد باشد نگہبان رفیق با توفیق شفیع تحقیق ہفت اندام را پاک گرداند۔ پاک از محاسبہ قیامت محاسبہ قبر لحد پاک۔ علم تصور اسم اللہ ذات میگرداند نجات۔

بیت

آنچه میخوانی از علم اللہ بخوان اسم اللہ با تو ماند جاودان

---

(۱) سورۃ آل عمران ۳:۱۸۵ (۲) سورۃ الزلزال ۹۹:۷-۸

موت کی مختلف اقسام

یاد رہے کہ علم باطن غیبی، علم وحدت، علم فردانیت لاریبی، علم دیدار، قلب دیدار، علم بقاء، علم نفس فنا، علم زندہ قلب روح بقاء، علم ادب، علم حیا، علم جمعیت، علم آئینہ روشن ضمیر باصفا، اور علم دیدار، تمام کے تمام علوم موت کے مطالعہ سے منکشف ہوتے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:۔ "ہر ذی رُوح نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔"

اس کا سبق یاد رکھ اور دُنیا کی تمام پونجی کو جو بہت تھوڑی ہے، ترک کر دے تاکہ تُو موت کے علم کے مطالعہ کے قابل ہو جائے۔ موت کے مطالعہ سے انسان پروردگار کے دیدار کے قابل ہو جاتا ہے۔

معرفت کی بھی تین اقسام ہیں: موت کے مطالعہ سے مُبتدی کے دل میں اس طرح نُور پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح موت کے علم کے مطالعہ سے دل میں معرفت اور منتہی کے دل میں مشاہدۂ دیدار حضور اور اللہ تعالیٰ کے قُرب کا نُور جلوہ گر ہوتا ہے۔

مُرشد کامل پر فرض عین ہے کہ پہلے طالب اللہ کو یہ تینوں سبق پڑھائے تاکہ طالب علم سے محروم اور جاہل نہ رہے اور شب و روز علم کے مطالعہ میں لگا رہے، کیونکہ تمام علوم کا حصول صرف اسی ایک آیت میں ہے:۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ "پس جو ذرّہ برابر نیکی کرے گا، اُسے اس کا نیک بدلہ ملے گا اور جو ذرّہ برابر بدی کرے گا، اُسے اس کا بُرا بدلہ ملے گا۔"

ابیات

ہر ذرّہ کھیتی کی مثل اناج کا ڈھیر ہے۔ لیکن نیکی اور بدی کو دیکھ، جو جسم و جان میں ہے۔

تیرے باہر کچھ نہیں ہے، جو کچھ باہر نظر آتا ہے۔ یہ وہی مخلوق ہے، جو روز الست کے موقع پر پیدا ہوئی ہے۔

جاننا چاہئے کہ طالب اللہ وہی علم پڑھتا ہے، جو حیات و ممات دونوں حالتوں میں پڑھتا ہے، وہ اپنے پڑھنے والے سے جدا نہیں ہوتا۔ وہ علم کیا ہے؟ وہ علم دیدار خُداوندی کی معرفت سے شرف حاصل کرنا ہے۔ علم وہی ہے جو قبر لحد میں بھی نگہبان، رفیق باتوفیق اور شفیع تحقیق رہے۔ اور جسم کے تمام اعضاء کو پاک کر دے اور محاسبۂ قبر لحد اور محاسبۂ قیامت سے بری کر دے۔ پس وہ علم اسم اللہ ذات کا تصوّر ہے۔ یہی علم نجات دہندہ ہے۔

بیت

جو کچھ تو پڑھنا چاہتا ہے، تُو علم اللہ سے پڑھ۔ کیونکہ اللہ کا نام تیرے ساتھ ہمیشہ کے لئے رہے گا۔

قرآن توریت انجیل زبور و ہر کتاب فقہ مسائل تفسیر از اللہ است و ہر چہار کتاب شرح اسم اللہ ذات۔ ہر کہ اسم اللہ ذات از کنہ خواند آنرا ظاہر و باطن علم علوم واضح گرداند۔ احتیاج خواندن علم نماند۔ بہتر آنست مطالعۂ استغراق از مطالعۂ اوراق۔

بیت

ذکر باشد از لقاء فکر از بقاء   این چنین عالم بود علم از خدا

فضل از خدا درس لقا و در سینہ بقاء قلب صفا۔ ہر کہ خبر از علم نداند مردہ دل جاہل بی حیاء۔

قولہ تعالیٰ:۔

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط (۱)

قولہ تعالیٰ:۔

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ط (۲)

بدانکہ علم معاملات و علم عبادات درجات است بی خبر از علم حضوری قرب اللہ ذات۔ اگرچہ علم فقہ مسائل ثواب است بی خبر از علم باطن۔ بی حجاب وسیلہ علم بقا باللہ چنانچہ تصور و علم تصرف و علم تفکر و علم تصوف و علم سلک سلوک و علم توجہ و علم توحید۔ این جملہ علم عین العلم حق است کہ از حق است و بیزار کنندہ از علم باطل است۔ ہر آنکس عجب احمق است کہ علم حق را بگذارد و علم باطل رشوت ریا عجب دیا حوا را بردارد۔

بیت

ہر عبادت ہر ثواب بہر از لقاء   علم اللقاء من سبق خواندم از خدا

---

(۱) سورۃ البقرۃ ۲:۱۱۲   (۲) سورۃ لقمٰن ۳۱:۲۲

یاد رہے کہ قرآن مجید توریت انجیل زبور اور فقہ کے مسائل کی سب کتب اسم اللہ کی تفسیر ہیں۔ اور یہ چاروں کتابیں اسم اللہ ذات کی شرح ہیں۔ جو شخص اسم اللہ ذات کو کنہ کے ساتھ پڑھتا ہے اس پر تمام علوم ظاہری و باطنی واضح ہو جاتے ہیں۔ پھر اُسے علم پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ مطالعۂ استغراق مطالعۂ اوراق سے بہتر ہوتا ہے۔

بیت

دیدار خُداوندی سے ذکر اور بقاء سے فکر حاصل ہوتا ہے۔ ایسے عالم کو خُدا کا علم حاصل ہوتا ہے۔

جو شخص یہ کیفیت رکھتا ہو اُسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیدار کا درس اور سینہ اور دل کی صفائی اور باقی رہنا نصیب ہوتا ہے۔ جسے علم کی واقفیت نہیں وہ مُردہ دل جاہل اور بے حیاء ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

''ہاں جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف رُخ کیا۔ اس نے نیکی کی اور اس نیکی کا بدلہ اپنے ربّ سے پاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو نہ کوئی ڈر ہے اور نہ ہی وہ غم کھائیں گے۔''

ارشادی باری تعالیٰ ہے:۔

''اور جو اللہ تعالیٰ کا ہو رہتا ہے وہ نیکی کرتا ہے اور اس نے ٹھیک مضبوط رسّی کو پکڑ لیا ہے۔''

جاننا چاہیے کہ علم معاملات اور علم عبادات محض درجات ہیں۔ علم حضوری اور قُرب خُداوندی سے بے خبر ہیں۔ اگرچہ مسائل فقہ کا علم پڑھنے سے ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن علم باطنی سے بے خبر رہتا ہے۔ علم باطنی بقاء باللہ کا بے حجاب وسیلہ ہے۔ علم تصور، علم تصرف، علم تفکر، علم تصوف، علم سلک سلوک، علم توجہ، علم توحید یہ تمام علوم عین العلم حق ہیں، کیونکہ یہ حق کی جانب سے ہیں۔ اور علم باطل سے بیزار کرنے والے ہیں۔ وہ شخص عجیب بے وقوف ہے جو علم حق کو چھوڑ کر علم باطل، رشوت، ریا، خود پسندی اور حرص و ہوا کو اختیار کرتا ہے۔

بیت

ہر عبادت اور ثواب دیدار خُداوندی کے لئے ہے۔ دیدار خُداوندی کے علم کا سبق میں نے اللہ تعالیٰ سے پڑھا ہے۔

بدانکہ بیست جزو علم یکدر یک جزو علم است و بیست جزو علم ودر یک جزو حکمت عالم حکیم عارف قدیم۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

لَا تَتَکَلَّمْ کَلَامَ الْحِکْمَةِ عِنْدَ الْجَاهِلِ ط (۱)

اگر زبان زندہ دل مردہ از دنیا ہرگز معرفت نبردہ افسردہ۔

قولہ تعالیٰ:۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ط (۲)

قولہ تعالیٰ:۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ط (۳)

لائق دعوت خواندن آنست کہ غالب الارواح و غالب الاولیاء و غالب الجن والانسان و غالب الفرشتہ موکل لا رجعت و لا زوال۔ صاحب تصرف گنج ظاہر دل غنی و باطن حاضر دوام مجلس حضوری فقیر لا یحتاج۔ از برای درم و دنیا عامل کامل اہل دعوت نخواند دعوت ہر کہ از برای دنیا دعوت میخواند ہر آنکس دعوت خواندن عمل ندانند محتاج است۔ در مراتب جنونیت استدراج۔

بیت

بر زبان اللہ در دل گاؤ خر — این چنین تسبیح کی دارد اثر

ابیات

دعوتی خواند ز لطف و حق کرم — ہر کہ دعوت از قرب خواند نیست غم
دعوتی خواند بہر از خدای — برد با دعوت حضوری مصطفیٰ
دعوتی منصب مراتب باحضور — شد وسیلہ مصطفیٰ با ذات نور
دعوت منصب مراتب از خدا — ہر کہ خواند بہر دنیا بی حیاء

(۱) الحدیث (۲) سورة طٰہٰ ۲۰: ۵۵ (۳) سورة الانفال ۸: ۱۷

(اے طالب صادق!) جان لے کہ علم کے بیس حصے علم کے ایک حصہ میں اور علم کے بیس حصے حکمت کے ایک حصہ میں شامل ہیں۔ عالم حکیم عارف قدیم ہے۔

چنانچہ جناب سرور کائنات خلاصۂ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:
"حکمت کی باتیں جاہلوں کے سامنے بیان نہ کرو۔" اگرچہ ان لوگوں کی زبان زندہ ہوتی ہے مگر دل مُردہ ہوتا ہے۔

جس کا دل دُنیا کی طرف سے نہیں مرا اُسے معرفت خُداوندی ہرگز حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ افسردہ خاطر رہتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے: "اُسی سے تمہیں پیدا کیا ہے۔ پھر اسی میں ہم تمہیں واپس لے جائیں گے اور اُسی سے دوبارہ تمہیں نکالیں گے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے محمد! تو نے (مٹی) دشمنوں کی طرف نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی تھی۔"

دعوت پڑھنے کے لائق وہ شخص ہے جو ارواح، اولیاء، جن وانس، فرشتہ اور مؤکل پر غالب ہو۔ جسے نہ رجعت ہو اور نہ زوال۔ اُسے ظاہری خزانوں کا تصرف حاصل ہو۔ دل کا غنی ہو اور باطن میں مجلس نبوی ﷺ کی دائمی حضوری حاصل ہو۔ اور فقیر لا یحتاج ہو۔ عامل کامل اہل دعوت دُنیا کے لئے دعوت نہیں پڑھتا۔ اور جو کوئی دنیاوی مال و دولت کے لئے پڑھتا ہے۔ وُہ دعوت پڑھنے کا عمل ہی نہیں جانتا' وہ محتاج ہے۔ اور جنونیت اور استدراج کے مراتب میں ہے۔

بیت

زبان پر تو اللہ اللہ ہو اور دل میں گدھے اور گائے کا خیال ہو۔ (یعنی زبان پر تو رام رام ہو اور بغل میں چھری ہو) تو ایسی تسبیح کا اثر کب ہو سکتا ہے؟ (۱)

ابیات

تُو اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے دعوت پڑھتا ہے' جو کوئی دعوت قُرب خُداوندی سے پڑھتا ہے' اُسے کوئی غم نہیں ہے۔ جو کوئی دعوت اللہ کے لئے پڑھتا ہے' تو اس کو وُہ دعوت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حضوری میں لے جاتی ہے۔ حضوری کے منصب اور مراتب کی خواہش کے لئے مصطفیٰ ﷺ کا وسیلہ اس نُوری ذات کے لئے ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ سے منصب اور مراتب حاصل کرنے کے لئے اگر دعوت پڑھی جائے' تو احسن ہے اور اگر بے حیاء دُنیا کے لئے پڑھی جائے' تو بے سود ہے۔

(۱) یہ شعر راہبر تصوف مولانا جلال الدین رومی کا ہے۔

ابتدای دعوت گنج سبق ... در تصرّف قید آمد ہر طبق
ہر مؤکل در حکم مثل غلام ... گشت واضح زیر زبرش ہر مقام
ہرکہ خواہد دولتی دُنیا نعیم ... ہم مُصاحبتی شیطان بود ملعون لئیم
ہرکہ خواہد معرفت قُرب از الٰہ ... وقت خواندن با تصور کُن نگاہ
ہرکہ کُن را یافت کُنہ از کُن کشا ... جملہ او الہام یابد از خُدا
این قال من برحال من احوال من ... ہرکہ عامل نیست دعوت لاف زن
ہرکہ پوشد حق بود کافر تمام ... گفتنی حق حاسدان دُشمن مدام
کاملم اکسیر تکسیر نما ... احتیاجی کس ندارم جُز خُدا
باھُوؒ کس نیابد طالبی لائق طلب ... حاضر کنم با مصطفیٰ ﷺ توحید ربّ

بخواندن دعوت کامل را گنج و ناقص را درمیان دوران دعوت مثل تیغ برہنہ ببرد رنج۔ دعوت دادن نہ آسان کار است۔ مرد مذکور عارف کامل عامل باخبر ہوشیار اولیاء اللہ صاحب قُرب پروردگار نہ دعوت خواندن لائق احمق گاؤ عصار دعوت خواندن مشکل بسی مشکل کار خیلی سخت دشوار کہ در علم دعوت کامل باید عظیم تر اسرار از خزائن اللہ بسیار بی شمار عطاء پروردگار۔ کامل عامل اہل دعوت کہ صاحب نظارہ آنراچہ احتیاج فال و تحقیق حقیقت از نماز استخارہ کہ خام ناقص ناسوت مدام در قید نفس امارہ۔ لائق خواندن دعوت آنست کسی را کہ با تصور اسم اللہ ذات جثہ روحی نور و دعوت میخواند در مجلس محمدی ﷺ مع اللہ حضور۔

تیری دعوت کی ابتداء خزانے کے حصول کا سبب یہ ہے کہ تیرے قبضہ اور قید میں زمین و آسمان کے چودہ طبق آجائیں۔ ہر مؤکل تیرا حکم غلام کی طرح تسلیم کرے اور زیر و زبر کا ہر مقام تجھ پر واضح ہو جائے۔

جو کوئی دنیاوی دولت و نعمت کا خواہاں ہے وہ شیطان لعین کا مصاحب، کنجوس اور بدبخت ہے۔

جو کوئی اللہ تعالیٰ کا قُرب اور اس کی معرفت کو چاہتا ہے۔ وہ اپنے ورد وظائف پڑھنے کے وقت تصور اسم اللہ ذات پر نگاہ کرے۔

جس نے کُن کی حقیقت کو پالیا تو اس پر کُن کے سارے عقدے کُھل جائیں گے۔ اس کے تمام معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام پانے پر حل ہو جائیں گے۔

میرا کلام حال و احوال کے مطابق ہوتا ہے جو کوئی عامل نہیں ہے۔ اس کا دعویٰ شیخی بگھارنے کے مترادف ہے۔

جو کوئی حق بات چھپائے وہ پورا کافر ہو جاتا ہے۔ حق بات کہنے سے کئی لوگ ہمیشہ کے لئے حاسد اور دشمن بن جاتے ہیں۔

میں کامل ہوں اکسیر اور تکسیر کو دیکھتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی حاجت نہیں رکھتا۔

اے باھُوؒ! طلب صادق لے کر کوئی طالب میرے پاس نہیں آتا کہ اس کو بارگاہ مصطفوی ﷺ میں حاضر کر دوں اور توحید کا سبق دوں۔

یاد رہے کہ دعوت پڑھنے سے کامل کو تو خزانہ ملتا ہے لیکن ناقص کو دعوت کے دوران تیغ برہنہ کی طرح رنج ہی ملتا ہے۔

دعوت خوانی کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اسے وہی پڑھ سکتا ہے جو مرد مذکور عارف کامل، عامل، باخبر اور ہوشیار ولی اللہ اور صاحب قُرب خداوندی ہو نہ کہ احمق اور تیلی کے بیل کی طرح ہو۔ دعوت خوانی بہت مشکل اور نہایت دشوار کام ہے۔ کیونکہ اس میں کامل ہونا ضروری ہے۔ اس لئے کہ اس میں خزائن الٰہیہ کے عظیم اسرار ہیں۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے۔ جو اہل دعوت کامل و عامل ہے اور صاحب نظارہ ہے اسے فال اور نماز استخارہ سے حقیقت کی تحقیق کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ خام اور ناقص ہمیشہ ناسوت اور نفس امارہ کی قید میں رہتا ہے۔

دعوت خوانی کے لائق وہی شخص ہے، جس کا جسم، دل اور روح اسم اللہ ذات کے تصور کے نور سے روشن ہو رہا ہو۔ اور اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری حاصل ہو۔

جاننا چاہیئے کہ عامل کامل دعوت کے آغاز میں طالب مرید کو پہلے پانچ مراتب عطا کرتا ہے۔

دیگر بشروع دعوت طالب مرید کامل عامل را پنج مراتب نخست دهد دست۔ اوّل حاضرات۔ دوم ناظرات۔ سوم تصور راسم اللہ ذات۔ چہارم آگاہ از دلیل۔ پنجم نگاہ باقرب رب جلیل۔ کامل عامل مرشد این پنج گنج در روز پنج نصیب کند طالب مرید صادق را۔ اگر از باطن اولیاء اللہ اہل دعوت چنین توفیق قرب اللہ تحقیق ہدایت نداشتہ باشند طالبان ہم تلف و مریدان جملگی ہمہ خلق کشتہ۔ راہ دعوت و معرفت ظاہر باطن باجمعیت۔ در مشاہدۂ ربوبیت رویت جمال وصال است، نہ بگفت شنود قیل قال۔

بیت

عارفان را روز و شب برحق نظر   بانظر ہرگز نہ بینم سیم و زر

ہر آنکس عجب احمق اند کہ تخم حب دنیا زراعت حرص، حسد، کبر، عجب، ریا، ہوای شیطانی در دل کاشتہ و حب مولی از دل برداشتہ۔ ہر آنکس مومن مسلمان، فقیر درویش، عالم فاضل، ذاکر، اہل مراقبہ، فکر، اہل تقوی چطور باشند؟ کہ بدتر از ستور باشند۔ فقیر آنچہ میگوید از راہ حساب، نہ از راہ حسد۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :۔

اَلسَّاکِتُ عَنِ الْکَلِمَةِ الْحَقِّ فَھُوَ شَیْطَانٌ "اَخْرَسُ" ط (۱)

آخر پنبہ غفلت از گوش دل بدر آر و موت را یاد دار و موت در وجود تست دو وجود تو موت غار و مراتب کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ط (۲) بردار۔

ابیات

نفس را گردن بزن بہر از خدای   تا شوی دایم بحاضر مصطفیٰ
این مراتب عارفان اولیاء   ہرکہ این راہی نداند سر ہوا

(۱) نقل از صحاح
(۲) سورۃ آل عمران ۳:۱۸۵

پہلا مرتبہ: حاضرات۔ دوسرا مرتبہ: ناظرات۔ تیسرا مرتبہ: اسم اللہ ذات۔ چوتھا مرتبہ: دلائل و براہین کا عالم ہونا۔ پانچواں مرتبہ: قرب خداوندی پر نگاہ رکھنا۔

کامل عالم مرشد یہ پانچ خزانے طالب مرید صادق کو پانچ دن میں عطا کر دیتا ہے۔ اگر باطنی طور پر اولیاء اللہ اور اہل دعوت کو قرب حق سے ایسی ہدایت اور توفیق یقینی طور پر حاصل نہ ہوتی، تو سب کے سب طالب مرید اور مخلوق ہلاک ہو جاتی۔ اہل راہ دعوت و معرفت کا ظاہر و باطن باجمعیت ہوتا ہے۔ اور وہ مشاہدۂ ربوبیت اور رویت جمال و وصال میں رہتے ہیں۔ اس کا تعلق گفت و شنید اور قیل و قال سے نہیں۔

بیت

عارفوں کی دن رات اللہ تعالیٰ پر نظر رہتی ہے۔ میں سونے چاندی کی طرف ہرگز نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔

یہ لوگ عجیب احمق ہیں، جو دنیاوی محبت، حرص، حسد، غرور، خود پسندی، ریا اور ہوا و ہوس شیطانی کا بیج دل میں بوتے ہیں۔ اور حب مولیٰ کو دل سے نکال دیتے ہیں۔ ایسے لوگ مومن، مسلمان، فقیر درویش، عالم فاضل، ذاکر، اہل مراقبہ، اہل فکر اور اہل تقویٰ کیسے ہو سکتے ہیں؟ یہ تو حیوانات سے بھی بدتر ہیں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں، راہ حسد سے نہیں کہتا، بلکہ حقیقت یہی ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

"حق بات کو چھپانے والا بمنزلہ گونگا شیطان ہے۔"

بلا آخر غفلت کی روئی دل کے کانوں سے نکال اور موت کو یاد کر۔ موت تیرے وجود میں ہے اور تیرا وجود موت کی غار میں ہے۔ "ہر ذی روح نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔" کے مراتب کو اٹھا دے۔

ابیات

نفس کی گردن کو اللہ تعالیٰ کی خاطر کاٹ دے۔ تا کہ تجھ کو مصطفیٰ ﷺ کی مجلس اقدس کی حاضری ہمیشہ کے لئے میسر آ جائے۔ یہ مراتب عارفوں اور اولیائے کرام کے ہیں۔ جو کوئی اس راہ کو نہیں جانتا، اس کے سر میں ہوا و ہوس بھری ہوئی ہے۔

شرح دعوت

عامل دعوت دعوت کامل طالب را دعوت خواندن بس است۔ علم دعوت را ختم و تمامیت ہم طی کند در دو دم۔ ہر کہ با ترتیب خواندن دعوت داند تصور و تصرف اسم اعظم و با اسم اللہ ذات میخواند در لیام تا قیامت لا یحتاج ماند ہم او و ہم آل اولاد او بی غم۔ این چنین عامل کامل مکمل اکمل صاحب در جہان کم۔

بیت

دم ازل دم ابد دم دُنیا تمام   ہر کہ این یکدم نداند آن مرد خام

مُرشد کامل اہل دعوت بشروع دعوت طالب صادق و مُرید لا یرید را چہار منصب بخش عطاء فیض فضل اللہ فضیلت دعوت وسیلہ بخشد: یکی تصور اسم اللہ ذات۔ دوم تصرف اسم اعظم متبرکات۔ سوم توجہ کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ۔ چہارم تاثیر از قرآن آیات۔ طالب اللہ کہ چہار مجموعہ دعوت خواند آنچہ گنج خزائن اللہ غیبی لاریبی ظاہر و باطن است، از وی ہیچ مخفی و پوشیدہ نماند۔ مرشدیکہ در چہار روز بچہار منصب طالب را نصیب نگرداند، طالب احمق است کہ از حکم ناقص میخواند۔ نہ دعوت خواندن لایق اہل بدعت بدکیش غلیظ طالب دُنیا بد اندیش تمام۔ دعوت با قُرب اللہ درویش نصیب غنی فقیر عارف درویش اہل معرفت عیسیٰ صفت۔ این چنین دعوت خواند کہ بحکم اللہ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ از قبر بیرون آوردہ رُوحانی حاضر گرداند۔ وقت خواندن دعوت نُور حضور فرشتہ میگریزد از خوانندہ دور ضرور کہ نامحرم محرم است۔

ابیات

حق پسندان را نباشد ہیچ باک   بعد مُردن زندہ گردند زیر خاک

عارفان با نظر بینند در قبر   این مراتب عیسیٰ و ثانی خضر

شرح دعوت

اس عامل اور کامل طالب کے لئے دعوت پڑھنا مناسب ہے، جو دو گھڑی میں علم دعوت کو ختم کر سکتا ہو۔ جو شخص با ترتیب دعوت جانتا ہے اور اسم اعظم اور اسم اللہ ذات کے تصرّف اور تصور سے پڑھتا ہے، روز قیامت تک وہ خود بھی اور اس کی آل اولاد بھی لا یحتاج اور بے غم ہو جاتی ہے۔ ایسے عامل کامل مکمل اور اکمل دنیا میں کم ہوتے ہیں۔

بیت

ازل کے وقت سے ابد کے اوقات اور تمام دُنیوی اوقات کو جو شخص ان کو ایک جیسا وقت نہ جانے، وہ مرد کامل نہیں، بلکہ وہ ناقص ہے۔

جاننا چاہئے کہ اہل دعوت مُرشد کامل دعوت کے شروع میں ہی طالب صادق اور مرید لا یرید کو فیض اور فضل خداوندی سے مندرجہ ذیل چار منصب عطا کرتا ہے:۔

پہلا منصب: اسم اللہ ذات کا تصور۔ دوسرا منصب: اسم اعظم متبرکات کا تصرّف۔ تیسرا منصب: کلمہ طیبہ کی توجہ۔ چوتھا منصب: قرآنی آیات۔

جو طالب ان چاروں کے مجموعے کی دعوت پڑھتا ہے، تمام ظاہری اور باطنی، غیبی اور لاریبی خزائن الٰہیہ اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی چیز اس سے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ جو مرشد چار دن میں یہ چاروں منصب طالب کے نصیب نہ کرے، وہ طالب بیوقوف ہے، جو کہ ناقص اور خام کے حکم سے پڑھتا ہے۔ اہل بدعت، بدمذہب، غلیظ، طالب دنیا اور بداندیش دعوت پڑھنے کے لائق پوری طرح نہیں ہوتا۔ اسے وہی شخص پڑھ سکتا ہے، جو درویش، غنی، خوش نصیب، فقیر عارف، صاحب قُرب خداوندی اور اہل معرفت اور عیسیٰ صفت ہو۔ وہ اگر اس قسم کی دعوت پڑھے، تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے قُمْ بِاِذْنِی کہہ کر رُوحانی کو قبر سے نکال کر حاضر کر لیتا ہے۔ دعوت خوانی کے وقت نُور حضور کی وجہ سے فرشتہ پڑھنے والے سے ضرور دور بھاگ جاتا ہے، کیونکہ نامحرم محرم رہتا ہے۔

ابیات

حق پر قائم رہنے والوں کو کسی قسم کا کوئی ڈر نہیں رہتا۔ وہ مرنے کے بعد بھی قبروں میں زندہ رہتے ہیں۔

عارف لوگ اپنی نظر معرفت سے احوال قبر کو دیکھ لیتے ہیں۔ یہ مراتب عیسیٰ علیہ السّلام اور دوسرے نمبر پر حضرت خضر علیہ السّلام کو حاصل ہوتے ہیں۔

هم سخن باهم جلیس و اولیاء ـ غرق فی التوحید قُرب و با خدا
باتصور قتل کن تو نفس را ـ تا شوی واصل خدا لایق خدا

وقت خواندن دعوت یک صُورت توفیق الٰہی رفیق تحقیق پیدا می شود قُدرت خُدا کشش بروئیت نُور خواننده میسر دیند نظر اللہ منظور حضور۔ این چنین دعوت قُرب ربانی تقویت انبیاء اللہ اولیاء اللہ روحانی میگویند۔ اساس پنج معرفت وہم علم ہدایت و ہر عمل قُرب جمعیت شوق است خواہ راہبر راہ خدای فی اللہ باقُرب اللہ۔ کسی را کہ مدعی شوق دامنگیر است راہ ہر دو جہان نیم گام ہم نباشد در نظر۔ فقیر روشن ضمیر بر نفس امیر است۔

بیت

فرشتہ گرچہ دارد قُرب درگاہ ـ نگنجد در مقامی لِــی مَــعَ اللّٰہِ (۱)

کہ فرشتہ قوت توفیق مراتب منصب آسمان و زمین مقام طبقات معلّق ہوا است و انسان را مراتب معرفت توحید باذات فنافی اللہ قُرب حضور باخُدا است۔

ابیات

دعوتی در دم کشد عالم تمام ـ با تو گویم یاد گیرای نیک نام
این دمی یکدم بود قُرب از الٰہ ـ یکدمی دو راه دارد ـ دو گواه
دم ازل دم ابد دم دنیا ہوا ـ بایکدمی یکتا شود مرد خُدا
دم کہ از دم یافتہ دم معرفت ـ مُردہ را زندہ کند عیسیٰؑ صفت
دعوتی یا دم بخواند بر قبور ـ اہل دعوت با رُوحانی شد حضور

....

(۱) الحدیث

اولیاء جیسی باتیں کرنیوالا اولیاء کا ہم صحبت اور مصاحب ہوتا ہے۔ وہ دریائے توحید میں مستغرق مقرب خُدا ہوتا ہے۔ تُو تصور اسم اللہ ذات کے ساتھ نفس امّارہ کو قتل کر دے تاکہ تُو واصل باللہ ہونے کے لائق ہو سکے۔

جاننا چاہئے کہ دعوت پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایک تحقیق کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی قُدرت اور روئیت نُور کی کشش پڑھنے والے کو بارگاہ خُداوندی میں لے جاتی ہے۔ اور بارگاہ خُداوندی میں اسے منظور نظر بنا دیتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے مدنظر رہتا ہے۔ اس قسم کی دعوت کو قُرب ربانی اور تقویت انبیاء و اولیاء رُوحانی کہا جاتا ہے۔

پانچوں معرفتوں اور قُرب جمعیت کے ہر عمل اور علم ہدایت کی بنیاد بھی شوق ہے۔ چاہے راہ خدا کا رہبر فنافی اللہ اور باقرب اللہ ہو جس طالب حق کا دامنگیر شوق ہے اس کی نظر میں ہر دو جہان کا راستہ آدھا قدم بھی نہیں ہوتا۔ فقیر روشن ضمیر نفس پر حکمران ہوتا ہے۔

بیت

فرشتہ کو اگرچہ بارگاہ خداوندی کا قُرب حاصل ہے۔ لیکن فرشتہ یہ مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مجھ پر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہوں۔

کیونکہ ملائکہ کو سماوات کے مناصب و مراتب کی توفیق کی قوت اور زمین کے ہوائی طبقات کی توفیق ہوتی ہے۔ لیکن انسان کو معرفت، توحید باذات فنافی اللہ، قُرب اور اللہ تعالیٰ کی حضوری کے مناصب و مراتب حاصل ہوتے ہیں۔

ابیات

ولی کامل تمام عالم کو ایک دم میں دعوت دیتا ہے۔ میں تجھ سے بیان کرتا ہوں۔ اے نیک نام! اس کو یاد کر لے۔

ان سانسوں میں سے ایک سانس ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کا قُرب بخشتا ہے۔ ایک سانس کے دو راستے ہیں۔ ایک آنے کا دوسرا جانے کا اور دو ہی اس کے گواہ ہوتے ہیں۔

ایک سانس ازلی میں، دوسرا ابدی میں۔ دنیا ہوا و ہوس ہے۔ مرد خدا ایک سانس کے ساتھ یکتا ہو جاتا ہے۔ سانسوں میں سے جو سانس تو نے پائے ہیں ان کو معرفت خداوندی میں صرف کر، کیونکہ عیسیٰؑ صفت آدمی مُردہ کو زندہ کر دیتا ہے۔ عامل قبروں پر جا کر سانس کے ساتھ دعوت پڑھتا ہے۔ اہل دعوت رُوحانی کو اپنے سامنے حاضر کر لیتا ہے۔

دعوت چهار طریق از وجود اربع عناصر تحقیق خاک باد آب آتش هر چهار بانظر تصور کشته سازد۔ بالتوفیق این چنین دعوت خواند چنانچه "اُقتل الموذیات قبل الایذاء" فتنه و فساد قطع الطریق هیچ زنده نماند۔ دعوت یکدم خواندن اہل یک دم است چنانچه گفته خاقانی مرد حقانی۔

بیت

بس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی
که یکدم با خدا بودن به از ملک سلیمانی

مرتبه در یکدم فنا فی الشیخ است۔ مرتبه دوم حضور فنا فی الرسول محمد ﷺ است که خبر از دم دارد و مرتبه فنا فی الله نور فی النور راست۔ نه خبر دم و نه خبر حضور عین بعین۔ اینست مراتب فنا فی التوحید نور راست۔

ابیات

به بحر غرق فی الله شو که با خود خود نمیدانی
دمی نامحرم است آنجا که باشد راز ربانی
نه آنجا دم نه دل نه جسد جان است
که عین از عین باشد لامکان است
کسی از خود فنا خُد آنچه بیند
به بیند حق که حق حق نشیند
سه حق را حق بگوئی حق کدام است
بنام حق ز حق با حق تمام است

قولهٔ تعالیٰ:۔

وَلَا تَقُولُوا ثَلٰثَةٌ ط (۱) اِنْتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ را بر داشتی چنانچه باطل اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط (۲) حق را بگذاشتی۔ آنها مسلمان مومن چه طور باشند که بدتر از گاو خر ستور باشند۔

قولهٔ تعالیٰ:۔

كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ط (۳)

۱۔ سورۃ النساء ۴:۱۷۱ ۲۔ ایضاً ۳۔ سورۃ الفرقان ۲۵:۴۴

وجود کے اربعہ عناصر مٹی، آگ، ہوا اور پانی کے لحاظ سے دعوت تحقیقاً چار طریق سے پڑھی جاتی ہے۔ جس سے یہ چاروں عناصر نظر کے تصور سے کشتہ بن جاتے ہیں۔ توفیق خداوندی کے ساتھ اس طرح کی دعوت پڑھے۔ کہ "موذی کو ایذا پہنچانے سے پہلے ہی قتل کرو۔" اس طرح کرنے سے فتنہ و فساد اور چور باقی نہیں رہتا۔ دعوت ایک سانس میں جو ایک سانس میں پڑھنے والے ہوں، وہی پڑھتے ہیں، چنانچہ مردِ حق کو خاقانی نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

بیت

خاقانی کو تیس ۳۰ سال بعد اس معنی کی تحقیق حاصل ہوئی۔ کہ ایک گھڑی کے لئے واصل باللہ ہونا ملک سلیمانی سے کہیں بہتر ہے۔

یاد رہے کہ ایک دم کا رتبہ فنا فی الشیخ کا ہے۔ دوسرا حضور کا رتبہ فنا فی الرسول محمد ﷺ کا ہے۔ جسے دم کے سوا اور کچھ یاد ہی نہیں۔ اور تیسرا نور فی النور کا رتبہ فنا فی اللہ کا ہے۔ جسے نہ دم کی خبر ہوتی ہے اور نہ عین بعین حضور کی۔ یہ فنا فی التوحید نور کے مراتب ہیں۔

ابیات

اللہ تعالیٰ کے بحرِ توحید میں اس طرح غرق ہو جا کہ تو اپنے آپ کو بھی نہ پہچانے۔ جس جگہ کہ راز ربانی ہو، وہاں ایک گھڑی کے لئے بھی غافل ہونے سے انسان نامحرم ہو جاتا ہے۔

اس جگہ نہ سانس ہے، نہ دل ہے، نہ جسم ہے، نہ جان ہے۔ وہ مقام لامکان ہے۔ وہاں صرف ذات ہی ذات ہے۔

جس کسی نے اپنے آپ کو فنا کر لیا، وہ کیا دیکھے گا؟ درست بات تو یہ ہے کہ وہ حق ہی حق دیکھے گا۔ کیونکہ حق حق کے ساتھ بیٹھے گا۔ یعنی تو اللہ تعالیٰ میں فنا ہو جا، تو اس کے ساتھ بیٹھنے سے تو باقی ہونے کا مرتبہ پا سکے گا۔

تین حق باتوں کو حق ہے کہ بیان کر۔ کہ ان میں حق یہ ہے کہ حق کے نام سے، حق کی طرف سے اور حق پر ہی ہر بات مکمل ہو۔

ارشاد خداوندی ہے:۔ "اور نہ کہو کہ اللہ تین ہیں۔ اس سے باز آ جاؤ کہ تمہارے لیے بہتری ہے۔ اللہ عبادت کے لائق تو صرف ایک ہی ہے"، چنانچہ باطل نظریہ کو چھوڑ دو۔ جو لوگ حق کو چھوڑ دیتے ہیں، وہ مومن مسلمان کس طرح ہو سکتے ہیں؟ وہ تو گائے، گدھے اور حیوانات سے بھی بدتر ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ "وہ مثل جانوروں کے ہیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ۔"

قولہٗ تعالیٰ:۔

اَرَءَ یْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ ط(۱)

ہر آنکس کہ دعویٰ کند فنافی الشیخ و در مراتب فنافی الشیطان و دعویٰ کند مراتب فنافی الرسول محمود و در مرتبہ مرُدود است و دعویٰ کند فنافی اللہ باشد او در مرتبہ نفس ہوا است ۔ نیز مراتب فنافی الشیخ کہ میسر آید از جملگی شرّ آنچہ معصیت شیطانی است و میسر آید از جملہ فتنہ آنچہ فضیحت نفس است و میسر آید از جملہ حوادث آنچہ مایہ فساد خطرات دُنیا است از عرش تا تحت الثریٰ در سیر آید و از جملہ باطل میسر آید و حق از حق بنماید۔ اینست مراتب فنافی الشیخ و ہر کہ فنافی الرسول محمد ﷺ برسد ظاہر باطن یکدم از مجلس محمدی ﷺ جدانمی شود و ہر کہ بمراتب فنافی اللہ کار او حسبہ اللہ یعنی نفس فنا، و زندہ قلب و روح بقاء۔ ہمیشہ در مشاہدہ بذات نُور حضور مشرّف لقاء۔ ہر کہ این ہر سہ مراتب ندانداحمق است خودنما۔ ہر کہ دعوت را می خواند۔ بعضی مُرشد اند کہ خود می مانند دور و طالبان خود را با توجہ میرسانند در مجلس محمدی ﷺ حضور و بعضی مُرشد اند کہ خود را دوام حضور و طالبان را رسانیدن نمی توانند بحضور منظور۔ و بعضی مُرشد اند کہ طالبان حضور اند و از نظر خلق بعید دور اند۔ ہر کہ این ہر سہ مراتب از باطن نداند احمق است کہ دعوت خواند۔ وقتیکہ شروع ورد کند ورد کلام ربانی و ہم سخن شود با جواب سوال۔ ہر کہ دعوت نخواند دعوت اُورا خراب گرداند۔

شرح دعوت عظیم

کہ باین چہار مراتب مجموعہ خواندن: اوّل قرآن، دوم قبر تیغ برہنہ انبیاء و اولیاء اللہ مثل درویش غوث قُطب شہید۔ سوم قُرب الحق۔ چہارم قوّت از حضور مجلس محمد رسول اللہ ﷺ۔

ا۔ سورہ الفرقان ۲۵:۴۳

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"کیا تُو نے اس شخص کو دیکھا ہے، جس نے اپنی خواہشات کو معبود قرار دیا ہے۔"

جو شخص فنافی الشیخ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، وہ (دراصل) فنافی الشیطان کے مراتب میں ہے۔ اور جو شخص فنافی الرسول کا دعویٰ کرتا ہے، وہ مرتبہ مرُدود میں ہے اور جو فنافی اللہ کا دعویٰ کرتا ہے، وہ نفس و ہوا کے مرتبہ میں ہے۔ نیز جو شخص فنافی الشیخ کے مرتبے میں کامل ہوتا ہے، وہ تمام شرِ نفسانی و شیطانی سے نجات پا جاتا ہے اور نیز تمام حوادث سے جو دنیاوی خطرات کے لئے مایہ فساد ہیں، نجات پا جاتا ہے۔ عرش سے لے کر فرش تک کی سیر کرتا ہے۔ اور تمام باطل اشیاء کو ترک کر دیتا ہے۔ اور حق کو حق سے دکھا دیتا ہے۔ یہ فنافی الشیخ کے مراتب ہیں۔ جو فنافی الرسول میں کامل ہوتا ہے۔ وہ ظاہری اور باطنی طور پر ایک سانس بھی مجلس محمدی ﷺ سے جدا نہیں ہوتا۔ اور جو فنافی اللہ کے مرتبہ میں کامل ہوتا ہے، اس کے تمام کام سنور جاتے ہیں۔ یعنی اس کا نفس فانی، قلب زندہ اور روح باقی ہو جاتی ہے۔ نور ذات کے مشاہدہ میں ہمیشہ دیدار خداوندی سے مشرّف ہوتا ہے۔ جو شخص یہ تینوں مراتب نہیں جانتا، وہ احمق اور خود نُما ہے، جو کوئی دعوت کو پڑھتا ہے۔ بعض مُرشد اس قسم کے ہوتے ہیں، جو خود سے دور رہتے ہیں لیکن اپنے طالبوں کو مجلس محمدی ﷺ میں توجہ کے ساتھ پہنچا دیتے ہیں۔ بعض مُرشد ایسے ہیں، جو خود کو تو ہمیشہ حضوری میں رکھتے ہیں، لیکن طالبوں کو حضوری میں نہیں پہنچا سکتے۔ اور بعض مُرشد ایسے ہیں کہ ان کے طالب حضوری رکھتے ہیں۔ لیکن مخلوق کی نظر میں بعید اور دور ہیں۔ جو شخص باطن کے تینوں مراتب نہیں جانتا اور دعوت پڑھتا ہے، وہ بھی احمق ہے۔ دعوت خواں جس وقت دعوت پڑھنا شروع کرتا ہے۔ اور وِردِ کلام ربانی کرتا ہے۔ تو سوال و جواب میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے۔ جو کوئی دعوت کو (کماحقہٗ) نہیں پڑھتا، دعوت اسے خراب کرتی ہے۔

شرحِ دعوت عظیم

عامل کامل کو چاہئے کہ حسب ذیل چاروں کو جمع کر کے دعوت پڑھے۔ اوّل قرآن، دوسرے قبر تیغ برہنہ انبیاء اور اولیاء جیسے درویش، غوث قُطب اور شہید۔ تیسرے قُرب الحق۔ چوتھے مجلس نبوی ﷺ کے حضوری قوت۔ اس قسم کی دعوت غضب و قہر سے بڑھ کر سخت ہوتی ہے۔

این چنین دعوت سخت تر از غضب قہر یا مثل اسم اعظم قرآن بر قبر۔ ہر آنکس کہ بخواندن این چہاردہ طبق دعوت حضرت مدینہ و حضرت کعبہ و عرش اکبر از ماہ تا ماہی در جنبش در آید و ارواح جمیع انبیاء اصفیاء نبی مُرسل و ارواح اہل ممات و حیات اولیاء اللہ فقیر ولی اللہ درویش عارف باللہ غوث قطب ابدال اوتاد ہژدہ ہزار عالم کل مخلوقات لرزہ خوردہ در حیرت در آید و فرشتگان عبرت دارند و کل مخلوقات دست بدعا بدرگاہ الٰہ استادہ تا آنکہ خوانندہ این چنین دعوت کار بسر انجام مطلب نرسد ارواح انبیاء اصفیاء و مرسل اصحاب مجتہد علماء باللہ اولیاء اللہ مومن مُسلمان در قید اہل دعوت باشند ہرگز خلاص نشود ازین دعوت۔ ہیچ دعوت سخت تر و غالب تر بمنصب قبر نباشد و بخواندن این چنین دعوت اگر کوہ از آہن سخت باشد موم گردد و اگر قلعہ مثل سنگ یا آہن کہ بلند تر یا ہوا۔ کنگرۂ او بجز طیر پرید ن دیگر نرسد بخواندن این دعوت اہل قلعہ را ول از دست رود آمدہ ملازمت کند و در فرمان در آیند و یا آنکہ در آن قلعہ مرگ مفاجات مردم اہل قلعہ را پیدا شود کہ اہل قلعہ یک آدم زندہ نماند و یا بخواندن این دعوت موکلان اہل قلعہ رابستہ از قلعہ فرو انداز ند و این چنین قلعہ فتح کردن آسان کار است۔ ہر کہ این دعوت باعظمت بخواند تمام ملک اقلیم ہر ولایت و از مشرق تا مغرب در یک ہفتہ در قبض تصرف آوردن ہیچ دشوار نیست۔ لایق خواندن این دعوت عامل کامل اگر چہ شکم پُر کنندہ حیوانات جلالی و جمالی بخورد وجود گشتہ با تصور اسم اللہ ذات پختہ پاک آنرا از رُحانی و از فرشتہ موکل جنونیت چہ باک کہ غرق کامل بتصور اسم اللہ ذات حضور و عمل دعوت تصرف روحانیت قبور۔

یا مثلاً قبر پر قرآن سے اسم اعظم کا پڑھنا اس شخص کے لیے زیبا ہے جس کے پڑھنے سے چودہ طبق مدینہ منورہ مکہ معظمہ عرش اکبر اور عرش سے فرش تک سب کچھ جنبش کرنے لگے۔ اور تمام انبیاء اصفیاء نبی مُرسل اور زندہ اور وصال یافتہ اولیاء اللہ فقیر ولی اللہ درویش عارف باللہ غوث قطب ابدال اوتاد اور اٹھارہ ہزار عالم کل مخلوقات کی ارواح لرزہ کھا کر حیرت میں آ جائیں۔ اور فرشتے عبرت پکڑیں۔ اور تمام مخلوق کھڑی ہو کر درگاہ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ جب تک کہ اس دعوت کا پڑھنے والا اپنے مقصود تک نہ پہنچے اہل دعوت کے قابو میں انبیاء اصفیاء مُرسل اصحاب مجتہد علماء باللہ اولیاء اللہ اور مومن مسلمان کی روحیں ہوتی ہیں ہرگز اس دعوت سے خلاصی نہیں پا سکتیں۔ اس دعوت سے بڑھ کر کوئی دعوت سخت اور غالب نہیں۔ منصب قبر پر کوئی شے بھی غالب نہیں آتی۔ اس قسم کی دعوت اگر پہاڑ پر جو لوہے سے بھی سخت ہو پڑھی جائے تو وہ پگھل کر موم ہو جائے۔ اور اگر لوہے یا پتھر کا کوئی قلعہ جو ہوا سے بھی بلند تر ہو اور اس کے کنگروں پر صرف پرندے ہی اڑ کر پہنچ سکیں اور کوئی دوسرا نہ پہنچ سکے۔ اس دعوت کے پڑھنے سے اہل قلعہ حوصلہ چھوڑ کر حاضر خدمت ہو جاتے ہیں۔ اور تابعدار بن جاتے ہیں۔ یا یہ کہ اس قلعہ میں اہل قلعہ پر ناگہانی وبا کا حملہ ہو جاتا ہے۔ حتٰی کہ اس میں سے ایک بھی زندہ نہیں رہتا۔ اس دعوت کے پڑھنے سے فرشتے موکلان قلعہ والوں کو باندھ کر قلعہ سے نیچے گرا دیتے ہیں۔ جس سے قلعہ کا فتح کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ جو شخص یہ دعوت باعظمت پڑھتا ہے تمام ملک کی راجدھانیاں ہر ولایت اور تمام ممالک مشرق سے لے کر مغرب تک سارے اس کے قبضے میں ایک ہفتہ کے اندر اندر آ جاتے ہیں۔ اس کے لئے یہ کام کچھ دشوار نہیں ہے۔ اس دعوت کا پڑھنے والا عامل اور کامل خواہ جلالی اور [illegible] الی حیوانات سے [illegible] رے۔ اس پر اثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسم اللہ ذات کے تصور سے اس کا وجود پختہ اور پاک ہو جاتا ہے اور [illegible] کا وجود پاک اور پختہ ہو جائے اسے فرشتہ موکل روحانی اور جنونیت کا کیا ڈر ہے۔ کیونکہ کامل اسم اللہ ذات کے تصور میں مستغرق ہوتا ہے۔ پس اس کے ذریعے وہ روحانیت قبور پر متصرف اور غالب آ جاتا ہے۔

حدیث

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :۔

اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ ط (۱)

مرشد عارف کامل و اہل دعوت عامل آنست کہ سہ کس را طالب مرید کند و تمام مطلب برساند۔ یکی علماء باللہ کہ جمعیت او بہ مجلس محمدی علیہ السلام مدوام است۔ دوم ظل اللہ بادشاہ کہ جمعیت آو از مشرق تا مغرب در قید تصرف آوردن دار السلطنت کل و جزو مردم تابع در حکم۔ سوم: شیخ از باطن معرفت فی خبر۔ غرق کردن بمقام فنا فی اللہ توحید میسر آید از رسم رسوم تقلید۔ آری یقین است کہ نفس پرست ہمہ کس اللہ پرست کم کس۔

اللہ بس ما سوی اللہ ہوس

اگر بیائی در باز۔ طرفۃ برسانم بمعرفت اللہ راز۔ واگر نیائی اللہ بی نیاز۔

دعوت بچہار طریق خواندن راہ۔ یکی دعوت خواندن با تصور اسم اللہ ذات حاصل کردن قرب معرفت توحید الٰہ۔ دوم طریق خواندن دعوت با حاضرات تصرف اسم اللہ ذات مدخل شدن بحضور مشرف مجلس حضرت محمد مصطفی ﷺ۔ سیوم طریق خواندن دعوت موکل فرشتہ جنو جنیت در قید آوردن با او در نظر نگاہ۔ چہارم طریق دعوت خواندن تمام عالم ملک در قید تصرف آوردہ و تیغ دعوت برہنہ سلاح۔ ہر کہ در ہر یک بخواندن چہار دعوت عارف باللہ حسبی اللہ و کفی باللہ۔ متوکل مفتاح ندارد نہ خواندن موکل۔ اگر کسی گوید کہ درین زمانہ فقیر ولی اللہ کامل از اہل دعوت علماء باللہ ہیچ کس نیست۔ وسیلہ علم فقہ مسائل کتاب بگیرد۔ این نیز حیلہ شیطان است۔ فتنہ نفس امارہ اہل ہوا باز دارد از وسیلہ مرشد۔ معرفت توحید قرب خدا۔ مرشد مخلوق خلق پسند نیست۔ مرشد خالق پسند است۔

۱۔ شرح مسند امام اعظم از حضرت ملا علی قاری لاہور ص ۱۴۲

حدیث

جناب سرور کائنات خلاصۂ موجودات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

"اگر تم کسی کام میں حیرت زدہ ہو جاؤ تو اہل قبور سے مدد مانگو"۔

مرشد عارف کامل اور اہل دعوت وہ ہے جو تین اشخاص کو طالب اور مرید کر کے تمام مطلب تک پہنچا دے۔ اوّل عالم باللہ جسے مجلس نبوی ﷺ کی دائمی حضوری سے جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ دوسرے بادشاہ ظل اللہ جسکی جمعیت اس بات میں ہوتی ہے کہ مشرق سے مغرب تک کے سارے ممالک پر قبضہ کرلے اور تمام چھوٹے بڑے آدمی اس کے حکم کے تابع ہوں۔ تیسرے وہ شیخ جسکا باطن معرفت سے بے خبر ہے۔ جو شخص فنا فی اللہ توحید کے مقام میں غرق ہو جاتا ہے وہ تقلیدی رسم رسوم سے بری ہو جاتا ہے۔ ہاں یہ تو یقینی امر ہے کہ نفس پرست تو (عام طور پر) سارے ہی ہوتے ہیں خدا پرست کم لوگ ہوتے ہیں۔

اللہ بس باقی ہوس

اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے۔ میں تجھے ایک لحظہ میں راز معرفت الٰہی تک پہنچا سکتا ہوں۔ اور اگر تو نہ آئے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔

دعوت پڑھنے کے چار طریقے ہیں۔ اوّل اسم اللہ ذات کے تصور سے دعوت پڑھ کر قرب معرفت اور توحید الٰہی حاصل کرنا۔ دوسرے اسم اللہ ذات کے تصرف کے حاضرات سے دعوت پڑھ کر مجلس حضرت محمد مصطفی ﷺ میں داخل ہونا۔ تیسرے دعوت پڑھ کر موکل فرشتے اور جنوں کو قید میں لانا اور انکو نظر نگاہ میں رکھنا۔ چوتھے دعوت اس طریق سے پڑھنا کہ جس طرح سے تمام جہان کے ممالک قید و تصرف میں آ جائیں یہ دعوت تیغ برہنہ ہے۔ جو ان مذکورہ بالا چاروں دعوتوں کو پڑھ سکتا ہے وہ عارف باللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی و وافی ہے۔ متوکل کے پاس چابی نہیں ہوتی۔ اور نہ وہ کسی موکل کو بلاتا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ اس زمانہ میں کوئی فقیر ولی اللہ کامل اور اہل دعوت میں سے کوئی عالم باللہ نہیں ہے۔ صرف علم فقہ اور کتب مسائل کو وسیلہ بنانا چاہیے۔ یہ بھی شیطانی حیلہ ہے۔ اہل ہوا و ہوس اور نفس امارہ کا فتنہ اسے وسیلۂ مرشد سے باز رکھتا ہے۔ مرشد (ہمیشہ) معرفت، توحید اور قرب الٰہی کو پسند کرتا ہے۔ مرشد مخلوق خلق پسند نہیں ہوتا بلکہ خالق پسند ہوتا ہے۔

بیت

ہر کہ باشد پسند خالق پاک ورنہ باشد پسند خلق چہ باک

بر علماء فرض عین است کہ بگیرو دست بیعت تلقین ذکر گرفتن از مُرشد اولیاء اللہ۔

قولہ تعالیٰ:۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ ط (١)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :۔

ذِکْرُ اللّٰہِ فَرْضٌ " مِنْ قَبْلِ کُلِّ فَرْضٍ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (٢)

بشنو! چنانچہ خواب با تعبیر است وعلم با تفسیر است ۔ غنایت با کیمیا اکسیر است ۔ وتمام عالم در قید تصرّف آوردن بعلم دعوت تکبیر است وذکر با تاثیر است ومُرشد عارف کامل آگاہ است ۔ قُرب باللہ روشن ضمیر است وعیان حاضرات از اسم اللہ ذات بانظیر است وآنچہ از تصور اسم اللہ ذات مشاہدہ می بینی ہمہ از مجلس محمدی ﷺ قُرب معرفت اللہ خاص وصال است وآنچہ از ماسوی اللہ بغیر از تصور تصرّف اسم اللہ ذات بہ بیند مراقبہ وخواب خیال است کہ در دلالت مراتب زوال است ۔ این جملہ مراتب دلپذیر وفرحت بخش از فنا فی اللہ فقیر بر نفس امیر است وآنچہ لازوال است اسم اللہ ذات وغلاظت از لوح ضمیر بہ تراش یا مراتب نعم البدل باخبر باش کہ اصل این راہ محمدی ﷺ نعم البدل وصل است ۔ تمام کل شرح نعم البدل شرح عیان مُرشد کامل کشایندہ ۔ طریق با تحقیق توفیق مُشکل۔

---

(١) سورۃ مائدہ ٥: ٣٥ (٢) الحدیث

بیت

جو کچھ خالق پاک کو پسند ہے وہی ہوگا۔ اگر چہ اس کو مخلوق پسند کرے یا نہ کرے تو اسے کیا پرواہ ہے؟ علماء پر فرض عین ہے کہ اولیاء اللہ مُرشد سے تلقین ذکر حاصل کر کے دست بیعت کریں۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔"

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

سب فرائض سے پہلا فرض ذکر الٰہی ہے یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:۔

(اے طالب اللہ!) سن! جس طرح خواب کی تعبیر ہوا کرتی ہے اسی طرح علم کی تفسیر اور کیمیا اکسیر کی غنایت ہوا کرتی ہے۔ علم دعوت تکبیر سے تمام عالم پر قابض ہو سکتے ہیں اور ذکر با تاثیر ہوتا ہے اور مرشد عارف کامل آگاہ ہوتا ہے۔ قُرب الٰہی والا روشن ضمیر ہوتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات سے جو بانظیر ہے یہ بات صاف ظاہر ہو جاتی ہے۔ جو کچھ اسم اللہ ذات کے تصور سے تُو مشاہدہ میں دیکھتا ہے۔ وہ سب کچھ مجلس نبوی ﷺ اور قُرب معرفتِ خداوندی کے وصال سے مخصوص ہے۔ اور جو کچھ ان کے علاوہ اور تصوّر تصرّف اسم اللہ ذات کے بغیر دیکھتا ہے وہ مراقبہ اور خواب وخیال ہے کیونکہ دلالت میں زوال کے مراتب ہیں۔ یہ تمام دلکش اور فرحت بخش مراتب فنا فی اللہ ہونے کے سبب ظہور پذیر ہوتے ہیں جس سے فقیر نفس پر حکمران ہو جاتا ہے۔ اور جو کچھ لازوال ہے وہ اسم اللہ ذات ہے اور تمام غل وغش اپنی لوح ضمیر سے مٹا دے۔ یا نعم البدل کے مراتب سے باخبر ہو جا کیونکہ اس راہ محمدی ﷺ کی تمام اصل وصل کا نعم البدل ہے۔

قولہٗ تعالیٰ:۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ (۱)

توفیق عطاء اللہ فیض فضل اللہ است بی ریاضت راز ہر کرا اللہ بخشد۔ از تصور اسم اللہ ذات کُل وجُز مراتب و علم حکمت نادیدہ ناشنیدہ ہفتاد کروڑ وسی لکھ مقام کہ از ناسُوت تا بر سیدن لاہُوت لامکان درمیان حجاب و راہزن است۔ مُرشد یکبہ بر یک قدم و در یکدم جملہ کُل مجموعہ مقامات حجاب باطنی طی کناند و بہ لاھُوت لامکان برساند۔ بعد ازان تصور اسم اللہ ذات تمام تصرف دست دھد و فقیر بر کونین امیر مالک المُلکی گردد بحکم اللہ مالک الملک۔ لازوال ایست مراتب فضل معرفت باقُرب وصال۔ این نہ فقیر در قید نفس اسیر باشد۔ استدراج بی خبر از معرفت معراج۔

ابیات

فتح دعوت در تصور با خدا　　این چنین دعوت عمل در اولیاء

با تصور سر بسر جان نُور شُد　　بشروع دعوت جسد اُو مغفور شُد

این طریق دعوت با تصور اسم اللہ ذات راز بان نُور و نظر چشم نُور و استماع گوش نُور و دست نُور و پا نُور و نفس مطمئنہ نُور، قلب قالب نور و روح مقدس رحمت رحمان نُور و ہفت اندام نُور۔ ایست لایق دعوت خواندن شہسوار عامل عمل روحانی بر رُوی قبر قبور و شرح وجود ہفت اندام شُدن نُور۔ دوام ذکر و دوام بہ فکر فنا نفس با حضور کہ بست چہار مشق و جودیہ است۔ با تصور مشق و با توجہ مشق و با تفکر مشق و با مشاہدہ قرب و با نُور مشق و با حضور مشق

---

(۱) سورۃ ھود ۱۱:۸۸

نعم البدل کا تفصیلی بیان

جاننا چاہئے کہ کامل مرشد ہر راہ مشکل کو باتحقیق توفیق سے حل کر سکتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"اور یہ توفیق صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ سے توفیق محض اللہ تعالیٰ کی عطا اور فیض فضل خداوندی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ چاہے بغیر محنت و ریاضت کے راز عطا کر دیتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے علم حکمت کے ان دیکھے اور ان سنے تمام کُل و جُز مراتب اور ناسُوت سے لاھُوت و لامکان تک کے ستر کروڑ تیس لاکھ مقام اور حجاب سب حاصل اور رفع ہو جاتے ہیں۔ جو مُرشد ایک لحظہ کے اندر اور ایک قدم پر باطنی حجابات کے تمام مقامات سے نکال کر لاھُوت و لامکان میں پہنچا کر اسم اللہ ذات کے تصور سے دست بیعت کرے، وہ فقیر مالک الملک اللہ تعالیٰ کے حکم سے دونوں جہاں کا امیر اور مالک المُلکی ہوتا ہے۔ یہ مراتب لازوال فضل، معرفت، قُرب اور وصل الٰہی سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ اس فقیر کے مراتب نہیں، جو نفس کا قیدی ہو اور بے دین ہو اور معرفت معراج سے بے خبر ہو۔

ابیات

اسم اللہ ذات کے تصور میں دعوت کی فتح ہے۔ اس قسم کی دعوت عمل صرف اولیاء اللہ میں پائی جاتی ہے۔ تصور اسم اللہ ذات سے رُوح مکمل طور پر نُورانی ہو جاتی ہے۔ صرف اس دعوت کے شروع کرنے سے جسم کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

اس طرح اسم اللہ ذات کے تصور سے زبان، نظر، کان، ہاتھ، پاؤں، نفس مطمئنہ، قلب، قالب، روح مقدس، رحمت رحمٰن اور ہفت اندام نُورانی ہو جائے، ایسا شخص ہی دعوت پڑھنے کے لائق ہوتا ہے، جو قبر قبور کے رُوحانی عمل کا عامل اور شہسوار ہو۔ اور وجود کے ساتوں اعضاء ہمیشہ ذکر و فکر، فنائے نفس اور حضوری سے منور رہیں۔ جاننا چاہئے کہ مشق وجودیہ چوبیس ہیں۔ تصور، تصرف، توجہ، تفکر، مشاہدہ، قرب اور نُور حضور سے مشق کرنا معشوق محمد رسول اللہ ﷺ کے مراتب ہیں، جس کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

مراتب معشوق آیت این آیت اشارات در باب مشق مراتب معشوق محمد رسول اللہ ﷺ۔

قولہٗ تعالیٰ:۔

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ط (۱)۔

ہر کہ بحضور جواب صواب مع اللہ مجلس محمد رسول اللہ ﷺ خود را با توفیق تحقیق حضور رساند آنرا چہ احتیاج است کہ علم دعوت اسم بدوح میخواند۔ ہر کہ این چنین تحویت خود را با توجہ حضور برد آنرا چہ احتیاج است کہ خط کشد نقش دائرہ مثلث بدوح بیست در بیست پُر کند۔ این ہمہ کار بی قرب و بی حضور از معرفت اللہ توحید بعید است۔

بیت

ورد را بگذار وحدت را طلب و ز وحدت عارف شوی با قُرب رب

بیست مشق از سر دماغ تا بحضور مقام بنفس خلاف و چہار مشق ناف محاسبہ بنفس انصاف۔ اسم اللہ ذات لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اسم اللہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اسم لہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اسم ھُوْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اسم مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اسم محمد، اسم فقر، اسم اعظم، حاضرات سی حرفی۔ ہر کہ اول حاضرات کند و علم حاضرات میداند۔ عمل خواندن علم دعوت اُو تا روز قیامت باز نماند۔

ابیات

بہ دم روان دل زندہ رُوح دعوت بخوان لائق خواندن بود عارف عیان

مرد مرشد گنج بخشد بی نیاز مرشدی نامرد را باز آرد آواز

(۱) سورۃ الکہف ۱۸:۲۸

ارشاد خداوندی ہے:۔

"اور اپنی جان اُن سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اوپر نہ پڑیں۔ کیا تم دُنیوی زندگی کی زینت چاہو گے اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا۔ اور اپنی خواہش کے پیچھے چلا۔ اس کا کام حد سے گزر گیا۔"

جو شخص حضور سے جواب صواب مع اللہ حاصل کر سکتا ہے، وہ خود کو با توفیق تحقیق مجلس نبوی ﷺ میں پہنچا سکتا ہے۔ جسے اس قسم کی توفیق حاصل ہے، پھر اسے اسم بذوح کی دعوت پڑھنے کی کیا حاجت ہے؟ جو شخص یہ طاقت رکھتا ہے کہ خود کو تصور ہی سے حضور میں پہنچا سکتا ہے، اسے کیا ضرورت ہے کہ یا بذوح کے مثلث، نقش اور دوائرے کھینچتا پھرے اور بیست در بیست پُر کرے۔ یہ تمام کام اُس کے ہیں، جو بے قُرب اور بے حضور ہو۔ اور معرفتِ توحید الٰہی سے دور ہو۔

بیت

ورد وظائف کو چھوڑ دو۔ وحدت کی طلب کر۔ کہ وحدت سے تُو عارف باللہ اور مقرب خدا ہو جائے گا۔ بیس مشقیں دماغ سے تصور تک اور مقام خلاف نفس تک اور چار مشقیں ناف سے محاسبۂ نفس انصاف کی ہیں، اسم اللہ ذات لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اسم اللہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اسم لہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اسم ھُوْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اسم مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اسم محمد، اسم فقر، اسم اعظم اور حاضرات سی حرفی۔ جو شخص پہلے حاضرات کرتا ہے اور حاضرات کا علم جانتا ہے۔ اس کے علم دعوت کا عمل پڑھنا قیامت تک باز نہیں رہتا۔

ابیات

سانس جاری، دل زندہ، روح دعوت پڑھنے میں مصروف ہے۔ عارف کُھلے طور پر دعوت پڑھنے کے لائق ہو جاتا ہے۔

مُرشد کامل بے دھڑک خزانہ بخشتا ہے۔ اور ناقص مُرشد کی تو آواز بھی بازگشت ہوتی ہے۔

میسر آید برکت دعوت تصور اسم اللہ ذات میسر آید از جثہ محنت و سیدر آید بجثہ محبت لطیف القلب بخش خوردن مجاہدہ و خواب مشاہدۂ باطن بحضور مجلس محمدی ﷺ مبارک باد۔ در مستی ہوشیاری و درخواب بیداری بحضور غرق فی اللہ با جواب صواب باشعور۔ ایںست مراتب باطن معمور۔ چون باین مراتب دعوت کُل رسد لشکر موکّل و ارواح انبیاء و اولیاء غوث قُطب ابدال اوتاد ھزار ان ھزار بلکہ بیشمار کسی میداند یا عیان می بیند و کسی نمیداند۔

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ط (۱) خطاب اُو لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ط (۲)

درین مقام تجلیات میکشاید تجلی انوار ھزاران ھزار بلکہ بیشمار از ہر اعضاء رگ گوشت مغز استخوان بہر موئی۔ ایںست مراتب ہمہ از دست در مغز و پوست۔ چنانچہ تجلی غیبی و تجلی قلبی و تجلی روحی و تجلی سرّی در وجود با تصور اسم اللہ ذات تجلی نُور ایمان غیر مخلوق مثل آفتاب طلوع زند آنچہ ظلمات ناشائستہ نفس شیطان دُنیا حواس خمس غلاظت ظاہر باطن از وجود مطلق برخیزد آنچہ اوصاف ذمیمہ اوصاف زوال۔ این آنست مراتب معرفت اللہ وصال۔ دوام برتن لباس شریعت بپوشد و در شریعت بکوشد و دریای معرفت در باطن بنوشد۔

حدیث شریف

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :۔

اَلنِّهَايَةُ اِلَى الرُّجُوْعِ الْبِدَايَةُ ط (۳)

درآمدن با تصور اسم اللہ ذات نُور و بر آمدن از ظلمات نار۔

قولہٗ تعالیٰ:۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط (۴)

این مراتب معرفت با قُرب اللہ حضور۔ در بعضی علم دعوت خواندن عامل کامل و از بعضی علم دعوت عامل۔

---

(۱) سورۃ الطارق ۸۶:۴ (۲) سورۃ النبا ۷۸:۳۷

(۳) الحدیث (۴) سورۃ البقرۃ ۲:۲۵۷

اسم اللہ ذات کے تصور کی دعوت کی برکت سے جسم میں سے محنت و رنج وغیرہ دور ہو کر پاک محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور خورد و نوش، مجاہدہ اور خواب سب کچھ مشاہدۂ باطنی اور حضوری مجلس نبوی ﷺ نصیب ہوتی ہے۔ مستی ہوشیاری اور خواب و بیداری میں غرق فی اللہ ہوتا ہے۔ اور باشعور سوال و جواب صواب حاصل کرتا ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں، جس کا باطن معمور ہو۔ جب وہ دعوت کُل کے ان مراتب کو پہنچتا ہے، تو انبیاء، اولیاء، غوث، قُطب ابدال اور اوتاد کی روحوں کے ہزارہا بلکہ بے شمار لشکر اور موکّل آ جاتے ہیں۔ ان سے واقفیت ہوتی ہے، ان کو ظاہر طور پر دیکھا بھی جاتا ہے۔ لیکن کسی اور کو اس امر کی اطلاع تک نہیں ہوتی۔ تمام ذی رُوح اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور وہ انہیں بوقت ضرورت پکارتا ہے۔ اس مقام پر ہزارہا، بلکہ بے شمار انوار کی تجلیات ہوتی ہیں۔ اور ہر ایک عضو رگ و گوشت، بلکہ ہڈیوں کے مغز تک ہر بال ان کی تجلیات سے منور ہو جاتے ہیں۔ یہ سب مراتب مغز و پوست میں "ہمہ اوست" کے ہیں۔ چنانچہ اسم اللہ ذات کے تصور سے غیبی، قلبی، رُوحی اور سرّی تجلیات وجود میں اثر کرتی ہیں۔ اور غیر مخلوق نُور ایمان آفتاب کی طرح طلوع ہوتا ہے۔ چنانچہ نفس، شیطان اور دنیا کی تمام ناشائستگیوں کی تاریکیاں اور حواس خمسہ ظاہر و باطنی کی تمام غلاظتیں وجود سے بالکل دور ہو جاتی ہیں۔ اور اوصاف ذمیمہ اور اوصاف زوال زائل ہو جاتے ہیں۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں، جو وصال الٰہی کی معرفت رکھتا ہو۔ ہمیشہ جسم پر شریعت کا لباس پہنتا ہو اور شریعت میں کوشش کرتا ہو۔ اور باطن میں دریائے معرفت کا پینے والا ہو۔

حدیث شریف

جناب نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

"ابتداء کی طرف لوٹنا ہی انتہاء ہے۔"

اسم اللہ ذات کے نُور کے تصور کا اندر آنا اور ظلمات نار کا باہر نکلنا۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا دوست ہے۔ وہ انہیں تاریکی سے نکال کر نُور کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔"

یہ مراتب معرفت خداوندی اور قُرب و حضور الٰہی سے حاصل ہوتے ہیں۔ بعض تو علم دعوت میں عامل اور کامل ہوتے ہیں۔ اور بعض سے یہ علم دعوت رواں ہی نہیں ہوتا۔

اگر اہل دعوت عامل با ترتیب از غضب در مُلکی ولایت کہ دوگانہ سُورت مُزمّل خواند آن مُلک ولایت متعلقہ تا قیامت ویرانہ بماند و اگر از برای اخلاص و از کرم و لطف آبادانی بخواند مُلک ولایت موضع متعلقہ از آفات رنج ظلم شر ظالم جور تا روز قیامت آباد و سلامت بماید۔

باید دانست کہ مراتب مؤمن ازلی فرحت الرُّوح فیض فضلی کہ در زندگی بدن نُور رود در ممات قبور خاک شعلہ ذات حضور۔ وجود ظاہر باطن مغفور عفو۔

لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ط (۱)

درویش دانا و آگاہ باش! بعضی علماء و فقراء مؤمن مسلمان را نفس خبیث امّارہ و ابلیس علیہ اللّعنت پیشہ عبادت بنماید ثواب و در آن ثواب با گناہ معذّب کند خراب و باز نفس شیطان ابلیس علیہ اللّعنت پیشہ می آرد بندگی و در آن بندگی فضیحت در یا پیدا ای شود حجاب گندگی۔ نزدیک حق باطل ناپسندگی ای احمق اہل ہوا! طلب کن مُرشد سالک عارف خُدا کہ سالک بی خبر نباشد از راہ و رسم رسوم حیّ قیّوم۔ منزل مقام باخبر۔ عارف باللہ صاحب نظر مثل نبی اللہ سیر انی الی اللہ و سیر انی فی اللہ باطن خضر با نظر کہ در حیات از نفس شیطان نجات و در ممات حیات ہم مراتب حضور رُوحانی قبور۔

ابیات

خلق داند زیر خاکش در قبر — در قبر شد قُرب اللہ سر بسر

بی خلل خلوت قبر با ربّ جلیس — درمیان کس نگنجد حق انیس

نیست آنجای فرشتہ جز بذات — در ممات یافتند دایم حیات

در قبر رفتن است وحدت حق بنور — در قبر حق یافت حق با حق حضور

---

(۱) سورۃ العنکبوت ۲۹:۳۳

اگر عامل دعوت باترتیب غیض و غضب سے کسی مُلک یا ولایت کی تباہی کے لئے دوگانہ میں سورۃ مزمّل پڑھے تو قیامت تک وہ ملک اور ولایت ویران ہی رہے۔ اور اگر اخلاص و لطف و کرم سے آبادی کی نیت سے پڑھے تو اس ملک کا چپہ چپہ شر اور آفات و رنج سے اور ظالم کے جور و ستم سے روز قیامت تک سلامت و آباد رہے۔

جاننا چاہیئے کہ مؤمن ازلی فرحت الرّوح اور فیض فضلی کے مراتب یہ ہیں کہ زندگی میں اس کا بدن نُور ہو جاتا ہے۔ اور موت کے وقت اس کی قبر کی خاک میں سے نُورِ ذات کے شعلے نکلتے ہیں۔ اس کا وجود ظاہر و باطن میں عفو و مغفور ہوتا ہے۔ نہ وہ خوف کھاتا ہے اور نہ ہی غمگین ہوتا ہے۔

اے درویش! دانا و آگاہ ہو جا' بعض علماء فقراء اور مؤمن مسلمان کو نفس خبیث امّارہ اور لعنتی شیطان عبادت کے پیشے میں ڈال کر ثواب کے لالچ میں لا کر گناہ کرواتے ہیں' جس سے الٹا عذاب میں پڑ کر خراب ہوتے ہیں۔ اور پھر بعض کو نفس' شیطان لعنتی بندگی کا لالچ دے کر ریا میں ڈال کر اس کی رسوائی کرتے ہیں۔ وہ بندگی اس کے لئے سراسر گندگی اور حجاب اور حق کے نزدیک باطل اور ناپسندیدگی ہو جاتی ہے۔ اے احمق اہل ہوا و ہوس! تُو عارف خُدا سالک مُرشد کو طلب کر۔ کیونکہ سالک حیّ قیّوم کے راستے کے رسم و رواج سے بے خبر نہیں ہوتا۔ وہ منزل اور مقام سے باخبر ہوتا ہے۔ صاحب نظر عارف باللہ نبی اللہ کی طرح خضری نگاہ کے ساتھ ظاہری اور باطنی سیر کرتا ہے وہ زندگی میں بھی نفس و شیطان سے نجات حاصل کر چکا ہوتا ہے۔ اور حالت موت و زندگی میں بھی حضوری کے مراتب اور روحانیت قبور کے درجات اسے حاصل ہوتے ہیں۔

ابیات

مخلوق جانتی ہے کہ وُہ مٹی کے نیچے قبر میں ہے' مگر اس کو قبر میں مکمل طور پر قُرب خُداوندی حاصل ہو گیا ہے۔

قبر کی تنہائی کسی کی دخل اندازی کے بغیر ہے اور وہ ربّ کا ہم صحبت ہے۔ اس کے اور ربّ کے درمیان کسی کو دخیل ہونے کی مجال نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ انس رکھتا ہے۔

قبر میں اللہ تعالیٰ کے سوا فرشتوں کو بھی دخل اندازی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہ اولیاء کرام ظاہری موت مرنے کے بعد حیات جاودانی پا لیتے ہیں۔

قبر میں جانا گویا وحدت کے حقیقی نُور کو پانا ہے۔ جس نے قبر میں حق کو پا لیا۔ وہ حقیقتاً حق کے حضور حاضر ہو گیا۔

نہ ہر سنگ قبلہ لائق سجدہ و نہ ہر سنگ محک و نہ در ہر سنگ پارس و نہ در ہر سنگ لعل است۔ ہمچنان نہ بوجود ہر انسان لائق معرفت اللہ وصال است و نہ ہر سر لائق بادشاہی و نہ ہر دل گنج الٰہی مید ہد از آ گاہ گواہی۔ نہ ہر سنگ کوہ طور است و نہ ہر انسان مثل موسیٰ کلیم اللہ حضور است و نہ ہر سنگ سنگ مرمر است و نہ ہر دل محبت پرور است۔ وجود فقیر کامل است کہ فنا فی اللہ اسم مسمّٰی حکمت معتا شامل است۔ المطلب آنکہ این جملہ مطالب و خواندن دعوت عیانی از قُرب ربّانی وجود فنا فی اللہ نفس فانی تزکیہ و قلب تصفیہ و روح تجلی کُل مخلوقات جن و انس وحوش طیور فرشتہ ہژدہ ہزار عالم حاصل کردن از ہر یک جوئیدہ و از ہر زندہ رُوحانی باہم سخن۔ علم خواندن منطق معانی ظاہر گردد آنچہ خزائن اللہ گنج پنہانی ربّانی۔ عارف باللہ آنست کہ این چنین دعوت بدوام دولت مستغرقی فی اللہ دنیا و آخرۃ لا یحتاج بماند کہ انتہاء با بتداء رساند و انتہاء و ابتداء ہر دو را در یک سبق بخواند۔ ابتدائی نُور اللہ و انتہائی مراتب فنا فی محمد ﷺ اکثر بعضی مردم را چنین احوال است کہ حقیقت ماضی حال مستقبل و یا از آواز موکل فرشتہ و یا از آواز جنونیت و یا از علم قال عامل عالم رمال ہر یک مراتب با علم دانش با عقل شعور است۔ تحقیق کردن ہر کاری را از برج چنانچہ یافتن از علم نیک و بد سعد و نحس ایام ماہ سال میدانند و فقیر اہل حضور صاحب قُرب آنست کہ بی نصیب را مطلب نصیب اللہ تعالیٰ مید ہاند و ایام نحس کم بخت با ایام سعد بخت مبدل گرداند و مُردہ دل را کہ طالب بی شعور است با توجہ حضور رساند۔ این چنین فقیر صاحب قوت ناظر کہ دوام میباشد حاضر و نظر بر لوح محفوظ نکند۔

(یاد رہے کہ) جس طرح خانہ کعبہ کا ہر ایک پتھر سجدہ کے قابل نہیں۔ نہ ہر ایک پتھر کسوٹی بننے کے لائق۔ نہ ہی ہر ایک پتھر پارس ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ہر ایک پتھر لعل ہوتا ہے۔ اسی طرح نہ ہی ہر انسان کا وجود معرفت خُداوندی اور وصال الٰہی کے قابل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ہر سر بادشاہی کے لائق ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ہر دل اللہ تعالیٰ کے خزانہ سے واقف ہونے کی گواہی دیتا ہے۔ (یعنی نہ ہی ہر دل اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہونے کی قابلیت رکھتا ہے)۔ اور نہ ہی ہر ایک پتھر کوہ طور ہے۔ اور نہ ہی ہر ایک انسان حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح کلیم اللہ ہے۔ اور نہ ہی ہر ایک پتھر سنگ مرمر ہے اور نہ ہر دل محبت پرور ہے۔

یاد رہے کہ فقیر کا وجود کامل ہے۔ کیونکہ وہ فنا فی اللہ اسم مسمّٰی ہوتا ہے اور حکمت کے تمام معمات اس میں پائے جاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ مذکورہ بالا تمام مطالب دعوت عیانی کے پڑھنے سے اور قُربِ الٰہی میں فنا فی اللہ ہونے سے حاصل ہوتے ہیں۔ نیز اس سے نفس فانی کا تزکیہ، قلب کا تصفیہ اور تصفیۂ رُوح، تجلّی رُوح، تجلّی سِر اور تمام مخلوقات اور جن و انس، چرند پرند، ملائکہ اور اٹھارہ ہزار عالم کا حاصل کرنا اور ہر ایک ڈھونڈنے والے سے اور ہر زندہ رُوحانی سے ہم کلام ہوتا ہے۔ منطق و معانی کا علم پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے تمام مخفی خزانوں کا معلوم کرنا حاصل ہوتا ہے۔

عارف باللہ وہ شخص ہے جو ہمیشہ اس قسم کی دعوت پڑھے اور دُنیا و آخرت میں لا یحتاج ہو جائے۔ تاکہ ابتدا سے انتہا تک پہنچا دے۔ ابتدا و انتہا دونوں کو ایک ہی سبق میں پڑھا دے۔ ابتدا اللہ کا نُور ہے۔ اور انتہا فنا فی الرسول کے مراتب ہیں۔ بعض لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ماضی، حال اور مستقبل کے حالات سے واقف ہوتے ہیں۔ یا موکل فرشتہ آواز دیتا ہے یا جنونیت یا علم قال سے یا بذریعہ عامل عالم رمال یا علم و دانش اور عقل و شعور سے یا ہر ایک بُرج سے ہر ایک کام کی تحقیق کرنا۔ مثلاً سال، مہینے اور دنوں کی سعد و نحس اور نیک و بد کا معلوم کرنا۔ لیکن فقیر اہل حضور اور صاحب قُرب وہ ہے، جو بے نصیب کو نصیبہ ور بنا دے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کے سارے مطالب حل کرا دے۔ اور کم بخت ایام بد کو ایام نیک بخت میں تبدیل کرا دے۔ اور مُردہ دل بے شعور طالب کو توجہ سے حضور میں پہنچا دے۔ اس قسم کا فقیر صاحب قوت ناظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حضوری میں رہتا ہے اور وہ لوح محفوظ پر نگاہ بھی نہیں ڈالتا۔

ابیات

ہر کرا باشد حضوری ہر دوام ہم سخن شد با مع اللہ ہر کلام
نظر آنرا بر نظر ناظر خدا راہ ناظر این بود اہل از لقاء

این مراتب ابتدا از فقیر است۔

ابیات

کاملم ہم عاملم باطن نظر لائق تلقین تعلیم و خضر
این شرافت شرف امت مصطفیٰ ﷺ واقف اسرار گردد از الٰہ

اول علم واردات تصنیف در وجود پیوستہ پیدا می شود و غلبات رقم رقوم کہ غالب بر ہر علم علوم رسم رسوم۔ بعد از ان علم جمعیت مختلف از علم حی قیوم۔ بر مراتب شریعت محمدی ﷺ است۔

بیت

رفت ذکر و رفت فکر و رفت مذکور و حضور نور را از نور یابم غرق فی التوحید نور

نہایت امید وار ہدایت کہ این مراتب مطلق ہدایت است:

قولہٗ تعالیٰ:۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ط (۱)

ابیات

ہرکہ از خود گشت فانی با نظر درمیان مردمان باشد خضر
غرق فی التوحید شو آخر چہ سود چون حباب در آب شد وحدت بود

---

(۱) سورۃ طٰہٰ ۲۰: ۴۷

ابیات

جس کسی کو ہمیشہ کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر معاملہ میں ہم کلام ہوتا ہے۔ (یعنی اس کی ہر بات اللہ تعالیٰ کی بات ہوتی ہے)۔ اس کی نظر اللہ تعالیٰ کی نظر ہوتی ہے۔ ناظر کو یہ مقام حامل دیدار خُداوندی ہونے پر ملتا ہے۔

یہ فقیر کے ابتدائی مراتب ہیں:۔

ابیات

میں کامل بھی ہوں اور عامل بھی ہوں۔ اور باطن پر نظر رکھنے والا ہوں۔ میں تلقین کا حق رکھتا ہوں اور خضر علیہ السّلام کی طرح تعلیم دیتا ہوں۔ یہ شرف و شرافت حضور نبی کریم ﷺ کے امتی ہونے کی وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رازہائے سربستہ سے واقف ہو جاتا ہے۔ پہلے تصنیف کا علم واردات وجود میں ہمیشہ پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر غلبات رقم رقوم جو رسم و رواج کے تمام علوم پر غالب ہوتے ہیں۔ بعد ازاں علم زندہ' قائم اور جمیعت کے ساتھ حاصل ہوتا ہے۔ یہ تمام مراتب شریعت محمدی ﷺ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

بیت

ایک مقام پر جا کر ذکر و فکر' مذکور و حضور کی منازل ختم ہو جاتی ہیں۔ نُور کو نُور سے توحید کے نُور میں مستغرق پاتا ہوں۔

یہ امید وار کی انتہائی ہدایت ہے۔ کیونکہ یہ مطلق ہدایت کے مراتب ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"اور ہدایت کی پیروی کرنے والے پر سلام ہو۔"

ابیات

جس نے اپنے آپ کو فنا کر کے دیدار حاصل کر لیا' وہ لوگوں کے درمیان حضرت خضر علیہ السّلام کی طرح ہو جاتا ہے۔ توحید الٰہی میں مستغرق ہو جا۔ اس کے علاوہ آخر اور کیا فائدہ؟ جیسے کہ پانی میں بُلبلہ پانی ہی ہوتا ہے' جو وحدت کا سبق دیتا ہے۔

اگر طالب صادق جان فدا باستقامت در مرتبۂ طلب طالب تیار است' مرشد کامل را بمعرفت حضور رسانیدن پروردگار آسان کار است و بغیر از مشاہدۂ دیدار پروردگار یکدم بیرون برنکشد کامل انسان۔ مراتب جمعیت ہمین است۔

ابیات

ذکر فکر و بگذارد در ہر مقام دیدہ با دیدار بگشاید تمام
دیدہ با دیدار تر بیدار تر بانظر یا نظر ہرگز نہ بیند سیم و زر
لذّتی دیدار بہ دیدار دہ روشنی دیدار در چشم بنہ
دیدۂ دیدار ما را ہر دوام دیدہ با دیدار بیند ہر دوام
باھُوؒ بجز بدیداری نداند ہیچ راہ دیدہ با دیدار خُد وحدت اِلٰہ

باید دانست کہ نفس بغیر از علمین ظاہر بزبان اقرار کلمۂ طیب لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُـحَـمَّـدٌ رَّسُـــوْلُ اللّٰہِ و باطن تصدیق القلب ہرگز مُسلمان نگردد۔ پس از زبان اقرار ہمہ کس خواند ہمہ کس میداند لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُـحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تصدیق را کردن تحقیق از کدام طریق است؟ و آن طریق از کدام توفیق است۔ آن توفیق صدق صدیق است۔ اگر کسی تمام عُمر ریاضت تقویٰ کشد و یا تمام عُمر علم مسائل فقہ خواند و یا تمام عُمر بہ صوم و صلوٰۃ نفلات تصرّف کند و یا شب و روز تلاوت قرآن مشغول باشد و بذکر' فکر' مراقبہ جان بلب رسد' ہرگز مراتب تصدیق القلب حاصل نمی شود بجز مشرّف دیدار کہ نفس را یک ہفتاد ہزار از شداید شدید اشد کفار بہر رگ موئی زنار۔ این جملہ نفس کافر نہ بگسلد زنار تا آنکہ بحضور نگردد و مشرّف دیدار پروردگار مؤمن مسلمان پیوستہ میشود مشرّف دیدار۔ بعضی دانند و بعضی نمیدانند و فقیران روز اوّل از علم تصدیق و از علم دیدار سبق میخوانند۔

اللّٰہ بس ماسوی اللّٰہ ہوس

اگر طالب صادق استقامت میں جان قربان کرنے کے لئے مرتبۂ طلب میں آمادہ ہے' تو مُرشد کامل کے لئے بھی ایسے طالب کو معرفت حضوریٔ پروردگار میں پہنچا دینا مشکل نہیں ہے۔ کامل انسان پروردگار کے دیدار کے مشاہدہ کے بغیر ایک قدم بھی باہر نہیں نکالتا۔ اور یہی جمعیت کے مراتب ہیں۔

ابیات

ہر مقام میں ذکر و فکر چھوڑ دے۔ آنکھ کو دیدار کے لئے (ہمیشہ) پُوری طرح کُھلا رکھ۔

آنکھ اس کے دیدار سے زیادہ ناظر اور زیادہ بیدار ہو جاتی ہے۔ پھر وہ اس نظر سے سونے چاندی کو نہیں دیکھتا۔ یعنی اس کی نظر میں سونے چاندی کی وقعت نہیں رہتی۔

بار بار کے دیدار سے دیدار کی لذّت بہتر ہوتی ہے۔ دیدار کی روشنی میری آنکھ میں رکھ دے۔ میری آنکھ کو ہمیشہ کے لئے دیدار میسّر ہو گیا ہے۔ آنکھ اس کا دیدار ہمیشہ کرتی ہے۔

باھُوؒ دیدار کے بغیر کوئی اور راہ نہیں جانتا۔ آنکھ اللہ تعالیٰ کی توحید کے دیدار میں محو رہتی ہے۔

جاننا چاہئے کہ جب تک کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ظاہری زبانی اقرار اور باطنی قلبی تصدیق نہ کی جائے' نفس ہرگز مسلمان نہیں ہوتا۔ پس زبانی اقرار تو ہر شخص کرتا ہے۔ اور لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُـحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہے' لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس کی دلی تصدیق کی تحقیق کس طریق سے ہے؟ اور اس طریق کو کس سے توفیق ملتی ہے۔ اور وہ توفیق صدیق کا صدق ہے۔ اگر کوئی شخص تمام عُمر ریاضت اور تقویٰ میں بسر کرے اور علم فقہ اور مسائل پڑھتا رہے۔ نماز' روزے اور نوافل میں گزار دے اور یا شب و روز قرآن مجید کی تلاوت کرتا رہے اور ذکر' فکر اور مراقبہ سے جان بلب ہو جائے' پھر بھی جب تک دیدار سے مشرّف نہ ہو' کبھی بھی تصدیق قلبی حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ نفس کے اکہتر ہزار زنار کفر کے زنار سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ اور یہ اُسی وقت ٹوٹتے ہیں' جب انسان اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شرف حاصل کر لیتا ہے۔ مؤمن مُسلمان ہمیشہ مشرّفِ دیدار رہتا ہے۔ بعض کو اس بات کا علم ہوتا ہے اور بعض نہیں جانتے۔ فقیر لوگ پہلے دن سے ہی علم تصدیق اور علم دیدار کا سبق پڑھتے ہیں۔

اللّٰہ بس باقی ہوس

حقیقی مؤمن مُسلمان اند۔

بیت

نہ آنجا نفس قلب و رُوح واقی فنا فی لذات وحدۃ لامکانی

علم مطالعہ دیدار بافسانہ دانی وقصہ خوانی نیست ۔ یگانگت بعینہٖ عین العین است ومراتب العلم فی اللہ غیب دانی است وباعین عیانی است۔

بیت

بی سری بینم خدا را بی زبانم ہم سخن معرفت توحید انیست ہم راز ہم آواز کن

علم دیدار نہ تعلیم است تلقین است وتوفیق است۔ درآن وقت بین برخود شدن حق شناس۔ مصنف این حق رابردار و باطل بدعت را بگذار۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس

بایدوانست کہ مُرشد کامل ومُرشد ناقص از کدام عمل واز کدام علم واز کدام حکمت واز کدام توفیق واز کدام طریق تحقیق معلوم میشود۔ مُرشد کامل دریا نوش است از معرفت اللہ توحید ومُرشد ناقص خودفروش است از تقلید ومُرشد کامل یکبارگی مشرّف بحضور دیدار رساند وباتوجہ دل زندہ گرداند وبجز راہی مشرّف حضوری دیدار راہی دیگر ذکر فکر مُراقبہ بدست تسبیح گردیدن نداند۔ ومُرشد ناقص باذکر‘ فکر‘ مُراقبہ طالب رامیکند دیوانہ چنانچہ زدہ دیو خبیث این چنین مُرشد مصاحب ابلیس ۔ مُرشد کامل بر طالب صادق تصور میکند بخش عطا۔ برآن تصور کہ بحضور بر دلقاء مشرف کند بمعرفت وحدت خُدا۔ مُرشد کامل بر طالب صادق بخش کند تصور نور غرق دیدار کند فنافی اللہ حضور۔ بر طالب فرض عین است ضرور مشرّف دیدار پروردگار حضور۔ طالب اللہ راسوگند است کہ روز اوّل از مُرشد طلب نکند معرفت اللہ لاہوت لامکان لقاء۔ ومُرشد رانیز سوگند است حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کہ طالب اللہ را تلقین کند از فنی اللہ توحید وطالب رامراتب بخشد حضرت بی بی رابعہؒ وسلطان بایزیدؒ وطالب خطاب یابد اولیاء۔

اور وہی حقیقی مؤمن مسلمان ہیں۔

بیت

اس مقام فنا میں نفس وقلب اور رُوح کا تجھ کو ادراک نہیں ہوگا۔ جو ذات (الٰہی) میں فنا ہوگا۔ وہ لامکان میں وحدت کو پالے گا۔ علم دیدار کا مطالعہ افسانہ دانی اور قصہ خوانی سے حاصل نہیں ہوتا۔ یگانگت عین بعین ہے۔ علم فی اللہ کے مراتب غیب جاننا اور باعین عیانی ہیں۔

بیت

میں خُدا کو سر کی آنکھوں کے بغیر دیکھتا ہوں۔ بغیر زبان کے اس سے ہم کلام ہوتا ہوں۔ توحید کی معرفت یہی ہے۔ کہ یہ اس کا رازدار ہو اور کُن کی آواز کو جان لے۔

علم دیدار تعلیم وتلقین پر ہی موقوف نہیں‘ بلکہ توفیق ہے۔ اس وقت انسان کو حق شناس ہونا چاہئے ۔ اے مصنف یعنی اے فقیر باہوؒ! اس حق کو لے لے اور باطل بدعت کو چھوڑ دے۔

اللہ بس باقی ہوس

جاننا چاہئے کہ مُرشد کامل اور مُرشد ناقص کس عمل‘ کس علم‘ کس حکمت‘ کس توفیق اور کس طریق سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کی پہچان یہ ہے کہ کامل مُرشد معرفت اور توحید الٰہی کے سمندر کو پی جاتا ہے اور ناقص مُرشد تقلید کا خود فروش ہوتا ہے۔ کامل مُرشد یکبارگی دیدار حضور سے مشرّف کر دیتا ہے۔ اور حضوری میں پہنچا دیتا ہے اور توجہ کے ساتھ دل کو زندہ کر دیتا ہے۔ وہ مشرّف حضوری دیدار کے اور کوئی دوسرا راستہ جانتا ہی نہیں۔ اسے ذکر وفکر‘ مراقبہ اور ہاتھ میں تسبیح پھرانا آتا ہی نہیں۔ اور مُرشد ناقص اس کے برعکس طالب سے ذکر‘ فکر اور مراقبہ کراتا رہتا ہے‘ جس سے وہ دیوانہ ہو جاتا ہے۔ جیسے خبیث شیطان ہو۔ اس قسم کا مُرشد ابلیس کا ساتھی ہوتا ہے۔ کامل مُرشد طالب صادق کو تصور عطا کر دیتا ہے۔ جس کے ذریعے وہ حضور میں دیدار خُداوندی سے مشرّف ہو جاتا ہے۔ اور وحدت خُدا کی معرفت کو پالیتا ہے۔ کامل مُرشد طالب صادق کو تصوّر عنایت کرتا ہے جس سے وہ نُور دیدار میں غرق ہو جاتا ہے۔ اور فنافی اللہ ہو کر حضور میں پہنچ جاتا ہے۔ طالب پر فرض عین ہے کہ وہ ضرور دیدار پروردگار سے مشرّف ہو۔ طالب کو بھی قسم ہے‘ جو مُرشد سے پہلے روز معرفت خُداوندی‘ دیدار الٰہی اور لاہُوت و لامکان طلب نہ کرے۔ اور مُرشد کو بھی جناب پیغمبر خدا ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی قسم ہے کہ جب وہ طالب اللہ کو توحید خُداوندی کی تلقین کرے‘ تو اسے حضرت بی بی رابعہ بصریؒ اور سلطان بایزید بسطامیؒ کے سے مراتب بخش دے اور طالب اولیاء اللہ کا خطاب پالے۔

دوام مشرف لقاء فی الدنیا والآخرۃ وجود بقاء۔ مُرشدیکہ بدین صفت موصوف نباشد وقوت و توفیق از باطن تحقیق رسانیدن نداند ناقص' بی مروت' بی شرم' بی قوت' وبی حیا' اہل ناسوت سر ہوا ناتمام۔ از وطلب اللہ کردن و تلقین گرفتن حرام۔

بیت

نامرد مُرشد بینماید ذکر راہ مرد مُرشد میرساند با اِلٰہ

دیگر مُرشد کامل صاحب تصرّف گنج کہ ہر روز بمقدار یک کروڑ فی سبیل اللہ مہرہای سرخ تصرّف کند۔ ہر کہ این چنین مراتب مُرشد روزینہ در عمل خود ندارد و تصرّف ہنوز ناقص بود۔ مُرشدیکہ دوام در مشاہدہ پروردگار است' در تصرّف او گنج خزائن اللہ بی حساب بی شمار است۔ آنرا با اہل دنیا التجا آوردن و طالب مُرید کاذب را تلقین دادن چہ درکار است؟ مُرشد کامل اوّل طالب صادق را مراتب عنایت تصرّف گنج نصیب کند۔ طالب بی جمعیت پریشان نمی شود۔ طالب صادق باخلاص ظاہر باطن اتحاد۔ اُو گاہی یک وجود یک جان تن۔ طالب صادق در خدمت مُرشد روز' ماہ' سال' نباید شمار رضامندی مُرشد درکار۔ طالب کہ بر خدمت خود مغرور آن طالب روز بروز از معرفت اللہ بعید دُور' محروم از معرفت اللہ حضور۔

باید دانست کہ باطن دو قسم است:

یکی باطن صُورت وہم خیال پیش اہل وہم خیال۔ جواب باصواب و احمق طالب میداند باطن صحیح حضوری و معلوم نکند وہم صُورت راہزن از زوال۔ دوم باطن وہم جواب صواب بی حجاب از قُرب اللہ و از مجلس محمد رسول اللہ ﷺ' آنچہ حاصل کند از قُرب اللہ وصال۔ ہر وقت کہ متوجہ می شود حضور اُو۔ اینست مراتب فقیر وجود نُور جواب سوال میگردد از قُرب اللہ حضور۔ نہ مراقبہ چشم پوشیدن چشم و از اہل راز چشم عیان ظاہر با مردم ہم سخن و باطن۔

اور ہمیشہ کے لئے دیدارِ خداوندی سے مشرّف ہو جائے۔ اور دُنیا و آخرت میں اسے وجودی بقاء حاصل ہو جائے۔ جو مُرشد ان صفات سے متصف نہیں اور باطنی توفیق وقوت سے تحقیق تک پہنچنا نہیں جانتا' وہ ناقص' بے مروّت' بے شرم' بے قوت' بے حیا' اہل ناسُوت' اہل ہوا و ہوس اور نامکمل ہے۔ ایسے شخص سے طالب کے لئے تلقین حاصل کرنا ہی حرام ہے۔

بیت

ناقص مُرشد ذکر کا راستہ دکھاتا ہے۔ کامل مُرشد اللہ تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔

نیز مُرشد کامل صاحب تصرّف خزانہ ہوتا ہے۔ جو ہر روز ایک کروڑ سرخ مہریں فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے۔ جس مُرشد کے مراتب اس قسم کے ہوں اور روزینہ اس کے اپنے عمل و تصرّف میں نہ ہو' وہ ابھی ناقص ہے۔ مُرشد وہی ہے جو دائمی طور پر اللہ تعالیٰ کے دیدار کے مشاہدے میں رہے اور اس کے تصرّف میں بے شمار اور بے حساب خزائن الٰہیہ ہوں۔ ایسے شخص کو کیا ضرورت ہے کہ دنیادار سے التجا کرے۔ اور جُھوٹے طالب مُرید کو تلقین کرنے کی کیا حاجت ہے؟ مُرشد کامل پہلے طالب صادق کو عنایت اور خزانے کا تصرف عنایت کرتا ہے۔ جس سے طالب بے جمعیت اور پریشان نہیں ہوتا۔ سچے طالب کا ظاہر و باطن اخلاق کی وجہ سے برابر ہوتا ہے۔ وُہ اپنے مُرشد سے یک وجود' یک جسم اور یک جان ہوتا ہے۔ طالب صادق کو مُرشد کی خدمت میں دن' مہینے اور سال شمار نہیں کرنے چاہئیں۔ اسے مُرشد کی رضامندی درکار ہونی چاہئے۔ جو طالب اپنی خدمت پر مغرور ہے' وہ معرفت خُداوندی سے ہر روز بعید اور دُور رہتا ہے۔ اور معرفت الٰہی سے محروم رہتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ باطن کی دو اقسام ہیں: باطن کی پہلی قسم باطنی صُورت ہے۔ وہ وہم و خیال ہی ہوتا ہے۔ وہم خیال والا جواب باصواب تصوّر کرتا ہے۔ جسے بے وقوف طالب باطن درست خیال کرتا ہے۔ یہ حقیقی صورت سے آگاہ نہیں ہوتا۔ وہمی صُورت اس کے لئے راہزن اور زوال کا سبب ہوتی ہے۔

باطن کی دوسری قسم: قُربِ الٰہی سے بے حجاب جواب باصواب حاصل کرنا۔ نیز مجلس محمدی ﷺ سے جو کچھ حاصل کرے' قُربِ خُداوندی سے وصال ہو۔ کیونکہ اسے ہر وقت حضوری کا خیال رہتا ہے۔ یہ مراتب اس فقیر کے ہیں' جس کا وجود نُور رہو۔ اور قُربِ خُداوندی سے حضور میں جواب وسوال کرے' نہ کہ مُراقبہ اور آنکھ بند کرکے' اور اہل راز ظاہری آنکھوں سے لوگوں سے باتیں کرتے ہیں۔

لاہوت لامکان واگر در خواب تمام چشم عالم را بیدار کنند و بمشرف نُورِ ذات با توفیق تصوّر تصرّف تحقیق ہر دو فیض فضل اللہ برسانند مراتب تصوّر اسم اللہ ذات حضور و تصرّف رُوحانی ملاقات قبور ہم چنان است۔ مراتب کامل تصوّر و مکمّل تصوّر۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس

باید دانست کہ سوال باز دارد از معرفت اللہ وصال' اگرچہ سوال ریاضت مجاہدہ کشیدہ باشش صد سال روا است۔ مگر آنکہ آن سوال باشد از قُربِ اللہ یعنی اکمل۔

بیت

مکن عاجزی بر در کس سوال وصال تو بہتر بود از زر مال

قولہ تعالیٰ:۔

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ط (۱)

سوال بعضی ثواب از تحقیق و سوال بعضی از گناہ زندیق۔ سوال چہار قسم است۔ سوال نفسی' سوال زبان' سوال رُوح' سوال سرّی' بنا بر آن فقیر اوّل مرتبہ غنایت حاصل کند فقر اختیاری۔ فقیر یکہ از غنائیت گنج خزائن اللہ ظاہر باطن توفیق ندارد مراتب فقیر از مراتب قُربِ اللہ تحقیق ندارد۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:۔

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُکِبِّ ط (۲)

فقیر کہ تصرّف گنج خزائن ظاہر باطن توفیق دارد مراتب فقیر با جمعیت از قرب اللہ تحقیق بردارد۔

(۱) سورۃ الضحیٰ ۹۳: ۱۰ (۲) عین العلم شرح زین الحکم از حضرت ملا علی قاریؒ

لیکن باطن میں وہ لاہوت اور لامکان کی سیر کرتے ہیں۔ اگر خواب میں تمام جہان کی آنکھ کو بیدار کریں' تو توفیق' تصوّر اور تصرّف سے نُورِ ذات سے مشرّف کر دیں۔ اور یقیناً فیض فضل خدا تک پہنچا دیں۔ اسم اللہ ذات کے تصور اور روحانیت قبور سے ملاقات کے تصرّف کے مراتب اسی طرح سے ہیں' جس طرح کہ کامل تصور اور مکمّل تصرّف کے مراتب ہیں۔

اللہ بس باقی ہوس

واضح رہے کہ سوال معرفت خُداوندی اور وصالِ الٰہی سے باز رکھتا ہے۔ خواہ چھ سو سال کی ریاضت اور مجاہدہ کرنے کے بعد کیوں نہ کیا جائے۔ ہاں اگر وہ سوال قُربِ الٰہی سے ہو' یعنی اکمل ہو' تو کوئی ڈر نہیں۔

بیت

کسی شخص کے دروازے پر سوال کر کے عاجزی مت کر۔ تیرا واصل باللہ ہونا مال و دولت سے زیادہ بہتر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

''اور سائل کو نہ جھڑکو''۔

بعض کا سوال ثواب اور تحقیق کی رُو سے ہوتا ہے اور بعض کا سوال گناہ اور بے دینی کے بارے میں ہوتا ہے۔

سوال کی چار اقسام ہیں:۔

سوال کی پہلی قسم: نفسی۔ سوال کی دوسری قسم: زبانی۔ سوال کی تیسری قسم: رُوحی۔ سوال کی چوتھی قسم: سرّی۔ اس بناء پر فقیر پہلے غنایت کا مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ اور پھر فقر اختیاری۔ جو فقیر خزائن الٰہیہ کی غنایت کی توفیق ظاہر و باطن میں نہیں رکھتا۔ وہ مراتب فقر اور مراتب قُربِ الٰہی کو نہیں جانتا۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

''میں منہ کے بل گرنے والے فقر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔'' فقیر وہی ہے جسے ظاہر و باطن میں خزائن الٰہی کے تصرّف کی توفیق حاصل ہو۔ اور قُربِ الٰہی سے فقر با جمعیت کے مراتب حاصل کر سکے۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :۔
اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ ط (۱)

ابیات

ہر کہ از خود گم شود یابد خُدا   نیست آنجا ذکر و فکر و مثل جاہ
بی مثل را مثل بستہ کی شود   ہرکہ بندد مثل آن کافر شود

قولہٗ تعالیٰ:۔
وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ ط (۲)

روز اوّل مُرشد طالب اللہ را چہار مراتب با تلقین نصیب کند۔ اوّل مراتب از حضوری پیغامبر۔ دوم مراتب صاحب عیان عارف نظر۔ سیوم مراتب ظاہر باطن ملاقات با خضرؑ۔ چہار مراتب صاحب لفظ اولی الامر۔ مُرشد کہ بدین صفت موصوف نباشد مُرشد بعید از معرفت فقر توحید۔ طالب او مثل گاؤ خر۔ ہر کہ علم نعم البدل را میشناسد از مراتب ازل فیض فضل فیاض۔ عارف باللہ را از الہام و یا از معرفت قُرب اللہ توحید تمام۔ مراتب نعم البدل پنج اند کہ با یکدگر متبدل گردد و کسی را پنج مراتب نعم البدل در تصرّف آن لازوال لارجعت لاسلب۔ عارف با قُرب اللہ وصال باید شناس؛ چنانچہ مراتب نعم البدل ازل و نعم البدل عقبیٰ و نعم البدل فنا و نعم البدل بقاء۔ این پنج گنج نعم البدل وجود طلسمات را صاحب طلسمات عارف نعم البدل ذات بکشاید مشروحاً نماید و صاحب نعم البدل معمّا را عارف معمّا بکشاید و نماید و عالم این علم۔

قولہٗ تعالیٰ:۔
وَعَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ط (۳)
و عالم درین علم الانسان الاشرف کامل بشر۔

قولہٗ تعالیٰ:۔
اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ط (۴)
و علم این علم لدنّی علماء عالم۔

---

(۱) زین الحکم از حضرت ملّا علی قاریؒ و جامع الصغیر از علامہ سیوطیؒ (۲) سورۃ الکہف ۱۸: ۲۴
(۳) سورۃ العلق ۹۶: ۵   (۴) سورۃ البقرۃ ۲: ۳۰

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔
"فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔"

ابیات

جو اپنے آپ کو فنا کر دیتا ہے، وہ خُدا کو پالیتا ہے۔ اس جگہ ذکر و فکر، مثال و مقام و مرتبہ نہیں ہے۔ بے مثل کی کوئی مثال نہیں ہو سکتی۔ جو کوئی کسی کو اس کی مثال بتائے، وہ کافر ہو جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔
"تو اپنے ربّ کو اس وقت یاد کر جب تو اور سب کچھ بھول جائے۔"

مُرشد طالب اللہ کو پہلے ہی دن تلقین کے ساتھ چار مراتب عنایت کرتا ہے۔
تلقین کا پہلا مرتبہ: حضور سے پیغام لانا۔ تلقین کا دوسرا مرتبہ: صاحب عیان اور عارف نظر ہونا۔ تلقین کا تیسرا مرتبہ: ظاہری اور باطنی مراتب اور حضرت خضر علیہ السّلام سے ملاقات کرنا۔ تلقین کا چوتھا مرتبہ: صاحب لفظ اولی الامر کے مراتب عطا کرنا۔

جو مُرشد ان صفات سے متصف نہیں، وہ معرفت فقر اور توحید خُداوندی سے بعید ہے۔ اس کا طالب گائے اور گدھے کی مانند ہے۔ جو شخص نعم البدل کا علم رکھتا ہے، اسے ازلی فیض و فضل کے مراتب پروردگار سے ملتے ہیں۔ عارف باللہ کو الہام سے یا قُرب خُداوندی کی معرفت اور توحید تمام سے یہ مراتب حاصل ہو سکتے ہیں۔ نعم البدل کُل پانچ ہیں، جو ایک دوسرے سے تبدیل ہو سکتے ہیں۔ جسے نعم البدل کے پانچوں مراتب حاصل ہیں، وہ لازوال، لارجعت اور لاسلب ہے، اسے عرفان، قُرب خداوندی اور وصال الٰہی حاصل ہے۔ وہ نعم البدل مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلا نعم البدل: نعم البدل ازل۔ دوسرا نعم البدل: نعم البدل عقبیٰ۔ تیسرا نعم البدل: نعم البدل فنا۔ چوتھا نعم البدل: نعم البدل بقاء۔

ان پانچوں نعم البدل کے خزائن کے وجودی طلسمات کو صاحب طلسمات عارف نعم البدل ذات صاف صاف منکشف کر دیتا ہے۔ اور دکھا دیتا ہے۔ اور صاحب نعم البدل معمّا کو عارف معمّا ہی منکشف کر سکتا ہے اور وہ حسب ذیل علوم کا عالم ہوتا ہے:۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔
"انسان کو وہ کچھ سکھایا، جو وہ جانتا نہیں تھا۔"

قولہٗ تعالیٰ:۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ط (۱)

طالب مرید روز اوّل برسد بہ مرتبہ حضرت رابعہ (بصریؒ) وسلطان بایزید (بسطامیؒ) کہ باسم اللہ ذات ہفت تصور ہفت تصرّف ہفت توجہ ہفت تفکر ہفت آتش محبت ہفت گرمی نُور زوا قُرب اللہ حضور طلب و ہفتاد گنج جمعیت ہفت علم کہ در یک علم ہفتاد ہزار علم است۔ تصور اسم اللہ ذات غرق فی اللہ نُور و مجلس ملاقات رُوحانیان قبور حضور۔ در مشاہدہ و مجاہدہ و در محبت، محنت و در ریاضت راز و در سّر اسرار ثواب بی حجاب۔ قلب زندہ و رُوح فرحت و نفس خراب و در گنج بی غم بی رنج طالب رسد با جملگی مطالب در یک ہفتہ و یا آخر روز پنج سبق قاعدہ حاضرات اسم اللہ ذات بخواند از و ہیچ چیز مخفی و پوشیدہ نماند۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اوّل سبق حاضرات اسم اللہ ذات سیر تماشا ازل بہ بیند و بہ بندد۔ و دوم حاضرات اسم اللہ ذات سیر تماشا ابد بہ بیند۔ در مقامِ مراتب بین الخوف والرّجا نفس بازگشت خورد از حرص، حسد، عُجب، کبر، ہوا۔ وسویم حاضرات اسم اللہ ذات سیر تماشا دنیا" آنچہ گنج دنیا است کل وجو حاضرات می شود۔ طالب اللہ را از دُنیا مطلق دل سرد گردد۔ چہارم حاضرات اسم اللہ ذات سیر تماشا حُور و قصور، عقبیٰ۔ پنجم حاضرات اسم اللہ ذات سیر تماشا فی اللہ معرفت، ذوق معرفت قُرب اللہ توحید۔ ترک کند آنچہ مراتب ناسُوت تقلید۔

بعدازان از حاضرات کلمہ طیبات لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

و یا حاضرات آیات قرآن و یا حاضرات اسماء الحسنٰی نود و نہ نام باری تعالیٰ و یا حاضرات سی حرفی بسیر تماشا ملاقات با ہر یک ارواح انبیاء، اولیاء اللہ و جمیع فرشتگان آنچہ۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

(۱) سورۃ البقرۃ ۲:۲۔۳

علم انسان اشرف و کامل بشر

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"بیشک میں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں"۔

اور علم لدنّی علماء کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔

"اہل تقویٰ کیلئے سراسر ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لاتے ہیں"۔

مراتب کی کیفیت عجوبہ

طالب مرید پہلے ہی روز حضرت رابعہ (بصریؒ) اور حضرت بایزید (بسطامیؒ) کے مراتب پر پہنچ جاتا ہے، کیونکہ اسم اللہ ذات سے ساتوں تصور، ساتوں تصرّف، ساتوں توجہات، ساتوں تفکرات، ساتوں محبت کی آگ، اور ساتوں گرمی نُور، قُرب حضور طلب الٰہی جمعیت کے ساتوں خزائن اور ساتوں علوم، جس میں سے ہر ایک میں ستر ہزار علوم ہیں، حاصل ہوتے ہیں۔ نیز اس سے نُور الٰہی میں غرق ہوتا ہے اور اسے قبور حضور کے روحانیوں کی ملاقات نصیب ہوتی ہے۔ اسے مشاہدہ و مجاہدہ بلا محبت، بلا محنت، راز بلا ریاضت، سرّ اسرار الٰہی، ثواب بے حجاب حاصل ہوتا ہے، اس کا دل زندہ، روح مسرور اور نفس مُردہ اور خراب ہوتا ہے۔ طالب گنج الٰہی کو بغیر محنت اور غم کے تمام مطالب کے ساتھ پانچ روز میں، زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ میں حاصل کر لیتا ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کے حاضرات کے قاعدہ کا سبق پڑھتا ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ اور مخفی نہیں رہتی۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

اسباق کی تخصیص

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ اسم اللہ ذات کے اسباق کا خاکہ یہ ہے:۔

۱۔ تماشائے ازل کی سیر کرتا ہے اور اسے بند کرتا ہے۔

۲۔ تماشائے ابد کی سیر کرتا ہے اور خوف و رجا کے مراتب میں نفس کو رجعت ہوتی ہے۔ حرص، حسد، خود پسندی، تکبر اور ہوا و ہوس ختم لیتے ہیں۔

۳۔ دُنیا، اس کے خزائن اور حاضرات کے کل وجود کے تماشا کی سیر نصیب ہوتی ہے۔ جس سے طالب کا دل دُنیا کی طرف سے سرد ہو جاتا ہے۔

۴۔ حور و قصور اور آخرت کا تماشا دیکھتا ہے۔

۵۔ معرفت الٰہیہ، ذوق معرفت، قرب خداوندی اور توحید باری تعالیٰ کی سیر کرتا ہے اور تمام ناسوتی اور تقلیدی مراتب کو ترک کر دیتا ہے۔ اور اس کے بعد کلمہ طیبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، آیات قرآنیہ، ننانوے اسمائے الحسنیٰ اور تیس حروف کے حاضرات سے انبیاء کرام، اولیاء کرام عظام کی ارواح اور تمام ملائکہ سے ملاقات کرتا ہے۔

تمت بالخیر

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

فہرست مضامین